شاعرِ نعت

راجا رشید محمود

تحریر:
ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

تحقیق و تحریر

ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

ایم اے اردو، ایم اے علوم اسلامیہ، ایم اے تاریخ

پی ایچ ڈی

(جی سی یونیورسٹی لاہور)

اردو بازار۔ لاہور

شاعرِ نعت

راجا رشید محمود

(شاعرِ نعت کے 18- اردو مجموعہ ہائے نعت کا علمی و تحقیقی جائزہ)

تحقیق و تحریر : ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ
(جی سی یونیورسٹی لاہور)

تحریک : 1- ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
(سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان)
2- ڈاکٹر کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری

کمپوزنگ/ڈیزائننگ : مدنی گرافکس (فون: 7230001)

پروف خوانی : 1- قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
2- ڈاکٹر کاظم علی کاظم (ایم بی بی ایس)

طباعت :

اشاعت : اول (جنوری 2004)

قیمت : 200 روپے

ناشر:

جینوئن
محققین و ناقدین
کے نام

فہرست

☆☆☆☆☆

مقالہ ”شاعرِ نعت“

زیرِ قلم تجزیے میں درج ذیل مجموعہ ہائے نعت کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

☆ ورفعنا لک ذکرک	☆ حدیثِ شوق
☆ منشورِ نعت	☆ ۹۲
☆ سیرتِ منظوم	☆ شہرِ کرم
☆ مدیحِ سرکار ﷺ	☆ قطعاتِ نعت
☆ صَلِّ علیٰ الصلوٰۃ	☆ مخمساتِ نعت
☆ فردیاتِ نعت	☆ تضامینِ نعت
☆ کتابِ نعت	☆ حرفِ نعت
☆ سلامِ ارادت	☆ اشعارِ نعت
☆ نعت	☆ منظومات

شاعرِ نعت کے مندرجہ ذیل مجموعہ ہائے نعت زیرِ نظر مقالے کی تدوین کے بعد شائع ہوئے۔
اس لیے ان کا تجزیہ دعا کہ کتاب ”شاعرِ نعت“ میں شامل نہیں:

☆ اوراقِ نعت	☆ مدحتِ سرور ﷺ
☆ عرفانِ نعت	☆ دیارِ نعت
☆ تسبیحِ نعت	☆ صباحِ نعت
☆ احرامِ نعت	☆ شعاعِ نعت
☆ دیوانِ نعت	☆ منتشراتِ نعت

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے پنجابی مجموعہ ہائے نعت بھی میرے دائرہ کار میں نہیں تھے

حرفِ آغاز

آفرینشِ کائنات کے بعد جب خلاقِ عالمین نے وجہِ تخلیقِ کون و مکان کی خلقت فرمائی تو اُسے نطق و بیان کی نعمت سے سرفراز فرمایا' تاکہ وہ اپنے احساسات و تخیلات کو لفظوں کا روپ دے سکے۔ انسانی زندگی میں ”لفظ“ کی بڑی اہمیت ہے۔ بولتے یا لکھتے وقت لفظوں کی ترتیب انھیں بامعنی کلام میں ڈھال دیتی ہے اور کلام منظوم و منثور دو قسم کا ہوتا ہے۔ ہر شخص سخن سرائی اور قافیہ پیمائی کا ملکہ نہیں رکھتا۔ شعر کہنے اور اپنے تخیل کو نظم کرنے کا فن عطیۂ خداوندی ہے۔ اس وصف کو گل و رخسار کے قصے بیان کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے' دُنیوی منفعت کے حصول کے لیے بھی کام میں لایا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حمدِ باری تعالیٰ اور نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے لیے بھی مختص کیا جا سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اُردو زبان کے ہر مسلم شاعر نے...... بلکہ بعض غیر مسلم شعرا نے بھی...... حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مدحت سرائی میں کچھ کلام ضرور یادگار چھوڑا ہے لیکن ایسے خوش بخت بہت کم ہیں جنھوں نے اپنے فکر و فن کو صرف نعت کے لیے مخصوص کر دیا۔ ان خوش نصیبوں میں شامل ایک شخص راجا رشید محمود ہے جو گزشتہ نصف صدی سے اپنے آقا و مولا ﷺ کی ثناگستری میں رطب اللسان ہے۔ یہ شاعر اس لحاظ سے سرخیلِ نعت گویانِ عصر ہے کہ اُردو زبان میں سب سے زیادہ نعتیہ اشعار کہنے کا اعزاز اسے نصیب ہوا ہے۔

راجا رشید محمود مُسلم الثبوت شاعر' صاحبِ طرز انشا پرداز' بے لاگ نقاد' معروف محقق' بہترین مورخ' مستند سیرت نگار اور بے باک خطیب ہے۔ اُردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں شعر کہتا ہے۔ اُس کی شاعری کا تخصص یہ ہے کہ اُس کا اشہبِ تخیل ہر لحہ مدینہ طیبہ کی سمت رواں دواں ہے' اُس کی فکر کا محور وہ سرزمینِ محبت ہے جس کی دید کو ہر مسلمان کی آنکھیں ترستی ہیں۔ وہ کسی دنیوی محبوب کی زلف کا اسیر نہیں۔ وہ ہر منفعت سے بے نیاز ہے اسی لیے صاحبانِ اقتدار کی مدح سرائی بھی نہیں کرتا۔ وہ داد و تحسین وصول کرنے کے لیے بھی شعر نہیں کہتا۔ اُس نے اپنی شعری صلاحیت فقط مدحِ رسول ﷺ کے لیے وقف کر دی ہے۔ وہ چمنِ دیارِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ

والشاء کا ایسا عندلیب ہے جو ہر لحہ وجۂ تخلیقِ عالمین کے گُن گاتا ہے' اُن کی غلامی کا دم بھرتا ہے' اُن کی ذاتِ گرامی پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے' اُن کی عظمت کے راگ الاپتا ہے اور اس قدر زیادہ ہدیۂ نعت پیش کر چکنے کے باوجود تشنہ ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ اپنی سانسوں کی آمد و برخاست کو نعت سے منسلک کر دینے کا متمنی ہے۔ اس کا صرف اور صرف ایک ہی مشغلہ ہے۔ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ۔

وہ لوگ جو زندگی میں اپنی منزل کا تعین کر لیتے ہیں' اُن کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اُن کی زیست کا مدعا فقط حصولِ منزل ہوتا ہے۔ اور کتنے ایسے بدنصیب ہوتے ہیں جو عمر بھر اپنی منزل متعین نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ یقین اور بے یقینی اور بعض اوقات ایمان اور کفر کے درمیان پنڈولم بنے رہتے ہیں۔ راجا رشید محمود نے اپنی منزل کا تعین کیا تو تیقن کی دولت سے سرشار ہوا۔ اُس نے مدینہ منورہ کو منزل قرار دیا ہو اب ہر برس کم از کم ایک بار اس سرزمینِ مقدس کے سفر سے اپنے ایمان کی بیٹری چارج کرتا ہے اور واپس آ کر پھر حاضری کی درخواستیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اُس کے تخیل کا طائر تو ہر وقت مدینہ طیبہ کی جانب محوِ پرواز رہتا ہے۔ اسی لیے وہ صبح و مسا اُس سرزمینِ محبت اور حضور ختمی المرتبت ﷺ کی مدحت سرائی میں مصروفِ عمل ہے۔

عصرِ حاضر کے نعت گستر شعرا میں بہت کم ایسے ہیں جو قرآن و حدیث اور سیرتِ طیبہ کا علم رکھتے ہیں۔ بعض کا یہ حال ہے کہ اُن کے پورے دیوان میں اگر ایک قرآنی لفظ استعمال ہو تو اس کی املا درست نہیں ہوتی یا اعراب غلط ہوتے ہیں یا پھر معنوی لحاظ سے اُس کا استعمال غیر موزوں ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث لٹریچر سے شعرا کی بہت کم آشنائی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سیرتِ طیبہ سے عدم واقفیت یا غیر مستند معلومات پر انحصار بھی نعتیہ شاعری میں فکری معائب کا باعث ہے۔ راجا رشید محمود اُن چند نعت گو شعرا میں شامل ہے جنھوں نے قرآن و حدیث اور سیرتِ طیبہ کا عمیق مطالعہ کر رکھا ہے۔ اُس کی شاعری میں قرآنی تلمیحات کا بکثرت استعمال ملتا ہے۔ کئی اشعار میں قرآنی مضامین ملتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے براہِ راست استفادہ کرنے کے باعث اُس کی شاعری سے اس کے تبحرِ علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ سیرتِ طیبہ سے شاعرِ نعت کا گہرا

شغف بھی اس کے کلام سے منعکس ہوتا ہے۔

راجا رشید محمود کی شاعری کے مضامین میں حضورِ اکرم ﷺ کی محبت وعقیدت' ذکرِ مدینہ' صلوٰۃ وسلام' تحفظِ ناموسِ رسالت' عظمتِ مصطفیٰ (ﷺ)' مدینہ میں موت کی تمنا' میلاد النبی ﷺ' واقعہ اسراو معراج' شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ' استغاثہ' صحابہ کرام' امہات المومنین اور اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدح کے مضامین کی تکرار ملتی ہے۔ اس کے علاوہ محمود نے نعت میں نئے امکانات بھی تلاش کیے ہیں۔ اُس نے نعت کے کینوس کو وسیع کرنے کی سعی کی ہے۔ اُس نے اپنا ایک مجموعہ صرف درود پاک کے موضوع کے لیے مختص کیا جس کے ہر شعر میں صلوٰۃ وسلام کی اہمیت' فضیلت اور فوائد بیان کر کے عوام الناس کو درود خوانی کی ترغیب دی ہے۔ شاعرِ نعت نے ایک پورا دیوان ذکرِ مدینہ کی نذر کیا ہے۔ پھر ''نعت'' کے موضوع پر ایک مجموعہ شائع کیا۔ وہ اُردو زبان کی تاریخ میں پہلی بار مخمسات کا مجموعہ لایا اور ان مخمسات میں سیرتِ طیبہ کے واقعات نظم کیے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے نعتیہ اشعار کی تضمین اور میر تقی میر اور آتش کی زمینوں میں نعتیں کہنا بھی اس شاعر کے حصے میں آیا۔ تحفظِ ناموسِ رسالت کے موضوع پر اس کے اشعار عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی جوت جگاتے ہیں۔

علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ نے ادب کو محبت کا پہلا قرینہ قرار دیا۔ محمود نہ صرف اس نظریے کا قائل ہے بلکہ سختی سے اس پر کاربند ہے۔ اُس کے نزدیک نعتیہ شاعری کے معیار کو پرکھنے کا پہلا پیمانہ شاعر کے دل میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ادب ہے۔ شاعرِ نعت نے شروع کی چند نعتوں میں اپنے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ''تو'' اور ''تم'' کی ضمیریں شعری ضرورت سمجھ کر استعمال کیں لیکن جلد ہی اس سے تائب ہو گیا اور پھر اپنی شاعری میں سرکارِ مدینہ ﷺ کے لیے صرف ''آپ'' کی ضمیر استعمال کرنا شروع کر دی۔ اگرچہ اس موضوع پر بعض شعراءِ نعت اس سے متفق نہیں لیکن جس طرح حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کے ترجمہ ''ضیاء القرآن'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے ''آپ'' کی ضمیر کے استعمال کے اثرات تراجم و تفاسیر میں نظر آنا شروع ہو گئے ہیں' اسی طرح رشید محمود کے تتبع

میں دیگر مدحت گرانِ پیغمبر بھی ''تو'' اور ''تم'' کے بجائے ''آپ'' کی ضمیر استعمال کرنے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے ہر شعر سے فن کی پختگی اور زبان کی خوبصورت عیاں ہے۔ وہ عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتا ہے۔ نئی تراکیب وضع کرتا ہے تو یقین ہو جاتا ہے کہ ان زبانوں سے اس کی گہری ''یاد اللہ'' ہے۔ اُس کا کلام فکری خوبیوں کے علاوہ فنی محاسن سے بھی مالا مال ہے۔ الفاظ کے موزوں استعمال اور خوبصورت تراکیب کے علاوہ صنائع و بدائع کا بکثرت استعمال اس نے اپنے کلام میں بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔ مختلف صنعتوں کے علاوہ قرآنی تلمیحات کا استعمال بھی بڑی مہارت سے کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں ہندی اور انگریزی الفاظ بڑی بے تکلفی سے استعمال کیے گئے ہیں۔ کبھی مختصر اور کبھی لمبی بحروں کا انتخاب کیا گیا ہے' کبھی تکرارِ لفظی سے نغمگی پیدا کی گئی ہے۔ کہیں غیر مردف اور کہیں طویل ردائف کا ماہرانہ استعمال بھی شاعرِ نعت کے کلام کا حسن ہے۔ کلام میں الفاظ جمع کا حسنِ استعمال بھی اسے معاصر شعرا سے ممتاز کرتا ہے۔ اسماء و سنین واعداد کا اپنی شاعری میں بے تکلف استعمال بھی اس کی پختہ کاری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

''شاعرِ نعت'' راجا رشید محمود کی نعت گوئی کا ایک مطالعہ ہے جس میں اُس کی شاعری کے فنی و فکری محاسن کو بیان کیا گیا ہے۔ دراصل اس تحریر کا محرک یہ ہے کہ میں اسے گزشتہ سترہ اٹھارہ برس سے جانتا ہوں اور میں نے اس کی ساری نعتیہ شاعری خود اس کی زبان سے سُنی ہے بلکہ بعض اشعار کے مضامین پر مفصل گفتگو بھی ہوئی ہے۔ شاید اس کے بعد اس کی شاعری پر کئی تنقیدی مضامین لکھے جائیں اور جامعات میں تحقیقی مقالات قلم بند ہوں۔ بہر حال میرا کام بارش کے پہلے قطرے کی طرح اس شاعر کے متعلق کئی نقاد اور محقق حضرات کے لیے ترغیب و تحریک کا کام دے گا۔

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت راجا رشید محمود

جس نے دُنیائے اسلام میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا

☆ اب تک 27 اُردو اور 3 پنجابی مجموعہ ہائے نعت کا شاعر

{''منظومات'' میں بھی نعتیں ہیں + تین اور اُردو مجموعہ ہائے نعت

(وارداتِ نعت' تجلیاتِ نعت اور حمد میں نعت) اشاعت کے لیے تیار ہیں}

☆ نعت پر 9 تحقیقی کتابوں کا محقق

☆ 10 منتخباتِ نعت کا مؤلف

☆ 2 منتخباتِ حمد کا مؤلف

☆ تدوینِ نعت کی 34 کاوشوں کا مرتب

☆ ماہنامہ ''نعت'' کے دسمبر 2003 تک 22020 صفحات چھاپنے والا صحافی

☆ قرآن و حدیث کے حوالے سے تنقیدِ نعت کی راہ دکھانے والا نقاد

☆ سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات) اور واقعاتِ سیرت لکھنے والا ناظم سیرت نگار

☆ غیر مسلموں' خواتین اور بہت سے مرحوم نعت گوؤں کا تذکرہ نویس

☆ محافل میں نعت کے موضوع پر تقریریں کرنے والا خطیب

☆ شعراءِ نعت کے مجموعوں کا مقدمہ نگار

☆ رسائل و جرائد میں نعت کے سنجیدہ موضوعات پر لکھنے والا مقالہ نگار

☆ اُسلوبِ خاص کا اداریہ نویس

☆ حکومتِ پاکستان سے تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ حاصل کرنے والا واحد محقق (1997)

☆ نعت کی چوریوں کا پہلا تفتیشی افسر

(جس نے ''اُردو کی نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا'' میں پورا ''دیوانِ لطف'' اپنے نام سے چھپوا لینے والے پروفیسر کی چوری کے علاوہ دوسرے چوروں کی نشاندہی بھی کی)

بطورِ شاعرِ نعت

راجا رشید محمود کے تخصّصات

☆ قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کے مضامین سب شعراءِ نعت سے زیادہ نظم کیے۔

☆ حفاظتِ حُرمتِ حضور ﷺ کا موضوع سب سے زیادہ پیشِ نظر رکھا۔

☆ مختلف اسماء اور سنین و اعداد کو جس بے تکلفی سے اشعارِ نعت میں استعمال کیا' اس کی مثال نہیں ملتی۔

☆ کلامِ شاعرِ نعت میں الفاظِ جمع کا حسنِ استعمال بے نظیر ہے۔

☆ استمداد کے سلسلے میں جس اعتماد کا اظہار ملتا ہے' وہ کہیں اور شاذ ہی دکھائی دے گا۔

☆ کلامِ شاعرِ نعت صنعتوں کے استعمال میں بھی یکتا نظر آتا ہے۔

☆ اس میں نئی' طویل اور سنگلاخ زمینوں میں جذباتِ عقیدت کے اظہار کی محیّر العقول صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔

☆ مدینہ منورہ میں تمنائے تدفین کی شدت بے پناہ ہے۔

☆ تعلّی اور خودستائی کے بجائے عجز و خجالت کا مسلسل اور پُرزور اظہار بھی شاعرِ نعت کی خصوصیت ہے۔

☆ نعت میں نئے امکانات کی تلاش سب سے بڑا تخصّص ہے۔

اولیاتِ شاعرِ نعت

دُنیا میں نعت پر سب سے زیادہ کام

نعتیہ شاعری:	27۔ اُردو اور 3 پنجابی مجموعہ ہائے نعت	=3688 صفحات
تحقیقِ نعت اور تذکرہ نویسی:	9 مطبوعات	=2302 صفحات
منتخباتِ نعت:	10 مطبوعات	=2243 صفحات
تدوینِ نعت:	34 مطبوعہ کاوشیں	=6914 صفحات
تدوینِ حمد:	2 مطبوعہ کاوشیں	=344 صفحات
صحافتِ نعت:	ماہنامہ ''نعت'' لاہور (جنوری 1988 تا دسمبر 2003۔ باقاعدہ اشاعت)	=22020 صفحات
سیرتِ منظوم:	نعت کی دُنیا میں پہلی منظوم سیرت بصورتِ قطعات	
مخمساتِ نعت:	دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعۂ نعت	
تضامینِ نعت:	حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں (اس حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ)	
سلامِ ارادت:	صنفِ غزل میں 92 سلاموں کا مجموعہ۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ	
عرفانِ نعت:	63 نعتیں۔ ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت پر ......اس حوالے سے پہلی سعادت آثار شاعری...... (صوبائی سیرت کانفرنس 2003 میں صوبائی نعت ایوارڈ ملا)	
دیارِ نعت:	میر تقی میر کی زمینوں میں 53 نعتیں	
تجلیاتِ نعت:	آتش کی زمینوں میں 53 نعتیں (مسودہ)	

حمد میں نعت: ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی = 66 حمدیں/نعتیں (مسودہ)

حی علی الصلوٰۃ: دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے

شہر کرم: دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کا ہر شعر مدینہ طیبہ کی تعریف میں ہے

نعت: ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر = اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ

نعتاں دی آلی: پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضورِ اکرم ﷺ کے لیے 'تو' 'تم' 'تیرا' کا استعمال نہیں ہے۔ اسے پاکستان کا پہلا صدارتی ایوارڈ ملا (1988)

نعتیہ فردیات: اُردو کے تین (فردیاتِ نعت' اشعارِ نعت اور منتشراتِ نعت) اور پنجابی کا ایک (ساڈے آقا سائیں ﷺ) مجموعے۔ اس سے پہلے کسی شاعر کے نعتیہ فردیات کا مجموعہ سامنے نہیں آیا۔

ردائفِ نعت: شاعرِ نعت کی 1214 نعتیہ غزلیات کے مطلعے اور ردیفیں (مرتبہ اظہر محمود)

مزارعتِ نعت: مرحوم شعراءِ نعت کی زمینوں میں کہی گئی شاعرِ نعت کی نعتیں (مرتبہ اظہر محمود) مسودہ

اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا: دو جلدیں۔ ردیف ''الف'' سے ''ز'' تک کی اُردو نعتیہ شاعری کا آئینہ (حوالوں کے ساتھ) = 808 صفحات

نعت ہی نعت: ماہنامہ ''نعت'' کے چودہ شمارے = 1052 شعراءِ نعت کی ایک ایک نعت = 1450 صفحات

تحقیقِ نعت پر پہلا صدارتی ایوارڈ: (قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد۔ 1997)

دُنیا میں پہلے ''نعت سیمینار'' کا اہتمام (دسمبر 2002)

☆☆☆☆☆

تعلیماتِ قرآن کا پرتو

شاعرِ نعت فاضل اردو بھی ہے ایم اے اردو بھی۔ مگر وہ کہا کرتا ہے کہ کسی مضمون میں ایم اے یا پی ایچ ڈی وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اسے اس مضمون میں منتہیانہ حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ بلکہ ان اسناد کے حصول کا معنی یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ اس مضمون پر کوئی کام کر سکے۔ اسی طرح اگرچہ وہ ''فاضل درسِ نظامی'' کی سند کا حامل ہے لیکن اس نے دینیات میں اس طرح کی سندیں حاصل کرنے والے بلکہ ان سندوں کی بنیاد پر اپنے آپ کو ایم اے بھنے یا لکھنے والے مولویوں کی طرح جہالت آفریں حرکتیں نہیں کیں۔ ہاں اردو ادبیات سے بھی کہیں بڑھ کر علوم اسلامیہ میں اپنا مقام پیدا کیا۔ شاعری اس کا تخصص نہیں۔ اس کا تخصص اس کا تشخص' اس کی انفرادیت یہ ہے کہ اس نے شاعری میں علم دین سے اپنی گہری واقفیت اور وابستگی کے مظاہر دکھائے ہیں۔ اس نے نعت کو ردائے رحمت کی طرح اس لیے اوڑھا ہے کہ وہ اسے تقلیدِ کبریا سمجھتا ہے:

مدح گوئے مصطفیٰ ﷺ محمود ہے خود کبریا
نعت کا مجموعۂ اول ہوئی اُمُّ الکتاب (۱)

....

محمود میں نے تھاما ہے دامن کریم کا
تقلیدِ کبریا کی ہے بزہاں بشکلِ نعت

....

خدا کے فضل سے ہے میری خوش نصیبی سے
رہینِ منتِ قرآن ذوقِ نعت مرا (۲)

محبانِ نعت تسلیم کرتے ہیں اور اس کا اعلان کرتے رہتے ہیں کہ نعت کی ابتدا خود ربِ دو جہاں سے ہوئی۔ راجا رشید محمود نے اپنے ایک طویل مقالے ''اولیاتِ نعت'' کے آغاز میں پروفیسر سید یونس شاہ اور ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کی کتابوں کے حوالے سے بھی یہ بات لکھی ہے (۳)۔ شعر دیکھیے:

شان تو دیکھو ذرا حضرت رسولُ اللہ ﷺ کی

ہے کلامُ اللہ میں مدحت رسول اللہ ﷺ کی

سنتِ ربِّ علیٰ ہے وجہِ اطمینانِ قلب
نعت کہتا ہوں تو میں رہتا ہوں کیسا مطمئن (۴)

سب سے اول نعت قرآن مقدس بالیقیں
سب سے اول کہنے والا رب اکبر نعت کا (۵)

آج کل نعت بھی بڑی حد تک جدیدیت کے چنگل میں ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف سیرتِ رسولِ مقبول ﷺ کے مضامین کی حامل نعت کو معیاری نعت قرار دیتے ہیں۔ راجا رشید محمود نے اپنے ضخیم نعتیہ انتخاب "نعت کائنات" کے مبسوط مقدمے میں "نعت صحابہؓ کے مضامین و موضوعات" کے زیرِ عنوان لکھا۔ "اب کچھ عرصے سے یہ کہا جانے لگا ہے کہ پہلے جو شمائل و فضائل نبوی (ﷺ) اور محبت سرکار (ﷺ) سے متعلق موضوعات روئے سخن کا غازہ رہے ہیں، وہ کچھ زیادہ لائق تحسین نہیں اور جس نعت میں سیرت آقا و مولا (علیہ التحیۃ والثناء) کے مضامین زیادہ ہوں، وہ معیاری نعت ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کے نزدیک قرآن و احادیث اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے عمل سے زیادہ بڑا معیار کوئی نہیں.....(۶)۔

چنانچہ وہ نعت کہتے ہوئے تعلیماتِ قرآن و احادیث کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اس کے بعد ان مضامین و موضوعات کو اہمیت دیتا ہے، جو صحابہ کرامؓ کی نعتیہ شاعری میں ملتے ہیں۔ زیرِ نظر باب میں ہم ان صورتوں کی نشاندہی کریں گے جو تعلیماتِ قرآن کے زیرِ اثر کلامِ محمود میں پائی جاتی ہیں۔

شایانِ نعت ہے تو ہے اسلوبِ کبریا
معیار بس حقیقتاً قرآں ہے نعت کا

کیسے نہ ہوتیں سر بفلک اس کی چوٹیاں
قرآنِ پاک سے ہے جب بنیاد نعت کی (۷)

چاہتے ہو تم اگر کرنا ثنائے مصطفیٰ ﷺ
ایسے موضوعات لو جو کر دیے خالق نے طے

لو کیے دیتا ہوں یہ مشکل بھی آسانی سے حل
ہر صفت سرکار ﷺ کی قرآن میں مرقوم ہے (۸)

مشکل کو آسانی سے حل ہوتے دیکھ کر جہاں روح تازگی محسوس کرتی ہے، وہاں حسنِ ہنر دماغ و دل کو بھی متاثر کرتا ہے۔

مدحتِ آقا ﷺ ہے قرآنِ مجید
آیت آیت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

قاری ہو جو قرآں کے، کھلی آنکھ سے دیکھو
تحریر وہاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

پڑھو تو دل کی نگاہوں سے تم کلامِ مجید
بیاں خدا نے کیے ہیں نکاتِ نعتِ حضور ﷺ (۹)

یہ حقیقت ہوئی قرآنِ مبیں سے ظاہر
عظمتِ سرورِ عالم ﷺ ہی ہے اول آخر (۱۰)

حضور اکرم ﷺ کے محبوبِ خدا ہونے کے مضمون کو تمام شعراء نعت نے برتا ہے۔ راجا رشید محمود آقا حضور ﷺ کو اپنا محبوب کہتے ہوئے ڈرتا ہے، ہمیشہ نسبتِ محبوبیت کو خالق و مالک ہی سے منسوب کرتا ہے۔

یہ تو عجیب عشق و محبت کا راز ہے
خود کر رہا ہے حسنِ ازل نعت گستری (۱۱)

بدایوں (بھارت) سے شائع شدہ ایک کتاب "اردو نعت کا شرعی محاسبہ" میں حضور ﷺ کے اختیارات، ان کی محبوبیت، ان کا علم، ان کا نور ہونا، ان کا سایہ نہ ہونا، ان کا سبب تخلیق کائنات ہونا...... ان سب موضوعات کو غیر مشروع قرار دیا گیا ہے (۱۲)۔ راجا رشید محمود نے "نعت کائنات" کے مقدمے میں "کیا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں؟" کے عنوان سے ایک طویل مقالے میں دلائل و براہین کے ساتھ مذکورہ بالا کتاب کے اس مفروضے کا رد کیا ہے کہ حضور ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا موضوع غیر شرعی ہے (۱۳)۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا کہنا تو یہ ہے کہ:

جتنی آیتیں میں نے غور کر کے دیکھی ہیں
ہے کلامِ خالق پر اشتباہ نعتوں کا (۱۴)

....

مجھے تو کوئی اک آیت بغیر اس کے نہیں ملتی
فضائل درج ہیں سرکار ﷺ کے صفحاتِ قرآں پر (۱۵)

شاعر مزید کھل کر دعویٰ کرتا ہے:

جن آیتوں میں ذکر نہیں ان ﷺ کا ان میں بھی
بین السطور کہہ رہا ہے ذوالجلال نعت (۱۶)

راجا رشید محمود کے "خطباتِ سیرت" کا ماہانہ سلسلہ اگست ۲۰۰۰ سے جاری ہے۔ ایک بار اس نے اس تجنیس کے بارے میں اپنے ایک لیکچر میں دو مثالیں دی تھیں۔ ایک تو الم کی (۱۷) کہ حروفِ مقطعات دراصل خدا و مصطفیٰ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے درمیان "کوڈ ورڈ" ہیں جن کی حقیقت کے بارے میں کوئی مفسر، عالم اور دانشور آج تک نہیں جان سکا۔ لوگوں نے اپنے علم و دانش سے اور معلوم علوم کی مدد سے کچھ اندازے لگائے ہیں لیکن آخر کار "واللہ و رسولہ اعلم" کہے بغیر چارہ نہیں دیکھتے۔ قرآن پاک کے آغاز میں تین حروف ہیں، الف، لام اور میم۔ ان میں بظاہر کوئی اشارہ حضورِ اکرم ﷺ کی طرف نہیں، لیکن سب تسلیم کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم ربِ کریم اور اس کے محبوبِ کریم ﷺ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یعنی یہاں بھی حضور ﷺ کی عظمت ہی کا علم لہراتا دکھائی دیتا ہے۔

دوسری مثال کے طور پر راجا رشید محمود نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے: اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (۱۸)۔ معنی تو یہ ہے کہ تمھارے لیے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کر دی گئی ہے جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ لیکن حضور ﷺ نے مردہ مچھلی اور مردہ مکڑی (ٹڈی دل) کو حلال فرمایا۔ جگر اور کلیجی کا خون حرمت کے دائرے سے نکال دیا۔ خنزیر کے گوشت کے بجائے تمام و کمال کو حرام فرمایا اور غیر اللہ کا نام ذبح کے وقت لینے کی تخصیص فرما دی۔ راجا رشید محمود نے کہا تھا کہ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے کل کو حرام فرمایا، اور حضور ﷺ نے اس میں سے جز کو حلال کر دیا، یا اللہ نے سور کے جز کو حرام کہا تو حضور ﷺ نے کل کو حرام کر دیا۔ بلکہ سمجھانا یہ مطلوب ہے کہ اگرچہ رب کریم کے الفاظ کوئی اور معنی بھی دے رہے ہیں، مفہوم وہی درست ہے، جو اس کے محبوب ﷺ نے سمجھا اور اُمت کو سمجھایا ہے...... خطیبِ سیرت نے کہا کہ اس آیت میں کہیں حضور ﷺ کا ذکر نہیں ہے لیکن اس میں بھی بین السطور آپ ﷺ ہی کی عظمت لو دیتی ہے۔

ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

کچھ اس سے استفادے کی صورت نکالیے
قرآن میں ہے سارا نبی ﷺ کا نظام درج (۱۹)

راجا رشید محمود نے اپنی ایک کتاب "میرے سرکار ﷺ میں "سرکار ﷺ کا نظامِ حکومت" کے عنوان سے اس موضوع پر نثر میں بھی طبع آزمائی کی ہے (۲۰)۔ اس سلسلے میں اس کا موقف یہ ہے کہ اسلام کو ٹکڑوں میں نہ بانٹا جا سکتا ہے، نہ سمجھنا ممکن ہے۔ اس کا نظامِ عبادات، نظامِ معیشت، نظامِ معاشرت، نظامِ تعلیم و تربیت یا نظامِ سیاست الگ الگ حیثیت نہیں رکھتے، ایک دوسرے سے پوری طرح مربوط و منسلک ہیں۔ خطیبِ سیرت کی حیثیت سے ایک مرتبہ اس نے کہا تھا کہ صرف ایک حدیث کہ اگر کسی مومن کا ہمسایہ رات بھر بھوکا سویا تو وہ جنت میں نہیں جائے گا، مختلف جہتوں کا حامل ہے۔ یہ معاشرت سے بھی متعلق ہے، اللہ کا حکم ماننے اور جنت میں جانے نہ جانے کے حوالے سے یہ عبادت بھی ہے، اس طرح فرد اور افراد کی تعلیم اور تربیت بھی ہوتی ہے اور یوں یہ معیشت کا بھی اساسی نکتہ ہے کہ اگر اس حدیث پر قانون سازی کر لی جائے تو پورے معاشرے میں کوئی شخص بھوکا نہیں رہ سکتا۔ لیکن زیرِ ترتیب کتاب میں ایسے مباحث کی گنجائش نہیں، اس لیے واپس قرآن مجید اور نعت کے تعلق کی طرف آتے ہیں:

پڑھ لیا جب تک نہ قرآنِ مبیں محمود نے
نغمۂ تقدیسِ محبوبِ خدا ﷺ گایا نہیں (۲۱)

....

نعتِ ممدوحِ خدا ﷺ کے واسطے

لمحۂ اسلوب داور چاہیے (۲۲)

درود پاک راجا رشید محمود کا مستقل موضوع بھی ہے اور مستقل وظیفہ بھی۔

اَحزَاب میں ہے حکمِ خدا جب پڑھو درود
تعمیلِ حکم میں ذرا چون و چرا نہ ہو (۲۳)

اس نے نثر میں بھی ایک کتاب "درود و سلام" لکھی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ شعر میں اس موضوع پر بارہ سو اشعار تو صرف "حی علی الصلوٰۃ" ہی میں ہیں اور دوسری قریباً ہر نعت میں بھی ایک آدھ شعر درود پاک کے بارے میں کہا گیا ہے۔ اس کا سبب سورہ "الاحزاب" ہی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے درود پاک کی اہمیت بیان فرمائی اور پھر مومنوں کو حکم دیا: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۲۴)۔

رب اور فرشتے مومنوں کے رہنما ہوئے
کہتی ہے حرف حرف یہ آیت درود کی (۲۵)

....

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی
جو بھیجے گا کوئی انساں درودِ پاک آقا ﷺ پر
نہ فرمانِ خدا مانیں تو ہم کیسے مسلماں ہیں
کہ ہے اللہ کا فرماں "درودِ پاک آقا ﷺ" پر (۲۶)

"فرمان" اور "مانیں" میں صوتی ہم آہنگی بھی پیشِ نظر رہے۔

بخششِ اُمت کو "راہِ مختصر" بخشی گئی
سورۂ اَحزَاب میں صَلُّوْا ہے خوشخبری بڑی (۲۷)

"راہِ مختصر" شارٹ کٹ کا ترجمہ ہے۔ اور شاعرِ نعت کے سیرت لیکچر سننے والے جانتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربِ خداوندی اور شفقتِ نبوی (ﷺ) حاصل کرنے کے لیے بہت سے "شارٹ کٹس" بتاتا رہتا ہے۔

میں قائلِ صلوات ہوا، اور رہوں گا

ارشاد جو ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ کا، وہ سن کے (۲۸)

عرفِ عام میں تو "درودِ پاک" کے الفاظ ہی مستعمل ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ رب کریم نے درود کے ساتھ ساتھ "وسلموا تسلیما" کے حکم کے ذریعے سلام کی زیادہ تاکید فرما دی ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے:

لوگو! بغور سورۂ اَحزاب کو پڑھو
جیسے درود ویسے ہی صادر سلام ہے (۲۹)

....

وردِ درود فرض ہے، وردِ سلام فرض
ارشادِ رب ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا (۳۰)

"صلوا علیہ وسلموا" ردیف کے ساتھ بھی شاعر نے ایک نعت کہی ہے:

کس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
حکمِ خدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا (۳۱)

سلام کی اہمیت کے پیشِ نظر شاعر نے غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلاموں پر مشتمل ایک مجموعہ قارئینِ نعت کو دیا ہے:

جب سَلِّمُوْا کا حکم خدا نے مجھے دیا
مائل میں کس طرح سے ہوں کم کم سلام پر

....

جو پاؤں میں ارشادِ حق سَلِّمُوْا کا
کہوں زیرِ فرماں سلامِ ارادت (۳۲)

"تسلیما" کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی عظمت کو بھی اور احکام و ارشادات کو بھی صدقِ دل سے تسلیم کرنے کی کیفیت کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ سلام پیش کرو۔ ایک قطعہ دیکھیے:

جب کریں وردِ درودِ پاک تو ہم سوچ لیں
سَلِّمُوْا کے ساتھ تَسْلِیْمًا کا ہے خاص اہتمام
مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و تکریم و احکامات کو

ہم کریں تسلیم صدقِ دل سے تو ہو گا سلام (۳۳)

شاعر کو یہ بھی یقین ہے کہ جب وہ عزت و تکریم مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے قرآن مجید کو پڑھتا ہے اور آیات و سُوَر کو اپنی روح و جاں میں سموتا ہے تو حضور ﷺ اس پر لطف و کرم فرماتے ہیں:

کر کے قرآنِ مقدس کی سُوَر کی تکریم
دیکھ لی لطفِ شہنشاہِ زمن ﷺ کی صورت (۳۴)

(سُوَر اور صورت کی دلکش صورتیں زیرِ نگاہ رکھیے)

"صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم" جب کلامِ محمود کی شکل اختیار کرتا ہے تو یہ صورت بنتی ہے:

ہماری خوش نصیبوں کا ہو تو ہو شمار کیا
خدا بھی ہے کریم تو حضور ﷺ بھی کریم ہیں (۳۵)

....

کریم خود کو کہا رب نے، پھر نبی ﷺ کو کہا
کتابِ عشق کی تفسیر... اور کیا ہو گی (۳۶)

....

کریم اللہ بھی ہے اور کریم اس کے پیمبر ﷺ بھی
بھروسا ہے مجھے رحماں پر اور محبوبِ رحماں ﷺ پر (۳۷)

لیکن شاعر کوئی بات بے جواز نہیں کہتا (۳۸) سورہ الانفطار میں ہے۔ "یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ" یعنی اے آدمی! تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کریم رب سے (۳۹) اور سورہ الحاقہ میں فرمایا۔ "اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ" ۔ بے شک یہ قرآن ایک کریم رسول ﷺ سے باتیں ہیں (۴۰)۔ اسی لیے رشید محمود کہتا ہے:

جب خدا فرمائے اپنے آپ کو ربِ کریم
تو یہ ارشادِ کلامِ پاک ہے حمدِ خدا
جب کریم آقا ﷺ کو فرمائے خدائے ذوالجلال
کون ہے وہ، نعت اس کو جو نہ مانے گا بھلا (۴۱)

قرآن مجید میں ہے: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (۴۲) عموماً اس

کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے۔ "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے' وہ وحی ہوتی ہے جو انھیں وحی کی جاتی ہے"۔ لیکن رشید محمود کا خیال ہے اور وہ اس خیال کا بارہا اظہار کر چکا ہے کہ "ما" کا معنی "نہیں" کے بجائے "جو" کیوں نہ کیا جائے۔ وہ اسلوبِ قرآن سے دلائل دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ترجمہ یہ ہے "اور وہ جو بات اپنی خواہش سے کرتے ہیں' وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں جو انھیں وحی کی جاتی ہے" (۴۳)۔ شعر میں یہ بات وہ یوں کہتا ہے:

اپنی مرضی سے نبی ﷺ نے جو کہا
اس پہ فرمایا وہیں خالق نے صاد (۴۴)

"مَا یَنْطِقُ" کے حوالے سے چند اشعار اور دیکھیے:

مَا یَنْطِقُ کی بات سے یہ بھید وا ہوا
جو بات ہے نبی ﷺ کی، وحی حق کی بات ہے

....

یہی بات سمجھائی مَا یَنْطِقُ نے
ہر اک بات سرکار ﷺ کی معتبر ہے (۴۵)

....

بات ان کی، فرمان خدا کا
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کے ساتھ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہَ (۴۷)۔ جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی..... کا رنگ دیکھیے:

ان ﷺ کا فرمان بھی اللہ کا فرمان ہوا
ان کی طاعت کو کہا رب نے اطاعت اپنی (۴۸)

....

بقولِ حق، کلام ان ﷺ کا کلامِ کبریا ٹھہرا
اطاعت ہے خدا کی، میرے آقا ﷺ کی اطاعت بھی (۴۹)

سورہ النساء کی مذکورہ بالا آیت کے حوالے سے "وہّاب" ردیف کی نعت میں ہے:

خدا نے خود یہ کتابِ مبیں میں فرمایا
حضور ﷺ کی ہے اطاعت، اطاعتِ وہّاب (۵۰)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے "لَعَمْرُکَ" کہہ کر حضور ﷺ کی جان کی قسم کھائی (۵۱)
تو رشید محمود نے کہا:

جانِ احمد ﷺ کے ذکر سے کھولا
خود خدا نے قسم کا دروازہ (۵۲)

قرآن مجید میں رب کریم جل شانہ نے شہر کی قسم کھائی' شہر کا نام نہیں لیا' قسم کی وجہ بیان فرما دی۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ. وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ (۵۳)۔" مجھے اس شہر کی قسم کہ آپ اس میں تشریف فرما ہیں"۔ مطلب یہ ہوا کہ جب حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے' یہ قسم اس شہر کی تھی' مدینہ منورہ میں آئے تو قسم اس شہر کی ہو گئی۔ شاعرِ نعت کہتا ہے:

سورہ بلد کی پہلی دو آیات دیکھیے
ہر لحظہ رونمائیِ شہرِ حضور ﷺ ہے
حق تعالیٰ کی قسم جس شہر سے منسوب ہے
از روئے آیاتِ قرآنی ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ (۵۴)

شاعرِ نعت نے کئی شعروں میں "وَمَا رَمَيْتَ" کی قرآنی تلمیح بھی استعمال کی ہے۔ شاعرِ نعت جب خطیبِ سیرت ہوتا ہے تو سیرت النبی ﷺ بیان کرتے ہوئے قرآن و احادیث کے اسلوب پر خاص توجہ دیتا ہے۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (۵۵) مٹھی کنکروں کی آپ نے نہیں پھینکی' وہ جو آپ نے پھینکی تھی۔ بلکہ وہ تو اللہ نے پھینکی تھی۔

کھلتا ہے "ما رمیت" کے اسلوبِ خاص سے
محبوب ﷺ سے خدائے جہاں کا معاملہ
....
کھولے ہیں ما رمیت نے اسرارِ حق تمام
کہتا ہے کون یہ کہ خدا سے جدا ہیں آپ ﷺ (۵۶)

"قطعاتِ نعت" میں اس مضمون کا مزا لیجیے:

مٹھی بھر وہ سنگ ریزے آپ ﷺ نے پھینکے نہ تھے
بدر کی جنگاہ میں پھینکے تھے جو سرکار ﷺ نے

یہ عمل میں نے کیا تھا' آپ کہتا ہے خدا
جس کے باعث زک اٹھائی لشکرِ کفار نے (۵۷)

ایک اور قطعے میں "ما رمیت" کے ذکر کے ساتھ ساتھ "اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ. يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ" (۵۸) کا ذکر دیکھیے۔ (معنی یہ ہے: وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں' وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے)

شاعرِ نعت نے اس ہاتھ کا ذکر کرتے ہوئے جس نے غزوہ بدر میں کنکریوں کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی تھی' اسی ہاتھ کا ذکر کیا ہے جسے بیعتِ رضوان میں اللہ نے اپنا ہاتھ فرمایا:

جانبِ کفار کنکر جس نے پھینکے بدر میں
بیعتِ رضواں ہوئی جس پر بہ آئینِ وفا
ہاتھ کس کا تھا؟ وہ خالق کا تھا یا آقا ﷺ کا ہاتھ
دیکھنے والوں نے کیا دیکھا' خدا نے کیا کہا

دستِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر شاعر نے صرف بیعتِ رضوان کے حوالے سے بھی کیا ہے:

بیعتِ رضواں تھی آقا ﷺ سے کہ تھی اللہ سے
ہاتھ جو اصحابؓ کے ہاتھوں پہ تھا' وہ کس کا تھا؟
بھید یہ معلوم تھا کس کو سوا اللہ کے
اور اس نے راز یہ قرآں میں افشا کر دیا (۵۹)

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے (۶۰) وہ قرآن کریم کی رو سے عالمین کی ہر مخلوق کا پروردگار ہے۔ اور اللہ کی پیدا کردہ تمام دنیاؤں کو اور ان میں بسنے والوں کو رحمت درکار ہو تو وہ حضور محبوبِ خدا ﷺ کی جانب نگراں ہوں گے (۶۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (۶۲)۔

خالق و ربِ عوالم ہے خدائے عزّ و جل
رحمتہ للعالمیں ہیں کون' خالق کے نبی ﷺ
سب عوالم کی ربوبیت ہے حمدِ کبریا
نعت ہے سب کائناتوں کی منظم زندگی (۶۳)

قطعے کے ساتھ چند اشعار بھی دیکھیے:

رحمت للعالمیں جب ان ﷺ کو فرمایا گیا
ہر جہاں پہ ان کی رحمت ہے بہ ایماءِ خدا (۶۴)

....

ان میں، کہوں، جہان جو رب نے کیے ہیں خلق
کیا فرد اور بھی کوئی رحمت مآب ہے (۶۵)

....

یہ حسنِ رحمت للعالمینی جو ہوئی قائم
سلام اللہ کے محبوبِ اکرم ﷺ کی حکومت پہ (۶۶)

راجا رشید محمود نے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" کی تشریح و توضیح میں ۲۵۶ صفحات کی ایک کتاب "تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ" بھی لکھی جو ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی (۶۷)۔ اس مضمون پر شاعرِ نعت کے دو مزید قطعات حاضر ہیں:

چل رہا ہے ایک نظمِ خاص رحمت کے سبب
دور تک پھیلے ہوئے سارے عوالم کا نظام
اختیار و قبضہ قدرت میں ہے اللہ کے
رحمتِ عالم ﷺ کے لیکن نام سے چلتا ہے کام

....

چاند ہم کو چاندنی دیتا ہے، سورج روشنی
چل رہی ہے اک مرتب شکل میں ہر کائنات
دوسروں سے کوئی سیارہ بھی ٹکراتا نہیں
اس کا باعث ہے تو واحد رحمتِ عالم ﷺ کی ذات (۶۸)

اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اپنے آپ کو "رؤف رحیم" فرمایا ہے (۶۹) سورۃ التوبہ کی ۱۱۷ ویں آیت میں اللہ کو اور ۱۲۸ ویں آیت میں رسول اللہ ﷺ کو "رؤف رحیم" فرمایا گیا ہے۔ "وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ" (۷۰)۔

رؤف اور رحیم ہے خدا جو سب کے واسطے
نبی ﷺ ہمارے واسطے رؤف اور رحیم ہیں (۷۱)

....

اہلِ ایماں کے لیے، اہلِ محبت کے لیے
ان کی رحمت، ان کی رافت ہے بہ ایماءِ خدا (۷۲)

....

مومن ہوں، مجھے اس نے دکھایا درِ احمد ﷺ
ہے گرچہ رؤف اور رحیم اپنا خدا بھی (۷۳)

اس موضوع پر شاعرِ نعت کے دو قطعات بھی حاضر ہیں:

جب صفاتِ خالق و مالک یہ دو لاریب ہیں
حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خدا
ہو گئیں دونوں صفات آقا ﷺ سے پھر منسوب یہ
سورۂ توبہ میں ہے گویا یہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ

....

چارلس ہو یا مہندر سنگھ ہو یا رام داس
رحمت و رافت انھیں دے گا خدائے ذوالجلال
جو رفیق و ناصر و محمود اور فیاض ہیں
وہ درِ سرکار ﷺ پہ پھیلائیں گے دستِ سوال (۷۴)

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ نے خالق و مالک جل شانہ نے فرمایا "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا (۷۵)۔ راجا رشید محمود نے کہا:

اللہ نے جو ذکرِ پیمبر ﷺ کیا بلند
ہر چار سمت بجتا ہے نقارہ نعت کا (۷۶)

....

جن کا بلند ذکر ہوا ہے، انھیں کریں
سب رفعتیں، بلندیاں، اونچائیاں سلام (۷۷)

اس آیت کا مرکزی نکتہ "لَکَ" ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کو بلندی خود حضور ﷺ کی خاطر عطا کی گئی:

محبوب ﷺ کی خاطر بڑے خالق نے کیا ہے
محبوب ﷺ کا چرچا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۷۸)

....

ان کے لیے بلند کیا ہے خدا نے خود
ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ رفعت مآب ہے (۷۹)

......

صرف ان کے واسطے' ان کی رضا کے واسطے
کبریا نے مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کو بالا کیا (۸۰)

"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" میں ایک پوری نعت "ورفعنا لک ذکرک" ردیف میں ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے (۸۱)۔ "قطعات نعت" کی طرف بھی توجہ فرمائیے:

ذکرِ آقا ﷺ کو عطا کی ہیں خدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا
ہے اَہم اس آیۂ رفعت میں حرف "ل ک"
کبریا نے کام یہ صرف "آپ ﷺ کی خاطر" کیا (۸۲)

اس قطعے میں مضمون سے ہٹ کر سبب اور سب کو بھی دیکھیے اور "اَہم" کو اصل عربی تلفظ میں پائیے۔

راجا رشید محمود اپنے بیشتر خطابات میں اس آیت کے حوالے سے لوگوں پر واضح کرتا ہے کہ اس کا تاکیدی اور تہدیدی رُخ یہ ہے کہ ہم نعت و مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے سلسلے کا ہر کام صرف حضور ﷺ کی خوشنودی کے لیے کیا کریں۔

ہو نعت کا جو کام' وہ آقا ﷺ کے لیے ہو
ملتا ہے اشارہ یہ "رَفَعْنَا" کی طرف سے (۸۳)

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی رفعت حضور ﷺ کے لیے ہوئی۔ تحویلِ قبلہ حضور ﷺ کی رضا و خوشنودی کی خاطر کی گئی۔ "فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا" "تو ضرور ہم آپ کو پھیر دیں گے اس قبلے کی طرف جدھر آپ کی رضا ہے" (۸۴) انھیں خوش کرنے کے لیے بہت کچھ عطا فرمانے کا اعلان ہوا۔ "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی"۔ عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے" (۸۵)۔ یہ سب کچھ خوشنودی محبوب

ﷺ کے لیے ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے:

کیا جو کام بھی' فرمائی جو بھی گفتگو اس نے
مقدم رکھی خالق نے پیمبر ﷺ کی رضا پیہم

......

کیا "لَکَ" سے اور "فَتَرْضٰی" سے یہی ظاہر نہیں
کبریا کو بھی تمنا ہے رضا کی آپ ﷺ کی

......

فَتَرْضٰی ہے عطا' تحویلِ کعبہ' ذکر کی رفعت
خدا کو ہر جگہ منظور حضرت ﷺ کی رضائیں ہیں (۸۶)

......

جاری و ساری ہے جو ہر عالمِ ایجاد میں
مرضیٔ آقا' رضائے سیدِ ابرار ﷺ ہے
ذکر کی رفعت ہو یا تبدیل ہو قبلے کا رُخ
مقصدِ خالق فقط خوشنودیٔ سرکار ﷺ ہے

"وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی" کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

جو کہا اپنے حبیبِ پاک ﷺ کو قرآن میں
عزت اس سے بڑھ کے' خالق سے کوئی پائے گا کیا
"اس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپ بھی
آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا" (۸۷)

اللہ تعالیٰ نے ایک رات کے ایک حصے میں اپنے محبوب ﷺ کو اپنے پاس بلایا اور سیر کرائی۔ اس دوران میں وقت رُک گیا' فاصلے سمٹ گئے۔ جس نے اس کی تصدیق کی وہ صدیق" کہلایا اور نہ ماننے والے کافر ٹھہرے۔ معراج النبی ﷺ کا ذکر ہر نعت گو کے ہاں ملتا ہے' رشید محمود کو بھی دیکھیں:

ہے سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے یہ ظاہر (۸۸)
کہ تھی منظورِ حق کو آپ ﷺ کی اعزاز فرمائی (۸۹)

سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت کے علاوہ بہت سے تفصیلی اشارات سورہ النجم میں ملتے ہیں۔

دَنَا فَتَدَلّٰی. فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (۹۰) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا۔ تو اس میں اور محبوب ﷺ میں دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا، بلکہ اس سے بھی کم۔ یہاں تک کہ کے اُس مخاطب ﷺ میں قوسوں کا فاصلہ رہ گیا، پھر اور قربت ہو گئی۔ اگلی آیت میں ہے: فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی (۹۱)۔ اب اپنے بندے سے جو بات کرنی تھی وہ کی۔

باتیں خدا سے ان کی ہوئیں بالمشافہہ
ہے مظہرِ دَنَــا فَتَـدَلّٰــی سلام کو (۹۲)

....

شب اسرا خدا کے فضل سے سرور ﷺ نے سر کر لی
فَکَــانَ قَــابَ قَــوْسَیْنِ کے ربط خاص کی منزل (۹۳)

سرودِ سرا اور اسرا کا مزا اہلِ ذوق ضرور لیں گے۔

قَــابَ قَــوْسَیْن کی قربت سے بھی جو کم ٹھہری
یہ وہ قربت تھی کہ جائز ہوا اس کا اخفا (۹۴)

....

دوریاں مٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر
رب نے اسرا کو نکالی جو ملن کی صورت

....

قوسین کیا ہیں، ان سے بھی کم قربتیں ہیں کیا
کچھ ان حقیقتوں کا پتا ہو تو بات ہے (۹۵)

....

قصرِ "اَوْ اَدْنٰی" میں قربِ حق کی پا کر منزلیں
کیسے نظارے کیے قوسین کے نوشاہ ﷺ نے (۹۶)

اوجِ قوسین میں جب رتبۂ اَوْحٰــی بخشا
کیا اعزاز انھیں قادرِ مطلق نے دیا

اسی سورہ میں آگے چل کر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (۹۸)۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ یا آنکھ نہ بھٹکی نہ جھپکی۔

جو دیکھ سکے ذاتِ اَحَدْ اور نہ جھپکے
ایسا تو بس اک دیدۂ بینائے نبی ﷺ ہے (۹۹)

....

نہ بھٹکیں اور نہ جھپکیں میرے آقا ﷺ آپ کی آنکھیں
خدا کو آپ نے دیکھا شبِ اسرا نظر بھر کر (۱۰۰)

....

دیکھی جو ذاتِ حق تو نہ جھپکی نبی ﷺ نے آنکھ
اس پہ گواہ ہو گئیں قرآں کی آیتیں (۱۱۰)

"تضامینِ نعت" میں علامہ اقبال کے شعروں پر تضمین کی صورت میں دو نظموں (۱۰۲) کے علاوہ شاعرِ نعت نے مثنوی کی ہیئت میں ایک نظم "خواہشِ وصل کی تکمیل" معراج پر کہی (۱۰۳)۔ "قطعاتِ نعت" میں گیارہ قطعے اس مضمون پر ہیں۔ پہلا قطعہ دیکھیے:

آپ ﷺ کو شاہد کہا قرآن میں اللہ نے
آپ ﷺ ہیں ہر فرد کے اک اک عمل کو جانتے
کاملیت اس شہادت کو ملی پھر اس طرح
ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ ﷺ نے (۱۰۴)

قرآن مجید میں حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو اہلِ ایمان کے لیے نمونہ قرار دیا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۱۰۵)۔ شاعرِ نعت کہتا ہے:

جس پہ چلنے کا اُلُوہی حکم ہے
وہ نمونہ ہے حیاتِ مصطفیٰ ﷺ (۱۰۶)

....

اسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہوا
قابلِ تقلید کردارِ رفیع المرتبت (۱۰۷)

رب تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کے اخلاقِ کریمہ کو عظیم فرمایا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۱۰۸)۔ شاعر نے قرآنِ پاک سے یوں استفادہ کیا:

رب نے قرآنِ مقدس میں کیا
ان ﷺ کے اخلاقِ کریمہ کا بیاں (۱۰۹)

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا) کا ذکر تو عام طور سے گفتگو میں بھی اور لکھت پڑھت میں بھی ہوتا رہتا ہے مگر شاعرِ نعت اس نا اُمیدی کو اپنے اصل تناظر میں پیش

کرتا ہے:

رحمتِ خالق سے وہ نومید ہو سکتے نہیں ...
افتخار و فخر پایا بندگانِ شاہ ﷺ نے (۱۱۰)

مکمل بات یوں ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (111)۔ آپ فرما دیجیے کہ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا یعنی ان سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا' اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔

شاعرِ نعت جو محقق نعت بھی ہے اور اپنے آپ کو قرآنیات کا طالب علم بھی کہتا ہے' وہ پوری بات کرتا ہے:

نبی ﷺ کا بندہ کیوں ہو نا اُمید رحمتِ خالق
کہ جس جو اس کو ازبر آیۂ "قُلْ يٰعِبَادِيَ" ہو (۱۱۲)

....

یٰعِبَادِیَ کے جو ہیں مصداق' وہ خوش بخت ہیں
ان کو نومیدی ہو کیسے رحمتِ خلّاق سے
دیکھنا یہ ہے' کنھیں اعزاز یہ بخشا گیا
صرف اُن کو' جو بڑے سرکار ﷺ کے بندے ہوئے (۱۱۳)

اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۱۱۴)۔ "اے محبوب! فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا"۔ راجا رشید محمود نے نثر میں لکھا "جہاں آقا حضور ﷺ کے اتباع کی تبلیغ کی جائے' سرکار ﷺ کی متابعت اور فرمانبرداری کا حوالہ آئے' دراصل یہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کی خواہش اور خدا کی طرف سے محبت کیے جانے کی نوید کی بات ہو گی (115)۔ شعر میں اس نے کہا:

اس سے الفت خالقِ کونین کو ہو جائے گی
جو کرے سرکارِ والا ﷺ سے اطاعت کا سلوک (۱۱۶)

....

متبع آپ ﷺ کا' اللہ کا ٹھہرا محبوب

رب کو اک ایک عمل آپ کا بھایا کیسا (۱۱۷)

....

جس کی خواہش ہے کہ ہو الفت اسے اللہ سے
نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ اپنائے' رب نے یہ کہا
ہو گیا ایسا تو اتنا ہو گیا خوش بخت وہ
خود محبت اس سے خلّاقِ جہاں فرمائے گا (۱۱۸)

سورہ النساء میں ہے۔ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (119) اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! آپ کے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ﷺ ان کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں"۔ شاعرِ نعت نے اس الوہی رہنمائی کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا:

کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پہ عذر خواہی سے (۱۰۲)

اس قرآنی مضمون کے دو قطعات دیکھیے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ جو کہا کبریا نے
دیا ہم سے عصیاں شعاروں کو مژدہ
سفارش ہماری کریں گے پیمبر ﷺ
قبولِ خدا لازماً ہو گی توبہ

....

ظلم جانوں پہ جو کر بیٹھیں' کہا اللہ نے
حاضرِ دربارِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوں اگر
عفو پھر چاہیں' سفارش ان کی فرمائیں حضور ﷺ
پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے توّابِ خالق کس قدر (۱۲۱)

"جاؤک" کے حکم کا شاعرِ نعت پر اتنا اثر ہے کہ وہ حاضرِ دربارِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوتا ہی رہتا ہے۔

جآءُوکَ کا فرمانِ الٰہی ہے نظر میں
یوں کعبۂ مقصود ہے سرکار ﷺ کی دلہیز (۱۲۲)

سورہ الانفال میں فرمایا گیا کہ اے محبوب! جب تک آپ ان میں ہیں اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب دے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ (۱۲۳) شاعرِ نعت کو اللہ تعالیٰ کی یہ مہربانی بھی نہیں بھولتی اور وہ اس کے ذکر میں مگن نظر آتا ہے:

اَنْتَ فِيْهِمْ کی ملی ہم کو نوید جانفزا
تو عذابِ رب سے ہم کو مل گئی ہے مخلصی (۱۲۴)

بچ گئے ہیں تو اَنْتَ فِيْهِمْ سے
بد عمل ورنہ بنتے چوپائے (۱۲۵)

امتیں پہلی جو تھیں، ان پہ عذاب آتے رہے
اُمتِ سرکار ﷺ پہ لیکن عذاب آتا نہیں
وجہ اس کی یہ ہے کہ آقا ﷺ کی اُمت کے سوا
اَنْتَ فِيْهِمْ سے کسی کا مستقل ناتا نہیں (۱۲۶)

لوگ بلکہ بہت پڑھے لکھے لوگ بھی "ناطہ" لکھتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ راجا رشید محمود کے ہاں عموماً الفاظ اپنی صحیح صورت میں دکھائی دیتے ہیں اور درست تلفظ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

خالق و مالک جل شانہ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو کتاب اور حکمت دیں۔ پھر تمھارے پاس رسول آئے جو تمھاری کتاب و حکمت کی تصدیق فرمائے تو ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا' کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کیا' ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ' اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ. قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ. قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا. قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (۱۲۷)۔ شاعرِ نعت نے اس میثاقِ انبیاء کا کئی بار مختلف انداز میں ذکر کیا ہے۔

میثاقِ انبیاء و رسل پڑھ کے دیکھ لو
آقا ﷺ کی انبیاءؑ پہ فضیلت کی نعت ہے

اسی سے ان کی ختم المرسلینی ہو گئی ثابت
کہ میثاقِ رسل پیمان ہے نعتِ پیمبر ﷺ کا (۱۲۸)

سورہ آلِ عمران کی مذکورہ بالا آیت کا سادہ اور رواں ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

خالقِ کُل نے لیا پیمان سب نبیوں سے یہ
گر تمھارے عہد میں آ جائیں وہ رحمت پناہ ﷺ
ان پہ ایماں لاؤ گے؟ دو گے انھیں امداد بھی؟
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہوا اس پہ گواہ (۱۲۹)

پھر یہ ہوا کہ سب انبیاء و رسل علیہم السلام حضورِ اکرم ﷺ کے تشریف لانے کی بشارت دیتے رہے مثلاً وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (۱۳۰) "اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا:

اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں' اپنے سے پہلی کتاب توارت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول ﷺ کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کا نام احمد ہے"۔ شاعرِ نعت کی نظر سے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا یہ پہلو بھی نہیں چوکا:

سرکار ﷺ کے ظہور کی دینا بشارتیں
ترسیلِ انبیاء و رسل کا بنا جواز

سرکار ﷺ کی بشارت دیتے رہے تھے مرسل
ان کا کرا رہے تھے سب انبیاء تعارف (۱۳۱)

قارئین کرام دیکھ رہے ہیں کہ نعت کہتے ہوئے قرآنیات کے علم سے جس طرح راجا رشید محمود نے استفادہ کیا ہے اور سخن فہم حضرات کے لیے اسے عام کرنے کی کوشش کی ہے' اتنی کامیاب

اور بھرپور کوشش اور کسی نعت گو کے ہاں نہیں ملتی۔

سورہ المائدہ میں ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب (۱۳۲) سورہ النساء میں فرمایا گیا: یٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔ اے لوگو! بے شک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمھاری طرف روشن نور اتارا (۱۳۳) شاعرِ نعت پکارا:

النساء اور مائدہ میں نور کا جو ذکر ہے
کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مصطفیٰ ﷺ ؟ (۱۳۴)

راجا رشید محمود اپنے خطباتِ سیرت میں کئی بار کہہ چکا ہے کہ سورہ کوثر، سورہ لہب اور سورہ والقلم اسے اس لیے بہت زیادہ بھاتی ہیں کہ ان میں دشمنانِ رسول (ﷺ) کے خلاف کہا گیا ہے۔ سورہ کوثر میں شاعرِ نعت کا اشارہ آخری آیت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کی طرف ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اس صورت کی اٹھان ہی عظمتوں کے بیان سے ہے۔ رشید محمود نے کہا:

حرف خدا میں نعتِ پیمبر ﷺ
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (۱۳۵)

....

سورۂ کوثر کی ہر آیت کو پڑھ لو غور سے
کیا نہیں وہ مصرعِ برجستۂ نعتِ رسول ﷺ (۱۳۶)

....

یہ بات اس نے سورۂ کوثر میں کی بیاں
اللہ نے عطا کیا ہے آپ کو کثیر (۱۳۷)

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کرنے اور علم عطا فرمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۱۳۸)۔ شاعرِ نعت نے علمِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کہے گئے اس ارشادِ خداوندی کا ذکر یوں کیا:

یہ فضل تھا عظیم تھا جو آپ پہ ہوا
سرکار ﷺ کو کہا جو خدا نے وَعَلَّمَكَ (۱۳۹)

قرآن مجید میں لوگوں کے کام اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے (۱۴۰) مگر لوگوں کے کاموں کی نگرانی اور گواہی حضور نبی کریم ﷺ کے ذمے ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (۱۴۱)۔ اور "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" (۱۴۲)۔ شاعرِ نعت نے سورہ البقرہ اور النسا کی ان آیات کے زیرِ اثر لکھا:

میرے آقا ﷺ ساری اُمت کے ہیں شاہد اور شہید
جس نے کچھ دیکھا نہ ہو، وہ ہو نہیں سکتا گواہ (۱۴۳)

راجا رشید محمود اپنے بچپن ہی سے حضور اکرم ﷺ کی تعریف و ثنا میں نظم و نثر کے گلدستے پیش کرتا آ رہا ہے مگر درمیان میں اس نے کچھ دوسرے موضوعات پر بھی قلم اٹھایا۔ ۱۹۷۵ کے ایکسیڈنٹ کے بعد اس نے نظم میں کچھ اور کہنا ترک کر دیا۔ پھر ۱۹۸۸ میں ماہنامہ "نعت" جاری کیا تو طے کر لیا کہ اب زندگی بھر نظم اور نثر میں حضور پاک ﷺ کی مدح و توصیف کے علاوہ کچھ نہیں لکھے گا۔ محبت و عقیدت کے اس لامحدود موضوع کے لیے اپنے آپ کو محدود کرنے والا اگر قرآن مجید کو اس حوالے سے اپنا حرزِ جاں نہیں بناتا تو وہ کسی طرح حق ادا کرنے کی راہ ہی سرے سے اختیار نہیں کرتا۔ مدحتِ رسولِ مقبول ﷺ کا حق ادا کرنا تو غیر اللہ کے لیے ممکن ہی نہیں ہے مگر سمت تو اسی صورت میں راست ہو سکتی ہے کہ مضامین قرآن سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ شاعرِ نعت کی شاعری پر غائرانہ نظر ڈالنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ اسے صرف قرآن کریم کے مندرجات سے واقفیت ہی نہیں اس نے مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے آیات و تعلیمات کو اپنی روح و جاں میں اتار رکھا ہے۔ سورہ توبہ کی آخری آیتوں میں ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۴) "بے شک تمھارے پاس وہ رسول تشریف لائے جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ وہ تمھاری بہت بھلائی چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں کے لیے رؤف اور رحیم ہیں"۔ حضور ﷺ کے مومنوں کے لیے رؤف اور رحیم ہونے کا ذکر راقم السطور پہلے کر

چکا ہے۔ اب ایک قطعہ دوسرے حوالے سے سنیے:

خدا نے نبی ﷺ کے علاوہ کسی کو
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ کہا مَا عَنِتُّمْ
دیا اہلِ ایماں کو ساتھ اس کے مژدہ
وہی ہیں وہی ہیں حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ (۱۴۵)

ارشادِ ربانی ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ "اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، مبشر (خوشخبری دینے والا) نذیر (ڈرانے والا) اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ (یا چمکا دینے والا آفتاب) بنا کر بھیجا"۔ (۱۴۶) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا سورۃ الفتح میں بھی دہرایا گیا ہے (۱۴۷) مبشر اور نذیر بنا کر بھیجنے کا اعلان تو اور بھی کئی جگہوں پر ہے (۱۴۸) رشید محمود کہتا ہے:

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین ﷺ کو
اک مبشرؔ اک نذیرؔ اک شاہدِ علم و یقیں
پھر کہا رب اور رسولِ پاک پر ایمان لاؤ
اور کرو تعظیمِ پیغمبر ﷺ یہ ہے دینِ مبیں (۱۴۹)

شاعر کے آخری دو مصرعوں میں سورۃ الفتح کی ۹ ویں آیت کی طرف اشارہ ہے کہ "لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ"۔

"وَالشَّمْسِ" کہ کر اللہ تعالیٰ نے سورج کی قسم کھائی ہے (۱۵۰)۔ نعت گو شعرا کے ذوق کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ یہ چہرہ حضور ﷺ کی قسم ہے۔ راجا رشید محمود کو پڑھیے:

مصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ پرنور پر
سورۂ وَالشَّمْس کی دیکھو پھبن (۱۵۱)

....

ذکر مَنَّ اللہ کا ہوتا رہے
چہرۂ وَالشَّمْس کو دیکھو اگر (۱۵۲)

"مَنَّ اللہ" کا مطلب ہے اللہ کا احسان۔ تلمیح ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کی (۱۵۳)۔ "بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا"۔ "وَالَّيْل" کو شاعر حضورِ اکرم ﷺ کے گیسوؤں کی قسم قرار دیتے ہیں۔ شاعرِ نعت کا ایک خمسہ دیکھیے جس میں کھلا ہوا استادانہ رنگ نئی دھج دکھا رہا ہے۔

صبح وَالشَّمْس کی ہے چہرہ نمائی بے شک
رات وَالَّيْل کے معنی میں سمائی بے شک
مہر کی قدر رخِ شہ ﷺ نے بڑھائی بے شک
دھج نئی گیسوئے پُرخم نے دکھائی بے شک
رخ و کاکل سے ہوا صبح و مسا کا آغاز (۱۵۵)

خاص بات یہ ہے کہ "واللیل" اصول کے لحاظ سے غلط نہیں ہے لیکن قرآنی املا "والیل" ہے۔ اور شاعر چونکہ اسے قرآن پاک کے ایک لفظ کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے اس لیے اسے والیل ہی لکھا جانا چاہیے۔ راجا رشید محمود نے اس حوالے سے لکھا تھا "عربی قواعد کی رو سے "واللیل" (دو لام کے ساتھ) جو عام طور سے نعتوں میں لکھا جاتا ہے غلط نہیں۔ لیکن مصحفِ عثمانی کے مطابق قرآن پاک میں یہ لفظ ایک لام کے ساتھ ہے۔ "والیل"۔ اور نعتوں میں اسی طرح استعمال ہونا چاہیے"۔ (۱۵۶)

"والشمس" اور "والیل" کی طرح "والضحیٰ" (۱۵۷) کا بھی نعتوں میں ذکر ملتا ہے۔ رشید محمود بھی کہتا ہے:

وَالشَّمْس ہے خطاب حبیبِ خدائے پاک
سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہوا وَالضُّحٰی لقب

....

وَالضُّحٰی ہے چہرۂ پرنور کا عکسِ جمیل
شرح ہے وَالَّيْل کی زلفِ معنبر مو بہ مو (۱۵۸)

"بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ، يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جیسے خطابات سے مخاطب

کیا ہے۔ رشید محمود کی شاعری میں ان کا ذکر بھی ملتا ہے اور ان الفاظ کے درست تلفظ کا استعمال بھی نظر آتا ہے۔ اس نے ''اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا'' جلد دوم کے بسوط مقدمے میں قرآن و احادیث کے الفاظ کی غلط املا کی نشاندہی اور تصحیح کی ہے۔ اسے چونکہ قرآنیات سے گہرا شغف ہے اس لیے اس کے ہاں غلط املا یا غلط تلفظ کی گنجائش نہیں۔

مُزَّمِّلْ، نَبِیْ، رَءُوْف و رَحِیْم کے
کیا کیا ملے حضور ﷺ کو معجز نما لقب (۱۵۹)

....

اللہ نے چاہا تو روا پاؤں گا میں بھی
مُزَّمِّل و مُدَّثِّر و طٰہٰ کی طرف سے (۱۶۰)

....

کہا ہے آقا ﷺ کو رب نے رحمت' کہا ہے یٰسٓ اور طٰہٰ
انھی کو مُزَّمِّل کہا ہے' انھی کو مُدَّثِّر پکارا
رضا انھی کی وہ چاہتا ہے کہ رتبہ محبوبیت کا بخشا
انھی کی مدحت میں کہ دیا ہے خدا نے اپنا کلام سارا
خطاب ان کو نبی کا بخشا' لقب جو ان کا رسول رکھا (۱۶۱)

یٰسٓ اور طٰہٰ (۱۶۲) حروف مقطعات کے دو جوڑے ہیں اور نعتوں میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن بدقسمتی سے بیشتر شعرا نے خود قرآن مجید کو شاید کبھی اٹھا کر نہیں دیکھا۔ وہ (نعوذ باللہ) لیس کو یٰسین یا یاسین وغیرہ اور طٰہٰ کو طٰہ یا طحا وغیرہ لکھتے ہیں۔ راجا رشید محمود نے شاعروں اور ان کی کتابوں کے مکمل حوالے کے ساتھ ان اغلاط کی نشاندہی کی ہے (۱۶۳)۔ ظاہر ہے کہ خود اس کے ہاں (خاص طور پر طٰہٰ کے حوالے سے) ایسی کسی غلطی کی گنجائش نہیں۔

ابجد تعلیم انساں حرف طٰہٰ ہو گیا
کھٰیٰعٓصٓ اب ہے نصاب بزم قدس (۱۶۴)

''کھٰیٰعص'' وہ حروف مقطعات ہیں جن سے سورہ مریم کا آغاز ہوا ہے (۱۶۵)۔ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے ان حروف کو نعت میں یوں استعمال کیا ہے:

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص

کھٰیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا (۱۶۶)

رب کریم جل شانہ نے حضور ﷺ کو جب بھی پکارا' خطابات سے پکارا' کبھی نام سے نہیں پکارا۔ اس حقیقت کا اظہار رشید محمود یوں کرتا ہے:

رب کے کلام پاک کو دیکھو بغور تم
کرتے ہوئے خطاب لیا ان ﷺ کا نام کیا؟ (۱۶۷)

....

اللہ نے خطاب نہیں نام سے کیا
قرآن کی زباں پہ رہا ہے سدا لقب (۱۶۸)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا حضور ﷺ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے عرض کیا کرتے تھے۔ ''رَاعِنَا یَا رَسُوْلَ اللہ'' (صلی اللہ علیک وسلم)۔ لیکن جب منافقین نے رَاعِنَا کی ع کو کھینچ کر کہنا شروع کیا جس کا مطلب ''ہمارے چرواہے'' نکلتا تھا (یا کم از کم وہ اپنے دل میں یہی سمجھتے تھے) تو خداوند قدوس لایزال جل شانہ نے سب کو یہ کہنے سے منع فرما دیا اور کہا کہ ''اُنْظُرْنَا یَا رَسُوْلَ اللہ'' کہا کرو۔ اس آیت قرآنی (لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا۔ (۱۶۹) کے زیر نظر ہمارے شاعر نے کہا:

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا کے ساتھ اُنْظُرْنَا کی بات
یہ بتاتی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو
جو فرو تر رتبۂ محبوب حق ﷺ سے ہو ذرا
یا مطابق شان سرکار دو عالم ﷺ کے نہ ہو (۱۷۰)

کلام الٰہی نازل ہوا کہ کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا نہ کرے اور کوئی ان کے حضور چلا کر اس طرح نہ بولے جس طرح آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو۔ کہ ایسا کرنے سے تمھارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمھیں پتا بھی نہ چلے گا۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (۱۷۱)۔ سورہ النور میں بھی فرمایا۔ ''لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

(۱۷۲)۔ ''رسول ﷺ کو پکارنے میں اس طرح نہ کرو جس طرح تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''۔ شاعرِ نعت نے تو شاید نگاہوں کے راستے ایسی آیات اپنے دل میں اُتار رکھی ہیں۔ اس نے کہا:

لا ترفعوا کے حکم کے باعث تھا زیرِ لب
ورشِ نبیٔ پاک ﷺ جو ہم نے پڑھا سلام (۱۷۳)

سورۂ نور اور الحجرات میں آیا ہے یہ
مت بڑھو آگے خدا سے اور رسولِ پاک ﷺ سے
جس طرح اک دوسرے کو تم بلاتے ہو' کہا
یوں نہ آقا ﷺ کو پکارو' کام لو ادراک سے

چیخ کر ان کو پکارو تم' نہ تم آواز دو
پست آوازیں رکھو سرکار ﷺ کی آواز سے
احترامِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے درس میں
کبریا نے حکم فرمایا ہے خاص انداز سے (۱۷۴)

سورہ توبہ میں فرمایا گیا۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا' اگر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیے پر راضی ہو جاتے (۱۷۵)۔ شاعرِ نعت بولا:

جو خدا' یا مصطفیٰ ﷺ دے دیں کسی انسان کو
اس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہوا
اکتفا اس پر کرو' جو سرورِ کونین ﷺ دیں
سورۂ توبہ میں یہ ارشاد فرمایا گیا (۱۷۶)

راجا رشید محمود نے اپنی کتاب ''درود و سلام'' (۱۷۷) میں لکھا کہ سورہ الاحزاب کی ''چھٹی آیہ میں ہے۔ یہ نبی (ﷺ) مسلمانوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں...... مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا

اختیار حاصل رہے (آیہ ۳۶) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ ''محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (آیہ ۴۰)...... یہ تمام عظمتیں بیان کرنے کے بعد یہ آخری بات بتائی گئی کہ اب اپنے علم و دانش کی توپیاں تھام کر اس مقام کا احساس کرو جہاں خالق و مالکِ حقیقی جل شانہٗ خود اور اس کے مقرب فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ چنانچہ ۵۶ ویں آیہ میں اعلانِ درود اور حکمِ درود کی باری آئی کہ ''بے شک اللہ اور فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام'' (۱۷۸)۔ شاعری کا تو حسن ہی اجمال ہے۔ یہ سب باتیں راجا رشید محمود نے جب قطعے میں کہیں تو یہ صورت بنی۔

رب نے الاحزاب میں جو کچھ کہا' مطلب یہ ہے
تم سے بڑھ کر ہیں تمھاری جان کے مالک نبی ﷺ
ہیں حَکَم اور اختتام ان پر نبوت کا ہوا
میں بھی پڑھتا ہوں' درود ان پر پڑھیں سب اُمتی (۱۷۹)

قرآن پاک کے دیگر فرمودات و ارشادات پر بھی شاعرِ نعت کی گہری نظر ہے اور وہ اپنے قارئین تک یہ باتیں ہر طرح سے پہنچانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور کوشاں رہتا ہے۔ حکم ہے۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ: اپنے رب کی نعمت کا پرچار کیا کرو' ذکر کیا کرو

نبی ﷺ نے شکریے کی راہ یہ تجھ کو سجھائی ہے
کرم خالق کے پاتا ہے تو پھر تحدیثِ نعمت کر (۱۸۱)

مذکورہ بالا حکم سے شاعرِ نعت نے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا ذکر ضروری ہے تو اس کی وہ سب سے بڑی نعمت جسے اس نے اپنا احسان کہ کر مسلمانوں کو جتایا بھی ہے' حضور ﷺ کی بعثت (۱۸۲) اس کا تو بہت زیادہ ذکر کرنا چاہیے:

جسے وہ خود کہے احسان' اس کا بھی سوچو
جو کرتے رہتے ہو تحدیثِ نعمتِ وہّاب (۱۸۳)

ہمارے سرکار ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا اور چاہا کہ ان کے سب اُمتی اس کو مشعلِ راہ بنالیں کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (۱۸۴)۔ شاعرِ نعت نے اس کا یوں

ذکر کیا:

کہیں غلاموں کو عنایت عزتیں
رائقا ٹھہرایا عظمت کا سبب (۱۸۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بار بار فرمایا۔ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ (۱۸۶) "زمین میں گھومو پھرو، سیر کرو، دیکھو، غور کرو"۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے اس حکم سے کیا راستا نکالا ہے، دیکھیے:

ہو جو پائی کہیں تعمیل فَسِیْرُوْا ہم سے
وصف صلوات پیمبر ﷺ کے سناتے پھرتے (۱۸۷)

ہمیں دُعا سکھائی گئی "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" (۱۸۸)۔ ملاحظہ فرمایئے کہ یہ دعا مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیسے پوری ہوتی ہے:

طے کی منزلِ مدحت حضور ﷺ کی نہ مجھے
زباں پہ میری اگر اِھْدِنَا الصِّرَاط نہیں (۱۸۹)

فتحِ مکہ کے موقع پر کفارِ قریش خود یہ سمجھتے تھے کہ ان کے جور و تعدی اور ظلم و ستم کے انتقام کا دن آ گیا ہے لیکن حضور رحمت للعالمین ﷺ نے "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ" (۱۹۰) فرما کر سب کے لیے عفو و درگزر کا اعلان فرما دیا۔ شاعر بولا:

فتحِ مکہ ہو چکا تو دشمنوں کے واسطے
میرے آقا ﷺ نے کیا اعلان لَا تَثْرِیْبَ کا
مجرموں کے واسطے "فرمانِ عفوِ عام" یہ
نکتۂ اول رہا اسلام کی تہذیب کا (۱۹۱)

حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے دین کے مکمل ہونے اور نعمت کے تمام ہونے کا اعلان جو کیا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (۱۹۲) تو اس کا ایک معنی یہ بھی تھا کہ اب حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی گنجائش اور ضرورت نہیں رہی۔ اس نکتے کو شاعر یوں بیان کرتا ہے:

رکیا ہم پہ اتمامِ نعمت خدا نے
فقط خاتم الانبیا ﷺ کی بدولت (۱۹۳)

سورۃ القلم (جسے سورہ ن بھی کہتے ہیں) ولید بن مغیرہ کی حرکت کا جواب ہے۔ اس نے (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے لیے کہا کہ آپ مجنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر "مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ" (۱۹۴) آپ تو اللہ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں" اس کی دس برائیاں لوگوں کو بتائیں جن میں آخری یہ تھی کہ یہ ولدالحرام بھی ہے۔ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ (۱۹۵)۔ اس سلسلے میں نعت کہنے والے کے دو قطعے قابلِ مطالعہ ہیں:

میرے آقا ﷺ کو کہا مجنون جب اک شخص نے
سورۂ نٓ اس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اس شخص کی ظاہر ہوئیں
رب نے پھر فرما دیا' بد اصل ہے یہ آدمی

اس نے جب اللہ کے محبوب ﷺ کی توہین کی
تو "زَنِیْم" ابنِ مغیرہ کو خدا نے کہہ دیا
پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اس کی سونڈ پر
داغِ عبرت کا لگے گا' جو بہر صورت لگا (۱۹۶)

شاعرِ نعت کے آخری دو مصرعوں میں سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (۱۹۷) کی نشاندہی ہے اور پھر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ولید بن مغیرہ کو غزوہ بدر میں ناک پر نشان (کٹ) لگا اور اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی پوری ہوئی جو کہ پوری ہونا ہی تھی۔ یہ سورہ "نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ (۱۹۸) "قسم قلم کی اور اس کے لکھے کی"...... سے شروع ہوئی ہے۔ شاعرِ نعت نٓ کو نعت کا نون کہتا ہے۔

پہلے کہا ہے نٓ قلم کی قسم سے بھی
بھایا خدائے پاک کو یوں نون نعت کا (۱۹۹)

سورہ تَبَّتْ یَدَآ (سورہ لہب) میں ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کا جس طرح ذکر ہے (۲۰۰) اس کا اثر کلامِ محمود پر یوں ہوتا ہے:

بولہب بھی سچ تو یہ ہے تھا چچا سرکار ﷺ کا

کیوں ملی اس کو وعید آیۂ تَبَّتْ یَدَا
تھی رہنا اس کی اہانت احمد مختار ﷺ کی
اس لیے مغضوب حق تھا قہر و ظلمت میں رہا

....

کانٹے بکھیرتی تھی جو راہِ رسول ﷺ میں
آقا ﷺ کی تھی چچی جو تھی حَمَّالَةَ الْحَطَبِ
اس کے گلے میں چھال کا رستا پڑا وہی
پہلے ہی جس کے بارے میں فرما چکا تھا رب (۲۰۱)

انجمن ہائے ستائش باہمی کا ذکر نہیں لیکن یونیورسٹیوں میں اُردو ادب اور نعت پر یا قرآنیات واسلامیات کے حوالے سے شاعری پر نظر رکھنے والے اہل علم و تحقیق ضرور اس حقیقت کو زیر نظر رکھیں کہ آج تک کسی نعت گو شاعر کے کلام میں علوم القرآن اور فرمودات رب کریم جل شانہ کا اتنا بھرپور عکس نظر نہیں آتا جتنا راجا رشید محمود کے کلام میں ہے۔

پس نوشت:

یہ مقالہ لکھتے وقت میرے پیش نظر شاعر نعت کے ۱۷۔ نعتیہ مجموعے تھے۔ بعد میں ان کے جو مجموعے آئے ان میں ''عرفان نعت (۴۰واں مجموعہ) میں ۹۳ نعتیں ہیں۔ ہر نعت قرآن پاک کی کسی آیت ہی کے متعلق ہے۔ یوں یہ قرآنی نعت کا خلاصہ ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ حدیث شوق۔ ص ۳۲ ﴿۲﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۴۔ نعت نمبر ۳ ﴿۳﴾ سفیر نعت (کتابی سلسلہ نمبر ۲) کراچی۔ مرتب: آفتاب کریمی۔ نومبر ۲۰۰۱۔ ص ۱۰۲ (بحوالہ تذکرہ نعت گویان اردو۔ جلد اول از پروفیسر سید یونس شاہ۔ لاہور۔ ۱۹۸۴۔ ص ۷۷/ اُردو میں نعتیہ شاعری از ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق۔ کراچی۔ ۱۹۷۶۔ ص ۳۱) ﴿۴﴾ حدیث شوق۔ ص ۸۹۔ ۳۱ ﴿۵﴾ نعت (مجموعہ نعت) نعت نمبر ۹ ﴿۶﴾ راجا رشید محمود (مرتب/ مقدمہ نگار)۔ نعت کائنات۔ جنگ پبلشرز لاہور۔ ۱۹۹۳۔ ص ۲۵ ﴿۷﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۱۵۔ نعت نمبر ۳۶ ﴿۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۱۸ ﴿۹﴾ نعت نمبر ۱۶۔ نعت نمبر ۵۲۔ نعت نمبر ۷ ﴿۱۰﴾ حرف نعت۔ ص ۳۶ ﴿۱۱﴾ اشعار نعت۔ ص ۳۳ ﴿۱۲﴾ شمس

بدایونی۔ اُردو نعت کا شرعی محاسبہ۔ روشن پبلی کیشنز بدایوں۔ پہلی اشاعت ۱۹۸۸۔ ص ۲۷ ﴿۱۳﴾ نعت کائنات۔ ص ۳۵ ﴿۱۴﴾ نعت نمبر ۲۶ ﴿۱۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۳ ﴿۱۶﴾ نعت نمبر ۸ ﴿۱۷﴾ البقرہ۔ ۲:۱ ﴿۱۸﴾ البقرہ۔ ۱۷۳:۲ ﴿۱۹﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۸ ﴿۲۰﴾ راجا رشید محمود۔ میرے سرکار ﷺ۔ اختر کتاب گھر لاہور۔ اشاعت اول۔ ۱۹۸۷۔ ص ۷۱ تا ۷۹ ﴿۲۱﴾ اشعار نعت۔ ص ۷ ﴿۲۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۲ ﴿۲۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۳ ﴿۲۴﴾ الاحزاب۔ ۵۶:۳۳ ﴿۲۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۳ ﴿۲۶﴾ کتاب نعت۔ ص ۷۷ ﴿۲۷﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۵ ﴿۲۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۶ ﴿۲۹﴾ سلام ارادت۔ ص ۸۶ ﴿۳۰﴾ حرف نعت۔ ص ۸۶ ﴿۳۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۴٬۲۵ (۱۳۔ اشعار) ﴿۳۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۵۔ ۱۱ ﴿۳۳﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۸ ﴿۳۴﴾ حرف نعت۔ ص ۶۶ ﴿۳۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۲ ﴿۳۶﴾ حرف نعت۔ ص ۱۵ ﴿۳۷﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۲ ﴿۳۸﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جنوری ۱۹۸۸۔ ''حمد باری تعالیٰ'' (پہلا شمارہ)۔ ص ۳۵۔ مضمون ''حمد اور نعت کا تعلق'' از راجا رشید محمود ﴿۳۹﴾ الانفطار۔ ۶:۸۲ ﴿۴۰﴾ الحاقہ۔ ۴۰:۶۹ ﴿۴۱﴾ قطعات نعت۔ ص ۵ ﴿۴۲﴾ النجم۔ ۳:۵۳۔۴ ﴿۴۳﴾ نعت (ماہنامہ) جنوری ۱۹۸۸۔ ص ۵۶ ﴿۴۴﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۴۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۹۸۔ ۹۵ ﴿۴۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۹ ﴿۴۷﴾ النساء۔ ۸۰:۴ ﴿۴۸﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۹ ﴿۴۹﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۵ ﴿۵۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۳ ﴿۵۱﴾ الحجر۔ ۷۲:۱۵ ﴿۵۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۰ ﴿۵۳﴾ البلد۔ ۲:۹۰ ﴿۵۴﴾ شہر کرم۔ ص ۲۳۔ ۲۰ ﴿۵۵﴾ الانفال۔ ۱۷:۸ ﴿۵۶﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۷۔ ۹۲ ﴿۵۷﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۸ ﴿۵۸﴾ الفتح۔ ۱۰:۴۸ ﴿۵۹﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۸ ﴿۶۰﴾ الفاتحہ۔ ۱:۱ ﴿۶۱﴾ نعت (ماہنامہ) جنوری ۱۹۸۸۔ ص ۳۳ ﴿۶۲﴾ الانبیاء۔ ۱۰۷:۲۱ ﴿۶۳﴾ قطعات نعت۔ ص ۶ ﴿۶۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۳ ﴿۶۵﴾ حرف نعت۔ ص ۳۱ ﴿۶۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۲ ﴿۶۷﴾ راجا رشید محمود۔ تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ اختر کتاب گھر لاہور۔ ۱۹۹۳۔ ۲۵۶ صفحات ﴿۶۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۵۷ ﴿۶۹﴾ التوبہ۔ ۱۱۷:۹/ الحدید۔ ۹:۵۷/ الحشر۔ ۱۰:۵۹ ﴿۷۰﴾ التوبہ۔ ۱۲۸:۹ ﴿۷۱﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۲ ﴿۷۲﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۳ ﴿۷۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳۶ ﴿۷۴﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۔ ۲۳ ﴿۷۵﴾ الم نشرح۔ ۴:۹۴ ﴿۷۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۶۵ ﴿۷۷﴾ اشعار نعت۔ ص ۶۱ ﴿۷۸﴾ فردیات نعت۔ ص ۹۱ ﴿۷۹﴾ حرف نعت۔ ص ۴۱ ﴿۸۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۹ ﴿۸۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۷٬۲۸ (۱۵۔ اشعار) ﴿۸۲﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۶ ﴿۸۳﴾ حرف نعت۔ ص ۶۸ ﴿۸۴﴾

البقرہ۔۲:۱۴۴﴿۸۵﴾ الضحیٰ۔۹۳:۵﴿۸۶﴾ کتاب نعت۔ص ۵۳۔۱۹۔۱۰۹﴿۸۷﴾ قطعات نعت۔ص ۲۵﴿۸۸﴾ بنی اسرائیل (اسراء)۔۱۷:۱۸﴿۸۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ص ۷۱﴿۹۰﴾ النجم۔۵۳:۸،۹﴿۹۱﴾ النجم۔۵۳:۱۰﴿۹۲﴾ اشعار نعت۔ص ۸﴿۹۳﴾ کتاب نعت۔ص ۷۹﴿۹۴﴾ تضامین نعت۔ص ۱۳﴿۹۵﴾ حرف نعت۔ص ۶۶۔۷۶﴿۹۶﴾ کتاب نعت۔ص ۷۱﴿۹۷﴾ فردیات نعت۔ص ۷۷﴿۹۸﴾ النجم۔۵۳:۱۷﴿۹۹﴾ حرف نعت۔ص ۲۶﴿۱۰۰﴾ کتاب نعت۔ص ۱۱﴿۱۰۱﴾ تضامین نعت۔ص ۲۳﴿۱۰۲﴾ تضامین نعت۔ص ۲۳۔۱۲۲﴿۱۰۳﴾ منظومات۔ص ۲۰﴿۱۰۴﴾ قطعات نعت۔ص ۳۶﴿۱۰۵﴾ الاحزاب۔۳۳:۲۱﴿۱۰۶﴾ تضامین نعت۔ص ۹۱﴿۱۰۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۱۳۰﴿۱۰۸﴾ القلم۔۶۸:۴﴿۱۰۹﴾ تضامین نعت۔ص ۸۶﴿۱۱۰﴾ کتاب نعت۔ص ۷۱﴿۱۱۱﴾ الزمر۔۳۹:۵۳﴿۱۱۲﴾ اشعار نعت۔ص ۱۱﴿۱۱۳﴾ قطعات نعت۔ص ۲۲﴿۱۱۴﴾ آل عمران۔۳:۳۱﴿۱۱۵﴾ نعت (ماہنامہ)۔جنوری ۱۹۸۸۔"حمد باری تعالیٰ"۔ص ۳۵﴿۱۱۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۷۵﴿۱۱۷﴾ حرف نعت۔ص ۱۱﴿۱۱۸﴾ قطعات نعت۔ص ۲۳﴿۱۱۹﴾ النساء۔۴:۶۴﴿۱۲۰﴾ کتاب نعت۔ص ۳۸﴿۱۲۱﴾ قطعات نعت۔ص ۲۷۔۲۳﴿۱۲۲﴾ شہر کرم۔ص ۱۰۳﴿۱۲۳﴾ الانفال۔۸:۳۳﴿۱۲۴﴾ تضامین نعت۔ص ۲۲﴿۱۲۵﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۱۱۲﴿۱۲۶﴾ قطعات نعت۔ص ۲۲﴿۱۲۷﴾ آل عمران۔۳:۸۱﴿۱۲۸﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔نعت نمبر ۲۲۔نعت نمبر ۱﴿۱۲۹﴾ قطعات نعت۔ص ۲۶﴿۱۳۰﴾ الصف۔۶۱:۶﴿۱۳۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۵۳۔۷۱﴿۱۳۲﴾ المائدہ۔۵:۱۵﴿۱۳۳﴾ النساء۔۴:۱۷۴﴿۱۳۴﴾ قطعات نعت۔ص ۲۵﴿۱۳۵﴾ اشعار نعت۔ص ۱۱/ الکوثر۔۱۰۸:۱﴿۱۳۶﴾ نعت نمبر ۳۸﴿۱۳۷﴾ تضامین نعت۔ص ۷۷﴿۱۳۸﴾ النساء۔۴:۱۱۳﴿۱۳۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۱۱۹﴿۱۴۰﴾ آل عمران۔۳:۹۸/ النساء۔۴:۷۹﴿۱۴۱﴾ البقرہ۔۲:۱۴۳﴿۱۴۲﴾ النساء۔۴:۴۱﴿۱۴۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۵۹﴿۱۴۴﴾ التوبہ۔۹:۱۲۸﴿۱۴۵﴾ قطعات نعت۔ص ۲۲﴿۱۴۶﴾ الاحزاب۔۳۳:۴۵﴿۱۴۷﴾ الفتح۔۴۸:۸﴿۱۴۸﴾ بنی اسرائیل (اسراء)۔۱۷:۱۰۵/ الفرقان۔۲۵:۵۶﴿۱۴۹﴾ قطعات نعت۔ص ۲۳﴿۱۵۰﴾ الشمس۔۹۱:۱﴿۱۵۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ص ۲۷﴿۱۵۲﴾ تضامین نعت۔ص ۳۵﴿۱۵۳﴾ آل عمران۔۳:۱۶۴﴿۱۵۴﴾ واللیل۔۹۲:۱/ الضحیٰ۔۹۳:۲﴿۱۵۵﴾ مخمسات نعت۔ص ۲۹﴿۱۵۶﴾ راجا رشید محمود۔اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔جلد دوم۔لاہور۔۱۹۹۷۔ص ۵۴﴿۱۵۷﴾ الضحیٰ۔۹۳:۱﴿۱۵۸﴾ حدیث شوق۔ص ۹۵۔۱۵﴿۱۵۹﴾ حدیث شوق۔ص ۹۵﴿۱۶۰﴾ حرف نعت۔ص ۶۹﴿۱۶۱﴾ مخمسات نعت۔ص ۸۵﴿۱۶۲﴾ یٰس۔

۳۶:۱/ طٰہٰ۔۲۰:۱﴿۱۶۳﴾ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔جلد دوم۔ص ۲۵۰۔۵۳﴿۱۶۴﴾ حدیث شوق۔ص ۲۹﴿۱۶۵﴾ مریم۔۱۹:۱﴿۱۶۶﴾ رضا خاں بریلوی، اعلیٰ حضرت احمد۔حدائق بخشش﴿۱۶۷﴾ تضامین نعت۔ص ۱۰۹﴿۱۶۸﴾ حدیث شوق۔ص ۹۶﴿۱۶۹﴾ البقرہ۔۲:۱۰۴﴿۱۷۰﴾ قطعات نعت۔ص ۲۲﴿۱۷۱﴾ الحجرات۔۴۹:۲﴿۱۷۲﴾ النور۔۲۴:۶۳﴿۱۷۳﴾ سلام ارادت۔ص ۳۳﴿۱۷۴﴾ قطعات نعت۔ص ۲۳۔۲۹﴿۱۷۵﴾ التوبہ۔۹:۵۹﴿۱۷۶﴾ قطعات نعت۔ص ۲۳﴿۱۷۷﴾ ۱۲۸ صفحات کی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ربیع الاول ۱۴۱۳ھ میں چھپا۔۱۴۲۱ھ تک اس کے گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے تھے۔اپنے موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جس میں کوئی بات حوالے کے بغیر نہیں کی گئی......اور یہ راجا رشید محمود کا تخصص ہے۔﴿۱۷۸﴾ راجا رشید محمود۔درود و سلام۔ایوان درود و سلام لاہور۔اشاعت سوم شوال ۱۴۱۳ھ۔ص ۶۳ ۱۵﴿۱۷۹﴾ قطعات نعت۔ص ۸۶﴿۱۸۰﴾ الضحیٰ۔۹۳:۱۱﴿۱۸۱﴾ کتاب نعت۔ص ۴۴﴿۱۸۲﴾ آل عمران۔۳:۱۶۴﴿۱۸۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۸۳﴿۱۸۴﴾ الحجرات۔۴۹:۱۳﴿۱۸۵﴾ تضامین نعت۔ص ۳۱﴿۱۸۶﴾ آل عمران۔۳:۱۳۷/ النحل۔۱۶:۳۶/ الانعام۔۶:۱۱/ النمل۔۲۷:۶۹/ العنکبوت۔۲۹:۲۰/ الروم۔۳۰:۴۲﴿۱۸۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۱۳۲﴿۱۸۸﴾ الفاتحہ۔۱:۵﴿۱۸۹﴾ قطعات نعت۔ص ۱۹﴿۱۹۰﴾ یوسف۔۱۲:۹۲﴿۱۹۱﴾ قطعات نعت۔ص ۲۳﴿۱۹۲﴾ المائدہ۔۵:۳﴿۱۹۳﴾ کتاب نعت۔ص ۲۳﴿۱۹۴﴾ القلم (ن)۔۶۸:۲﴿۱۹۵﴾ القلم۔۶۸:۳﴿۱۹۶﴾ قطعات نعت۔ص ۲۷﴿۱۹۷﴾ القلم۔۶۸:۱۶﴿۱۹۸﴾ القلم۔۶۸:۱﴿۱۹۹﴾ فردیات نعت۔ص ۳۱﴿۲۲۰﴾ اللھب۔۱۱۱﴿۲۰۱﴾ قطعات نعت۔ص ۲۸،۲۷

☆☆☆☆☆

پرتوِ احادیثِ حضور ﷺ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۱)۔ اس کی رُو سے حضورِ اکرم ﷺ کا ہر ارشادِ پاک رب تعالیٰ کے فرمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ شاعرِ نعت نے کہا:

مَا یَنْطِقُ کی رو سے جو خود رب کی بات ہے
میرے حضور پاک ﷺ کی ہر بات کو سلام (۲)

کلامِ محمود میں جہاں قرآن پاک سے استفادے کی بیسیوں صورتیں نظر آتی ہیں، وہاں احادیثِ مبارکہ کا پرتو بھی روح و جاں کو نور و سرور کی دُنیا ئیں دکھاتا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ اور بہت سے موضوعات کی طرح احادیثِ رسول کریم ﷺ کا ذکر اور فرمودات حضور ﷺ کی منظوم شکلیں بھی ہر نعت گو سے زیادہ راجا رشید محمود کے موئے قلم نے مدون کی ہیں۔

راقم کو اس کے ہاں دو تو مکمل نعتیں اس موضوع پر نظر آئی ہیں۔ مطلعے درج کرتا ہوں:

کلامِ پاک ہے معیار گفتگوئے رسول ﷺ
خدا کا کفر ہے انکار گفتگوئے رسول ﷺ (۳)

خیر کا پیغام بر قولِ نبی ﷺ
سامنے شر کے سپر قولِ نبی ﷺ (۴)

ان کے علاوہ حدیثِ پاک کی اہمیت وافادیت اور حجیت پر بہت سے اشعار مختلف نعتوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً

میرے رسولِ پاک ﷺ کی اک اک حدیث میں
جو بات ہے، وہ آدمی کی بہتری میں ہے

جب احادیثِ نبی ﷺ کا ہے ذخیرہ سامنے
اور کیا شیریں مقالی ہو مرے پیشِ نظر

حدیث جو بھی پڑھی، مل گیا سکوں آقا ﷺ
اک ایک حرف ہوا آپ کا بیانِ شکیب

سرکار ﷺ کی جو بات پڑھی، روح بیاں تھی
سرکار ﷺ کی جو بات سنی، حُسنِ سماعت (۵)

مفاہیم کلامِ حق بتاتی ہیں حدیثیں ہی
کہ ارشاداتِ آقا ﷺ اس کی تشریحات کرتے ہیں

خواہش ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں علم و دانش کے
ہر اک فقرہ پیمبر ﷺ کا مسلّم ہے ثقاہت میں

حدیثوں کے سوا ملتا نہیں ہے
کہیں سے رہنمائی کا تصوّر (۶)

پڑھیں گے کوئی نہ کوئی حدیث روزانہ
لگائی ہم نے ہے خود پہ یہ پیار پابندی

آقا ﷺ کی ہر حدیث کو دل سے پڑھو، سنو
کیا بات بات آپ کی درسِ عمل نہیں!

ہیں قولِ مصطفیٰ ﷺ میں ہدایات سیکڑوں
لیکن ہمارا گوش کھُلا ہو تو بات ہے

پنہاں ہے اس میں فکر و فن و فہم کا جہاں
جو بات مصطفیٰ ﷺ کی ہے، حکمت مآب ہے

میرے سرکار ﷺ کا ہر حرف حدیثِ کامل
میرے سرکار ﷺ کا ہر قول ہے اکمل آخر

ہم نے عمل حدیثِ نبی ﷺ پہ بھی کیا؟
باتیں تو ہم حبیبِ خدا ﷺ کی سنا کیے (۷)

دہر بھر کی ہر صداقت کو پرکھ کر دیکھ لو
جو حدیثِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے، وہ سچائی کہاں (۸)

جو خدائے پاک کے احکام کی تشریح ہیں
سید و سرور ﷺ کے ارشادات کو میرا سلام
ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں اس کی تفصیلات بھی
اس طرح قرآں کی تشریحات کو میرا سلام (۹)

پڑھتا جاتا ہے جب انسان احادیثِ رسول ﷺ
کرتی جاتی ہے زباں اور مدیحِ سرکار ﷺ (۱۰)

نثار قلب مرا آپ کی حدیثوں پہ
ہے قولِ آقا ﷺ پہ قربان ذوقِ نعت مرا (۱۱)

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مومن صرف وہ ہے جو والدین، اولاد اور ہر محبوب شے سے زیادہ محبت مجھ سے کرے۔ راجا رشید محمود اس حدیثِ پاک کا بار بار ذکر کرتا ہے:

رب کے محبوب مکرم ہے، شہِ والا ﷺ سے
سب سے بڑھ کر ہو محبت جسے، وہ مومن ہے (۱۲)

سلام ارادت انھیں جن سے الفت ہے بنیادِ ایماں
سلام ارادت انھیں جن سے بڑھ کر نہیں کوئی پیارا (۱۳)

مسلماں ہے تو پھر اس باب میں مت حیل و حجت کر
یہ ایماں کی علامت ہے، پیمبر ﷺ سے محبت کر (۱۴)

آپ سے آقا ﷺ جسے الفت نہ ہو، مومن کہاں

آپ سے الفت پہ ہے دینِ مبیں کا انحصار (۱۵)

خود نبی الانبیاء محبوبِ حق ﷺ نے کہہ دیا
مجھ سے بڑھ کر تم کو ہو محبوب مت کوئی بھی شے
والدین، اولاد سے بھی بڑھ کے الفت مجھ سے ہو
صاحبِ ایمان ہونے کی یہ واحد شرط ہے (۱۵۔الف)

حضورِ اکرم ﷺ باعثِ تخلیقِ عالمین ہیں۔ "لَوْلَاکَ لَمَا" کی حدیثِ قدسی کا حوالہ بھی کلامِ محمود میں چمکتا دمکتا ہے:

تکوینِ روزگار کا باعث حضور ﷺ ہیں
آقا ﷺ کو استعارۂ لولاک کا سلام (۱۶)

باعث ہیں جو تخلیقِ جہاں کے وہ یہ اجمال
لولاک لما ایک کنایہ ہے بہ تفصیل (۱۷)

آپ ﷺ ہیں تکوینِ عالم کا سبب
آپ سے ہے فتحِ بابِ زندگی (۱۸)

"جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق کو دیکھا" اس حدیث کے اثرات دیکھیے:

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ نے ہمیں سمجھا دیا
اس کی صورت دیکھ لیں گے ان کی صورت دیکھ کر

حجاب اس سے جو سرکا تو من رآنی سے
وگرنہ دیکھی کسی نے بھی صورتِ وہاب؟

اس نے گویا رب کو دیکھا
جس نے دیکھ لیا وہ چہرہ (۱۹)

جب من رانی فقد رأ الحق کہہ دیا گیا
کشفِ حجاب ہو گیا، پردہ نہ ہو سکا (۲۰)

من رائی میں جھلک اُٹھے گی رویت حق کی
عکسِ آئینہ میں وہ آئنہ گر بھی ہو گا (۲۱)

....

وہ دیکھے مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ کو
جسے خالق کا ہو دیدار مطلوب (۲۲)

....

کھلتا نہ تھا جو اب بہ ہر انداز کھل گیا
انجام کار نقطۂ آغاز کھل گیا
دروازہ حق کا یوں بصد اعزاز کھل گیا
محمود من رآنی سے یہ راز کھل گیا
لاریب رُوئے پاک نبی ﷺ ہے خدا کا رُخ (۲۲۔الف)

اس حقیقت کا اظہار کہ خدا عطا فرماتا ہے اور حضور ﷺ تقسیم فرماتے ہیں' کلامِ محمود میں یوں نظر آتا ہے:

خدا معطی ہے اور ہیں آپ قاسم اس کی نعمت کے
ہمیں پھر کیوں ہو فکرِ بیش و کم یا سرورِ عالم ﷺ (۲۳)

....

الوہیت کا یہ سارا نظام ہے محمود
اللہ معطی' حبیب اللہ قاسم ہیں (۲۴)

....

قاسم اس کے آپ ہیں' معطی ہے خلاقِ جہاں
کھا رہے ہیں ہم سبھی نعمت رسول اللہ ﷺ کی

....

خداوندِ دو عالم کی عطا ہے
قسیمِ دولت و نعمت کے صدقے (۲۵)

احادیث مقدسہ میں معراج رسول کریم ﷺ کے مختلف مراحل کا تذکرہ ہوا ہے۔ رشید محمود نے احادیث مبارکہ سے یوں استفادہ کیا ہے:

قدم اسرا کی شب میں' میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کا

حطیم پاک میں پہلا' تو دوجا آسماں پر ہے

....

مقتدا و سید و قائد ہوئے اقصیٰ میں آپ ﷺ
انبیاء سابقہؑ نے اقتدا کی آپ ﷺ کی

....

شب اسرا میں جانے اور کیا کچھ آپ ﷺ نے پایا
ہوا تھا پیار ظاہر اُدْنُ مِنِّی کی صدا ہی سے

....

کہا اُدْنُ مِنِّی انھیں کبریا نے
گئے آقا ﷺ جب عرش پر بے تکلف

....

سرِ عرشِ بریں جو اُدنُ منی کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محب کی ابتدائیں ہیں (۲۶)

شفاعتِ حضور (ﷺ) کے حوالے سے شعر دیکھیے:

یہ احادیثِ نبی ﷺ سے ہمیں معلوم ہوا
بخشوائیں گے گنہگاروں کو مُرسل ﷺ آخر

....

روزِ محشر بنے شفاعت گر
صادق الوعد اور امین ﷺ ہوئے (۲۷)

....

جن سے سرزد ہو گئے وہ' جو کبیرہ ہیں گناہ
میرے آقا ﷺ نے انھی کو دی شفاعت کی نوید (۲۸)

....

خبر ان کو اَلطَّالِحُ لِیْ نے دی ہے
مجھ ایسے جو پہنچے بد اعمال طیبہ (۲۹)

....

جو طالحین بقولِ نبی ﷺ' نبی کے ہیں
تو ان کو کیوں نہ ہو اربابِ اتقا کا سلام (۳۰)

....

اللہ نے کہا ہے کہ رحمت ہیں مصطفیٰ ﷺ

ہم کو ہے ان کا، دونوں جہانوں میں آسرا
"عصیاں شعار میرا ہے" سرکار ﷺ نے کہا

جب سوچتا ہوں، کون ہے ایسا حضور ﷺ کا
لگتا ہے، جیسے بات ہے یہ ہوبہو مری (۳۱)

حدیث پاک میں ہے قیامت کے دن تمام انبیاءِ کرام (علیہم السلام) کی امتیں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر فریاد کریں گی تو وہ فرمائیں گے۔ "اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ" (میرے علاوہ کہیں اور جاؤ، میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا)۔ وہ امتیں بھی حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گی تو آپ ﷺ فرمائیں گے۔ "اَنَا لَھَا" (میں تمہارے ساتھ ہوں) اور...... ان کی مدد بھی فرمائیں گے۔ رشید محمود کہتا ہے:

جب حشر میں کہیں گے فقط وہ انا لہا
میرے نبی ﷺ کو کرنے لگیں گی اُمم سلام (۳۲)

سن کر زبانِ پاکِ نبی ﷺ سے انا لہا
کر لیں گے ساری اُمتوں کے کارواں اکٹھ (۳۳)

درود پاک کی فرضیت و اہمیت کی بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ یہ شاعرِ نعت کا خاص موضوع بھی ہے۔ اس نے قریباً بارہ سو اشعار کا جو مجموعہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" کے نام سے دیا ہے، اس کے ہر شعر میں یہی ایک موضوع نظم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مجموعہ ہائے نعت میں بھی درود پاک پر بعض پوری نعتیں اور عام طور پر نعتوں میں اس موضوع پر اشعار موجود ہیں۔ احادیث حضور (ﷺ) کے حوالے سے چند اشعار دیکھیے:

مذاقِ صلِ علیٰ کیا دیا خدا نے ہمیں
حدیثِ پاکِ پیمبر ﷺ پہ اعتبار دیا

دس رحمتیں خدا کی ملیں گی صلوٰۃ پر
مجھ کو حدیثِ پاک سے یہ آسرا ہوا

وجوبِ وردِ صَلَّی اللّٰہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ سن کر

بلا شبہ احادیثِ پیمبر ﷺ سے عبارت ہے

درود اُن پر زیادہ جس کسی نے بھی پڑھا ہو گا
وہی خوش بخت جنت میں قریبِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا (۳۴)

جنت میں وہ قریبِ نبی ﷺ ہو گا بالیقیں
بھیجے گا جو حضور ﷺ پہ وافر درود پاک (۳۵)

درود خواں کو یہ محشر میں فائدہ ہو گا
کہ اس پہ سایۂ ظلِ عرشِ کبریا ہو گا

درود گو تھے، ثنائے حضور ﷺ کرتے تھے
بروزِ حشر کہ جو سائبان والے ہیں

جو نہ پڑھتا ہو نبی ﷺ کے نام کو سن کر درود
وہ ہے بدبختی کا مظہر، اس کی خاک آلود ناک

راستہ جنت کا بھولے گا جو بھولے گا درود
ہے الگ دُنیا کی ہر اک بھول سے، یہ ایک بھول (۳۶)

درود پاک کے حوالے سے رشید محمود بات کو یہاں تک لے آتا ہے کہ

وہ بے شک مت پڑھے صلوات نامِ مصطفیٰ ﷺ سن کر
احادیثِ نبی ﷺ پر ہی نہ جس کو اعتبار آئے (۳۷)

"قطعاتِ نعت" میں ۳۵ قطعات "درود و سلام" کے بارے میں ہیں، ان میں سے آٹھ قطعوں میں احادیث بیان ہوئی ہیں (۳۸)۔ اس کتاب میں کم و بیش ۳۵ قطعے ایسے ہیں جن میں احادیث منظوم کی گئی ہیں (۳۹)۔

کلامِ شاعرِ نعت میں جگہ جگہ احادیث کا مفہوم نظم کیا گیا ہے مثلاً:

آپ تو ٹھہرے حبیبِ کبریا ﷺ خیر الانام
ان کی اُمت خیر اُمت ہے بہ ایماءِ خدا

جو اُمتِ رسولِ حقیقی ﷺ میں آئیں گے
میری طرف سے عیسیٰؑ مریمؑ کو ہو سلام

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ رب توبہ قبولے گا
جرائم پر تو اپنے آپ کو وقفِ ندامت کر

ابو العاصؓ آقا و مولا ﷺ کے بارے میں یہ کہتے تھے
"سراپا دیکھ سکتا تھا نہ میں ان کا نظر بھر کر" (۴۰)

احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہی اس کا باعث ہیں
جو وقعت فضلِ رب سے، راستی کی ہے مرے دل میں (۴۱)

اس کا جو پہلے نام تھا، اب تو نہیں بجا کہ لیں
جب سے مدینہ بن گیا آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف (۴۲)

"رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ" کا ہے سہارا، ورنہ یاں
ہو گئی اپنے گناہوں کی گراں باری بہت (۴۳)

وقتِ مولود و شبِ اسرا و ہنگامِ وصال
"رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ" سرکار ﷺ فرماتے رہے (۴۴)

آقا ﷺ کا عہدِ بہتر، فائق ہے ہر زماں سے
سرکار ﷺ نے کہا ہے خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ

جو کچھ مرے حضور ﷺ نے چاہا، وہی ہوا
جبلِ اُحُد کو کر دیا فردوس کا پہاڑ (۴۵)

درود ان پہ جو فرما کے اَيُّكُمْ مِثْلِيْ
جہاں کو آپ ہی اپنی مثال دیتے ہیں (۴۶)

مُدّعی جو اَب نبوت کے ہیں، سب کذّاب ہیں
لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مرے آقا کا ہے ارشادِ پاک (۴۷)

"قطعاتِ نعت" میں سات قطعے "ختمِ نبوت" کے موضوع پر ہیں۔ ان میں سے دو میں احادیث منظوم کی گئی ہیں۔

چند اشعار میں احادیثِ مبارکہ کا مزید اثر ملاحظہ فرمائیے:

صحابہؓ ان کے ہدایت کے نجم کہلائے
جنھوں نے چھوڑی نہ ماہِ تمام ﷺ کی چوکھٹ (۴۸)

اس وقت منہ دکھائے گا کوئی رسول ﷺ کیا
دیں گے جو دست و بازوئے انساں گواہی سوچ (۴۹)

خدا ہے کون، دیں کیا ہے، نبی ﷺ سے کیا تعلّق ہے
لحد میں فیصلہ پہلا تو بندے کے بیاں پر ہے (۵۰)

خدا نے قبر کے بھی مرحلے کیے آساں
شبیہِ آقا ﷺ کو اس جا دیا، دکھا آخر

اس کے لیے کھلا ہے دریچہ عذاب کا
جو قبر میں حضور ﷺ کو پہچانتا نہیں (۵۱)

حواشی

﴿۱﴾ النجم ۔ ۵۳: ۳، ۴ ﴿۲﴾ اشعارِ نعت ۔ ص ۶۸ ﴿۳﴾ ورفعنا لک ذکرک ۔ ص ۵۷ ﴿۴﴾ حرفِ نعت ۔ ص ۱۰۷، ۱۰۸ ﴿۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۹۴، ۹۱، ۱۲۰، ۱۲۱ ﴿۶﴾ کتابِ نعت ۔ ص ۱۰۸، ۳۵، ۱۰ ﴿۷﴾ حرفِ نعت ۔ ص ۱۰۳، ۲۸۲، ۲۷، ۳۴، ۳۲، ۴۰ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک ۔ ص ۳۵ ﴿۹﴾ سلامِ ارادت ۔ ص ۴۲، ۴۳، ۴۷ ﴿۱۰﴾ فردیاتِ نعت ۔ ص ۹۰ ﴿۱۱﴾ نعت (مجموعۂ نعت) ۔ نعت نمبر ۳ ﴿۱۲﴾ فردیاتِ نعت ۔ ص ۵۸ ﴿۱۳﴾ سلامِ ارادت ۔ ص ۱۰ ﴿۱۴﴾ کتابِ نعت ۔ ص ۴۳ ﴿۱۵﴾ تضامینِ نعت ۔ ص ۶۵ ﴿۱۵ ۔ الف﴾ قطعاتِ نعت ۔ ص ۳۰ ﴿۱۶﴾ اشعارِ نعت ۔ ص ۹۰ ﴿۱۷﴾ حدیثِ شوق ۔ ص ۳۹ ﴿۱۸﴾ تضامینِ نعت ۔ ص ۳۶ ﴿۱۹﴾

مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۴۸ ﴿۲۰﴾ حرف نعت ۔ص ۷۵ ﴿۲۱﴾ حدیث شوق ۔ص ۸۷ ﴿۲۲﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۳۶ ﴿۲۲۔ الف﴾ مخمسات نعت ۔ص ۱۹ ﴿۲۳﴾ ورفعنا لک ذکرک ۔ص ۸۷ ﴿۲۴﴾ کتاب نعت ۔ص ۶۸ ﴿۲۵﴾ حدیث شوق ۔ص ۹۰، ۱۱۸ ﴿۲۶﴾ کتاب نعت ۔ص ۱۶، ۱۹، ۴۷، ۶۲، ۱۰۶، ۱۰۹ ﴿۲۷﴾ حرف نعت ۔ص ۳۶، ۸۱ ﴿۲۸﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۲۹ ﴿۲۹﴾ شہر کرم ۔ص ۵۲ ﴿۳۰﴾ سلام ارادت ۔ص ۵۲ ﴿۳۱﴾ مخمسات نعت ۔ص ۵۲ ﴿۳۲﴾ اشعار نعت ۔ص ۳۶ ﴿۳۳﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۱۰۵ ﴿۳۴﴾ حی علی الصلوٰۃ ۔ص ۲۰، ۹۷، ۲۰۰، ۲۱۰ ﴿۳۵﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۹۳ ﴿۳۶﴾ حی علی الصلوٰۃ ۔ص ۲۹، ۴۵، ۹۳، ۸۳ ﴿۳۷﴾ حی علی الصلوٰۃ ۔ص ۲۹ ﴿۳۸﴾ قطعاتِ نعت ۔ص ۸۲، ۸۵، ۸۶، ۸۹، ۹۰، ۹۱ ﴿۳۹﴾ قطعاتِ نعت ۔ص ۳۰، ۳۸، ۴۹، ۵۰، ۸۲، ۸۵، ۸۶، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۹ تا ۱۰۲ ﴿۴۰﴾ کتاب نعت ۔ص ۶۲، ۱۰۳ ﴿۴۱﴾ حرف نعت ۔ص ۱۷ ﴿۴۲﴾ شہر کرم ۔ص ۲۱ ﴿۴۳﴾ حدیث شوق ۔ص ۱۳۵ ﴿۴۴﴾ قطعاتِ نعت ۔ص ۳۸ ﴿۴۵﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۱۰۸، ۲۲۶ ﴿۴۶﴾ حی علی الصلوٰۃ ۔ص ۱۳۹ ﴿۴۷﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۹۳ ﴿۴۸﴾ شہر کرم ۔ص ۱۰۲ ﴿۴۹﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۹۱ ﴿۵۰﴾ اشعار نعت ۔ص ۲۶ ﴿۵۱﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ص ۱۸، ۱۱۷

تعلیماتِ حضور ﷺ

حضورِ اکرم ﷺ کی تعلیمات انسانیت کی فلاح و بقا، محبتوں کے فروغ اور دشمنیوں کے استیصال کے ذریعے ایک پرسکون معاشرے کی تشکیل کی ضامن ہیں۔ انھیں اپنی روح و جاں میں بسا کر اور ان پر عمل کر کے ہی ہم دنیا و عقبیٰ میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ تعلیماتِ حضور ﷺ کی اہمیت اور ان پر عمل کی افادیت کلامِ محمود کا خاص موضوع ہے۔

عمل احکامِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر ضروری ہے (۱)

حضور ﷺ نے اپنے فرمودات و ارشادات اور اپنی سیرتِ طیبہ کے ذریعے ہمیں جو راستہ دکھایا ہے، وہی منزل نما ہے، ورنہ ہم گمراہیوں کی ظلمتوں اور ضلالتوں کا شکار ہو جائیں گے۔ راجا رشید محمود کہتا ہے:

زمانے میں اگر امن و سکینت کی تمنا ہے
تو تعلیماتِ محبوبِ خدا ﷺ کی تو اشاعت کر (۲)

بپا کیا ہے عجب انقلاب دعوت سے
خدا کے پاک نبی سیّدی ﷺ نے ذہنوں میں (۳)

اگر تعلیم سرکارِ دو عالم ﷺ ہو نگاہوں میں
پہنچ سکتا ہے ہر فردِ بشر حق کی حقیقت پر (۴)

جو ہمارے آقا و مولا ﷺ کے ارشادات ہیں
ہم نے اپنے آپ پر ان سب کو برتا کیوں نہیں (۵)

بات تو جب ہے کہ ارشادات پر بھی ہو عمل
گرچہ الفت کا بہت کچھ اِدّعا کرتے ہیں لوگ (۶)

ذہنِ انساں اور تہذیب و تمدّن میں کبھی
انقلاب آ ہی نہ سکتا تھا بغیرِ مصطفیٰ ﷺ
ان کی تعلیمات و ارشادات ہی کا فیض ہے
ارتقا انسانیت کا یہ جو دنیا میں ہُوا (۷)

شاعرِ نعت کے کلام میں آقا حضور ﷺ کی تعلیمات کے حوالے جا بجا ملتے ہیں۔ صرف ایک مجموعہ نعت ''قطعاتِ نعت'' میں ۱۹ قطعے تو الگ سے اسی عنوان (تعلیماتِ حضور ﷺ) سے موجود ہیں۔(۸)

اس نے حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام (اسلام) کی حقانیت وصداقت کے متعلق بھی بہت کچھ کہا ہے۔ چند اشعار دیکھیے:

نظامِ زندگی محمود جو سرکار ﷺ نے بخشا
نہیں ہے شائبہ اس میں تغیّر کا' تبدُّل کا (۹)

....

یہاں بھی اور وہاں بھی فلاح یاب ہے وہ
پکڑ کے رکھے جو ان ﷺ کے نظام کی چوکھٹ
ہو نظامِ نبی ﷺ یہاں نافذ
گر ہو منظور واقعی اصلاح
نظام ہم اگر اپنا کیں سرور دیں ﷺ کا
معاشرے کی بھی اصلاحِ حال ہے ممکن (۱۰)

....

نظام ہو اگر میرے حضور ﷺ کا رائج
غریب لوگوں کو اہلِ دُوَل سلام کریں (۱۱)
سرکار ﷺ نے دیا ہے جو دنیا کو حشر تک
ایسے نظام میں کوئی ردّ و بدل نہیں
جس دن سے آ گیا ہے نظامِ رسولِ پاک ﷺ
اس دن سے قتل کے ہوئے سارے نظام ختم (۱۲)

....

قانونِ مصطفیٰ ﷺ ہے ہر اک مسئلے کا حل
اس راہ پہ چلیں تو سہی' ابتدا تو ہو (۱۳)

ہمیں جس طرح مسلکِ اخوت میں پرویا گیا تھا' اگر ہم واقعی اس کی اہمیت جان جاتے اور اس نظام پر عمل پیرا ہوتے تو آج دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہوتے۔ راجا رشید محمود اس نظریے کی خوبیاں اپنے کلام کے ذریعے سامنے لاتا رہتا ہے:

حضور ﷺ نے جو دیا ہے نظامِ اُخُوّت کا
ہر ایک بھائی سے تو ٹوٹ کر محبت کر (۱۴)

....

آپ ﷺ نے امت کے ہر ہر فرد کو تلقین کی
بھائی بندوں کی طرح سے رابطہ رکھیں باہمی
چاہتے ہیں وہ ﷺ اخوت کے طفیل
نام لیواؤں میں امن و اتحاد (۱۵)

....

اس جہاں کو بھائی چارے سے حسیں فرما دیا
صاحبِ حسن و جمالِ حق' شہ ذی جاہ ﷺ نے

....

اسی باعث مسلماں کا برادر ہر مسلماں ہے
اخوت کی لگائی آپ ﷺ نے جو چاشنی آ کر (۱۶)

....

میرے آقا ﷺ نے دیا ہے وہ اخوت کا سبق
غیر تھے سب' ہو گئے ہیں آج ہم تم آشنا (۱۷)

....

حکمِ رسولِ پاک ﷺ پہ' اپنے ہر ایک بھائی کی
جان و مال و آبروُ سب کے لیے ہوئی حرام (۱۸)

....

اساسیں اخوت پہ قائم تمدن
نبی ﷺ کے ذریعے خدا چاہتا تھا

....

مسلماں بھائی بھائی ہیں' خدا معبود ہے ان کا
بتائی بات دنیا کو نبی ﷺ نے اک یہی آ کر (۱۹)

....

دوری کی شاخ پہ بھی اخوت کے پھول ہیں
ان کے طفیل اجنبی بھی آشنا لگا (۲۰)

نثر' نظم اور بیان ہر طرح راجا رشید محمود حقوق العباد کا ذکر زور سے کرتا ہے:

ہوں حقوق العباد جب پورے

پائی جاتی ہے آپ ﷺ کی سنت (۲۱)

رضائے مصطفیٰ ﷺ چاہے تو حق بندوں کے کر پورے
ذرا سا کام تو لے عقل و دانش سے فراست کر!
حقوق انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبت سے
جنہیں کچھ بھی تعلق ہے مرے آقا ﷺ کی سنت سے (۲۲)

محسن انسانیت ﷺ کا ذکرِ خیر دیکھیے:

جہاں کے ذی فہم مانتے ہیں نبی ﷺ کو انسانیت کا محسن
ملا ہے درسِ حیات سب کو ہمارے آقا ﷺ کے دم قدم سے (۲۳)

آپ ﷺ نے تہذیب انساں کو عطا کر دی زباں
جس قدر تھے گنگ وہ سب ہیں تکلم آشنا (۲۴)

میرے سرور ﷺ نے کیا ایک سب انسانوں کو
بخشیں ہمواریاں ہر زیر و زبر کو آ کر

پیمبر ﷺ نے سبق تجھ کو دیا ہے آدمیت کا
خدا کا جو بھی بندہ سامنے ہو اس پہ شفقت کر (۲۵)

جی تو چاہتا ہے کہ ہر شعر کے ساتھ اس کی تشریح و توضیح کے طور پر ارشاداتِ حضور ﷺ بھی نقل کرتا چلوں لیکن کتاب کی ضخامت کنٹرول سے باہر ہونے کے خطرے کے پیشِ نظر موضوع کے مختلف پہلوؤں سے متعلق اشعار ہی پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

مرے حضور ﷺ کی تعلیم اس کا باعث ہے
کیا ہے گھر جو فقط راستی نے ذہنوں میں (۲۶)

جھوٹ سے نفرت کا دیتے ہیں سبق
اور سکھلاتے ہیں آقا ﷺ راستی (۲۷)

بندوں کو حُسنِ خُلق کی دے کر ہدایتیں
سرکار ﷺ نے نجات کا رستہ دکھا دیا (۲۸)

کرم ہم پر رسولِ پاک ﷺ کا ہے
ہدایت کی ہمیں علم و عمل کی (۲۹)

ماسوا خوفِ الٰہی کے مرے آقا ﷺ نے
محو کر ڈالا ہے ہر خوف و خطر کو آ کر (۳۰)

اصل میں تعلیم پیغمبر ﷺ ہے عرفانِ نشاط
بے سروسامانیٔ دنیا ہے سامانِ نشاط
ہے یہ فرمانِ نبی ﷺ وہ راندۂ درگاہ ہے
بھول جائے اپنے خالق کو جو دورانِ نشاط (۳۱)

زندگی آساں ہوئی ان کی شریعت کے طفیل
آدمی انساں ہوا ان کی ہدایت کے سبب
جو ان کے رستے کو چھوڑ دو گے فضا ہی بدلی ہوئی ملے گی
بہ ہر طرف اِس جہاں میں آخر بہیمت ناچتی ملے گی

جہاں پہ پیغامِ امن ان کا نہ وجہِ آرام قلب و جاں ہو
وہاں جو مُن بھی برس رہا ہو تو نبض ڈوبی ہوئی ملے گی

جہاں میں عافیت کو عام کر دو
یہ ہے پیغام ختم المرسلیں ﷺ کا (۳۲)

دستِ کردار و عمل سے اور لبِ اخلاص سے
آقا و مولا ﷺ کی تعلیمات کو میرا سلام (۳۳)

چل اس پہ جو دکھائی راہ تجھ کو تیرے آقا ﷺ نے
نظامِ زندگی طاغوت کا ہو تو بغاوت کر
نبی ﷺ محمود اپنے امتی کو حکم دیتے ہیں
جہاں تک ہو سکے مظلوم بندوں کی حمایت کر

بڑا کب ہے کوئی ثروت، وجاہت اور حکومت سے
نبی ﷺ نے انحصار عظمت کا فرمایا ہے محنت پر

بڑائی کا تعلق ہی نہیں، آقا ﷺ نے فرمایا
زبان و نسل کی خاصیتوں پر اور رنگت پر

کالے گورے میں تفاوت بھی کوئی رہنے نہ دی
ختم کر ڈالا نبی ﷺ نے نسل کا پندار بھی (۳۴)

بخشی ہیں عاجزی کو پیمبر ﷺ نے رفعتیں
اور ہے پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ سادگی (۳۵)

غزوۂ خندق سے ملتا ہے مشقت کا سبق
باندھے پتھر پیٹ پر سرکار ﷺ نے، بھوکے رہے
یہ بھی تو سنت ہے آقا ﷺ کی، فقیہو، عالمو!
پیٹ اس حد میں رہے جس پر کہ پتھر بندھ سکے (۳۶)

جنگ ان سے جو اٹھائیں اسلحہ
قولِ آقا ﷺ سے تھی یہ روحِ جہاد
لاشوں کا مُثلہ بنانا ممنوع تھا
ان کا بھی، جن کے مظالم تھے زیادہ (۳۷)

اس سے ناراض ہیں نبی ﷺ کہ ہوا
باعثِ دل شکستگی جو شخص (۳۸)

مسلماں بھائی کے دکھ درد میں شرکت ضروری ہے
یہی حکمِ پیمبر ﷺ ہے، پڑوسی کی عیادت کر (۳۹)

ہے خلاصہ ان کی تعلیمات کا
چھوٹوں پر شفقت، بزرگوں کا ادب (۴۰)

برائی بعد میں آتی ہے، یہ سرور ﷺ نے فرمایا
خدا نے ہر بشر پیدا کیا ہے نیک فطرت پر

پیمبر ﷺ نے تو اس عادت کی اہمیت جتائی تھی
خدا جانے، مسلمانوں کو کد کیوں ہے قناعت سے

رسولِ پاک ﷺ نے ہر صاحبِ ثروت کو سمجھایا
جو بے ثروت ہیں، جو نادار ہیں، ان کی اعانت کر
بہت سرور ﷺ نے اہمیت بیاں فرمائی ہے اس کی
تمنا ہے جو بخشش کی، زباں کی تو حفاظت کر

مرتبہ دانش و حکمت کو نبی ﷺ نے بخشا
حیثیت آپ ﷺ نے دی علم و ہنر کو آ کر

نبی ﷺ نے جوڑ کر مُتّقی سے اس کو
بدل ڈالا کمائی کا تصوّر (۴۱)

فضائل کو جنھوں نے لائقِ تکریم ٹھہرایا
رذائل کی ہوئی ہے جن سے پسپائی، سلام ان پر (۴۲)

سرکار ﷺ کی تعلیمِ طریقت کا اثر ہے
ہوتا تھا دلوں کا نہ کبھی تزکیہ ورنہ (۴۳)

اس سے چشمِ رحمت و رافت نبی ﷺ نے پھیر لی
حق کسی انسان کا جس نے بھی چھینا دوستو (۴۴)

بڑوں کی عزت و توقیر کر بحکمِ نبی ﷺ
جو تجھ سے عمر میں چھوٹے ہیں، ان پہ شفقت کر

مرے آقا ﷺ نہیں آئے تھے جب تک

نہیں تھا قرض ادائی کا تصور (۲۵)

میرے آقا ﷺ سے یہ قول منسوب ہے
"علم حاصل کرو چاہے تم چین سے"

جس کو نبی ﷺ کے حکم کا احساس ہے اسے
جائز ذرائع ہی سے تلاشِ معاش ہے (۲۶)

خلافِ حکمِ آقا ﷺ ہے حصولِ منفعت اس میں
خدا کے بندے، اس انداز سے تو مت قراءت کر
ریاکاری برے سرکار ﷺ نے ممنوع فرمائی
دیا ہے تجھ کو گر رب نے تو پوشیدہ سخاوت کر

یہ ارشادِ پیمبر ﷺ ہے کہ وہ گمراہ بندہ ہے
مسلماں ہو کے بھی جو مشرکوں کا اتحادی ہو (۲۷)

حواشی

﴿۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۸، ۷ ﴿۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸ ﴿۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۷ ﴿۵﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۴۲ ﴿۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۸۶ ﴿۷﴾ قطعاتِ نعت ص ۹۳ ﴿۸﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۹، ۱۰۳ ﴿۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۸ ﴿۱۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۱، ۵۰، ۶۸ ﴿۱۱﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۶ ﴿۱۲﴾ حرفِ نعت ص ۸۳، ۹۶ ﴿۱۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۰ ﴿۱۴﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۱۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۲، ۱۰۱ ﴿۱۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۸، ۲۲ ﴿۱۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۸ ﴿۱۸﴾ تضامینِ نعت ص ۱۱۳ ﴿۱۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۹، ۹۱ ﴿۲۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۴۸ ﴿۲۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۲۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۳، ۳۵ ﴿۲۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۳ ﴿۲۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۸ ﴿۲۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۷ ﴿۲۹﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ص ۹۰ ﴿۳۰﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۵۷ ﴿۳۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳۷ ﴿۳۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۳، ۳۳، ۳۴ ﴿۳۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۷ ﴿۳۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۳، ۳۴، ۴۷، ۷۰، ۷۳ ﴿۳۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۳۶﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۸۷ ﴿۳۷﴾ تضامینِ نعت ص ۱۸ ﴿۳۸﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ص ۳۹ ﴿۳۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۴۰﴾ تضامینِ نعت ص ۳۲ ﴿۴۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۸، ۳۱، ۳۳، ۹۳، ۹ ﴿۴۲﴾ سلام ارادت ص ۱۳ ﴿۴۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۴۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۶ ﴿۴۵﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۱، ۷ ﴿۴۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۵، ۴۸ ﴿۴۷﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۲۷

سیرتِ طیبہ اور تقلیدِ سیرت کی اہمیت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۱)۔ خالق کریم نے حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو ہمارے لیے بہترین نمونہ فرمایا ہے۔ یعنی ہمیں زندگی گزارنے کے لیے اپنے آقا ﷺ کے نقوشِ قدم کو رہنما بنانا چاہیے۔ تقلیدِ سیرت اور اتباع واطاعتِ رسول ﷺ ہی کے ذریعے ہم دنیا وآخرت میں کامرانی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے اسوہ حضور ﷺ کا جا بجا ذکر کیا ہے:

اسوۂ حضور ﷺ

اسوہ رسولِ پاک ﷺ کا جادہ ہے نور کا
نقشِ قدومِ حضرتِ محبوبِ رب ﷺ چراغ

میرے سرکار ﷺ کا ہے وہ اسوہ
ہر برائی کی جس نے کی اصلاح (۲)

ان کا اسوہ ان کی سیرت، ہر مومن کے دل کی راحت
ہیں انسانِ کامل احمد صلی اللہ علیہ وسلم (۳)

اس پہ رحمت خالقِ کونین کی اے دل! ہوئی
زندگی جس کی رہین اسوہ کامل ہوئی

جدوجہدِ زندگی کے واسطے منزل ہے یہ
اسوہ آقا ﷺ ہے وجہِ کامگاری واہ وا

یہ قبائے آدمیت میں جدیدیت کے چاک
اسوہ سرکار ﷺ کی تقلید سے ہوں گے رفو (۴)

میرے سرکار ﷺ کا ہر کام نمونہ ٹھہرا
میرے سرکار ﷺ کی ہر بات سراپا اعجاز (۵)

اسوہ رسول پاک ﷺ کا معیار چاہیے
اس کے سوا بدلتے فکر و عمل نہیں (۶)

اسوہ حضور ﷺ تو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے لیکن سیرت حضور ﷺ کے چند پہلوؤں کی طرف اشارے دیکھیے:

حبیب کبریا صل علیٰ اعلیٰ نمونہ ہیں
رواداری کا، عفو و درگزر کا اور تحمل کا

....

نہ کی ہے زجر و توبیخ، اپنا حسنِ خلق دکھلایا
نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو کی ہے حکمت سے

....

رذائل جو اخلاق کے تھے، وہ مٹے
جناب پیمبر ﷺ نے دُنیا میں آ کے (۷)

....

اچھائیاں ہیں قرباں کردار مصطفیٰ ﷺ پر
سچائیاں ہیں ان کی گفتار کے تصدق

....

آپ ﷺ کی تقلید میں امداد لوگوں کی کریں
مغفرت کی بس یہ صورت ہے بہ ایماء خدا (۸)

....

ہیں سامنے سرکار ﷺ کی عادات کریمہ
ہوتا نہ یہ حسنات کا بھی سلسلہ ورنہ (۹)

"قطعات نعت" میں "اسوہ سرکار" کے زیر عنوان شاعر کے سات قطعے ملتے ہیں۔ دو قطعے نقل کرتا ہوں:

شک کی گنجائش نہ اب ہے، اور نہ تھی اس میں کبھی
خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار ﷺ کو
ان کا اسوہ ہی جہاں میں لائق تقلید ہے

....

ہم سبھوں کو پیار ہے بے انتہا سرکار ﷺ سے
اور دلوں میں بھی ارادت کا ہے اک گہرا اثر
کاش منتج ہو یہ الفت، یہ ارادت، اے خدا!
اسوہ سرکار ﷺ کی تقلید کے احساس پر (۱۰)

"تعلیمات حضور ﷺ" کے زیر عنوان قطعات میں سے ایک قطعہ بھی ملاحظہ کر لیجیے:

میرے آقا ﷺ نے بتائی ہیں کمائی کی حدود
خرچ کرنے میں بھی کی ہے رہنمائی آپ ﷺ نے
سب سے بہتر خرچ کرنا ہے خدا کی راہ میں
راہ یہ اپنے عمل سے خود دکھائی آپ ﷺ نے (۱۱)

اسوہ حضور ﷺ کے حوالے سے دو مخمسوں کا ایک ایک بند بھی حاضر ہے:

اسوہ سرکار والا ﷺ کو رکھو پیش نظر
یہ صراط مستقیم اپناؤ، پھر دیکھو اثر
فتح یابی، کامرانی پاؤ گے دہلیز پر
امر بالمعروف کے رستے پہ چلتے گر رہو
نامور لوگوں کی اس دنیا میں قد آور رہو

....

یہ سوچ کر کہ امر و نہی سے نفور ہیں
ہیں نیک یوں کہ طالب غلمان و حور ہیں
جانچیں تو ہم غریق فسوق و فجور ہیں
یہ سوچ کر کہ اسوہ آقا ﷺ سے دور ہیں
آنسو ندامتوں کا بہے گا تو بات ہے (۱۱-الف)

سیرت حضور ﷺ

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کی رعنائیوں سے تو دشمنانِ اسلام بھی متاثر ہوئے

بہرہ ور ہو سکے۔ غیر مسلموں نے سیرت رسول اکرم ﷺ سے متاثر ہو کر ہی نعتیں کہی ہیں اور تقریر و تحریر میں تعریف و توصیف کی ہے۔ راجا رشید محمود کے ہاں حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کا ذکر بہت ملتا ہے۔ مثلاً:

رہنما ہیں نوعِ انساں کے لیے
آپ ﷺ کی سیرت کے سارے واقعات (۱۲)

جب تک دکھائے راہ نہ سیرت حضور ﷺ کی
بھٹکے ہوؤں کی راہ نمائی ہو کس طرح (۱۳)

تھے امین و صادق و حق گو حبیبِ کبریا ﷺ
مانتے تو ان حقائق کو رہے کفار بھی (۱۴)

کفارِ مکہ کے جو لبوں پہ سدا رہی
آقائے دو جہاں ﷺ کی صداقت کی نعت ہے (۱۵)

سرکار ﷺ سے زیادہ حیا کب کسی میں تھی
اک اک ادا رسول ﷺ کی عفت مآب ہے (۱۶)

دیا سرکار ﷺ نے دنیا کو نورِ آشتی آ کر
مٹائی دشمنی کی آپ ﷺ ہی نے تیرگی آ کر (۱۷)

کب رہیں تاریخ دانوں سے چھپی
راہِ حق میں مشکلاتِ مصطفیٰ ﷺ (۱۸)

کوئی ہے سوائے نبی ﷺ کے کہ جس نے
شدائد کو جھیلا ہو یوں مسکرا کے (۱۹)

اس کو اللہ ولی کہ کے مراتب بخشے
ان ﷺ کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے (۲۰)

دی دعائیں مرے آقا ﷺ نے، جو کھائے پتھر
پھول بخشے انھیں، جن لوگوں سے پائے پتھر
پھر بھی اعدا کے لیے لب سے دعا ہی نکلی
میرے سرکار ﷺ نے طائف میں جو کھائے پتھر (۲۱)

جب کفارِ مکہ سے علاقہ تھا پیمبر ﷺ کا
اُدھر جور و جفا پیہم، اِدھر لطف و عطا پیہم (۲۲)

عفو و رحمت کا رہا ہر اک سے حضرت ﷺ کا سلوک
دشمنانِ جان و دیں سے بھی عنایت کا سلوک (۲۳)

دشمنِ جاں کی بھلائی کے لیے
وسعتِ ظرفِ پیمبر ﷺ چاہیے (۲۴)

میرے آقا ﷺ سے بڑا کون بہادر ہو گا
انجیت کا سبق خیبر و خندق نے دیا (۲۵)

مدینہ دارِ ہجرت تھا، بنا دارالحکومت بھی
کہ بنیادِ ریاست پڑ گئی آقا ﷺ کی ہجرت سے (۲۶)

مالک و مختار موجود و عدم ہوتے ہوئے
زندگی آقا ﷺ نے عسرت میں گزاری، واہ وا (۲۷)

نبی ﷺ نے ایک محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوما تھا
تو ہر مومن کو یہ پیغام دینا تھا کہ محنت کر (۲۸)

ہے خلق و عدل و مروت کا باغ ہی ایسا
مدام جس جگہ مہکے حضور ﷺ کی سیرت
جہاں کو کفر و ضلالت کے گھپ اندھیروں سے

نکال لائی ہے کب سے حضور ﷺ کی سیرت

مرے آقا ﷺ کی ہستی سے کمالِ حق ہویدا ہے
جہانِ انس و اخلاق و مروت جس سے پیدا ہے (۲۹)

تخصیص ہے توحید کی تشریح رسالت
سرکار ﷺ کی سیرت نے بتایا ہے یہ تفصیل (۳۰)

شاعر کے پہلے مجموعہ نعت کی ایک مثنوی تمام تر سیرت طیبہ کے موضوع پر ہے (۳۱)۔ سیرت حضور ﷺ کے بیان کے ساتھ ساتھ تقلیدِ سیرت کی اہمیت اور ضرورت پر شاعر بہت زور دیتا ہے۔ صرف چند اشعار تحریر کرتا ہوں:

مقدم رکھ مرے آقا ﷺ کی سیرت
کر اپنی روح کے تابع بدن کو (۳۲)

دین و دنیا میں بھلائی کے لیے اپنا لو
سیرتِ سرورِ عالم ﷺ کا کوئی بھی پہلو (۳۳)

اسے درس دو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا
جو انساں کوئی فتنہ پرداز دیکھو (۳۴)

صدق سے ہر گوشۂ عالم منور ہو گیا
پائی دنیا نے پیمبر ﷺ کے کہے میں روشنی (۳۵)

کر رقم سیرتِ آقا ﷺ کے کسی پہلو کو
طرز و اندازِ قلم نور کا ہالہ کر دے (۳۶)

اتباعِ حضور ﷺ

قرآن مجید میں ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳۷)۔ انھیں فرما دیجیے کہ اگر اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔ چنانچہ ضروری ٹھہرا کہ ہم صرف تذکرہ سیرت ہی تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں بلکہ حضور ﷺ

کی اتباع و تقلید کی کوشش کریں کیونکہ فوز و فلاح کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ شاعرِ نعت اسی حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے:

درود لب پہ، عمل میں ہو اتباعِ نبی ﷺ
تو خضرِ راہ نہ کیوں ان کا نقشِ پا ہو گا (۳۸)

عافیت کی راہ پہ چلنا ہو جس رہ گیر کو
اس کو محبوبِ خدا ﷺ کا نقشِ پا درکار ہے (۳۹)

اے رہروانِ طلب! تم پہ منزلوں کا نشاں
کرے گا آئنہ آقا ﷺ کا نقشِ پا آخر (۴۰)

نقوش پائے سرکارِ دو عالم ﷺ رہنما کر لے
اور آگے بڑھ کے اقوامِ زمانہ کی قیادت کر (۴۱)

نہ کی تقلیدِ کردارِ نبی ﷺ تو پھر معافی کیا
نہ کرنا ارتکاب اس باب میں یارو تغافل کا (۴۲)

اتباعِ نبی ﷺ شعار کرے
چاہے محمود بہتری جو شخص (۴۳)

مرحبا وہ شخص جس کے سر پہ ہے
اتباعِ مصطفیٰ ﷺ کا سائباں

پیروی سرکار ﷺ کی کرتا ہے جو
فرد وہ ہے کامیاب زندگی (۴۴)

جو اتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں رہے
ان پہ خدا نے راز سبھی آئنہ کیے (۴۵)

اصول یہ ہے کہ راہِ نبی ﷺ کو دیکھے گا

رو صواب پہ جو شخص چلنے والا ہے (۴۶)

....

اللہ کے کلام کی تخصیص ہے یہی
تقلیدِ مصطفیٰ میں ہماری نجات ہے (۴۷)

....

پھر ضرورت ہے کہ ہو تقلیدِ ختم المرسلین ﷺ
پھر نئی تہذیب کے ہیں شور و شر کے رات دن (۴۸)

....

انہی پہ چل کے حیاتِ دوام پاؤ گے
دکھا گئی ہے جو رستے حضور ﷺ کی سیرت (۴۹)

''قطعاتِ نعت'' میں ''اسوۂ سرکار ﷺ'' کے سات قطعوں کے علاوہ ''سیرتِ سید ابرار ﷺ'' اور ''سنتِ رسولِ انام ﷺ'' کے زیرِ عنوان اٹھارہ قطعات ہیں(۵۰)۔ایک قطعہ دیکھیے:

ہم کو آقا ﷺ نے دیا کچھ ایسا اسلوبِ حیات
راز مضمر جس میں ہے انسان کی بہبود کا
کامیابی دین و دنیا میں کوئی چاہے اگر
ہو مقلد دل سے وہ پیغمبرِ معبود ﷺ کا (۵۱)

اس مضمون میں شاعرِ نعت کے مخمسوں کے کچھ بند بھی حاضر ہیں:

ہاں، نقشِ پائے نبی ﷺ جس کا رہنما ہو گا
وہی خدا کے کرم کا بھی آشنا ہو گا
درود خوانوں میں شامل وہ ہو گیا ہو گا
اسے خیال حقوق العباد کا ہو گا
وہی تو خواہشِ اصلاحِ حال رکھتا ہے

....

اسی سے خوش ہے خدا، اور حضور ﷺ بھی راضی
اسی کی دنیا بھی اچھی ہے اور عقبیٰ بھی

عمل میں جس کے در آئی ہے سنتِ نبوی ﷺ
سمجھ کے عاجزی کو جس نے اپنا سرمایہ
غرور و کبر و رعونت کے قصر کو ڈھایا

....

جب آدمی کو سمجھیں گے سب لوگ آدمی
اپنائیں گے فروتنی و عجز و آشتی
مشکل یہ راہِ پیرویِ مصطفیٰ ﷺ سہی
بستی بسے گی الفت و اخلاص و انس کی
قصرِ غرور و ناز ڈھے گا تو بات ہے (۵۲)

اس مضمون میں راجا رشید محمود بہت ''پریکٹیکل'' نظر آتا ہے:

جہاں کو معجزہ شق القمر کا دکھلا کر
نبی ﷺ نے موقع تسخیرِ ماہتاب دیا (۵۳)

....

نبی ﷺ کے خلق سے جو اکتساب کرتے رہے
وہ لوگ رسم و رہِ آشتی سے واقف ہیں (۵۴)

....

پیمبر ﷺ علم پھیلانے کو آئے تھے تو اے مسلم!
فروغ علم کی خاطر تو تغلیطِ جہالت کر (۵۵)

....

ہم سے بھی کسی شخص کو تکلیف نہ پہنچے
سرکار ﷺ جو تھے خلقِ عظیم اپنے عزیزو! (۵۶)

....

منکسر ہر وقت رہنا مصطفیٰ ﷺ سے سیکھ لو
ذوقِ ابلیسی و بولہبی رہا کبر و غرور (۵۷)

....

نبی ﷺ کا چھوڑ کر دامن، ترقی؟
فریبِ ارتقا کیا پوچھتے ہو (۵۸)

....

حضور ﷺ سادہ تھے تم بھی دعا کرو محمود
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے (۵۹)

....

یہ بات کیا کہ نعت بھی ہو، اتباع بھی نہ ہو
حقیقتاً تو پیروی مرے نبی ﷺ کی نعت ہے (۶۰)

اطاعتِ حضور ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا۔ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۶۱)۔ شاعرِ نعت کہتا ہے:

رسولِ پاک ﷺ کے احکام پہ ہونا عمل پیرا
اسی بنیاد پہ قائم وقارِ آدمیت ہے (۶۲)

....

زندگی میں کر کے احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل
سامنا کرنے کو ہونا چاہیے تیار بھی (۶۳)

....

یوں ہے کہ جیسے جسم کوئی روح کے بغیر
قائل جو ذکر کا ہے، اطاعت سے منحرف (۶۴)

....

وفا ہے یہ کہ ہم احکام پہ چلیں ان کے
پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے وفا کا سلام (۶۵)

....

الفت کی بات لب پہ، عمل سے مگر تہی
جیسا وہ چاہتے ہیں، میں ویسا نہ ہو سکا (۶۶)

....

ہے فرمانِ نبی ﷺ، مظلوم لوگوں کی زباں بن جا
جہاں میں بیکسوں، بے اختیاروں کی وکالت کر
چل اس پہ جو دکھائی راہ تجھ کو تیرے آقا ﷺ نے
نظامِ زندگی طاغوت کا ہو تو بغاوت کر (۶۷)

....

مدح کی باتیں اطاعت تک پہنچنی چاہئیں
ورنہ ٹھہرے گی یہ جملہ کارروائی کاغذی (۶۸)

حواشی

﴿۱﴾ الاحزاب۔ ۳۳: ۲۱ ﴿۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۸۔ ۵۰ ﴿۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۵ ﴿۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۰۹۔ ۵۳۔ ۱۶ ﴿۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۳ ﴿۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۳ ﴿۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۷۔ ۳۵۔ ۵۰ ﴿۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۸۔ ۶۷ ﴿۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۱۰﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۳۔ ۱۰۳ ﴿۱۱﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۷۲۔ ۱۰۳ ﴿۱۲﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۷۳ ﴿۱۳﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۴۳ ﴿۱۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۲ ﴿۱۵﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۲۲ ﴿۱۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۴۴ ﴿۱۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۱۸﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۹۲ ﴿۱۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۰ ﴿۲۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۹ ﴿۲۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳۵، ۴۶ ﴿۲۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۲۳﴾ مدیح سرکار۔ ص ۷۵ ﴿۲۴﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳ ﴿۲۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۷۷ ﴿۲۶﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۲۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۳ ﴿۲۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۲۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۸۔ ۶۵ ﴿۳۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳۰ ﴿۳۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۵، ۴۶ ﴿۳۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۴ ﴿۳۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۲ ﴿۳۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۵ ﴿۳۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۳۶﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۳۷﴾ آل عمران۔ ۳: ۳۱ ﴿۳۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۹ ﴿۳۹﴾ منظومات۔ ص ۱۲ ﴿۴۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۷ ﴿۴۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۴۲﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۵۱ ﴿۴۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۹ ﴿۴۴﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۸۶۔ ۳۷ ﴿۴۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۹ ﴿۴۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۸۱ ﴿۴۷﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۴۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۸ ﴿۴۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۸ ﴿۵۰﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۳ تا ۹۸ ﴿۵۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۲ ﴿۵۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۶۔ ۶۷۔ ۱۰۶ ﴿۵۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۶۰ ﴿۵۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۲۷ ﴿۵۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۵۶﴾ منظومات۔ ص ۱۳۰ ﴿۵۷﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۰ ﴿۵۸﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۵۶ ﴿۵۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۳ ﴿۶۰﴾ نعت نمبر ۳۶ ﴿۶۱﴾ النساء۔ ۴: ۸۰ ﴿۶۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۵۱ ﴿۶۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۶۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱۲ ﴿۶۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۴ ﴿۶۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷۵ ﴿۶۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۲، ۴۳ ﴿۶۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۰۱

☆☆☆☆☆

واقعاتِ سیرت

بہت کم نعت گوؤں نے سیرت النبی ﷺ کے واقعات نظم کیے ہیں۔ جنھوں نے ایسا کیا بھی ہے انھوں نے تفصیلات کو مؤثر انداز میں بیان کرنے کے لیے بہت سے اشعار کا سہارا لیا ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ کی منظوم سیرت کے لیے عام طور پر مثنوی کو استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن شاعرِ نعت راجا رشید محمود کی انفرادیت یہ ہے کہ اس نے منظوم سیرت النبی ﷺ بھی قطعات کی صورت میں (چار چار مصرعوں میں) لکھی ہے اور بہت سے دیگر واقعات سیرت بھی اسی ہیئت میں نظم بند کیے ہیں۔ اس نے غزل کے اشعار میں بھی کہیں کہیں اس نوع کا کمال دکھایا ہے لیکن میں یہاں صرف قطعات (چومصرعوں) کا ذکر کرتا ہوں: "سیرت منظوم (بصورت قطعات)" ۱۰۱ قطعوں پر مشتمل ہے۔ نمونے کے طور پر اس میں نظم کردہ چند واقعات قارئین کرام کے ذوقِ سلیم کی نذر کرتا ہوں:

حضرت حمزہؓ کا قبولِ اسلام:
ایک دن حمزہؓ سے لوگوں نے کہا' بوجہل نے
کر دیا زخمی بھتیجے کو ترے' او بے خبر!
وہ گئے' بوجہل کا سر پھوڑ کر اس سے کہا
"وہ اکیلے تو نہیں' میں بھی ہوں ان کے دین پر"

عام الحزن:
تھا دہم سال نبوت' جب ابوطالبؓ گئے
پھر ہُوا حضرت خدیجہؓ کا اسی سال انتقال
یہ حوادث سخت گزرے تھے مرے سرکار ﷺ پر
اس کو عام الحزن کہتے ہیں کہ یہ تھا غم کا سال

پہلی بیعت عقبہ:
بارھواں سالِ نبوت' موسمِ حج' یثربی
فرد بارہ تھے وہ جن سے بیعتِ عقبہ ہوئی
پانچ وہ تھے جو مسلماں ہو چکے تھے پار سال
اوس کے دو' پانچ خزرج کے نئے تھے آدمی

غزوۂ بحران:
ایک طلایہ گردی تھی بحران کی فوجی' جو تھا

فرع کے نزدیک وہ اک معدنیاتی مقام
سابقہ یاں پر لڑائی سے نہیں پیش آیا تھا
دو مہینے اس جگہ آقا ﷺ نے فرمایا قیام

غزوۂ ذات الرقاع:
سرورِ عالم ﷺ برائے غزوۂ ذات الرقاع
پیر کو غطفان کی بستی کی جانب چل پڑے
روبرو فوجیں رہیں' نوبت نہ آئی جنگ کی
لیکن اس غزوے سے امن و آشتی کے در کھلے

غزوۂ غابہ یا ذی قرد:
ڈاکا ڈالا' لے گئے چوپائے' تب ان کے خلاف
غزوۂ غابہ کے پیدا ہو گئے تھے واقعات
کار پرداز خصوصی سلمہؓ بن اکوع ہوئے
غزوۂ خیبر سے ہے یہ تین دن پہلے کی بات

غزوۂ حنین:
مچ گئی بھگدڑ مسلمانوں میں یوں یوم حنین
تیر. اندازوں نے ان کو آ لیا تھا دفعتاً
پانسہ پلٹا میرے آقا ﷺ کی شجاعت نے مگر
واقعہ یہ اس زمانے کا ہے' جب تھا آٹھ سن(۱)

انیس واقعات سیرت "قطعات نعت" کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۸ پر ہیں۔ نمونہ دیکھیے:

اک صحابیؓ تحفے دیتے تھے مرے سرکار ﷺ کو
تھے غریب اور تحفے سارے لے کے آتے تھے ادھار
بعد میں دکان والے کو بھی لے آتے تھے وہ
اور' ادھاران کا مرے سرکار ﷺ دیتے تھے اتار

انگلیاں ان کی ہوئی شل' آئے انتالیس زخم
یہ احد میں طلحہ تھے' بیٹے عبیداللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انساں شہید
ترمذی میں ہے' کہا آقا ﷺ نے' ان کو دیکھ لے

ہاتھ رکھ کر ان کی آنکھوں پر، کہا سرکار ﷺ نے
کون ہے وہ جو خریدے، آج بکتا ہے غلام
اس پہ بولے میں ہوں کم قیمت، تو آقا ﷺ نے کہا
قیمتی ہے بارگاہِ حق میں زاہر بن حرامؓ (۲)

"قطعاتِ نعت" میں کئی دوسرے عنوانات کے تحت بھی واقعاتِ سیرت منظوم ہوئے ہیں مثلاً "تکریم محبوب کبریا ﷺ" کے عنوان تلے سات اور "اختیاراتِ حبیبِ غفار ﷺ" کے حوالے سے دو ایسے قطعات مجھے نظر آئے ہیں (۳)۔

علامہ شبلی نعمانی نے جنگِ احد کے بعد ایک واقعہ نہایت متاثر کن انداز میں نظم کیا ہے جو گیارہ اشعار پر مشتمل ہے اور یوں شروع ہوتا ہے:

کافروں نے یہ کیا جنگِ احد میں مشہور
کہ پیمبر ﷺ بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم (۴)

اس واقعے کو راجا رشید محمود نے چار مصرعوں میں یوں بیان کیا ہے:

ہو گئے تھے جن کے بھائی، باپ اور شوہر شہید
وہ صحابیہؓ نبی ﷺ کو ڈھونڈتی پھرتی رہیں
دیکھا آقا ﷺ کو بخیر و عافیت جب، تو کہا
اب کسی نقصان کی پروا مجھے ہرگز نہیں (۵)

مولانا ظفر علی خاں کا منظوم کردہ مشہور واقعۂ سیرت آٹھ اشعار (سولہ مصرعوں) پر مشتمل ہے جس کا آغاز یوں ہوتا ہے:

پرستارانِ لات و نسر مشکیں زیدؓ کی کس کر
جب اس اسلام کے شیدا کو مقتل کی طرف لائے (۶)

بنولحیان نے رجیع کے مقام پر آٹھ صحابہؓ کو شہید کر دیا تھا اور حضرت خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ (رضی اللہ عنہما) کو کفارِ مکہ کے پاس بیچ دیا تھا۔ انھوں نے حضرت خبیبؓ کے ساتھ یہ گفتگو کی تھی جسے مولانا ظفر علی خاں نے حضرت زیدؓ سے منسوب کیا ہے۔ پھر مولانا کے قطعے میں یہ ڈائیلاگ ابوسفیان سے منسوب کیا گیا ہے جو حقیقت میں درست نہیں۔ بہر حال اس واقعے کو شاعرِ

نعت نے چار مصرعوں میں، تاریخی واقعیت کے ساتھ یوں نظم کیا ہے:

قید کفارِ ستم پیشہ میں تھے حضرت خبیبؓ
قتل کرتے وقت ان کو اک شقی کہنے لگا
"اب تو کہتے ہو گے تم، میری جگہ ہوتے نبی ﷺ"
بولے "لاکھوں جانیں ان کے پائے اقدس پر فدا" (۷)

شاعرِ نعت نے "سیرتِ منظوم" اور "قطعاتِ نعت" کے چومصرعوں کے علاوہ بھی کئی مقامات پر واقعاتِ سیرت نظم کیے ہیں۔ دو خمسے ملاحظہ فرمایئے:

کوہِ صفا پہ لوگ تھے آقا ﷺ کے سامنے
فرمایا سب کو آپ ﷺ نے بلوا کے سامنے
چالیس سال میرے ہیں دُنیا کے سامنے
الزام کوئی ہے تو کہو آ کے سامنے
کیسا تھا ان کی اولیں دعوت کا طمطراق

آقا ﷺ علیؓ کے زانو پہ سر رکھ کے سو گئے
گزرا جو وقتِ عصر، علیؓ غم میں کھو گئے
آنسو گرا نبی ﷺ پہ، تو بیدار ہو گئے
یہ جان کر کہ عصر نہ پڑھ پائے ہیں علیؓ
آقا ﷺ نے چاہا، رجعتِ خورشید ہو گئی (۸)

حواشی

﴿۱﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۳۲۔ ۴۷۔ ۵۱۔ ۷۳۔ ۸۳۔ ۹۵۔ ۱۰۱ ﴿۲﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶ ﴿۳﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۵، ۳۶۔ ۵۵ ﴿۴﴾ نعت (ماہنامہ)۔ مارچ ۱۹۹۱ء۔ "شہیدانِ ناموسِ رسالت"۔ حصہ سوم ص ۵، ۶ ﴿۵﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۶ ﴿۶﴾ نعت (ماہنامہ)۔ جنوری ۱۹۹۱ء۔ "شہیدانِ ناموسِ رسالت"۔ حصہ اول۔ ص ۸۴ ﴿۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۸﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۹۸، ۱۴

☆☆☆☆☆

میلادِ مصطفیٰ ﷺ

راجا رشید محمود نے ماہنامہ نعت کے مدیر اعلیٰ کے طور پر سب سے پہلے یہ اہتمام کیا کہ رسالے کے "میلاد نمبر" شائع کیے جن میں نظم اور نثر دونوں پہلوؤں سے صرف میلاد النبی ﷺ ہی کے موضوع پر مواد تھا (۱)۔ اس سے پہلے "میلاد نمبر" کے عنوان سے جتنے خاص نمبر مختلف رسالوں کے شائع ہوتے رہے ان میں سیرت النبی ﷺ کے دیگر موضوعات اور عام نعتیں بھی ہوتی تھیں۔ ماہنامہ "نعت" کی تقلید میں ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور اور "نور الحبیب" بصیر پور نے بھی یہ روش اختیار کی۔

سرکار ﷺ کی آمد تو ضروری تھی جہاں میں
ابتر جو یہاں صورتِ حالات ہوئی تھی (۲)

....

ماہِ میلادِ رسول اللہ ﷺ کی کیا بات ہے
غلغلہ اس ماہ میں پیدا ہے گھر گھر نعت کا (۳)

آخری شعر میں میلاد اور پیدا اور ماہ اور رسول اللہ ﷺ کا حسن اپنی جگہ ہے۔

جان جائیں گے سبھی' ہے جشنِ میلاد النبی ﷺ
محفلیں خوشیوں کی برپا آج گھر گھر دیکھ کر (۵)

....

اس جہاں پر ان کی آمد ہے جو احسانِ خدا
جشنِ میلادِ نبی ﷺ ہے شکرِ احسان نشاط (۶)

دوسرے شعر میں لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (۷) کی تلمیح ہے۔

آپ کی آمد پہ خوشیاں ہیں' حور و ملائک' جن و بشر میں
عید ہے گھر گھر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم (۸)

....

عیدِ میلاد النبی ﷺ کا جشن ہے
جل اٹھیں گے دیکھنا' گھر گھر دیے (۹)

....

جاری ہے جو محافلِ میلادِ پاک میں
حسنِ بیاں کی' حسنِ سماعت کی نعت ہے (۱۰)

....

کہا خدا نے کہ میرے نبی ﷺ کی آمد ہو
تو گر کے سر کے بل' لات و ہبل سلام کریں (۱۱)

....

آقا ﷺ کا جب ظہور ہوا' سر کے بل گرے
لات و منات اور وُد و عُزّیٰ سلام کو (۱۲)

....

وہ نبی ﷺ آمد سے جن کی' سر کے بل
گر پڑے تھے لات و عُزّیٰ و منات (۱۳)

آخری تین شعروں میں لات' منات' عزیٰ' ہبل اور وُد (بتوں) کا ذکر ہے۔ نعتیہ شاعری میں لات' منات اور عزیٰ کا تو کہیں ذکر آ ہی جاتا ہے' ہبل اور وُد کا ذکر نہیں ملتا۔

نورِ حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمت للعالمیں ﷺ (۱۴)

"سیرتِ منظوم" کے پہلے تین قطعے "مَنَّ اللہ" "میلاد النبی ﷺ" اور "معجزاتِ ولادت" اس موضوع پر ہیں (۱۵)۔ "قطعاتِ نعت" میں "عیدِ میلادِ سرکار ﷺ" کے عنوان سے سات قطعات دیے گئے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ فرمایئے:

آمدِ سرکار ﷺ تھی دنیا میں رحمت کی گھٹا
جب وہ برسی' خشک اور بنجر زمیں جل تھل ہوئی
ختم تھے جھکڑ ضلالت کے' ستم کے گرد باد
دھول بیٹھی بے حیائی کی' مٹی بے ہودگی
مطلعِ مکہ سے خورشیدِ رسالت کا طلوع
نور سامانِ زمین و آسماں تھا' اور رہا
ذکرِ میلادِ حبیبِ خالق و مخلوق ﷺ کا
بے نیازِ خامہ و لفظ و بیاں تھا' اور رہا (۱۶)

"حدیثِ شوق" میں سولہ اشعار کی ایک نعتیہ نظم میلادیہ ہے' چند اشعار دیکھیے:

زندانِ حرص و آز میں محبوس تھی حیات
آقا حضور ﷺ آئے تو اس کو کیا رہا
یلغار معصیت کی کڑی دھوپ کی جو تھی

زور اس کا ابرِ رحمت سرکار ﷺ سے تھا
خوں کے سمندروں میں جو اترے ہوئے تھے لوگ
سرکار ﷺ کے طفیل ہوئے مہر آشنا
کالے ورق دلوں کے جو تھے صاف ہو گئے
اور ان پہ حسنِ خلق مجسم رقم ہوا (۱۷)

اس کے علاوہ ''منظومات'' میں چودہ اشعار کی ایک اور میلادیہ نعت ہے۔ نمونہ یہ ہے:

قامتِ فکر و تخیل پہ لباسِ شعر ہے
ہے سبھی عیدوں سے بڑھ کر عید میلاد النبی ﷺ
سرمئی بادل ہیں رحمت کے پرافشاں قلب پر
آج ہے اللہ اکبر عید میلاد النبی ﷺ (۱۸)

''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں ف کی ردیف میں بھی ایک میلادیہ نعت ہے۔ نمونہ یہ ہے:

خوش زمانے ہوئے سرکار ﷺ جو لائے تشریف
رنج سارے گئے سرکار ﷺ جو لائے تشریف
خاک کے سارے گھروندوں میں تجلی آئی
نور کے قصر ہے سرکار ﷺ جو لائے تشریف (۱۹)

حواشی

﴿۱﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اکتوبر ۸۸۔ نومبر ۸۸۔ دسمبر ۸۸۔ اکتوبر ۱۹۹۰۔ ۳۳۸ صفحات (حصہ چہارم میں راجا رشید محمود کا ۷۶ صفحات کا ایک تحقیقی مقالہ ''نعت میں ذکر میلاد'' بھی شامل ہے۔ ستمبر ۱۹۹۳ کے صفحے ۶۷ تا ۹۴ پر اور جولائی ۱۹۶۷ کے صفحے ۸۳ تا ۹۳ پر ''گوشہ میلاد'' کے عنوان سے ایک مضمون اور دسیوں میلادیہ نعتیں ہیں۔ ستمبر ۱۹۹۱ کا شمارہ ''عربی ادب میں ذکر میلاد'' کے موضوع پر ہے ﴿۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۷۰ ﴿۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۰ ﴿۴﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۹ ﴿۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۰ ﴿۶﴾ حدیث شوق۔ ص ۳۸ ﴿۷﴾ آل عمران۔ ۳:۱۶۴ ﴿۸﴾ منظومات۔ ص ۲۶ ﴿۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۵۸ ﴿۱۰﴾ نعت نمبر ۲۲ ﴿۱۱﴾ اشعار نعت۔ ص ۳۵ ﴿۱۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۹ ﴿۱۳﴾ تضامین نعت۔ ص ۷۳ ﴿۱۴﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۹ ﴿۱۵﴾ سیرت منظوم۔ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳ ﴿۱۶﴾ قطعات نعت۔ ص ۳۳، ۳۵ ﴿۱۷﴾ حدیث شوق۔ ص ۴۷، ۴۸ ﴿۱۸﴾ منظومات۔ ص ۱۸، ۱۹ ﴿۱۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۷

معراج النبی ﷺ

شبلی نعمانی کی ''سیرۃ النبی ﷺ'' میں واقعہ معراج ہو یا نہ ہو راجا رشید محمود عظمت مصطفیٰ ﷺ کے اس عظیم واقعے کو نظم و نثر میں بیان کرتا رہتا ہے۔ وہ اس موضوع پر نثر میں ایک مبسوط کتاب لکھنے کے لیے بھی کام کر رہا ہے۔ دیکھیے وہ کب تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ اس کے مجموعہ ہائے نعت میں بھی اس موضوع پر مختلف زاویوں سے متاثر کن نکات اور مضبوط دلائل کے ساتھ کہے گئے اشعار ملتے ہیں۔ ''قطعاتِ نعت'' میں اس موضوع پر گیارہ قطعات ہیں۔ نمونے کے طور پر دو درج کیے جاتے ہیں:

بات استعجاب کی یہ ہے کہ معراجِ رسول ﷺ
آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جسمانی نہ تھی
یہ اگر اک خواب تھا یا روح کا تھا اک سفر
تو ضرورت ہی نہ تھی کفار کو انکار کی

....

کارخانہ دار تھا وہ آ گیا جب اس کا دوست
اس خوشی میں بند اس نے کارخانہ کر دیا
جس جگہ پر تھا کوئی پرزہ وہیں پہ رک گیا
دوست جب واپس ہوا ہر پرزہ پھر سے چل پڑا (۱)

''تضامین نعت'' کی دو نعتیں اور ''منظومات'' کی ایک نعت اسی موضوع پر ہیں۔ دیگر مجموعہ ہائے نعت میں بھی بہت سے اشعار معراج حضور ﷺ کے بارے میں ہیں۔ چند اشعار قارئینِ کرام کے ذوقِ سلیم کی تسکین کے لیے حاضر ہیں:

زمیں پہ تو بجتا ہی ہے ان کا ڈنکا
پھریرے اڑے عرش پر مصطفیٰ ﷺ کے (۲)

....

لیلۃ المعراج کیسا وصل کا ہنگام ہے
ایک چہرے کا بنا تھا دوسرا چہرہ گواہ

کچھ اشارے شاہد و مشہود دونوں نے دیے
واردات عشق کا ویسے نہیں ملتا گواہ (۳)

....

جو ہوتا دیکھنے والا کوئی تو پھر پتا چلتا
شبِ اسرا میں تھے کیا کیا مناظر ربط باہم کے (۴)

....

کوئی تو سدرہ پہ اور کوئی عرش پہ ٹھہرا
ملی نہ وصل کی کوئی خبر فرشتوں کو (۵)

....

باتیں خدا سے ان کی ہوئیں بالمشافہہ
ہے منتظر دَنَا فَتَدَلّٰی سلام کو
سرکار ﷺ آئے رب سے ملاقات کے لیے
تو جھک گیا تھا عرشِ معلّٰی سلام کو (۶)

....

مرے نبی ﷺ کی رسائی کی ممکنات کا راز
کھلا تو رفعتِ معراج سے کھلا آخر (۷)

....

اللہ ملا جس سے سرِ گنجِ فراغت
ہستی ہے وہی محرمِ اسرارِ حقیقت (۸)

....

رازِ معراج کی شب نے افشا کیا، ختم ہے آپ ﷺ کی ذات پر ارتقا
آپ پہنچے ہیں تا خلوتِ کبریا، مرحبا مرحبا، حَبَّذَا، واہ وا (۹)

....

اسرا، بُراق، عرشِ بریں، قصرِ لامکاں
رب اور مصطفٰی ﷺ کی ملاقات رات ہے (۱۰)

....

ملنے کو لامکاں پہ گئے عینِ ذات سے
آقا ﷺ کو انعکاسِ تجلّی سے کیا غرض (۱۱)

"مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی" سے لیے گئے مضمون کی صورت دیکھیے:

بوقتِ رویتِ باری نہ ان کی آنکھ تک جھپکی
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے حسنِ بصارت پہ (۱۲)

....

نہ جھپکیں اور نہ جھپکیں میرے آقا ﷺ آپ کی آنکھیں
خدا کو آپ نے دیکھا شبِ اسرا نظر بھر کر (۱۳)

ایک اور مضمون کے تین رُخ ملاحظہ فرمایئے:

سرِ آئینۂ اسرا نہ کسی نے دیکھا
کوئی کس کا تھا محب، کون تھا کس کا شیدا (۱۴)

....

قصرِ "اَوْ اَدْنٰی" میں جب محمود پہنچے مصطفٰی ﷺ
گویا دیکھی آپ نے اک آئنے میں روشنی (۱۵)

....

تھی شبِ اسرا یہ کیفیت وصال و فصل کی
آئنہ میں عکس تھا اور عکس میں آئینہ ساز (۱۶)

دو خمسے بھی حاضر ہیں:

رضوان و اہلِ خلد پہ بھی بے خودی رہی
ہر شے "خوش آمدید" نبی ﷺ میں لگی رہی
گردن ملائکہ کی نہ اٹھی، جھکی رہی
اسرا کی رات چشمِ فلک دیکھتی رہی
پیشِ نبی ﷺ ثوابت و سیار سر بہ خم

جو عَبْدُهٗ تھے، ان کو خدا لے گیا کہیں
قَوْسَیْن میں تھے پہلے ہوئے اور بھی قریں
جھپکی تھی آنکھ دیکھ کر رب کو؟ نہیں نہیں
ہوتا ہے اس سے عظمتِ سرکار ﷺ کا یقیں
قرآں میں جو بیان ہے اسرا کا واقعہ (۱۷)

معراج سے اہلِ دیں کو تسخیرِ کائنات کی راہ دکھائی گئی تھی جس سے آج تک ہم نے آنکھیں

پھیر رکھی ہیں۔ شاعرِ نعت یاد دلاتا ہے:

دکھائی راہ معراج نبی ﷺ نے
کہ مُسلِم ہو، کرو ہر شے کو تسخیر (۱۸)

ناعت ذکرِ معراج سے جو عروج حاصل کرتا ہے اس کا ذکر یوں کرتا ہے:

مشغولِ ذکرِ صاحبِ معراج ﷺ جب ہوا
نعتِ حضور ﷺ سے مجھے معراج مل گئی۔ (۱۹)

حواشی

﴿۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۳﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۰ ﴿۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۱ ﴿۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۶۱ ﴿۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸ ﴿۷﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۷ ﴿۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۱۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۸ ﴿۱۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۳ ﴿۱۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۶۲ ﴿۱۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۱۴﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۱۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۱۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۲ ﴿۱۷﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۹، ۳۳ ﴿۱۸﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۷ ﴿۱۹﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۷

☆☆☆☆☆

شفاعتِ حضور ﷺ

خدا ہے ہم پہ ہمہ وقت لطف گستر بھی
کریم بھی ہے وہ رحمانؐ بندہ پرور بھی
اسی کے زیرِ نگیں خشک بھی ہے اور تر بھی
اسی کا لطف و کرم ہو گا روزِ محشر بھی
مگر سفارشِ سرکار ﷺ کے بغیر نہیں (۱)

اس خمسے میں حصولِ مغفرت کی راہ دکھائی گئی ہے لیکن شاعرِ نعت نے ایک اور خمسے میں شفاعت کے معاملے میں جس اعتماد و یقین کا اظہار کیا ہے وہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے:

ہمیں قہاری و جباریِ خالق بتاتے ہو
فرشتو! تم مگر لطفِ پیمبر ﷺ بھول جاتے ہو
مری فردِ عمل پڑھ پڑھ کے کیوں مجھ کو دباتے ہو
مجھے آنکھیں دکھاتے، نارِ دوزخ سے ڈراتے ہو
ذرا ٹھہرو، مدد کو میرے پیمبر ﷺ پہنچتے ہیں (۲)

شفاعتِ حضور ﷺ کا مضمون نعت کے تناظر میں نیا نہیں لیکن راجا رشید محمود نے اسے حُسنِ ایقان کی جس کیفیت میں باندھا ہے وہ طبیعتوں کو دولتِ سکینت سے نوازتا ہے۔

درود ان پر، مری امداد کو پہنچیں گے خود سرور ﷺ
فرشتوں کی طرف سے لفظِ پُرسش جب ادا ہو گا (۳)

....

اٹھی نگاہ جو میزان کی طرف اُن ﷺ کی
قضیّہ جتنا تھا وہ ختم ہو گیا آخر
مرے کریم کے محمود دیکھ کر تیور
معاف ہو گئی میری ہر اک خطا آخر (۴)

شاعرِ نعت نے جابجا اعتماد کے جلو میں جس بے ساختگی کے ساتھ اپنی رستگاری کا ذکر

کیا ہے، وہ انتہائے عقیدت کے ساتھ "عین الیقین" کی سی کیفیت لگتی ہے۔

چشمِ رحمت کے اشارے پہ فرشتوں نے رکیا
نظر انداز عمل نامۂ عصیاں میرا

....

ہو گئی فردِ عمل میری سپید
شافعِ روزِ جزا ﷺ نے دیکھ لی (۵)

....

فردِ عمل جو دیکھیں آقا ﷺ تو مسکرائیں
دھوئے ہر اک سیاہی بس ایک مسکراہٹ (۶)

....

تیور نبی ﷺ کے قدسیوں نے دیکھ کر مجھے
پروانہ رستگاری کا فوراً تھما دیا (۷)

حضور پاک ﷺ تو عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۸) ہیں لیکن شفاعت طلبوں کو بھی حسنِ طلب کی حالت میں رہنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں راجا رشید محمود اس معاملے میں اپنے کشکولِ تمنا کو دستِ اعتبار میں تھامے، درِ حضور ﷺ پہ ہر وقت کھڑا نظر آتا ہے۔

صَلِّ عَلَی النَّبِی ﷺ نے بچایا ہے روزِ حشر
تھا اک یہی حصولِ شفاعت کا راستہ (۹)

....

مرے جرائم روزِ محشر تلیں گے میزانِ عدل پہ جب
تو ان کا پلڑا رہے گا ہلکا نگاہِ سرکارِ ذوالکرم ﷺ سے (۱۰)

....

میرے آقا ﷺ مجھ سے عاصی کی مدد کو آئیں گے
ہو گی جس دم حشر میں میری پریشانی شروع (۱۱)

راجا رشید محمود بتاتا ہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں مواجہہ مقدسہ اور ریاض الجنہ کے کونے پر یہ حدیث پاک کندہ ہے کہ میری شفاعت گناہ کبیرہ کے مرتکبین کے لیے ہے۔

کبائر کی شفاعت کی ضمانت دی گئی ان کو

یہ کیا تحفہ ملا ہے معصیت کاروں کو حضرت ﷺ سے

....

ہوں گے فضلِ خدائے رحماں سے
شافعِ اہلِ معصیت آقا ﷺ (۱۲)

....

اختیار ان کو قیامت میں ملیں گے ایسے
روک لیں گے وہ جہنم کے سزاواروں کو

....

انبیاءِ سابقہ ہو جائیں گے حیرت میں گم
عاصیوں کے ساتھ جب ہو گا شفاعت کا سلوک (۱۳)

"کتابِ نعت" میں ایک پوری نعت "شفیع" ردیف کی ہے (۱۴) شفاعت کا مضمون تو بہت سے اشعار میں مختلف جہتوں سے ادا ہوا ہے۔ "مخمساتِ نعت" کی تین صورتیں دیکھیے:

یہ خطرہ تھا، پریشانی نہ کچھ روزِ قیامت ہو
یہی ڈر تھا، عمل نامہ نہ اب وجہِ مصیبت ہو
کہیں مجھ کو جہنم میں نہ پہنچانے کی صورت ہو
گماں لیکن ہوں سب عنقا، اگر چشمِ عنایت ہو
شفاعت کا یقیں ہو جائے غالب ہر توہم پر

....

واسطہ عدل سے پڑ جائے گا جب لوگوں کو
اور نظر آئے گا خالق کا غضب لوگوں کو
عفو و رحمت کی جہاں ہو گی طلب لوگوں کو
میرے سرکار ﷺ کی توقیر کا، سب لوگوں کو
کرنا پڑ جائے گا اقرار بروزِ محشر

....

کہنے لگے فرشتے عمل نامہ دیکھ کر
امکانِ مغفرت کہیں اس میں ذرا نہیں
ان کو پتا نہ تھا کہ شفاعت کے باب سے

یہ کارروائی دیکھتے ہیں ختم مرسلیں ﷺ
ایسا ممکن تھا، چپ ہی رہا مسکرا کے میں (۱۵)

اس سارے ایمان وایقان کے ساتھ ساتھ شاعرِ نعت ہمیں بھی اپنے آپ کو شفاعتِ حضور ﷺ کے لیے تیار کرنے پر اکساتا ہے۔

نبی ﷺ شفیع ہیں، وہ تو مدد کو آئیں گے
مگر گناہوں پہ کچھ تو بھی اظہار ندامت کر (۱۶)

حواشی

﴿۱﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۲۸ ﴿۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۲ ﴿۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۸ ﴿۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۹۳ ـ ۹۷ ﴿۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۸ ﴿۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۸ ﴿۸﴾ التوبہ۔ ۹:۱۲۸ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۸ ﴿۱۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۲ ﴿۱۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۲۷ ﴿۱۲﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۷۳ ـ ۱۷ ﴿۱۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۹ ـ ۷۶ ﴿۱۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۶۹، ۷۰ ﴿۱۵﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۶۰ ـ ۶۳ ـ ۸۴ ﴿۱۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۱

☆☆☆☆☆

ختمِ نبوت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا کہ وہ مردوں میں سے کسی کے والد نہیں اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں (۱)۔ انبیاء و رسل (علیہم السلام) کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے چلا تھا، حضور ﷺ پر آ کر بند کر دیا گیا:

آدم سے چل رہا تھا رسالت کا سلسلہ
سرکار ﷺ پہ ہوا ہے یہ سب اختتام ختم (۲)

راجا رشید محمود کہتا ہے کہ جب اللہ نے نبیوں سے یہ عہد لے لیا کہ اگر حضور ﷺ تم میں سے کسی کے عہد میں تشریف لے آئے تو تم ان پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے (۳) تو گویا حضور ﷺ کی ختم الانبیائی پر سب کے دستخط کروا لیے۔

نبوت دی تھی جب نبیوں کو رب نے
تو منوا لی تھی ختم الانبیائی (۴)

....

رسل کے عہد سے واضح ہوا تھا
یہ ختم الانبیائی کا تصور

....

بعدِ ختم الانبیا ﷺ کوئی نہ آئے گا نبی
آخری ان کی رسالت ہے بہ ایماءِ خدا (۵)

کچھ غیر مسلم "خاتم النبیین" کے معنوں میں ہیرا پھیری کے ذریعے لوگوں کو ظلی، بروزی نبوت کا جھانسا دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت وہی ہے جو تعلیماتِ قرآن وحدیث سے ظاہر و باہر ہے کہ:

کسی مرسل کی اب حاجت نہیں ہے
رسالت مصطفیٰ ﷺ کی ہے دوامی (۶)

....

اب نبی کوئی نہ آئے گا کہ ہیں
میرے آقا ﷺ خاتم پیغمبری (۷)

نبوت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی
مرے آقا ﷺ نے کی اس طرح سے پیغمبری آ کر (۸)

سایۂ بروز و مثل کوئی آپ کا نہیں
پھر کس طرح ہو آپ کا سا عین یا نبی ﷺ (۹)

مدعی جو اب نبوت کے ہیں، سب کذاب ہیں
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مرے آقا ﷺ کا ہے ارشاد پاک (۱۰)

راجا رشید محمود ہر اس بدبخت کے معاملے میں تیغ بے نیام ہے جو ناموس و حرمتِ رسول ﷺ کے حوالے سے کسی کوتاہی کا مرتکب ہوا اور حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے یا ایسے کسی جھوٹے دعوے کو ماننے والے تو کسی طرح معاف نہیں کیے جا سکتے چنانچہ وہ کہتا ہے:

وہ جو کوئی بھی ہو جھوٹوں کو ماننے والا
ہماری ضربتِ خامہ سے بچ نہ سکتا تھا
جو بچتا، تیغِ زباں کا قتیل ہو جاتا
تعاقب اس کا نہ ہم چھوڑتے بہ فضلِ خدا
وہ میرزائی، بہائی یا بابیہ ہوتا (۱۱)

خواری مسیلمہ کی تو قرمط کی بھی ہوئی
ذلت نصیب اسود عنسی بھی ہو گئی
سجاح ارذل ہو گئی، پہلے رذیل تھی
مرزا کی موت دنیا میں عبرت نشاں بنی
قائم رہے گا ختمِ نبوت کا طمطراق (۱۲)

کلامِ محمود میں واقع تلمیحات کی تشریح و توضیح اور محاسنِ شعری کی جزئیات ساتھ ساتھ بیان کرنا مناسب بلکہ ضروری تو تھا لیکن اس طرح میری زیرِ نظر کاوش ہزاروں صفحات پر پھیل جاتی جسے سمیٹنا

ناشر کے لیے ممکن نہ ہوتا اس لیے صرف اشعار نقل کرنے پر اکتفا کر رہا ہوں۔

ہم قادیانیت کے مخالف ہیں بے طرح
اس کا سبب ہے نسبتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

وہ کذاب تھا، جھوٹ تھیں اس کی باتیں
نہ ہوتا تھا مرزا کو الہام ہرگز (۱۳)

سات ستمبر ۱۹۷۴ کو پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا تھا اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

دیکھا ہے سب نے سات ستمبر کو ملک میں
میرے نبی ﷺ کی ختمِ نبوت کا طمطراق (۱۴)

راجا رشید محمود نے اپنے ذوق کے مطابق علمی و تحقیقی انداز میں میرزائیت کے فتنے کے متعلق ایک مقالہ لکھا جو ان کی کتاب "میرے سرکار ﷺ" میں "فتمی مرتبت سرکار ﷺ" کے عنوان سے شامل ہے (۱۵)۔ اس نے "غیر مسلموں کی نعت گوئی" میں "میرزائیوں کی نعت گوئی" کا ذکر بھی کیا ہے لیکن اس کے دیباچے (صفحہ ۳۷۶ تا ۳۸۶) میں بتایا ہے کہ دیگر غیر مسلم تو حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے متاثر ہو کر نعت کہتے ہیں لیکن میرزائی اپنے آپ کو "امتِ مسلمہ" میں شامل کرنے کی سازشانہ کوشش کی وجہ سے نعت کہتے ہیں (۱۶)۔

شاعرِ نعت کی "قطعاتِ نعت" میں سات قطعے اس موضوع پر ملتے ہیں۔ نمونہ:

زندگی آقا ﷺ کی جب کامل نمونہ ہو گئی
انتہا تک جب نظامِ خلق بھی پہنچا گئے
جب وہی سارے عوالم کے لیے رحمت بھی ہیں
پھر نیا ہادی مرا رب بھیجتا کس واسطے

دارمی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے حدیث
مرسلوں کا رہنما ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخر
حشر تک کوئی نہ میرے بعد آئے گا نبی

ایسا ختم الانبیاء ہوں اور نہیں کرتا ہوں فخر (۱۷)

حواشی

﴿۱﴾ الاحزاب۔۳۳: ۴۰ ﴿۲﴾ حرفِ نعت۔ص ۹۶ ﴿۳﴾ آلِ عمران۔۳: ۸۱ ﴿۴﴾ تضامینِ نعت۔ص ۸۹ ﴿۵﴾ کتابِ نعت۔ص ۱۰۔۱۰۳ ﴿۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ص ۳۱ ﴿۷﴾ تضامینِ نعت۔ص ۹۶ ﴿۸﴾ کتابِ نعت۔ص ۹۱ ﴿۹﴾ حرفِ نعت۔ص ۹۸ ﴿۱۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۹۴ ﴿۱۱﴾ مخمساتِ نعت۔ص ۴۲ ﴿۱۲﴾ مخمساتِ نعت۔ص ۱۳ ﴿۱۳﴾ حرفِ نعت۔ص ۱۰۹۔۳۶ ﴿۱۴﴾ اشعارِ نعت۔ص ۶۷ ﴿۱۵﴾ راجا رشید محمود۔ میرے سرکار ﷺ۔ اختر کتاب گھر لاہور۔ اشاعت اول۔۱۹۸۷۔ص ۱۰۵ تا ۱۲۲ ﴿۱۶﴾ راجا رشید محمود۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ لاہور۔ اشاعت اول۔۱۹۹۳۔ص ۲۷۶ تا ۳۹۶ ﴿۱۷﴾ قطعاتِ نعت۔ص ۵۰،۴۹

☆☆☆☆☆

عدمِ سایۂ حضور ﷺ

راجا رشید محمود نے "شام وسحر" کے نعت نمبر ۶ کے لیے ایک مقالہ "عدمِ سایۂ حضور ﷺ اور شعرا" لکھا جس میں ۱۱۷ کتب و جرائد کے حوالے سے اس موضوع پر اشعار جمع کیے گئے۔ یہ مقالہ رسالے کے صفحہ نمبر ۱۴۱ سے ۱۵۳ پر محیط ہے(۱)۔ اس کے اپنے کلام میں بھی اس مضمون کے اشعار ملتے ہیں:

دیکھا نہیں کسی نے بھی سایہ حضور ﷺ کا
خلقت نہ نور کی ہو تو ہوتے ہیں سائے حق (۲)

....

سایہ بھی پا سکو گے نہ میرے حضور ﷺ کا
دُنیا میں ڈھونڈتے رہو لے کے اب چراغ

....

ان ﷺ کو ایسی ملی ہے یکتائی
خود بنا ان کا اپنا سایہ غیر

....

سرکار ﷺ جیسا کوئی پیدا ہوا نہ ہو گا
ان کا نہیں ہے سایۂ اس میں نہیں ہے شبہ (۳)

اس مضمون کے دو "قطعاتِ نعت" کا مطالعہ کیجیے:

ایک یہ بات مرے جی کو لگی ہے کتنی
اک یہ احساس مرے ذہن پہ چھایا کیسا
میرے خالق نے جنھیں نور بنا کر بھیجا
نور جب ان کا سراپا ہے تو سایہ کیسا

....

آپ کا سایہ کسی کو بھی نظر آتا نہ تھا
اک خصوصیت مرے سرکار ﷺ کی یہ بھی رہی
جب سراپا آپ ﷺ کا ہوتا تھا آپ اپنی نظیر
اکملیت یوں ہوئی سایۂ کی صورت بھی مٹی (۴)

حواشی

﴿۱﴾ شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۶۔ جنوری فروری ۱۹۸۷۔ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۵۳ ﴿۲﴾ حدیثِ شوق۔ص ۱۲۲ ﴿۳﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۴۸۔۱۱۰۔۱۰۳ ﴿۴﴾ قطعاتِ نعت۔ص ۴۰

تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

یہ شاعرِ نعت کا خاص موضوع ہے۔ آج تک کسی نعت گو نے اس مضمون پر اتنا زور نہیں دیا' بلکہ اس کے عشرِ عشیر بھی کسی نے نہیں کہا۔ راجا رشید محمود کو شہیدانِ ناموسِ رسالت سے دلی پیار ہے اور وہ خطباتِ سیرت میں بھی وقتاً فوقتاً ان کے ذکر سے سامعین کے دلوں کو گرماتا رہتا ہے۔ شعروسخن میں بھی وہ حفاظتِ حرمتِ حضور ﷺ کے مضمون کو حرزِ جاں بنائے رکھتا ہے۔

جو حرمتِ نبی ﷺ کے تحفظ میں ہو نصیب
قرباں حیات جس پہ ہو' یہ وہ ممات ہے (۱)

....

حفظ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کرنا
باعثِ صد نجات لگتا ہے (۲)

....

نبی ﷺ کے دیں کی خاطر' ان کی حرمت کے تحفظ کو
دلوں میں موجزن جذبہ اگر ہو تو جہادی ہو (۳)

....

حفظ ناموسِ پیمبر ﷺ کا علم اونچا کر
قدِ اخلاص کو ہر طرح سے بالا کر دے (۴)

....

کوئی طوفاں مخالف حرمتِ سرکار ﷺ کے اُٹھے
تو اس کے آگے سدِ راہ بننے کی جسارت کر (۵)

....

قربان جان و مال بھی ہو' آبرو بھی ہو
اے مومنو! حضور ﷺ پہ' ہاں ہاں حضور پر (۶)

....

یقیں کامل ہے جن مردوں کا اور ایمان راسخ ہے
نبی ﷺ کے نام پر سر کو کٹاتے ہیں مسرت سے (۷)

....

جو حفظِ حرمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں موت آئے

کہاں ڈرتے ہیں عشاقِ رسولِ پاک ﷺ مرنے سے (۸)

....

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جان دے جو خوش نصیب
ہو گیا آسودہ آغوشِ جاناں نشاط (۹)

....

رکہ جان لینا یا جان دینا ہے کھیل' اس کا
سلام احقر نبی ﷺ کی حرمت کے پاسباں پر (۱۰)

....

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو قربان ہو گیا
عشاقِ مصطفیٰ ﷺ میں وہی مرد فرد ہے (۱۱)

ہر شعر کے ساتھ اگر اس میں موجود محاسنِ شعری کا بھی ذکر کیا جائے تو بات طویل ہو جائے گی' اس لیے محض اشعار نقل کرنے تک رہا جاتا ہے:

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے شہیدوں سے پوچھ لو
دیتے ہیں جان کیسے مسلماں حضور ﷺ پر (۱۲)

....

دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں فلک کی آنکھ کو
حفظِ ناموسِ رسولِ پاک ﷺ کے منظر بہت (۱۳)

''قطعاتِ نعت'' میں ''حفظِ ناموسِ نبی ﷺ'' کے موضوع پر شاعر کے گیارہ قطعات ملتے ہیں۔ پہلے تین قطعے دیکھیے:

داعیہ ہے دین پر جاں وار دینے کا مجھے
احترامِ سرورِ کونین ﷺ میرا دین ہے
آبرو و عزت و تکریمِ سرکارِ جہاں ﷺ
جانِ ایمان و یقیں ہے' عینِ میرا دین ہے

....

مٹ نہیں سکتے کبھی تم' مر نہیں سکتے کبھی
تم پہ غالب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے
دل میں روشن ہے اگر آقا ﷺ کی الفت کا چراغ

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کا داعیہ گر دل میں ہے

....

جس کو ہو ادراک ان کے مرتبے کا، حق یہ ہے
وہ مقدر کا سکندر ہے، وہ قسمت کا دھنی
ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرفراز
سرورِ کونین ﷺ کی حرمت پہ جس نے جان دی (۱۴)

راجا رشید محمود چونکہ صرف شاعر ہی نہیں، عالم دین بھی ہے، اس لیے اس کے کلام میں ایسی صورتیں بھی نظر آتی ہیں:

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جو بھی گستاخی کرے
وہ ہے کافر، قتل اس بدبخت کا واجب ہوا
ابن منذرؒ، فاسیؒ و حنبلؒ ہوں یا قاضی عیاضؒ
ذکر سب کرتے ہیں اس بارے میں اک اجماع کا

....

شانِ آقا ﷺ میں ہوا تنقیص کا جو مرتکب
دینِ قیم میں نہیں ہے اس کی توبہ بھی قبول
اس کی تفصیلات ہیں "اَلصَّارِمُ الْمَسْلُوْل" میں
ابن تیمیہ نے یوں کی ہے بیانِ شانِ رسول ﷺ (۱۵)

"مخمساتِ نعت" میں بھی جا بجا یہ مضمون منظوم ملتا ہے۔ مثلاً:

نام نبی ﷺ مٹانے جو اُٹھے تھے سو مٹے
گستاخ جو رسول ﷺ کے تھے، دیکھو لو مٹے
کیا مٹ سکے؟ بتاؤ تو، کہنے کو گو مٹے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جو مٹے
کیونکر نہ ہو اسی کی طرف پھر بقا کا رُخ

....

آقا ﷺ کا اُمتی ہے اگر، تو نشان دے

عاشق جو ہے نبی ﷺ کا، تو پھر امتحان دے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جان دے
اور جان کیا ہے، اپنا سبھی خاندان دے
الفت میں تو یہ سب جو ہے گا تو بات ہے

"مخمساتِ نعت" کا آخری (۵۰ واں) خمسہ اسی مضمون کا حامل ہے۔ اس کا آخری (پانچواں) بند ملاحظہ کیجیے:

یہ راز ہے کھلا ہوا اہلِ زمین پر
سب جانتے ہیں، فرض ہے کیا مومنین پر
یہ بات کیا رقم نہیں اپنی جبین پر
جانیں بھی وار سکتے ہیں ہم اپنے دین پر
اور دین ہے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ (۱۶)

"حرفِ نعت" کی ایک نعت بھی اسی مضمون سے متعلق ہے۔ مطلع اور مقطع نقل کرتا ہوں:

دل میں ہے اپنے الفتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
قائم کریں گے حرمتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
ہم جان وار سکتے ہیں محمود بے دریغ
کرتے ہوئے حفاظتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ (۱۷)

"منظومات" میں بارہ صفحات (صفحہ ۹۱ تا ۱۰۲) پر "مناقب شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ" ہیں۔ ایک نظم "شہیدانِ ناموسِ رسالت" کے دو اشعار حاضر ہیں:

شان ان کی بڑی، ان کا رتبہ بڑا، جو شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ ہیں
ان پہ لطف و کرم خاص اللہ کا، جو شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ ہیں
کیسی الفت نبھائی ہے سرکار ﷺ سے، کس محبت سے لپٹے ہیں وہ دار سے
پائیں گے خود پیمبر ﷺ سے اس کا صلہ، جو شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ ہیں

ان غازیانِ محبت کی الگ الگ منقبتوں کا ایک ایک شعر درج کرتا ہوں:

غازی علم الدینؒ:

باوجود معصیت لاہور جو مامون ہے
چتر داتاؒ کا ہے اس پہ سایہ علم الدینؒ کا

غازی مرید حسینؒ:

مار ڈالا نبی ﷺ کے شاتم کو
زندہ باد، اے میاں مرید حسینؒ

غازی میاں محمدؒ:

یہ قصرِ کفر و ضلالت آخر کو اب تزلزل میں آ گیا جو
میاں محمدؒ نے قتل شاید کیا چرن داس ڈوگرے کو

غازی عبدالرشید قاضیؒ:

سرکار تجھ سے خوش ہیں، اللہ تجھ سے راضی — عبدالرشید قاضی
فردا ترا ہے روشن، ضو بار تیرا ماضی — عبدالرشید قاضی

غازی عبدالقیومؒ:

نورِ نظر تھا عبداللہ کا آقا ﷺ کا شیدائی تھا
مرگ و زیست کا اک اک نکتہ اس پر حق نے کھول دیا

غازی محمد صدیق:

آ گیا فیروز پور سے پالا مل کو مارنے
قتل کر ڈالا اسے اس مردِ باکردار نے
آخر آخر منہ کی کھائی کفر کی یلغار نے
خواب میں یہ کام سونپا اس کو خود سرکار ﷺ نے
حکم کی تعمیل نے اس کا بڑھایا مرتبہ

غازی محمد عبداللہؒ:

ایک بے غیرت کہ بدقسمت بھی تھا، بے راہ بھی
پہلے تھا نورِ محمد، پھر وہ چچل سنگھ بنا
اور ڈھایا اک ستم، سرکار ﷺ کی توہین کی

کیوں نہ غازیؒ قتل کرتا اس کو ہو اس نے کیا

آپ دیکھ رہے ہیں کہ راجا رشید محمود نے ایسے محسنینِ ملت شہیدانِ ناموسِ حضور ﷺ کی منقبتیں کہی ہیں کہ آج تک کسی نے نہیں کہیں۔ کمال یہ ہے کہ منقبت میں پورا واقعہ بھی بیان کر دیا ہے۔ پھر یہ التزام بھی ہے کہ ہر منقبت کی ہیئت مختلف ہے، بحر مختلف ہے۔ آخر میں اس نے "سلمان رشدی کا قاتل" کے عنوان سے آزاد نظم کہی ہے:

"وہ ایک لمحہ
وہ وقت پر حکمران لمحہ
کہ جب عزیمت کی جرأت افزا منڈیر پر جھلملاتے دیپک
اگائیں گے روشنی کی فصلیں
دھنک سجے گی فضا میں ہر سو محافل رنگ و نور ہوں گی
زمانے بھر میں اُجالا ہو گا
اُجالا ہو گا سعادتوں کا
سعادتوں کا اُجالا ہو گا جسارتوں سے
جسارتیں
جو محبتوں کی نقیب ہوں گی
جو میرے آقا ﷺ کی عزتوں اور حرمتوں کا نشاں رہیں گی
جسارتیں جو علم اُٹھائیں گی حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا
جسارتیں جو گلا دبوچیں گی شاتمیت کا
اور
بے اصل رشدی ایسا خبیث اس لمحے مارا جائے گا
جراتوں کے، جسارتوں کے، عزیموں کے شناسا ہاتھوں سے
میرے ہاتھوں سے"(۱۸)۔

اس کے مختلف مجموعہ ہائے نعت میں بھی غازی علم الدین شہید کا ذکر ملتا ہے:

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ پر کتنے ذوق و شوق سے

غازی علم الدینؒ نے جان اپنی واری' واہ وا! (۱۹)

غازی علم الدینؒ ایسے اہلِ دل پھیلا گئے
مصطفیٰ ﷺ کے عشق کی ہر مرحلے میں روشنی (۲۰)

خاک پائے غازی علم الدینؒ پر قربان ہیں
منفعت خواہی میں دی قربانیاں کچھ بھی سہی (۲۱)

آپ نے ''سلمان رشدی کا قاتل'' پڑھی ہے۔ یہ لگن اس کے دل میں مستقل مقام رکھتی ہے:

اپنی جاں قربان کر دوں آپ کے ناموس پر
ہے یہی میری تڑپ' میری لگن شاہِ زمن ﷺ (۲۲)

سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس میں مروں
عزت مری یہی ہے' یہی میری آبرو

حفظ ناموسِ نبی ﷺ میں کاوشیں کرتے ہوئے
سچ ہے' میں بھی محرمِ رازِ بقا ہوتا گیا (۲۳)

زندگی کر دیں گے ہم ناموسِ احمد ﷺ پر نثار
ہم کہ ہیں زندہ بہ فیضانِ شہنشاہِ عرب (۲۴)

راجا رشید محمود نے' کہ وہ ماہنامہ ''نعت'' کا مدیرِ اعلیٰ بھی ہے'' ''شہیدانِ ناموسِ رسالت'' کے موضوع پر پانچ شمارے (جنوری تا مئی ۱۹۹۱ء۔ ۵۶۰ صفحات) شائع کیے۔ ان میں مجھ سے بھی مضامین لکھوائے۔ ''حفاظتِ ناموسِ حضور ﷺ'' اور ''شاتمِ سرکار ﷺ کی کوششیں اور مسلمان حکمران'' (۲۵)۔

ان پرچوں میں اس نے معرکۃ الآرا اداریے بھی لکھے۔ ''شہیدانِ ناموسِ رسالت'' (حصہ دوم) کے اداریے کی پہلی چند سطریں یہ تھیں:

''قصرِ تاریخ کے شکستہ حصوں میں راجپال' شردھانند' پالامل' سلمان رشدی اور

ان جیسے دوسرے بھوت پریت ہونکتے بھونکتے دکھائی دیتے ہیں۔

اس مخلوق کا سلسلہ نسب "حَمَّالَةَ الْحَطَبِ" اور "بَعْدَ ذَالِكَ زَنِيْم" کے کھنڈرات میں ملتا ہے:

اس نسل کے پھیلے ہوئے ہونٹوں اور لٹکتی ہوئی زبانوں کا انقطاع تاریخ کے ہر دور کی اہم ضرورت رہی ہے۔

تاریخ کے ہر عہد اور قصرِ تاریخ کے ہر حصے کی یہ اہم ضرورت' وقت پر متصرف کسی شخص نے پوری کر دکھائی......''

اپریل ۱۹۹۱ء کے شمارے (شہیدانِ ناموسِ رسالت حصہ چہارم) کے اداریے کی چند سطریں:

''شہیدانِ ناموسِ رسالت

جن کے ایثار پیشہ سراپا میں وہ خون پایا گیا جس کا گروپ غیرت ہے۔

یہ خون ان کی رگوں میں دوڑتا پھرتا اس لیے رہا کہ کسی کام آئے۔ غیرت گروپ کا یہ خون پہلے اچھلا اور بے غیرتی کے مجسموں کو دبوچ لیا۔ پھر ابلا اور شہادت کو گلے لگا لیا۔

خون کا غیرت گروپ...... دنیا کی عظمتیں جس کی حیثیت کے سامنے سرفگندہ بیٹھی ہیں اور عقبیٰ کی نعمتیں اس کے خیر مقدم کو سروقد کھڑی ہیں۔

مرحبا' غیرت گروپ' صد مرحبا!!''

مئی ۱۹۹۱ء کے اداریے کی پہلی چند سطریں پڑھیے:

''نعت صفحۂ قرطاس پر بھی رقم کی جاتی ہے اور دل کے کینوس پر بھی

نعت' بحور و قوافی کی پابندی سے بھی کہی جاتی ہے اور نثر کی رنگینیوں اور نیرنگیوں کے جلو میں بھی۔

نعت' دماغ میں موجود ذخیرہ الفاظ سے بھی بیان کی جاتی ہے اور دل کی لفظیات کے بل بوتے پر بھی۔

میں اور آپ' نعت کے حروف' الفاظ' تراکیب اور مصرعے روشنائی سے لکھتے ہیں۔

اور'

شہیدانِ ناموسِ رسالت نے مزرعِ نعت کی آبیاری اپنے خونِ پاک سے کی ہے۔
ہم نے مرغِ تخیل کو عروض کی قیود میں جکڑ کر...... اور انھوں نے طائرِ روح مقید کو آزاد کر کے نعت کے بند لکھے ہیں۔
ہم نے خیالات کی اڑان سے الفاظ کے نگینے جڑے ہیں انھوں نے خونِ قلب کے ترشح سے مصرع ہائے تر کی صورت دیکھی ہے"۔(۲۶)

حواشی

﴿۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۸ ﴿۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۹ ﴿۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۴﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۱ ﴿۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۵ ﴿۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۶۳ ﴿۹﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳۷ ﴿۱۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۵۱ ﴿۱۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۲ ﴿۱۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۵ ﴿۱۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۹ ﴿۱۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۴۱ ﴿۱۵﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۱۶﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۶۔۱۰۶۔۱۰۸ ﴿۱۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۰۹ ﴿۱۸﴾ منظومات۔ ص ۹۳ تا ۱۰۲ ﴿۱۹﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۶ ﴿۲۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲۱﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۲۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۷ ﴿۲۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۷۔۵۰ ﴿۲۴﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۶ ﴿۲۵﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ فروری ۱۹۹۱۔ ص ۲۲/مئی ۱۹۹۱۔ صفحہ ۷ تا ۳۳ (۲۶) نعت (ماہنامہ) لاہور۔ فروری ۱۹۹۱۔ ص ۲/اپریل ۱۹۹۱۔ ص ۲/مئی ۱۹۹۱۔ ص ۲

☆☆☆☆☆

حضور ﷺ کی نسبتوں کا ذکر

راجا رشید محمود نے نعتوں میں جابجا حضورِ اکرم ﷺ کے آباؤ اجداد، والدین کریمین، آلِ اطہار، صحابۂ کرام اور دیگر نسبتوں کا ذکر کیا ہے:

اجدادِ پاک:

ابنِ ہاشمؓ اے اولادِ عبدِ مناف!
آقا و مولا ﷺ عالی نسبؓ السلام! (۱)

....

رہا جہان میں اجدادِ پاک کا شہرہ
تھے عبداللہؓ والدؐ عبدِ مطلبؓ دادا
تمام جاننے والوں میں احترام تھا ان کا
جو ورثہ عظمتوں کا تھا حضور ﷺ تک پہنچا
ہر ایک اوج نصیب آپ ﷺ کے نسب کو ہے (۲)

والدینِ کریمینؓ:

بھیجا عبداللہؓ کے گھر میں رسولِ آخری ﷺ
جب خدائے پاک نے دُنیا کی چاہی بہتری (۳)

....

محمود التفاتِ خدا نے کیا مجھے
مداحِ والدینِ کریمینؓ مصطفیٰ (۴)

....

لطف و کرم کی کیجیے ہم پر بھی اک نظر
ماںؓ باپؓ آپ کے ہیں کریمین یا نبی ﷺ (۵)

درود پاک کے مستحق:

ہے درود آقا ﷺ پہ آبائے نبی ﷺ پہ آلؓ پہ
مستحق اس کا جو ہے تو خاندانِ مصطفیٰ ﷺ
ان کے آباؓ ان کی آل اولادؓ پہ بے حد درود

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے خانوادے کو سلام (۶)

درود آقا ﷺ کے آباؑ پر اور ان کی آلؓ پر بھیجو
ہے اس عزت کے قابل آپ ہی کا خانداں واحد (۷)

آلِ اطہار اور صحابۂ کرامؓ:

صحابہؓ اور آلِ مصطفیٰ ﷺ کا نام لیوا ہوں
بروزِ حشر لوگو میرے ساتھی یہ حوالے ہیں

جو اہلِ بیتؓ آقا تھے، صحابہؓ تھے جو حضرت ﷺ کے
انھوں نے عظمتیں پائیں مرے آقا ﷺ کی قربت سے (۸)

آلؓ آپ ﷺ کی ہے آیۂ تطہیر کی امیں
ہر اک صحابیؓ آپ ﷺ کا قدسی صفات ہے (۹)

محترم کیسے نہ ہو آب و ہوا اس شہر کی
آلؓ و اصحابؓ نبی ﷺ کا گھر رہا وہ شہر پاک

آل و صحابہ کی نبی جب سے قیام گاہ
رشکِ بہشت تب سے ہوئی جنت البقیع

ہیں جہاں آرام فرما آلؓ بھی، اصحابؓ بھی
ہے وہ پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک، شہرِ محترم

یہاں آرام فرما آلؓ و اصحابِ پیمبر ﷺ ہیں
یہیں آقا ﷺ کا ہے روضۂ ادب گاہِ محبت ہے (۱۰)

رہا ہے محکم و دائم تعلقِ خاطر
نبی ﷺ کی آلؓ نے اصحابِ باصفاؓ سے مجھے

وابستگیٔ دامنِ آلِ رسول ﷺ نے
پابندِ ذوقِ الفتِ اصحابؓ کر دیا

حسینؓ کا ہو، حسنؓ کا ہو یا اُسامہؓ کا

پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ نام پیش کرو (۱۱)

اہلِ بیتِ کرامؓ:

شعورِ حرف ملا پنجتنؓ کے صدقے میں
ثنا نہ کیسے کروں گا میں اس گھرانے کی

خانوادے کی جنابِ سرورِ کونین ﷺ کے
سطحِ ادراک و تخیل سے ہے عظمت ماورا (۱۲)

درود پاک پر ساتھ اپنے استحقاق فرمایا
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی آل اور عترتؓ پر (۱۳)

بجا کہا کہ ہمارے درود کے حق دار
نبی ﷺ اور ان کے بھی خاندان والے ہیں (۱۴)

جو ہوا عترتِ آقا ﷺ کے سفینے پہ سوار
کس لیے لائے گا خاطر میں وہ منجدھاروں کو (۱۵)

عزیزو! سیّدہ زہراؓ کا واسطہ دے کر
نبی ﷺ کے سامنے دستِ طلب کو پھیلاؤ (۱۶)

جو جو بھی کی ہے آپ کی دہلیز پر دعا
مقبول کیجے صدقۂ سبطینؓ یا نبی ﷺ (۱۷)

اُمّہاتُ المؤمنین:

راجا رشید محمود کے مجموعۂ کلام "منظومات" میں ۱۳ اشعار کی ایک منقبت اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی ہے۔ جن اشعار میں ہماری ماؤں کے نام ہیں وہ دیکھیے:

عائشہؓ ہوں یا خدیجہؓ ہوں کہ ہوں بنتِ جحشؓ
خاتمِ حق کی نگینیں ہیں اُمّہات المؤمنینؓ
صفیہؓ و امِ حبیبہؓ، امِ سلمہؓ، ماریہؓ

ایک صادق کی امیں ہیں اُمہات المومنینؓ
ہوں جویریہؓ کہ زینبؓ، سودہؓ یا میمونہؓ ہوں
سب کی سب جنت مکیں ہیں اُمہات المومنینؓ
بنتِ حارثؓ ہوں کہ حفصہؓ یا ساری آپ ﷺ کی
سارے عالم سے حسیں ہیں اُمہات المومنینؓ (۱۸)

اس کے علاوہ حضرت خدیجہؓ کی ایک اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی دو منقبتیں ''منظومات'' میں شامل ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ قیامت تک کے لیے حضور اکرم ﷺ کی قیام گاہ ہے' اس حوالے سے شاعرِ نعت نے لکھا:

عائشہؓ کے گھر بڑے سرکار ﷺ آئے پیر کو
آخری ہفتہ اسی حجرے میں گزرا آپ ﷺ کا
آخری ہفتہ تو کیا' اب پورے چودہ سو برس
ہو چکے ہیں جب سے یہ حجرہ ہے حجرہ آپ ﷺ کا (۱۹)

ہماری ماںؓ کا مقام رفیع کیا کہنا
کہ ان کا حجرۂ انور حضور ﷺ کا گھر ہے (۲۰)

صحابۂ کرامؓ:

ہمارے واسطے ہے ذکر ان کا باعثِ رحمت
جنھوں نے آپ کو آنکھوں سے دیکھا یا رسول اللہ ﷺ (۲۱)

عظمتِ اصحابؓ پیغمبر ﷺ کو کیا جانے کوئی
جب سراپائے پیمبر ﷺ ان کا تھا دیکھا ہوا (۲۲)

صحابہؓ کی اگر تم جاں نثاریاں دیکھو
تو ان کے ذوقِ وفا کو سلام پہنچانا (۲۳)

صحابہؓ سے محمود منقول پائیں

عدد و مقال سلام پیمبر ﷺ (۲۴)

ان سے خلاقِ جہاں کی ذات بھی خوش ہو گئی
خوش ہوئی جن محترم افراد سے ذاتِ نبی ﷺ (۲۵)

یہاں قرآنی اعلان "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" کی طرف اشارہ ہے۔ اگلے اشعار میں "اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ" کی حدیث کا ذکر ہے:

رسول اللہ ﷺ ہیں بے شک ہدایت کے مہ کامل
صحابیؓ ہے جو ان کا اخترِ تابانِ طیبہ ہے
(۲۶)

صحابہؓ ان کے ہدایت کے نجم کہلائے
جنھوں نے چھوڑی نہ ماہِ تمام ﷺ کی چوکھٹ (۲۷)

کہے قرآن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ
ملا جن کو مقامِ آشنائی (۲۸)

''منظومات'' میں خلفائے راشدین۔ حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت علیؓ' حضرت امام حسینؓ' حضرت بلالؓ' حضرت حسان رضی اللہ عنھم اور امہات المومنینؓ' حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھن کے مناقب ہیں (۲۹) اس کتاب کے علاوہ دوسرے مجموعہ ہائے نعت میں خلفائے راشدین (۳۰) حضرات شیخین (۳۱) حضرت ابوذرؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت ابو ہریرہ (۳۲) حضرت بلالؓ (۳۳) حضرت عمار یاسرؓ (۳۴) حضرت زاہر بن حرام (۳۵) حضرت امیر حمزہ (۳۶) حضرت سلمہ بن اکوع (۳۷) حضرت حسانؓ (۳۸) حضرت حسان کے ساتھ حضرت کعب بن زُہیر (۳۹) حضرت حسان اور حضرت کعب کے ساتھ حضرت عبداللہ بن رواحہ (۴۰) حضرت کعب بن زہیر (۴۱) حضرت صہیب و بلال کے ساتھ حضرت اویس قرنی (۴۲) اور حضرت اویس (۴۳) رضی اللہ عنھم کا ذکرِ خیر ملتا ہے۔ نیز ''ورفعنا لک ذکرک'' کی ایک نعت میں حضرت ابوبکرؓ' عثمان غنیؓ' ابوعبیدہؓ' بوترابؓ' خالد بن ولیدؓ' فاروقِ اعظمؓ' بلالؓ' ابوذر غفاریؓ' عمار یاسرؓ' حسان بن ثابت اور صہیب رومی رضی اللہ عنھم کا ذکر ہے (۴۴) اور ''قطعاتِ نعت'' میں ابومحذورہ

خُبیبؓ‘ خالد بن ولیدؓ‘ قیس بن سعد بن عُبادہؓ‘ عبداللہ ابن عمرؓ‘ امّ معبدؓ‘ ابنِ عازبؓ‘ ہندؓ‘ علی المرتضیٰؓ‘ عبداللہ بن رواحہؓ‘ حسان بن ثابتؓ‘ کعب بن زُہیرؓ‘ عمروؓ ابن العاصؓ‘ زید بن حارثؓ‘ اُسامہ بن زیدؓ‘ عامر ابن فہیرہؓ‘ عمیرؓ‘ حسینؓ ابن مخرمہؓ‘ ابوبکرؓ‘ عمر رضی اللہ عنہم کے واقعات نظم کیے گئے ہیں (۴۵)۔

"منظومات" کے ایک مسدس میں اجدادِ کرام‘ آلِ اطہار‘ صحابۂ کرام کے مجموعی ذکر کے علاوہ حضرت حمزہؓ‘ حضرت عباسؓ‘ حضرت ابوطالب کے ساتھ امہات المومنینؓ‘ حضرت فاطمہ بنتِ اسد (رضاعی ماں) اُمّ ہانیؓ (چچازاد بہن) اور صفیہؓ (پھوپھی) کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

سرور کونین ﷺ کی ایک ایک نسبت کو سلام (۴۶)

راجا رشید محمود نسبت کا بہت قائل ہے اور حضور اکرم ﷺ کی سب نسبتوں کا سلام خواں ہے:

قابلِ صد احترام اپنے لیے ہیں نسبتیں
میرے آقا مصطفیٰ ﷺ کے سارے پیاروں کو سلام
جو ان کی بیویاں‘ اولادؓ‘ عترت اور صحابہؓ ہیں
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ایک ایک نسبت پر
نبی ﷺ کی نسبتیں ساری سکینت کی علامت ہیں
بھلائی چاہے تو اپنے کو تو منسوب نسبت کر (۴۷)

دنیا میں جب کہیں بھی ضرورت پڑی ہمیں
سب نسبتیں حضور ﷺ کی بھی ہو گئیں شفیع
چچاؓ‘ ازواجؓ‘ اماںؓ‘ پھوپھیاں اور بیٹیاں ساری
محبت ہے مجھے سرکار ﷺ کی ایک ایک نسبت سے (۴۸)

ایک شعر میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت غوثِ اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری کی خواہش بھی کی ہے:

طیبہ سے پہلے پہنچتا شام یا بغداد تک
میری خواہش بھی اگر ہو جاتی پوری ایک آدھ (۴۹)

درگاہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تک رسائی کی تمنا تو منقبتِ بلالؓ میں بھی ہے:

ایسا کبھی ہو کاش کہ طیبہ سے پیشتر
جا کر دمشق دیکھ لوں تربت بلالؓ کی (۵۰)

حواشی

﴿۱﴾ اشعارِ نعت ص ۵۰ ﴿۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۰ ﴿۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۵۴ ﴿۴﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۱‘ ۹۳ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۸ ﴿۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۱۔ ۹۳ ﴿۷﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۲ ﴿۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۵۔ ص ۳۶ ﴿۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۱۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۵‘ ۱۰۵‘ ۱۲۱‘ ۴۱ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۹‘ ۴۴‘ ۱۰۵ ﴿۱۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۱۔ ۵۳ ﴿۱۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۰ ﴿۱۴﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۴۴ ﴿۱۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۳۹ ﴿۱۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۴ ﴿۱۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۹ ﴿۱۸﴾ منظومات۔ ص ۳۵ تا ۴۹ ﴿۱۹﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۱۰۹ ﴿۲۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۴۷ ﴿۲۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۹۹ ﴿۲۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱۲ ﴿۲۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۷۹ ﴿۲۴﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۹۳ ﴿۲۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۳ ﴿۲۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۹ ﴿۲۷﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۴ ﴿۲۸﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۳ ﴿۲۹﴾ منظومات۔ ص ۳۳ تا ۲۰ ﴿۳۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۷۔ ۸۵ ﴿۳۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۶ ﴿۳۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۳ شہرِ کرم۔ ص ۴۴۔ ۴۷۔ ۷۰ سلامِ ارادت۔ ص ۴۷۔ ۷۱ مدیحِ سرکار۔ ص ۳۰۔ ۵۷۔ ۷۵۔ ۱۰۷ ﴿۳۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۴ ﴿۳۳﴾ نعت (مجموعۂ نعت) نعت نمبر ۸۔ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹۴ (حضرت بلالؓ کے ساتھ حضرت صہیبؓ کا ذکر۔ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۷) ﴿۳۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۳۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۱ ﴿۳۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۲ ﴿۳۷﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۲ ﴿۳۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۵۔ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳‘ ۱۵‘ ۲۲۔ سلامِ ارادت۔ ص ۴۴) نعت۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۸ ﴿۳۹﴾ نعت نمبر ۲۳۔ ۵۱/ سلامِ ارادت۔ ص ۴۵ ﴿۴۰﴾ نعت نمبر ۳۰ ﴿۴۱﴾ نعت نمبر ۱۰‘ ۲۱‘ ۴۵ ﴿۴۲﴾ نعت۔ نعت نمبر ۸ ﴿۴۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۵/ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۴۴﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۵ ﴿۴۵﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۵۳۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰ ﴿۴۶﴾ منظومات۔ ص ۳۱ ﴿۴۷﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۶۰۔ ۴۰۔ ۴۷ ﴿۴۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۷۰۔ ۳۶ ﴿۴۹﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹۲ ﴿۵۰﴾ منظومات۔ ص ۵۵

☆☆☆☆☆

انبیاءِ سابقہؑ سے تقابل

انبیاء سابقہ (علیہم السلام) پر حضور اکرم ﷺ کی فوقیت اور افضلیت تو مسلم ہے کہ یہ عہد میثاق سے بھی ظاہر ہے بشارتوں سے بھی متحقق ہوتی ہے ان کی دعاؤں سے بھی جھلکتی ہے اور قرآن پاک کے تیسرے پارے کے آغاز سے بھی واضح ہے۔ لیکن عام طور پر شعراء کرام (اور بعض نہایت اہم اور بے حد قابل احترام نعت گو بھی) اس انداز میں اس موضوع کو باندھتے ہیں کہ دیگر انبیاء و رسل (علیہم السلام) کی توہین سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس معاملے میں بھی شاعرِ نعت راجا رشید محمود نسبتاً بہت محتاط نظر آ رہا ہے۔

روز میثاق سے پیمبر ﷺ کے
انبیاء سارے ہو چکے تاج

....

ہر سے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا
رسول آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے (۱)

....

مرسلوں میں کوئی بھی خیر البشر ﷺ ایسا نہ تھا
مرتبہ ان سب کا اعلیٰ تھا، مگر ایسا نہ تھا

....

شاخِ تخلیق نبوت پہ کھلے گل لاکھوں
ان میں اک ایک سے بڑھ کر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
باعثِ خلقتِ ہستی ہے فقط آپ کی ذات
سب رسولوں میں قد آور ہیں رسولِ اکرم (۲)

نعت گو شعرا نے جہاں کہیں نام لے کر کسی نبی (علیہ السلام) کا ذکر کیا ہے وہاں اس تقابل سے کچھ نامناسب سی صورت حال پیدا کی ہے مگر راجا رشید محمود وہاں بھی کسی حد تک احتیاط سے کام لیتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس نے حمدِ خداوندی میں کہا:

تو نے سرکار دو عالم ﷺ میں انھیں یکجا کیا
وہ خصائص جو تھے نوحؑ و عیسیٰؑ و الیاسؑ میں (۳)

شعرا کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور سرتاج الانبیاء نبی الانبیاء ﷺ کے مشترکہ تذکرے میں تقابل کی صورتیں زیادہ غیر محتاط نظر آتی ہیں۔ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال تک نے کہہ دیا:

ناز تھا حضرت موسیٰ کو یدِ بیضا پہ
سو تجلی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا

اس موضوع پر راجا رشید محمود کے تین شعر دیکھیے:

اگلوں میں صرف ایک نبی طور تک گیا
خلوت تک گئے تو گئے مصطفیٰ ﷺ فقط (۴)

....

ملنے کو لامکاں پہ گئے عینِ ذات سے
آقا ﷺ کو انعکاسِ تجلا سے کیا غرض

....

اوجِ قدوم سرورِ دیں ﷺ کا کہاں جواب
اپنی جگہ ہیں گو یدِ بیضا کی عظمتیں (۵)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مضمون ادا کرتے ہوئے بھی شاعرِ نعت کا قلم نسبتاً محتاط رہا ہے اور یہ قابلِ تقلید صورت ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۴۳۔۴۷ ﴿۲﴾ منظومات۔ص ۱۲۔۶ ﴿۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ص ۱۳
﴿۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ص ۸۸ ﴿۵﴾ حدیث شوق۔ص ۱۳۲۔۵۷

☆☆☆☆☆

ذکرِ حرمین

راجا رشید محمود ۲۰۰۳ تک پندرہ مرتبہ زیارتِ حرمین کے لیے جا چکا ہے۔ اس لیے اس کی نعت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جلال و جبروت کے شہر سے بھی جمال و درگزر کے شہر کی تعریف نسبتاً زیادہ ہے۔ اس باب میں ہم اس کے چند ایسے شعر پیش کرتے ہیں جن میں ان دونوں شہروں کا تذکرہ ہے۔

سوائے شہرِ پیمبر ﷺ، سوائے شہرِ اللہ
ہر ایک شہر ہے بے شبہ بے نشانِ قلیب

یہ دل نہ کس لیے آباد و شاد کام رہے
بسا جو اس میں ہے، مکہ ہے یا مدینہ ہے (۱)

مجھے بھولا نہ کعبے میں بھی طیبہ
مرا ذوقِ وفا کیا پوچھتے ہو

ہوں روبروئے قبلہ بھی، نیت بھی ہے درست
پڑھتا ہوں دل میں رکھ کے مدینہ کو میں نماز (۲)

جادۂ محبت ہے شہرِ خالق و مالک
میری منزلِ الفت طابۂ مقدس ہے

قائلِ محبت ہے، صرف جو گیا مکہ
جو مدینے تک پہنچا، قائلِ محبت ہے

تعظیم کا سبق دیا بطحا کی خاک نے
طیبہ کی سرزمیں نے دیا اک سرور و کیف (۳)

مکہ سے افضل بہر عنوان ہے شہرِ نبی ﷺ

میں نے باور کر لیا عشاق کا یہ اجتہاد

شاداب ہے مدینہ وصلِ نبی ﷺ کے باعث
ہے ہجر پوش کعبہ، اس میں نہیں ہے شبہ (۴)

مدینہ دیکھ لیا، مکہ کی زیارت کی
نظیر اس کی جہاں میں، نہ کوئی اس کی مثال
سیاہ کعبہ ہے تو سبز قبۂ اقدس
زمیں کے چہرے پہ آئے نظر بھی دو خال (۵)

گیا ہوں بار بار یوں تو مکۂ مکرمہ
مدینۃ الرسول ﷺ پر مدینۃ الرسول ﷺ ہے

محمود کئی بار میں حرمین گیا ہوں
کعبہ بھی ہے بے مثل، مگر مسکنِ سرکار ﷺ! (۶)

کعبے کے سر پہ، طیبہ کی جانب کو رُخ کیے
میزاب کا ہے حسنِ تجلا سلام کو (۷)

آخری شعر کی وضاحت میں شاعرِ نعت نے مجھے بتایا کہ کعبۃ اللہ کی چھت پر جو پرنالہ ہے، میزابِ زر یا میزابِ رحمت۔ اس کا رُخ مدینۂ طیبہ کی طرف ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۸۔ ۱۲۲ ﴿۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۴-۵۵ ﴿۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۵۵۔۵۸۔۶۷ ﴿۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۷۹-۱۰۳ ﴿۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۵۰-۲۳ ﴿۷﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸

☆☆☆☆☆

حرمِ نبوی ﷺ کے مقامات

شاعرِ نعت کا ایک تخصص یہ بھی ہے کہ اس کے کلام میں اخلاص و محبت کی زبان میں حرمِ نبوی ﷺ کے مختلف مقامات کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے قارئین جانتے ہیں کہ اس حوالے سے بھی اس کی انفرادیت مسلم ہے۔ حرمِ طیبہ کی وسعت کا ذکر دیکھیے:

اب اس میں پورا شہر منور سا گیا
سرکار ﷺ کا حرم جو بہ وسعت مآب ہے (۱)

....

جو عہدِ پیمبر ﷺ میں تھیں، وہ تنگ تھیں گلیاں
اب تو ہیں کھلے کوچہ و بازارِ نبی ﷺ کے

....

قدیم طیبہ تو اب بن گیا حسیں مسجد
وسیع تا حدِ ارضِ قبا مدینہ ہے (۲)

قبا کا ذکر آیا ہے تو بتاتا چلوں کہ راجا رشید محمود ہر بار کی حاضری پر کوشش کرتا ہے کہ ہر روز فجر کی نماز کے بعد پیدل مسجد قبا (اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى) جائے، وہاں دو نفل تحیۃ المسجد کے، دو نفل عمرے کی نیت سے اور دو نفل شکرانے کے طور پر ادا کرے اور کبھی پیدل اور کبھی کسی ٹیکسی میں واپس پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ جانے والوں میں سے بعض نے اس کی عادت کا ذکر کیا اور میں نے خود اس سے بھی تصدیق کرائی۔ وہ اپنی اس سعادت کا ذکر شعر میں بھی کرتا ہے:

میں پیش کرتا چلا جا رہا تھا طیبہ میں
حرم سے تا بہ قبا ہدیہ درود و سلام

....

محمود شہرِ پاک میں صلِ علیٰ کے ساتھ
کرتا تھا بعدِ فجر میں پیدل قبا کا رُخ (۳)

....

مسجد سے پیروی نبی ﷺ کر کے بعدِ فجر
پاتا تھا روز تا بہ قبا اک سرور و کیف (۴)

قبا کے ذکر کے بعد جبلِ احد کا ذکر چاہیے کیونکہ ارشادِ حضور ﷺ کے بموجب اس

پہاڑ کو حضور ﷺ سے اور آپ ﷺ کو اس پہاڑ سے محبت ہے۔ اسے جنت کا پہاڑ بھی فرمایا گیا۔ رشید محمود کہتا ہے:

جن سے الفت ہے نبی ﷺ کو جن کو الفت ان سے ہے
ایسے ہر پتھر کا شہرِ پاک، شہرِ محترم

....

احد سرکار ﷺ کا محبوب بھی ہے اور محب بھی ہے
محبت کیوں نہ ہو آخر مجھے کہسارِ آقا ﷺ سے

....

احجارِ احد میرے تخیل میں بسے ہیں
کیوں ذہن میں آئے مہ و اختر کا تصور (۵)

"شہرِ کرم" میں پوری ایک نعت اس مقدس پہاڑ کی شان میں ہے۔ مطلع ہے:

رحمت نہ ہو کیوں لاتعدٗ جبلِ احد کی بات ہے
اللہ! اللہ الصمد! جبلِ احد کی بات ہے (۶)

جبلِ احد کے دامن میں، جہاں میدانِ احد لگا تھا، سید الشہدا امیر حمزہ، مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن جحش کے علاوہ ستر شہید صحابہ رضی اللہ عنھم تشریف فرما ہیں۔ رشید کہتا ہے:

آؤ تو کئی بار احد دیکھنے آؤ
سندیسا ہے یہ مصعبؓ و حمزہؓ کی طرف سے (۷)

راجا رشید محمود نے مجھے بتایا کہ بارگاہِ شہداءِ احد کے پیچھے وہ مقام ہے جہاں حضور اکرم ﷺ زخمی حالت میں آرام فرما ہوئے۔ اس مقام سے پہلے احد کی چڑھائی شروع ہوتے ہی وہ پتھر تھا جہاں حضور حبیبِ خالق ﷺ کچھ دیر بیٹھے تھے۔ رشید محمود نے وہ پتھر تو نہیں دیکھا کہ وہ کھود کر نکال دیا گیا تھا اور وہاں گڑھا تھا۔ البتہ اس نے اس پتھر کی زیارت کی جہاں حضور ﷺ نے ٹیک لگائی تھی، وہاں سرِ مبارک کا نشان موجود تھا۔ (اب کئی برسوں سے اس طرف جانے پر بھی پابندی ہے)

جس پہ میرے آقا ﷺ کا خوں جما، قدم آئے
ایسا میں نے دیکھا ہے بر سرِ زمیں پتھر

پاؤں جس پہ رکھا تھا، سر کو ٹیک دی جس سے
مَس ہوئے جو آقا ﷺ سے، بن گئے نگیں پتھر (۸)

مدینہ منورہ میں غزوہ خندق کے موقع پر جہاں سالاروں کے خیمے تھے، وہاں ترکوں نے مسجدیں بنوادیں تھیں۔ یہ تعداد میں سات تھیں۔ اب کم ہو کر صرف چار رہ گئی ہیں۔ ان مسجدوں کے ذکر میں بھی شاعرِ نعت نے ایک نعت کہی (۹۔ اشعار) جس میں ان مسجدوں کی ساری تفصیلات بھی آ گئی ہیں اور یہ حقیقت بھی کہ چار ہی مسجدیں باقی رہ جائیں گی ("شہرِ کرم" ۱۹۹۶ میں چھپی تھی)۔ نظم کا پہلا شعر ہے:

غزوہ احزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے
واں بنائیں ترکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں (۹)

مدینہ پاک کے بعض کنوؤں کا ذکر دیکھیے:

بیر ناقہ کا شفا بخش پیا ہے پانی
جس کی رکھتا ہی رہا چشمہ حیواں خواہش

....

بیر ناقہ، بیر عثمانؓ و علیؓ کا شہر ہے
صاحبِ کوثر ﷺ کا شہر پاک شہر محترم (۱۰)

روضہ حضور ﷺ پر ایک پوری نعت ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے:

اندر تو مصطفیٰ ﷺ ہیں یا کبریا کے جلوے
ہم دیکھتے ہیں باہر وہ روضہ مقدس (۱۱)

روضہ سرکار ﷺ کے اندر کے حوالے سے دو شعر دیکھیے:

ہماری ماںؓ کا مقام رفیع کیا کہنا
کہ ان کا حجرہ انور حضور ﷺ کا گھر ہے
مرے لبوں پہ نہ شیخینؓ کا ہو کیسے ذکر
جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضور ﷺ کا گھر ہے (۱۲)

گنبدِ خضرا کا ذکرِ پاک تو رشید محمود کی قریباً ہر نعت میں ہے۔ چند اشعار پڑھیے:

پھر دل کا تقاضا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد
ہر سال دیکھنا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد (۱۳)

....

رسولِ پاک ﷺ کے روضے کا خوشنما گنبد
ہے گویا کشتی اُمت پہ بادبانِ شکیب

....

جب پہلی نظر قبہ خضرا پہ پڑی تھی
محسوس ہوا، بڑھ گئی آنکھوں کی ضیا کچھ

....

رسولِ پاک ﷺ کا سرسبز قبہ
اسے کہتے ہیں ایوانِ محبت (۱۴)

....

مرے سرکار ﷺ کے گنبد نے بخشا
جہاں کو خوش نمائی کا تصور (۱۵)

ہم حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ کی جو تصویریں دیکھتے ہیں، ان میں قبہ خضرا کے ساتھ جو منار ہے، اُسے منارِ نور کہتے ہیں۔ رشید محمود تشبیہوں کے چکر میں نہیں پڑتا لیکن یہاں اس نے یہ رنگ بھی برتا ہے:

طرہ کلف زدہ ہے مینار پاک ان کا
آقا ﷺ کا سبز گنبد گویا کلاہ طیبہ

....

سر کشیدہ ہے منارِ نور طرے کی طرح
گنبدِ خضرا ہے دستارِ رفیع المرتبت (۱۶)

باب السلام اور اس کے ساتھ موجود منارِ رحمت کا نظارہ کیجیے:

وہ ہے باب السلام آنکھوں کے آگے
اسی احساس سے بیٹھا اُٹھا ہوں

....

رہے گا پرچم امن و سلامتی سر پر
جو ہاتھ آئے گی باب السلام کی چوکھٹ (۱۷)

نظر مینار رحمت پر جمی ہے
ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو (۱۸)

دو حضور ﷺ پر "شہر کرم" میں دو نعتیں ہیں۔ ایک ایک شعر حاضر ہے:

جو شے بھی ہے، سرکار ﷺ کی دہلیز سے مانگو
معمورہ بہبود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

....

یہ امن عام کی ہے، احترام کی چوکھٹ
نہ مجھ سے چھوٹے گی خیر الانام ﷺ کی چوکھٹ (۱۹)

بابِ جبریل اور صفہ کے نظاروں سے استفادہ کیجیے:

بابِ جبریل و منار و گنبدِ خضرائے پاک
اس حسیں منظر کا شہرِ پاک شہرِ محترم (۲۰)

....

صفہ میں حسنِ تخیل تھا الگ اک اک سے
بابِ جبریل پہ جذبات جدا رکھے ہیں (۲۱)

....

کھڑے ہو کے صفہ پہ، آنکھوں کے نم سے
معاصی کے سارے ہی دفتر بھگوتے

....

درود پڑھنے میں جو کیف سا ہے صفہ میں
وہ رنگِ بزم کسی محفلِ طرب میں نہیں

....

سرور و کیف بھی پایا ادھر مقام ملا
چبوترے پہ ہُوا مَیں جو جبہ سا آخر (۲۲)

....

وہ کیفیت بتا نہ سکوں گا کسی کو میں
صفہ میں آ کے بیٹھ گیا جب میں قبلہ رو (۲۳)

میری تو ابھی تک حاضری نہیں ہوئی حضور اکرم ﷺ نعت و سیرت کے سلسلے میں

کیے گئے میرے کام کو شرف پذیرائی بخشیں تو مجھے بھی حاضری کی سعادت سے بہرہ ور کردیں۔ رشید محمود نے مجھے بتایا ہے کہ صفہ یا اس سے ذرا آگے محراب تہجد میں قبلہ رو بیٹھیں تو حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ بھی سامنے ہوتی ہے۔ محراب تہجد پر بھی رشید نے پوری ایک نعت کہی ہے۔ دو شعر دیکھیے:

حضوری کے نشے اور قرب کے وہ کیف زا منظر
یہاں جیسے صفہ میں، ہیں ویسے محراب تہجد میں
مقامات "رفعنا" کے ہزاروں دلکشا جلوے
نگاہیں بند کر کے دیکھے محراب تہجد میں (۲۴)

سلام کا ایک شعر بھی حاضر ہے:

دیکھئے مقبولِ خدا و مصطفیٰ ﷺ کیسا ہوا
پیشِ محرابِ تہجد جبہ ساؤں کا سلام (۲۵)

ہمارے آقا حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ رشید محمود نے ریاض الجنہ کی تعریف میں بھی ایک نعت کہی ہے۔ ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

محرابِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور اسطوانے بھی ہیں
خوش بخت ہے وہ، جس نے دیکھا ریاضِ جنہ (۲۶)

ایک اسطوانے (حنانہ) کا ذکر اس نے یوں کیا ہے:

بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حالِ زبوں رو کر
کہ اعزاز ان سے پا بیٹھا نہیں کیا کیا ستوں رو کر (۲۷)

"مواجہہ" کو نعت گو شعرا مواجہ یا مواجے لکھے جا رہے ہیں لیکن شاعر نعت اپنے آقا حضور ﷺ کا ذکرِ مقدس ہر لحاظ سے چوکس رہ کر کرتا ہے۔ ایک مکمل نعت کے دو شعر دیکھیں:

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہ کے
جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مواجہ کے

ہر دل دھڑک رہا ہے' سرکار ﷺ سامنے ہیں
ہر چشم چشم نم ہے آگے مواجہ کے (۲۸)

حضور اقدس ﷺ کے چہرہ پاک کی سمت کا مزید ذکر کیجیے:

مواجہ ہے' یہاں پر نظر نہیں اٹھتی
یہ لاڈلی ہے' نبی ﷺ کا ہے سامنا آخر

مواجہ میں جو ملتا ہے چند لمحوں میں
سرور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں (۲۹)

مواجہ پہ تمھاری اگر رسائی ہو
درود پڑھنا' نگاہوں کو بھی جھکا رکھنا

مری نگاہ میں تو یہ بھی اک قرینہ ہے
مواجہ پہ لگی ہے قطار، پابندی (۳۰)

مواجہ پہ جا باب بقیع کے اندر
وہاں پہنچ کے تو آرام سے پکار ''سلام'' (۳۱)

ہے مواجہ آگے' میں کھڑا ہوں دم سادھے
حبس دم کی مشق اپنی اس جگہ پہ کام آئی (۳۲)

بارگاہ مصطفوی ﷺ کی جالیوں پر بھی ایک مکمل نعت کہی گئی ہے جس کے ایک شعر میں 'جالیوں کو چومنے' کے مضمون کی اپنے ذوق کے لحاظ سے تردید و تغلیط کی گئی:

جو سمجھ لے فرق اس در کا' اور اپنی ذات کا
چوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں (۳۳)

راجا رشید محمود نے مجھے مختلف تصویریں دکھا کر بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کے دربار پُر انوار کے ایک طرف صفہ و محراب تہجد ہے۔ دوسری طرف ریاض الجنۃ' تیسری جانب مواجہ شریف اور چوتھی سمت قدمین پاک ہیں۔ وہ قدمین حضور (ﷺ) میں حاضری کو اپنی معراج

تصور کرتا ہے اس لیے اس نے اس مقام عرش منزل کی تعریف میں تین نعتیں اور بے شمار اشعار کہے ہیں۔ چند اشعار نقل کرتا ہے:

گنبد کے سائے میں تم جب رو بہ قبلہ ہو گے
دائیں طرف کو دیکھو' سرکار ﷺ کے قدم ہیں

مسجد نبوی ﷺ کے ہر گوشے میں طرفہ لطف ہے
پر جو ملتے ہیں مزے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف!

قدموں میں ان کے بیٹھ کے' پڑھتا رہوں درود
مجھ کو عطا ہو میرے خدا اک سرور و کیف

لگتا ہے قدم میرے گئے ہفت فلک تک
آتا ہے جو قدمین کے منظر کا تصور

وہ پاتے نبی ﷺ کے لبوں کا تبسم
جو خوش بخت قدمین میں آ کے روتے (۳۴)

''مشہر کرم'' کے علاوہ دیگر مجموعہ ہائے نعت کے چند شعر بھی قارئین کے ذوق محبت کی نذر کرتا ہوں:

میں جتنی بار بھی قدمین کی معراج پاؤں گا
نکالوں گا وہاں پر اپنا سوز اندروں رو کر (۳۵)

قدمین مصطفیٰ ﷺ میں یہ دیکھو' کھڑے ہوئے
ہیں دست بستہ اہل تولّا سلام کو (۳۶)

قدمین میں جس وقت کھڑا ہوں گا ادب سے
خاموش نگاہوں سے عجب نعت کہوں گا (۳۷)

آنکھیں اٹھتی ہی نہیں ہیں فرش سے' قدمین' میں
دیتے ہیں مژگاں سے یوں جھاڑو' خدا کا شکر ہے

مجھے سرشاریوں نے جانے کس دنیا میں پہنچایا
کھڑا تھا ساکت و صامت میں جب قدمین سرور ﷺ میں (۳۸)

الطاف مصطفی ﷺ کے دیکھے عجب نظارے
قدمین میں جو آئے رہ کر مودبانہ (۳۹)

دیکھ لیں سرکار والا ﷺ آپ کے قدمین میں
سب سے پیچھے ہے کھڑا محمود بھی بہرِ سلام (۴۰)

جنت البقیع وہ قبرستان ہے جس کے بارے میں پہلی بار راجا رشید محمود نے یہ انکشاف کیا کہ وہ اس طرف ہے جدھر حضور ﷺ کے قدمین شریفین ہیں۔ 'منشورِ کرم' میں پوری ایک نعت اس کی مدحت میں ہے:

اس سے بھی ہو رہا ہے تعین مقام کا
قدمین مصطفی ﷺ میں ہی جنت البقیع

شاعرِ نعت نے مدینہ منورہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کی طلب اتنی زیادہ کی ہے کہ اس کے لیے راقم الحروف الگ باب لکھ رہا ہے۔ چند اشعار یہاں بھی درج کرتا ہوں۔

ہاں! بقیع پاک کی مٹی اسے مل جائے گی
قلب میں جس کے سما جائے مدینے کا خیال

دعا ہے! وہ پائے بقیع مقدس
جو بتلائے جا کے مرا حال طیبہ (۴۱)

قبول کیوں نہ کرے جنت البقیع مجھے
جو کر رہی ہے یہ عمرِ رواں نبی ﷺ کو سلام (۴۲)

اس کے بعض اشعار میں حرمِ نبوی ﷺ کے ایک سے زیادہ مقام کا ذکر ہے:

رسولِ پاک ﷺ کے قدموں میں ہے جبیں سائی
مواجہ میں ہے اپنا جو استلام درود (۴۳)

دیکھا مواجہ کو تو کانپا مرا بدن
قدمین میں رہا تو رہی آنکھ بھیگتی (۴۴)

یہ صفہ و قدمین ہیں! یہ ہے مواجہ
اس سوچ میں ہوں غرق! رکھوں اپنا سر کہاں

حرم کے بعد! سنو! دعوئی محبت ہے
احد پہاڑ سے اور مسجد قبا سے مجھے

محمود شوقِ صفہ و قدمین نے مجھے
ہر سال طیبہ جانے کو بے تاب کر دیا (۴۵)

قدمین میں حضور ﷺ کے! پیشِ مواجہ
ہے دست بستہ آپ کی اُمت سلام کو (۴۶)

قدمین اور مواجہ پہ ہو درود خواں
باب السلام پہ تو مکرر سلام کر (۴۷)

مسجد و منبر! ریاض الجنہ اور قدمینِ پاک
جالیاں وہ نور کی! وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں! خود تو چلا آیا ہوں میں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر (۴۸)

۱۹۹۲ میں اسے حضورِ اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں بھی حاضری کی سعادت ملی (۴۹)۔ آخر میں اس حوالے سے اس کا ایک شعر درج کرتا ہوں:

میں نے ابواء میں ستارے کو مودب دیکھا
اوج پر ہو گا نہ کیوں اختر تاباں میرا (۵۰)

حواشی

﴿۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۲ ﴿۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۶۔۳۳ ﴿۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۶۔۵۳ ﴿۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۷ ﴿۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۷۔۷۱۔۸۹ ﴿۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۸ (۹۔ اشعار) ﴿۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۰ ﴿۹﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۷ ﴿۱۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۸۔۲۷ ﴿۱۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۳ ﴿۱۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۷ ﴿۱۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۵۔ پوری نعت ﴿۱۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۸۔۷۸۔۵۷ ﴿۱۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۰ ﴿۱۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۵۴۔۷۹ ﴿۱۷﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۵۔۱۰۲ ﴿۱۸﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۵ ﴿۱۹﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۳۔۱۰۲ ﴿۲۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۷ ﴿۲۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۵ ﴿۲۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۷۔۸۲۔۶۵ ﴿۲۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۷ ﴿۲۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۱ ﴿۲۵﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۵۷ ﴿۲۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۲ ﴿۲۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۲۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۶ ﴿۲۹﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۵۔۸۲ ﴿۳۰﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۲۔۱۰۳ ﴿۳۱﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۳ ﴿۳۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۳۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۷ ﴿۳۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۱۱۔۹۹۔۶۷۔۸۹۔۸۷ ﴿۳۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۲ ﴿۳۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸ ﴿۳۷﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۹ ﴿۳۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۳۔۲۹ ﴿۳۹﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۳۳ ﴿۴۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۲۹ ﴿۴۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۵۔۳۶۔۵۲ ﴿۴۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۷۹ ﴿۴۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۶ ﴿۴۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۲ ﴿۴۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۲۔۳۰۔۴۳ ﴿۴۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۴۷﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۶۳ ﴿۴۸﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۸۰ ﴿۴۹﴾ راجا رشید محمود۔ دیارِ نور۔ لاہور۔ ۱۹۹۵۔ ص ۱۹ تا ۲۳ ﴿۵۰﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۶۲

☆☆☆☆☆

طلبِ جنت اور تمنائے مدینہ

نعت کہنے والوں اور نعت پڑھنے سننے والوں کے لیے یہ مضمون نیا نہیں۔ لیکن شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے اس میں بھی نئے نئے پہلو نکالے ہیں۔ طلبِ جنت کا باعث دیکھیے:

اپنی دریوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے
کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سبب
ذوقِ فنِ شعر مانگا نعت کہنے کے لیے
قربِ آقا ﷺ کے لیے کرتے ہیں جنت کی طلب (۱)

پہنچو درِ رسولِ امیں ﷺ تک بہ انکسار
فردوس کا اگر تمھیں درِ باز چاہیے

ملیں گے پھول پھل ان کو بہشت کے محمود
جو یادِ طیبۂ اقدس کی فصل بوتے ہیں (۲)

تلاشیں باغِ رضواں کی سبھی رنگینیاں تجھ کو
اگر طیبہ میں دے دل کے عمق سے حاضری آ کر (۳)

بادِ نسیمِ شہرِ نبی ﷺ سے ہے ہر بہار
باغِ بہشت جنتِ طیبہ پہ ہے نثار
ہو مدعی زہد وہ یا ہو گناہگار
جس کو بھی ہے ضمانتِ طیبہ پہ اعتبار
خوش بخت وہ قبالۂ جنت نہ پائے کیوں (۴)

دل و نظر کے افق پہ مثالِ مہرِ منیر
ضیا فروز ہوئی ہے محبتِ طیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے

بہشت مجھ کو ملے گی بصورتِ طیبہ (۵)

"بہشت مجھ کو ملے گی بصورتِ طیبہ" کی تعبیر و تشریح کے لیے چشمِ تصور سے قیام گاہِ حضور ﷺ اور منبرِ رسول ﷺ کے درمیان واقع باغِ جنت (مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ) کا نظارہ کیجیے۔

باغِ جنت تک رسائی ہو چکی ہے جب مری
پوچھیے کیا ہو کہ میں دوزخ سے ڈرتا کیوں نہیں (۶)

....

مرے محمود کیوں نارِ جہنم سے روابط ہوں
سرہانے ان ﷺ کے جب میں باغِ جنت میں ہوا داخل (۷)

....

مسجدِ مرے نبی ﷺ کی اک سربسر ہے جلوہ
جنت بھی ویسی ہو گی جیسا ریاضِ جنۃ (۸)

بعض شعرا جنت اور مدینۂ منورہ کے تقابل میں توہین و تضحیکِ بہشت کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر شاعرِ نعت اپنی تمناؤں کا وزن تو شہرِ حضور ﷺ کی طرف رکھتا ہے پر جنت کی تضحیک کی صورت اختیار نہیں کرتا۔

جو دیدِ طیبہ سے قسمت بدلنے والا ہے
کہاں بہشتِ بریں سے بہلنے والا ہے (۹)

....

رہوں چپ جو اللہ جنت میں بھیجے
جو پوچھے تو میری رضا خلدِ طیبہ (۱۰)

....

اس سے بڑھ کر شادماں ہوں میں نبی ﷺ کے شہر میں
جس قدر مسرور ہوں گے لوگ جنت دیکھ کر

....

طیبہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے ہمیں بتا
آئیں یا ہم وہاں پہ نہ آئیں ارم سے پوچھ (۱۱)

مخمس کا مندرجہ ذیل بند اس موضوع پر ندرتِ خیال اور اظہارِ اعتماد کی جو شکلیں دکھاتا

ہے ان سے حظ اٹھایئے:

تمنا اپنی نہ ارضِ حجاز ہی ہوتی
اگر زیارتِ شہرِ نبی ﷺ نہ کی ہوتی
وہاں پہ اپنی نہ ہر سال حاضری ہوتی
ضرورت اس کی جو محسوس کی گئی ہوتی
تو اہتمامِ ارم ہم نے کر لیا ہوتا (۱۲)

جنت میں طیبہ کے مضمون کا ایک شعر پہلے آ چکا ہے، دو اشعار اور حاضر ہیں:

مجھ کو وہاں پہ جانے میں عار کچھ نہیں ہے
جنت جو ہو گئی ہو آئینہ دارِ طیبہ

....

نظر آئے گا مجھ کو جنت میں طیبہ
اٹھے گی جو میری نظر بے تکلف (۱۳)

درود خوانی اور حصولِ باغِ رضواں کا مضمون دیکھیے:

پڑھتے تھے درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمیشہ
رضواں ہمیں فردوس میں کیوں پوچھتا ورنہ (۱۴)

....

درود خواں کو تو سرعت سے لے گیا رضواں
وہ جا رہا تھا پئے خلد جھومتا کیا کیا (۱۵)

مدحِ حبیبِ کبریا ﷺ کے ساتھ فردوسِ بریں کا تعلق پیچانیے:

سرِ قرطاس ہو گلدستۂ نعتِ آقا ﷺ
اس خریطے ہی کو پروانۂ جنت کہیے

....

یہ باغِ نعت اشارہ ہے باغِ رضواں کا
گلِ امید کھلایا گلی نے ذہنوں میں (۱۶)

....

یہ ہدیہ ہے حصولِ باغِ جنت کے لیے کافی

جو دولت عشق آقا ﷺ کی ہے، وہ خاصا ہے سرمایہ (۱۷)

اب اس تعلق کی پختگی اور اس کی وجہ سے حصولِ اعزاز پر نگاہ دوڑائیے:

وہ خود گھیرے لیے جاتا ہے جنت کی طرف اس کو
ہُوا رضواں کچھ اتنا مہرباں ان کے ثنا خوانوں پر (۱۸)

پھرتے ہیں آگے پیچھے جو رضواں بہ اہتمام
یہ سب کیا دھرا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

بذاتِ خود وہ مجھی کو تلاش کرتا پھرے
کہیں جو جان لے رضوان ذوقِ نعت مرا (۱۹)

لے جائیں تم کو ہاتھ پکڑ کر بہشت میں
یارو! اگر قبول تمھارا سلام ہو (۲۰)

حواشی

﴿۱﴾ قطعات نعت۔ ص ۳۲ ﴿۲﴾ حرف نعت۔ ص ۹۳۔۷۱ ﴿۳﴾ کتاب نعت۔ ص ۹۲ ﴿۴﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۴ ﴿۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۰ ﴿۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۲۴ ﴿۷﴾ کتاب نعت۔ ص ۸۰ ﴿۸﴾ شہر کرم۔ ص ۱۰۴ ﴿۹﴾ حدیث شوق۔ ص ۸۱ ﴿۱۰﴾ شہر کرم۔ ص ۱۱۹ ﴿۱۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۷۔۸۶ ﴿۱۲﴾ مخمسات نعت۔ ص ۲۱ ﴿۱۳﴾ اشعار نعت۔ ص ۵۷۔۵۱ ﴿۱۴﴾ حرف نعت۔ ص ۹۰ ﴿۱۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۵۸ ﴿۱۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۹۳۔۸ ﴿۱۷﴾ حرف نعت۔ ص ۳۲ ﴿۱۸﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۳ ﴿۱۹﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۱۰۔ نعت نمبر ۳ ﴿۲۰﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۸

☆☆☆☆☆

جالیوں کا ادب

شروع شروع میں راجا رشید محمود نے یہ مضمون بھی باندھا:

ان کے لبوں کو چومتے ہیں قدسیانِ عرش
روضے کی جالیوں کو جو آئے ہیں چوم کر (۱)

لیکن اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ خود حضور اکرم ﷺ کی نوریں جالیوں کو چومے گا۔ البتہ اس نے یہ ارادہ ضرور ظاہر کیا:

طیبہ پہنچ کے، روضے کی جالی کے سامنے
ظاہر ہم اپنے دل کا غم اندروں کریں (۲)

۱۹۸۹ میں پہلی بار اس کی حاضری طیبہ مقدس میں ہوئی، اس کی آنکھیں دیدار دیارِ سرکار ﷺ سے مشرف ہوئیں تو اسے شدید احساس ہوا کہ جالیوں کو ہاتھوں سے مس کرنے یا چومنے کی خواہش کم از کم اسے تو زیب نہیں دیتی۔ راقم السطور بھی اسی خیال کا حامی ہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ سے ہٹ کر باادب کھڑا ہونا ہی مناسب ہے۔ رشید محمود کہتا ہے:

جو سمجھ لے فرق اس در کا، اور اپنی ذات کا
چوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں (۳)

نعت گو شعرا کے ہاں "روضے دی جالی چُم لین دے" کا مضمون ہی مقبول ہے لیکن شاعرِ نعت کے ہاں متاثر کن اور "چالو" مضامین کی اہمیت نہیں ہوتی، ادب و احترام کے تقاضے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

ترا دل چاہے جتنا چاہتا ہو، جالیاں چومے
ادب کی راہ لے، اس باب میں تو ضبط الفت کر (۴)

آلودہ اپنے ہاتھ ہیں، جالی سے کیوں لگیں
اس ڈر سے پیدا دل میں یہ جذبہ نہ ہو سکا (۵)

مجھ سا عصیاں کار اور ان جالیوں کو چوم لے

یہ تصور تک مرے دل میں کبھی آیا نہیں (۶)

اوقات جانتا تھا میں اپنی اسی لیے
جالی کو مجھ سے ہاتھ لگایا نہیں گیا (۷)

میری کوئی بات خود مجھ سے تو پوشیدہ نہیں
میں کہ اپنی خامیوں سے آپ خوب آگاہ ہوں
جالیوں کو چومنا خواہش کسی کی ہو تو ہو
مجھ کو تو ہاتھوں سے مس کرنا بھی لگتا ہے جنوں (۸)

''پابندی'' ردیف کی ایک نعت کے تین شعر دیکھیے:

مری نگاہ میں تو یہ بھی اک قرینہ ہے
مواجہہ میں لگی ہے قطار پابندی
جو ہوتی جالیوں ہی تک کہ مت چھوئیں ان کو،
قبول کرتے بصد انکسار پابندی
مگر جو اور ہے، وہ بے جواز ہے یکسر
لگاتے ہیں جو وہاں چوبدار پابندی (۹)

جالیوں کو چومنے اور مس کرنے پر پابندی کے مضمون کو راجا رشید محمود نے بھرپور انداز میں بیان کیا ہے۔ اور اس معاملے میں بھی اس کا ثانی و نظیر کوئی نہیں۔

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک (شاعر کا پہلا مجموعہ نعت) ص ۵۵ ﴿۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۲ ﴿۳﴾ شہر کرم۔ ص ۹۷ ﴿۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۱ ﴿۵﴾ حرف نعت۔ ص ۷۵ ﴿۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۷ ﴿۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۲ ﴿۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۷ ﴿۹﴾ حرف نعت۔ ص ۱۰۲، ۱۰۳

☆☆☆☆☆

مدینے میں موت اور تدفین کی تمنا

مرا دفن بقیع پاک ھی مقصود واحد ھے

''مرقدے راسایہ دیوار بخش'' نیا مضمون نہیں۔ لیکن کلام محمود میں یہ محض مضمون نہیں۔ اس کی شاعری اس کی نثر اور اس کی زبان ہمہ وقت اسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ احباب سے اپنے لیے دعا بھی یہی کراتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے تمام مجموعہ ہائے نعت میں بارہا اس تمنا نے شعر کا پیرہن اختیار کیا ہے۔ اور اس کے ہاں یہ خواہش اتنی شدید اور اس کا اظہار اتنا زیادہ ہے کہ اور کوئی شاعر اس معاملے میں بھی اس کا ثانی نہیں ہے۔

یہاں آ کے مرنا ہے تا حشر جینا
سنو کیا نبی ﷺ کی گلی کہہ رہی ہے

بارہ برس سے دل میں لیے آرزوئے موت
ہم رہ نوردِ شہرِ پیمبر ﷺ ہوا کیے (۱)

(''حرفِ نعت'' جون ۲۰۰۰ میں شائع ہوئی۔ اس سال شاعر نعت کو شہرِ حضور ﷺ میں جاتے ہوئے بارھواں ہی سال ہوا تھا)

اک نہ اک دن شعلۂ جاں سرد تو ہونا ہی ہے
کتنا اچھا ہو، اگر ایسا ہو شہرِ نور میں (۲)

ملاقات اپنی عزرائیل سے ہو شہرِ آقا ﷺ میں
تمنا ہو اگر دل میں تو اتنی سیدھی سادی ہو (۳)

شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں مل جائے جو ہمیں
محمود اس ہوائے عدم کو سلام ہو (۴)

اس معاملے میں شاعر موت سے جو مذاکرات کرتا ہے ان پر بھی توجہ دیجیے:

ہچکچاہٹ تجھ سے ملنے میں مجھے کوئی نہیں
اے اجل! طیبہ کو چل، طیبہ کو چل، آتا ہوں میں

اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے ملے
تیری قسم ہے' دائما "جینا" کہوں تجھے (۵)

اس معاملے میں شاعر کے اعتماد کو زیرِ نظر رکھیے:

مرا جب آخری وقت آئے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں
وہ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو دیکھوں گا نظر بھر کر (۶)

وہ "ہر عالم" کے الفاظ خاص طور پر استعمال کرتا ہے اور جتنے عوالم رب تعالیٰ نے بنائے ہیں' جن کا وہ رب ہے' ان سب عالمین کے لیے حضور ﷺ کو رحمت مانتا ہے اور ان سب کا انھیں "سرکار" سمجھتا ہے۔ اس نے اس نکتے کی وضاحت کے لیے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" کی تعبیر و تفسیر میں ۲۵۶ صفحات کی کتاب بھی لکھی ہے (۷)۔

شہرِ حضور ﷺ (جسے راجا رشید محمود "شہرِ کرم" کہتا ہے) میں موت کی خواہش کے مزید رنگ دیکھیے:

محمود التجا ہے یہی اور دعا یہی
طیبہ میں ہو حیات کا اتمام دلنواز

یہی ہے خواہشِ محمود معصیت پیشہ
سوا مدینۂ طیب کے ارتحال نہ ہو (۸)

سو بات کی کہوں تو یہی ایک بات ہے
طیبہ میں موت آئے تو عین حیات ہے (۹)

پس یہی ایک حسرت ہے محمود کی' آپ چاہیں تو یہ عرض منظور ہو
آپ کے شہر میں آئے مجھ کو قضا' آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت (۱۰)

شاعرِ نعت طیبہ اقدس میں ارتحال کو سیدھا سیدھا نسخۂ بقا سمجھتا ہے:

جاؤ' طیبہ کے کسی گوشے میں جا کر مر رہو
زندگی کی گر تمنا ہے' بقا درکار ہے (۱۱)

تمنا ہے' مروں طیبہ میں جا کر

یہ تعبیرِ بقا کیا پوچھتے ہو

اسے "کوچہ و بازارِ نبی ﷺ" کے "اتنے اچھے لگتے ہیں کہ اس ردیف میں اس نے ایک نعت بھی کہی ہے۔ کبھی وہ ان گلیوں بازاروں میں مرنے کی خواہش کرتا ہے:

مدینے کے گلی کوچوں کے اندر
تمنا ہے مرے دل کو اجل کی (۱۲)

کبھی روضہ پرنور کو دیکھتے ہوئے دروازے پر ملک الموت سے معانقہ چاہتا ہے:

سامنے روضہ آقا ﷺ کے' اجل آ جائے
واقعہ یوں ہو تو دیکھوں نہ وطن کی صورت (۱۳)

باقی ہے بس ایک تمنا' اس دنیا میں موت آئے تو
آپ کے در پہ میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم (۱۴)

راجا رشید محمود حضور ﷺ کے قدمین میں حاضری و حضوری کی کیفیتوں سے سرشار ہونے کا خواہش مند ہے اور کوشش کرتا ہے کہ زیادہ تر وہیں درود و سلام پڑھتا رہے۔ قدمین حضور ﷺ کا ذکر اس کی شاعری میں بہت ہے' تین چار تو اس نے اسی حوالے سے نعتیں بھی کہہ دی ہیں۔ وہاں مرنے کی تمنا اسے لطف و کیف کی وادیوں کی سیر کراتی نظر آتی ہے:

اے خدائے دو جہاں' اے مالکِ موت و حیات!
جان لینی ہے تو لے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف (۱۵)

شہرِ حضور ﷺ میں موت کی خواہش کا مقصود تو یہی ہے نا کہ وہیں تدفین بھی ہو۔ اور حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں موت اور تدفین کی خواہش رکھے اور اس کی اس خواہش کو پذیرائی نصیب ہو جائے' اس کا ضامن بنفسِ نفیس میں خود ہوں۔

کرم فرمائے یہ مٹی تو میری نعش کو ڈھک لے
توقع ہے یہی خاکِ کرم آثار آقا ﷺ سے (۱۶)

بعد مُردن یہ تمنا ہے خدایا! میری
مٹی طیبہ کی ملے مجھ کو' کفن طیبہ کا (۱۷)

شہر ہیں آرام فرما جس جگہ محبوب رب ﷺ

جانے اس میں دائمی آرام میں پاؤں گا کب (۱۸)

تدفینِ مدینہ کا مضمون شاعر کی روح و جاں کی آواز معلوم ہوتا ہے:

التجاؤں کا جو پھیلایا ہے دامن آخر
چاہتا ہوں کہ مدینے میں ہو مدفن آخر (۱۹)

....

میری بھی ہو تدفین پیمبر ﷺ کے نگر میں
یا رب! جو کہیں تو مری آہوں کو اثر دے

....

مجھ پہ ہو جائے گا تدفینِ مدینہ کا کرم
ناصر و یاور رہے ہیں میرے آقا ﷺ عمر بھر (۲۰)

جب شاعرِ نعت اپنے اس علوِ مراتب کا خیال کرتا ہے کہ اسے خاکِ مدینہ میں دائمی آرام نصیب ہوگا تو اپنے مقدر پہ اتراتا بھی ہے:

اعزاز دفنِ طیبہ اقدس کا گر ملے
کیسے ملائکہ کا نہ ہم کو سلام ہو (۲۱)

وہ حرمین الشریفین میں حاضر ہوتا ہے تو ایسے نکات تلاش کرتا ہے (یا ممکن ہے، حضور ﷺ کی رحمت کے سبب وہ خود ہی اس کے سامنے متشکل ہو جاتے ہوں) جو دوسروں کو نظر نہیں آتے۔ اس نے اپنے قارئین کو اس طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ خانہ کعبہ کے پرنالے (میزابِ رحمت) کا رُخ مدینہ منورہ کی جانب ہے۔ اس نے یہ مضمون بھی باندھا ہے کہ مدینے میں سورج حضور ﷺ کے قدموں کو سلام کر کے طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ جب مدینہ منورہ میں موت اور تدفین کی تمنا کرتا ہے تو اس نے خود مجھے بتایا کہ حضور ﷺ کی ضمانت تو اس خواہش کی بنیاد ہے مگر ایک مزا یہ بھی ہے کہ وہاں جنت البقیع میں تدفین ہوتی ہے اور یہ جنت حضور ﷺ کے قدموں کی طرف ہے۔ تدفینِ بقیع کی بات سنیے:

چاہتے ہیں ہم بقیعِ پاک میں تدفین یوں
زندگی میں ہم نے رکھا ہی نہیں مبہم ہدف

....

بہت ممکن ہے تدفینِ بقیعِ اقدس و اطہر
رواں رہتی ہے طیبہ کو جو یہ عمرِ رواں میری

....

خدا بھی جانتا ہے، اس سے واقف ہیں پیمبر ﷺ بھی
مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے (۲۲)

راجا رشید محمود نے اپنے سفرناموں میں بھی لکھا ہے اور مجھے خود بھی بتایا ہے کہ وہ جنت البقیع میں کبھی نہیں جاتا کہ مبادا جہاں وہ پاؤں رکھے، وہاں اہلِ بیتِ اطہار میں سے یا صحابہ کرام میں سے کوئی جلیل القدر ہستی آرام فرما ہو۔ اس کے دو شعر پڑھیے:

ہر بار احترام سے باہر کھڑا رہا
جاں میری ہے جو جا نہ سکی جنت البقیع
جاؤں گا اس طرح کہ وہیں دفن ہو سکوں
محمود میں گیا جو کبھی جنت البقیع (۲۳)

دو تین اشعار دیکھیے:

ان کو محمود اپنی قسمت پہ نہ کیونکر ناز ہو
اپنے زیرِ سایہ آقا ﷺ نے جنھیں مدفن دیا (۲۴)

....

محمود اور کچھ بھی نہ چاہوں خدا سے میں
طیبہ میں بن سکے جو مری گور یا رسول ﷺ (۲۵)

....

ہمارا امتحان قبر سے بچنا تھا ناممکن
بنا شہرِ پیمبر ﷺ اپنا مدفن، وہ تو یہ کہیے (۲۶)

مدینہ طیبہ میں موت کی تمنا شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ کو رہی۔ اس لیے علامہ کے اشعار نعت پر تضمین کرتے ہوئے راجا رشید محمود نے ایسے بہت سے اشعار کہے ہیں (یہ زمینیں علامہ کی ہیں)

گناہگاری میں فرد ہوں میں، مگر ہوں ان کے کرم کا طالب
مجھے مدینے میں موت آئے، یہی ہے خواہش یہی ہے ارماں

....

جو موت آئے طیبہ میں، وہ موت ہے حیات
کس کام کا وگرنہ ہے انجامِ زندگی
طیبہ میں لوں میں آخری سانسیں، خدا کرے
ہو جائے شہرِ نور میں اتمامِ زندگی

میرے قدم اُٹھے ہوں سوئے جنت البقیع
دیکھوں نظر کے سامنے جب شامِ زندگی
باب العوالی اور قدومِ حضور ﷺ کے
ہو درمیان آخری اقدام زندگی

میرے استفسار پر شاعرِ نعت نے بتایا کہ قدمین کے سامنے جنت البقیع ہے اور جنت البقیع کے اس طرف محلّہ "باب العوالی" ہے۔

قدم دیارِ پیمبر ﷺ کی سمت تیز کرو
منادی دے رہا ہے چل چلاؤ کی گھڑیاں

جو موت آئے تو شہرِ جنابِ سرور ﷺ میں
مری طویل گزارش کا ہے یہی اجمال

بفضلِ رب جو مجھے جنت البقیع ملے
وصالِ حق ہو، وصالِ رسول ﷺ ہو یہ وصال
فضائے طیبہ میں آزاد روح میری ہو
مرے جسد کو لے خاکِ درِ حضور ﷺ سنبھال

....

محو نظارہ دربارِ نبی ﷺ ہوں جس وقت
ملک الموت کرے پیار مجھے ایسے میں
خاکِ طیبہ جو مرے جسم کو ہو جائے نصیب
معصیت جتنی ہے میری، وہ چھپے پردے میں
جان دے کر جو ملے مجھ کو بقیعِ اقدس
سود ہی سود کا امکان ہے اس سودے میں
قبر پہ میری رہے سایہ قبۂ ان ﷺ کا
روزِ محشر بھی اٹھوں میں، تو اسی سایے میں

....

جب فضائے طیبہ راس آئے مجھے
ہو قضا سے تب مرا راز و نیاز

ہو دمِ آخر بھی طیبہ میں نصیب
میں بھی ہم چشموں میں پاؤں امتیاز
میں سکینت آشنا ٹھہروں وہاں
ختم ہو طیبہ میں یہ عمرِ دراز
تھام لوں طیبہ میں خود دستِ قضا
میرے سرور ﷺ دیں اگر حکمِ جواز
آئے در پہ آپ ﷺ کے شامِ حیات
کام آ جائے مرا عجز و نیاز
دفن ہوں میں گر بقیعِ پاک میں
درِ بہشتِ پاک کا ہو جائے باز (۲۷)

حواشی

﴿۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۱۱۔۲۰ ﴿۲﴾ فردیات۔ ص ۱۰۱ ﴿۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۴﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۶ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۱۔۵۳ ﴿۶﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۲ ﴿۷﴾ راجا رشید محمود۔ تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۔ اختر کتاب گھر' لاہور۔ ۱۹۹۳ (۲۵۶ صفحات) ﴿۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۱۲۔۲۲ ﴿۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۷ ﴿۱۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۱۰۰ ﴿۱۱﴾ منظومات۔ ص ۱۲ ﴿۱۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۵۶۔۹۰ ﴿۱۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۷ ﴿۱۴﴾ منظومات۔ ص ۳۶ ﴿۱۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۹ ﴿۱۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۱ ﴿۱۷﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۱۲۲ ﴿۱۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۱ ﴿۱۹﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۷۸ ﴿۲۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۶۔۵۲ ﴿۲۱﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۶ ﴿۲۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۹۔ ۷ ﴿۲۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۵ ﴿۲۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۰ ﴿۲۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳ ﴿۲۶﴾ کتابِ نعت۔ ص ۸۹ ﴿۲۷﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۵۰۔۳۰۔۲۲'۲۳۔۳۳'۲۵۔۲۷'۲۸

☆☆☆☆☆

درود و سلام

شاعرِ نعت اپنی ذاتی لگن اور تبلیغ و دعوت کے لحاظ سے شاعرِ درود بھی ہے۔ اس نے "حسنٰی علَی الصَّلوٰۃ" میں قریباً بارہ سو اشعار اس موضوع پر کہے ہیں۔ "قطعاتِ نعت" میں ۳۵ قطعے قریباً ہر مجموعے میں ایک آدھ نعت اور قریباً ہر نعت میں ایک آدھ شعر درود پاک پر ملتا ہے۔ اس نے نثر میں اپنے ذوق کے مطابق حوالوں سے مزین ایک کتاب "درود و سلام" لکھی جس کے ایک درجن سے زیادہ ایڈیشن چھپ کر اہلِ ذوق تک پہنچ چکے ہیں۔ وہ ایوانِ درود و سلام کا بانی ہے جس کے تحت سولہ سترہ برس سے ماہانہ حلقۂ درود پاک قائم ہے۔ وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ملازمت (بطور سینئر ماہرِ مضمون) کے آخری سات سال ہر پیر کو پندرہ منٹ کے لیے اپنے کمرے میں حلقۂ درود پاک کا اہتمام کرتا رہا۔ وہ اپنی تقریروں اور خطبات میں اور محافلِ شعر و سخن میں درود پاک کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔

شعر کے حوالے سے اس نے اس موضوع پر اتنا کچھ لکھا ہے کہ آج تک اُردو کے شاید سب نعت گووں نے مل کر اتنا نہ لکھا ہو۔ میں اپنی محدودیتوں کے باعث اس کے اس کارنامے کا محاکمہ تو نہیں کر سکتا۔ کچھ اشعار نقل کر دیتا ہوں:

ہمیں ہوئی ہے احادیث سے یہ آگاہی
جو کرنا چاہو خدائے جہاں کو تم راضی
درود بھیجنا نامِ نبی ﷺ کو سنتے ہی
تامل اس میں گوارا نہیں ذرا سا بھی
تساہل اس میں اگر ہو گیا تو خیر نہیں

آقا ﷺ کا ذکرِ پاک کہیں پر جو ہو گیا
نامِ رسولِ پاک ﷺ کسی نے جو لے لیا
اسمِ صفت جو سامنے آیا حضور ﷺ کا
لکھا' پڑھا' یا نامِ پیمبر ﷺ کہا' سنا
حرفِ درود تو جو کہے گا تو بات ہے

درود سرِّ حقیقت دکھائی دیتا ہے
خدائے پاک کی حجت دکھائی دیتا ہے
کمالِ حسنِ عبادت دکھائی دیتا ہے
چراغِ راہِ ہدایت دکھائی دیتا ہے
ہماری تو یہ ضرورت دکھائی دیتا ہے

یہ وظیفہ جو ازل سے ہے' ابد تک ہو گا
اور پذیرا درِ محبوبِ صمد ﷺ تک ہو گا
وجہِ غفران یہ ہر نیک سے بد تک ہو گا
اثر اس وِرد کا اجرائے سند تک ہو گا
خود خدا سے جو ہوا صلِّ علٰی کا آغاز (۱)

بپا کریں گے ارم میں درود کی محفل
وہاں پہ اور کوئی کام کاج بھی ہو گا! (۲)

آئی ہے جو درود کے بارے میں دوستو
آیہ نہیں ذرا بھی وہ مبہم سلام پر (۳)

بخ بستگیٔ فردِ عمل کا نہ کر خیال
پڑھتے ہوئے درود تو چپ کا لحاف اوڑھ

شمار سبحہ کے ہمراہ میرا دل دھڑکتا ہے
مزا آیا درود پاک کی تسبیح کرنے سے

معلوم ہیں تمھیں مری منصوبہ بندیاں؟
کل کام آئے گا مرا یہ آج کا درود

روزِ شمار تک رہیں میرے شمار میں

اربوں درود کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ

....

در پہ ہے وقتِ صبح سلام آفتاب کا
اور شب کو چاند کا سرِ گنبد سلام ہے (۴)

اہلِ ذوق قارئین کرام ان اشعار میں موجود صنائع اور دیگر محاسنِ شعری کا خود ادراک فرما لیں۔ اگر میں ایسا کروں گا تو ضخامت میں اضافہ ہر حد سے تجاوز کر جائے گا۔

یہاں درود کا محمود ورد ہوتا ہے
تو کیوں نہ آتا نظر میرا گھر فرشتوں کو

....

لحد میں آئے فرشتے تو لاجواب ہوئے
درود پڑھ کے جو میں نے انھیں جواب دیا

....

سارے قدسی یک زباں ہو کر لگے پڑھنے درود
آپ کے مدحت سرا نے بات کیا کی آپ ﷺ کی

....

درود آقا ﷺ پہ پڑھنے میں جو قائل تھا تساہل کا
نظارہ سب کریں گے حشر میں اس کے تذلل کا (۵)

....

ساری عبادتیں ہیں بجا، اس میں شک نہیں
حرفِ درود پاک کہا ہو تو بات ہے (۶)

....

اوراد جس قدر ہیں، سبھی کا اثر بجا
لیکن قبولیت میں جدا ہے درودِ پاک

....

جاری ہو زمزمہ مرے لب پہ درود کا
جب قبر میں حضور ﷺ کا میں سامنا کروں (۷)

بارہ سو اشعار کے مجموعے کی ایک نعت کے دو اشعار دیکھیے:

پڑھوں درود تو اتنا درود ان پہ پڑھوں

جو قلب و روح کو سرکار ﷺ کا نگر کر دے

....

درود ورد ہے ایسا کہ اپنی کثرت سے
شبیہ روضہ کو آئینہ نظر کر دے (۸)

....

اس کا نصیبا کھل جائے گا، حق کا مقرب کہلائے گا
پڑھ لے گا جو سر کو جھکا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"

....

خدا اور اس کے فرشتے اور میں، درود گو ہیں، درود خواں ہیں
مرے لیے اتنا ہے اضافہ، صلوٰۃ کافی سلام زیادہ

....

مرے حضور ﷺ پہ درود بھیجتا ہے خود خدا
ہے بستۂ درود بھی وظیفۂ ملائکہ
یہ کام کر رہے خود رسلؑ صحابہؓ اولیا
تمھارے واسطے بھی حکم مومنو! یہی ہوا
پڑھو مرے حضور ﷺ پہ درود بھی سلام بھی (۹)

درود و سلام سے ذاتی وابستگی، اس کے مظاہر اور اس کے اثرات کلامِ محمود میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

سایہ فگن خدا کا کرم ہم پہ ہو گیا
جب حلقۂ درودِ پیمبر ﷺ بپا کیا
جب چاہا، دیں حضور ﷺ مجھے اذنِ حاضری
اس کے لیے وظیفۂ صلِ علیٰ کیا

....

نامِ سرور ﷺ سن کے بھی پڑھتے نہیں جس جا درود
چپکے چپکے ایسی محفل سے نکل آتا ہوں میں (۱۰)

راجا رشید محمود اپنی موت کی تمنا بھی وردِ درودِ پاک کے لمحے میں کرتا ہے:

کاش ہو وردِ درودِ پاک پہ

غروب آفتاب زندگی (۱۱)

اور...... نظم ونثر میں درود پاک پر اتنا کام کرنے کے بعد اسے اپنی ناکردہ کاری پر ندامت ہے مگر یہ خواہش ہے کہ وہ کچھ کرلے:

ہو گا کبھی تو کوئی مقالہ درود پر
اب تک تو ہم نے لکھے ہیں سب ابتدایئے (۱۲)

حواشی

﴿۱﴾ مخمسات نعت۔ ص ۱۰۳-۱۰۵ ﴿۲﴾ فردیات نعت۔ ص ۸۳ ﴿۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۵ ﴿۴﴾ اشعار نعت۔ ص ۹۲-۶۳-۵۲-۴۱-۲۱ ﴿۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۶۲-۹۵-۲۰ ﴿۶﴾ حرف نعت۔ ص ۷۷ ﴿۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۱، ۳۶ ﴿۸﴾ حی علی الصلوۃ۔ ص ۲۱، ۲۲ ﴿۹﴾ منظومات۔ ص ۲۵، ۲۹، ۲۷ ﴿۱۰﴾ حرف نعت۔ ص ۲۷، ۲۸، ۶۱ ﴿۱۱﴾ تضامین نعت۔ ص ۳۸ ﴿۱۲﴾ حی علی الصلوۃ۔ ص ۸۵

☆☆☆☆☆

نعتیہ شہر آشوب

شمیم احمد ''شہر آشوب'' کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ ''شہر آشوب دراصل وہ مخصوص نظم ہے جس میں بربادیوں' تباہ کاریوں کو دردمندی کے ساتھ پیش کیا جائے۔ سیاسی' سماجی اور اقتصادی بدنظمی اور مفلوک الحالی کے پُراثر اور دردمندانہ بیانات کے لیے جہاں شاعر کا ایک طرف زرخیز تخلیقی ذہن کا مالک ہونا ضروری ہے' وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا اپنے معاشرے' ماحول اور زندگی سے نہایت گہرا رشتہ ہو۔ اس کی نظر میں دراکی اور مشاہدے میں عمق ہو اور وہ چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی باتوں میں غیر معمولی تخلیقی معنویت پیدا کرسکتا ہو''۔(۱)

نعتیہ شہر آشوب کے حوالے سے علیم ناصری نے لکھا۔ ''دورِ حاضر کے بیشتر نعت گو شعراء نعت میں آشوب ذات کے ساتھ ساتھ آشوب ملت کو بھی اپنا موضوع سخن بنا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حالات کی بوقلمونی حساس دل شاعر کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتی اور شاعر اپنے جذبات کو شعری جامہ پہنانے پر مجبور ہو جاتا ہے''۔(۲)

''نعتیہ شہر آشوب'' دراصل ذاتی اور اجتماعی پریشانیوں کا حساس اظہار ہے' اپنے آقا حضور ﷺ سے استمداد کی درخواست لیے ہوئے۔ اہل اسلام کو جب بھی کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا' انھوں نے رب تعالیٰ کو اور اس کے مظہر کامل حضور محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو امداد کے لیے پکارا ہے۔ آشوبِ ذات یا آشوبِ ملت کا اظہار حمد میں ہو تو خدا سے استمداد کے لیے اور نعت میں ہو تو حضور ﷺ سے استمداد کے لیے ہوتا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے شاعرِ نعت کے کلام کا جائزہ لیں تو اس کے ہاں سب سے زیادہ یہی مضمون ملتا ہے۔ وہ اپنی ذاتی ضرورتوں کے لیے اور مشکلات ومصائب سے نجات کے لیے بھی درِ حضور ﷺ کی طرف نگراں نظر آتا ہے اور اجتماعی ملی پریشانیوں کا علاج بھی دارالشفائے طیبہ ہی سے چاہتا ہے۔ نعت محمود سے آشوبِ ملت کا کچھ ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

قوم پر ادبار و نکبت کے اندھیرے چھا گئے
ان ﷺ کے افکارِ حسیں سے اجنبیت کے سبب

....

ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار
پیروی سیرت کی ہم میں جب تلک مفقود ہے (۳)

ہمیں اپنے تشخص کا نہیں احساس، اے آقا ﷺ!
کہ ہم اغیار کے اگلے ہوئے لقمے نگلتے ہیں

....

سوچو تو سہی، اس سے وہ ناراض نہ ہوں گے
سرکار ﷺ کی اُمت میں جو جھگڑے ہیں بہم عام

....

زباں پہ ذکر ہے، حکمِ نبی ﷺ کا پاس نہیں
گلِ عقیدت و الفت ہیں، ان میں باس نہیں (۴)

....

کہیں آقا ﷺ سے تعلق میں نہ آئی ہو کمی
قوتِ بازوئے مسلم جو ہوئی شل آخر (۵)

....

ہم عمل کرتے نہیں حکمِ حبیبِ رب ﷺ پہ
جانے کیا رنگ دکھائے گی یہ غفلت اپنی (۶)

....

نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ ہم میں
ہُوا ہے ملک انسانوں کا جنگل احمدِ مرسل ﷺ (۷)

....

درودِ پاک سے اس سرزمینِ پاک میں بھی
ہماری تیرہ شبوں کی خدا سحر کر دے

....

درودِ نبی ﷺ سے ہوں احوال بہتر
حکومت یہاں ظلمت و جور کی ہے (۸)

شاعرِ نعت راجا رشید محمود حالتِ ملت بیان کرتے ہوئے دردمندی اور اخلاص کے جس مقام پر نظر آتا ہے، وہ قابلِ لحاظ ہے:

حلقہ بگوشِ صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ ہیں

لیکن ہمارے خلق کی حالت نہ پوچھیے
جب سے نہیں ہے آپ ﷺ کے ارشاد پہ عمل
کس حال میں ہے آپ ﷺ کی اُمت، نہ پوچھیے
گو ہے لبوں پہ سیرتِ اقدس کی گفتگو
لیکن دلوں میں ہے جو کثافت، نہ پوچھیے
محبوبِ پاک ﷺ سے ہے محبت کا ادعا
پر ہے عمل میں اپنے جو غفلت نہ پوچھیے

....

پھیلی ہوئی ہے ظلم و جہالت کی تیرگی
چھائے ہوئے ہیں فسق و ضلالت جہان پر
کہنے کو بارگاہِ رسالت کے جاں نثار
ناآشنائے امرِ نبی سے ہیں بے خبر
اس دورِ گمرہی میں وفا کا ہے انحطاط
ہے جلبِ منفعت ہی فقط مطمحِ نظر (۹)

ایک خمسے کے دو بند دیکھیے:

یہ رسولِ پاک ﷺ کی الفت میں مستحکم نہیں
اس میں رنگِ اسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ نہیں
اس کا مقصد آج بہبودِ بنی آدم نہیں
قابلِ نفریں ہوئی جاتی ہے رفتارِ حیات
ہو گئے بدبخت ہم سے، دور از کارِ حیات

ہم کو تو رہنا تھا اقدارِ اخوت کے نقیب
لطف فرما رہتے اس صورت میں خالق کے حبیب ﷺ
لیکن اس رستے کو تج بیٹھے ہیں، اے وائے نصیب!
ہم سمجھ پائے نہ جلدی سے جو اسرارِ حیات

روند ڈالی جائے گی آخر کو دستارِ حیات (۱۰)

ظاہر ہے' حالتِ ملت نعت میں بیان کرنے کا مقصد حضور ﷺ سے استمداد طلبی ہے۔ چنانچہ شاعر دہائی دیتا ہے:

امت ہے زبوں حالی و نکبت میں گرفتار
جائے کوئی سرکار دو عالم ﷺ کو خبر دے

خجالت' نکبت و ادبار اپنا روزمرہ ہے
خدارا اک نظر فرمایئے سرکار ﷺ امت پر (۱۱)

حفاظت دستبردِ جور و استبداد سے کیجے
مصیبت میں ہیں پاکستان والے المدد آقا ﷺ!

پریشاں ہے کتابِ ملتِ بیضا کا شیرازہ
خدارا کیجیے اس کو مجلد یا رسول اللہ ﷺ

شبِ دیجور ہے ادبارِ ملت کے حوالے سے
کرم فرمایئے' ابھرے سویرا یا رسول اللہ ﷺ

کچھ اخوت ہم مسلمانوں میں اب باقی نہیں
کیجے سرکار ﷺ اس تفریقِ باہم کا علاج

آمادۂ جفا ہے فلک' عہد پُرفتن
کونین میں اماں ہے کہاں آپ ﷺ کے سوا

آپ کی چشمِ کرم سے مندمل ہو جائیں گے
جسمِ ملت پر اگرچہ زخم ہیں کاری بہت (۱۲)

اگرچہ دین سے دوری شعار ہے اس کا
حضور ﷺ پھر بھی یہ اُمت ہے آپ کی اپنی

آپ کی اُمت زمانے میں ہوئی خوار و زبوں
حالتِ زار اس کی اب ناگفتنی ہے یا نبی ﷺ (۱۳)

حضور ﷺ اک بار پھر کر دیں منظم
مسلماں ہیں؟ نہیں' یہ ہے نری بھیڑ (۱۴)

ایک مجموعہ نعت کی دو نعتوں کے چند اشعار دیکھیے:

رحم فرمایئے کہ دورِ جدید
ہے بہت پُرفتن مرے آقا ﷺ
بن گئے استبدادِ وقت کے ساتھ
رہنما راہزن مرے آقا ﷺ
زر کے لات و منات پوجتے ہیں
ہم کہ تھے بت شکن مرے آقا ﷺ
ہر بُرائی سے ربط ہم کو ہے
بگڑا ایسا چلن مرے آقا ﷺ
کون ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا امیں
کس کو فکرِ وطن مرے آقا ﷺ

اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہے آپ کی اُمت
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اُجالے یا رسول اللہ ﷺ
متاعِ دنیوی کی جستجو میں کھو دیے ہم نے
جو تھے ہاتھوں میں جنت کے قبالے یا رسول اللہ ﷺ
لیے تھے خالدؓ و طارقؒ نے جو اپنی شجاعت سے
وہ تحفے آج ہم نے بیچ ڈالے یا رسول اللہ ﷺ
ہیں پُرزے جن کے ہاتھوں میں ہمارے جیب و داماں کے
ہم ان کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسول اللہ ﷺ

وہ اُمت جو علمبردار تھی حق و صداقت کی
ہوئی اب کذت و ظلمت کے حوالے یا رسول اللہ ﷺ
ہوئے ہیں آج ہم خوار و زبوں سارے زمانے میں
کچھ ایسے روگ ہم لوگوں نے پالے یا رسول اللہ ﷺ (۱۵)

نعت محمود کے مضامین و موضوعات کے حوالے سے دعوے کرتے چلے جانا مجھے عجیب سا لگ رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آشوبِ ملت کے موضوع پر استمد ادطلبی میں بھی شاذ ہی کوئی اور شاعر اس کا ہم پلہ نظر آئے۔ میں کہاں تک اشعار نقل کرتا چلا جاؤں۔ ''تضامین نعت'' کی دو نعتوں کے چند اشعار پیش کر کے یہ مضمون ختم کرتا ہوں۔ یہ نعتیں علامہ اقبالؒ کے اشعار پر کہی گئیں:

تخیلات کے اشہب کی دوڑ دیکھی ہے
خیال و فکر کی پاکیزگی نہیں ملتی
کُھلے ہیں دیدے مفادات کی طرف سب کے
خلوص و اُنس کی نظارگی نہیں ملتی
کسی کو پا کے مصیبت میں، جو ابھر آئے
کسی بھی آنکھ میں ایسی نمی نہیں ملتی
ہر ایک سمت تکبر کی حکمرانی ہے
کسی مزاج میں بھی عاجزی نہیں ملتی
یہ پایا ہم نے جہاں بھر کی درسگاہوں میں
کہ شہرہ علم کا ہے، آگہی نہیں ملتی
زمانہ ہم پہ ستم ڈھا رہا ہے مدت سے
وہ بے بسی ہے کہ اب آشتی نہیں ملتی
جھیلے اس طرح کے آس پاس پھیلے ہیں
دباؤ میں ہمیں کوئی کمی نہیں ملتی
ہوئے ہیں خائب و خاسر جہاں کی قوموں میں
ملل میں ہم کو کوئی برتری نہیں ملتی

دبائے بیٹھی ہیں ناکردہ کاریاں ہم کو
حضور ﷺ! مخصوں سے مخلصی نہیں ملتی

جب سے ابدان ہوئے روحِ محمد ﷺ سے تہی
ہم ہوئے جاتے ہیں دُنیا میں نشانِ عبرت
دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے زرِ علم کبھی
اب تہی دستی ہے اپنے لیے وجہِ خفت
نظم اور ضبط نہیں، بھیڑ ہے ہم شکلوں کی
کارواں کی کوئی صورت ہے، نہ شکلِ ملت
کینہ و بغض و حسد سے ہے تعلق گہرا
خلق و احسان کی جانب نہیں کوئی رغبت
قحط ہے مہر و مروت کا، وفا کا فقدان
کب نظر آتی ہے اخلاص کی کوئی صورت
جتنی اقدارِ شرافت تھیں، ہوئی ہیں معدوم
قدر اب ہم میں نظر آتی ہے واحد، دولت
سیئات اپنے مقدر میں لکھی ہیں شاید
گم کیے بیٹھے ہیں حسنات سے اپنی نسبت
بولنا پڑ جائے اگر سچ ہی کسی موقع پر
آڑے آ جاتی ہے فی الفور ہماری لکنت
جب حفاظت نہیں میراث کی کر پائے ہم
لے اڑے دوسرے یہ دولتِ علم و حکمت
ہو گئی رفت گزشت عزت و عظمت اپنی
بنی اقوامِ جہاں میں عجب اپنی درگت
اپنے اعمالِ شنیعہ کی بدولت، اپنی

نشاۃِ ثانیہ کی کوئی نہیں ہے صورت
پھر نہ اقبال پیمبر ﷺ سے یہ کیسے کہتا
''یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت
ہم نے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا'' (۱۶)

حواشی

﴿۱﴾ شمیم احمد۔ اصناف سخن اور شعری ہیئتیں۔ تخلیق مرکز لاہور۔ س ن۔ ص ۹۷،۹۸ ﴿۲﴾ شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۳۔ جنوری فروری ۱۹۸۳۔ ص ۱۰۹ ﴿۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۳،۲۲ ﴿۴﴾ حدیث شوق۔ ص ۷۴،۲۰،۲۵ ﴿۵﴾ حرف نعت۔ ص ۳۹ ﴿۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۹ ﴿۷﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۱ ﴿۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۳،۱۳۵ ﴿۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۷،۵۵،۵۶ ﴿۱۰﴾ مخمسات نعت۔ ص ۷۴ ﴿۱۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۲۵،۳۹ ﴿۱۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۳۲،۸۸،۹۹،۲۳،۶۲،۱۳۵ ﴿۱۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۵،۷۶ ﴿۱۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۲ ﴿۱۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۲،۹۲ ﴿۱۶﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۱۳۰ تا ۱۳۵

☆☆☆☆☆

نعت سے مستقل تعلق

ماضی بھی نعت، فردا بھی نعت اور حال نعت
فضلِ خدا سے میرے بھی ماہ و سال نعت

کچھ نہیں کہتا ہوں میں آقا ﷺ کی مدحت کے سوا
کیف و جذبہ ہے مسلط مجھ پہ اکثر نعت کا (۱)

راجا رشید محمود ۱۹۳۹ میں پیدا ہوا۔ ۱۹۵۱ میں پہلی نعت کہی۔ اب عمر کے ۶۳ ویں (کتاب کی اشاعت کے وقت ۶۴ ویں) برس میں ہے اور نعت کا دامن مزید مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔ ۱۹۵۸ سے ۱۹۷۴ کے دوران کبھی کبھار غزل بھی کہتا رہا، لیکن اس کے بعد غزل نہیں کہی۔ ۱۹۸۸ میں ماہنامہ نعت جاری کیا اور ''ایوانِ درود و سلام'' کے بانی کی حیثیت سے ماہانہ درود پاک شروع کیا تو گویا یہ صورت ہوگئی کہ:

سوائے ذاتِ پیمبر ﷺ کی جلوہ زائی کے
میانِ ارض و سما کچھ نظر نہیں آتا (۲)

دراصل اس کے ذوقِ نعت کو بنانے سنوارنے میں اس کے ماں باپ کی تربیت کا ہاتھ رہا۔ مجھے اس کے والدین سے بھی نیاز حاصل رہا۔ ان سے جب بھی بات ہوئی، محبت رسول ﷺ ہی کے حوالے سے ہوئی۔ اس کے بڑے بیٹے نے اپنے ہفتہ وار اخبار ''ملتان روڈ نیوز'' لاہور کی ایک اشاعتِ خاص اپنے دادا جان راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں شائع کی۔ اس میں چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ نے لکھا۔ ''عشق رسول ﷺ میں ڈوبے اس پیکرِ محو کی گفتگو سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اقبال کے اشعار رقص کناں ہوں''۔ پروفیسر خلیل احمد نوری کے مضمون میں ہے کہ ''سید دو عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے والہانہ عشق و محبت کا سرمایہ راجا رشید محمود کو والدِ گرامی ہی سے وراثت میں ملا ہے ...... راجا رشید محمود جب کسی نعت کے اشعار موزوں کرتے تو سب سے قبل والدِ گرامی کو سناتے ......'' خواجہ رضی حیدر (ڈپٹی ڈائریکٹر قائداعظمؒ اکادمی کراچی) نے اپنے مضمون ''دعاؤں کی چادر''

میں تحریر کیا۔ ''نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں ڈوبا ہوا قلب' ذکرِ نبی ﷺ پر گریہ کرتی ہوئی آنکھیں اور روح کے پاتال سے آتی ہوئی حق اللہ اور سبحان اللہ کی پرسوز آواز''...... مفتی مظہر اللہ دہلوی کے صاحبزادے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اپنے تعزیتی مکتوب میں لکھا تھا۔ ''حضرت مرحوم نے عشق رسول ﷺ کی جو لگن آپ کے دل میں لگائی' وہ آپ کے لیے باعث خیر و برکت اور ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے''۔

''ملتان روڈ نیوز'' کی اس اشاعتِ خاص کے چند مزید اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔ ''نعت سے محبت کرتے تھے۔ غلامی سرکار ﷺ پر نازاں تھے'' (سید نیر الاسلام حسنی) ''جو لوگ خود کو غلامی محمد مصطفیٰ ﷺ میں دے دیتے ہیں' ان کی لحد پر بعد از مرگ ''زیرِ سایہ رحمت سرکار ﷺ'' لکھا جاتا ہے (فیاض حسین چشتی نظامی) ''بابا جی راجا غلام محمد صاحبؒ سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ انھیں سیرت النبی ﷺ سے بے حد پیار تھا'' (محبوب الٰہی) ''ان کی زندگی کا طرۂ امتیاز دو قومی نظریہ اور اسلامی تشخص ہے۔ جس کے ڈانڈے عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) سے جا ملتے ہیں'' (پروفیسر محمد اکرم رضا) ''یہ حقیقت ہے کہ راجا رشید محمود جن محامد و محاسن سے مرصع ہیں' تمام سے ان کے والد ماجد کے اوصاف کا خلاصہ ہے''۔ (محمد منشا تابش قصوری) ''مجھے یقین ہے کہ ان کی قبر پر ان کے اور ہمارے آقا و مولا ﷺ کے گنبد سبز کی ٹھنڈی چھاؤں ہے اور یہ سایہ قیامت تک ان کا ساتھ دے گا'' (شیخ سعید احمد)

راجا رشید محمود کے مضمون کا عنوان ہی ''میرے ابا جی: حضور ﷺ کے ایک غلام' راجا غلام محمدؒ'' تھا۔ بیگم راجا رشید محمود نے اپنے انٹرویو میں کہا۔ ''وہ زندگی میں بھی نعت شوق سے سنتے تھے۔ خواب میں ملے تو بھی ہاتھ باندھے خشوع و خضوع سے نعت سنتے ملے'' (۳)

کلام محمود میں بھی اس حقیقت کی طرف جابجا اشارے ملتے ہیں:

میں جب غلام ابنِ غلام حضور ﷺ ہوں
مجھ سے یہ لطفِ داوریِ نعتِ نبی ﷺ ہوئی (۴)

....

غلام زادہ سرکار دو جہاں ﷺ محمود
زبانِ عجز سے موزوں سلام کہتا ہے (۵)

....

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مقدس کا خیال
کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ ﷺ کی مدح و ثنا کا
کس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو
میں کہ ابنِ خانہ زادِ کہنہ ہوں سرکار ﷺ کا (۶)

والد گرامی کی طرح شاعرِ نعت کی والدہ محترمہ بھی نعت کی شیدائی تھیں۔ راقم السطور نے راجا غلام محمد علیہ الرحمہ سے تو نعت کے علاوہ دیگر مختلف دینی' سماجی اور سیاسی موضوعات پر بھی گفتگو کی لیکن راجا رشید محمود کی والدہ مرحومہ نے میرے ساتھ اپنے انتہائی مشفقانہ سلوک کے ساتھ ہمیشہ آقا حضور ﷺ کی مدح و ثنا کے موضوع پر ہی بات کی۔ راجا رشید محمود بھی لکھتا ہے:

میں کیسے چھوڑ دوں نعت رسول پاک ﷺ جیتے جی
ملی ہے مجھ کو گھٹی میں ثنا و مدحتِ نبوی ﷺ
مقام مصطفیٰ ﷺ سے تھی مرے ابا کو آگاہی
میں جب اک طفلِ کم سن تھا' مجھے دیتی رہی لوری
مری مرحوم ماںؒ سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں (۷)

....

مجھے تو نعت کی لوری ملی تھی اماںؒ سے
نبی ﷺ کی مدح سے ہے پیار ابتدا سے مجھے (۸)

راجا رشید محمود کی ددھیال اور ننھیال کے سب لوگ محبتِ رسول کریم کی اہمیت کے قائل تھے اور بجا طور پر اسی راہ کو جادۂ نجات سمجھتے تھے' اسی لیے اس نے کہا

میں بڑوں کا ہوں تابع فرماں
حکمِ اجداد نعتِ آقا ﷺ ہے (۹)

....

مرے بڑے بھی پیمبر ﷺ سے پیار کرتے تھے
وفا کی مٹی سے میرا خمیر گوندھا گیا (۱۰)

اس کی خوش بختی ہے کہ اس کی اولاد بھی اسی رستے کی رہ نوردہے۔ اس کی بڑی بیٹی شہناز کوثر کی چودہ کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں سے چھ پر اسے صدارتی ایوارڈ ملے ہیں۔ بڑے بیٹے

اظہر محمود کی پانچ کتابیں شائع ہوئی ہیں جن میں سے دو پر اسے صدارتی ایوارڈ ملے۔ اور چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود کی تین کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی ہیں اور ایک پر اسے بھی صدارتی ایوارڈ ملا ہے۔ اس کی اولاد کو یہ سب ایوارڈ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتابیں لکھنے پر دیے گئے۔ خود راجا رشید محمود کو نعت پر دو صدارتی ایوارڈ ملے۔ اس طرح ''خانوادہ راجا غلام محمدؒ'' واحد خاندان ہے جس کو گیارہ صدارتی اور دو صوبائی سیرت ایوارڈ ملے ہیں۔ راجا رشید محمود اپنی اس بی بختوں پر خدا کا شکر کرتا نظر آتا ہے کہ اس کے بڑے اور چھوٹے' سب مدحِ مصطفی ﷺ ہی کے عاشق و شیدا ہیں:

اجداد کا بھی' میرا بھی' اولاد کا بھی لیں
سرکارِ عالمین' اے شاہِ عرب ﷺ سلام (١١)

اولاد بھی ہے میری اسی رہ کی رہ نورد
الفت ہی میں رہے مرے اجداد نعت کی (١٢)

اولاد کے دلوں میں بھی ہے الفتِ رسول ﷺ
قرباں ہیں ان ﷺ پہ میرے اب و جد بہ فیضِ عشق (١٣)

گھر میں ہیں ہمہ وقت پیمبر ﷺ ہی کی باتیں
یہ خواہش آبا' بھی اولاد کی خواہش (١٤)

میرے والدؒ میرے آقا ﷺ کے غلام خانہ زاد
والدہؒ میری کنیزِ فاطمہؓ ہیں بے گماں

بیوی بچے بھی مرے' آقا ﷺ کے ٹکڑوں پر پلے
ان پہ قرباں سب یہ رشتے' اور تصدق میری جاں (١٥)

یوں 'خانوادہ راجا غلام محمد اپنی اصل میں ''خانوادہ نعت'' ہے (١٦)۔ مجلّہ ''نعت رنگ'' کراچی کے شمارہ ١٢ کا انتساب ''راجا رشید محمود اور ان کے خانوادے کی نعتیہ خدمات کے نام'' ہے (١٧)۔ خود شاعرِ نعت کہتا ہے:

کہتے ہیں نعت' پڑھتے ہیں نعت اور سنتے ہیں
ان سب پہ مشتمل ہے مرا خاندانِ نعت (١٨)

(اس شعر کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ نعت کہنے' پڑھنے اور سننے والے بھی لوگ شاعر کے خاندان کے افراد ہیں)

محمود ہر اک فرد ہے ہم میں درود خواں
کرتا ہے روز ان ﷺ کو مرا خانداں سلام (١٩)

میں ہی نہیں ہوں' اس میں مگن ہیں عیال بھی
ماحول میں کھلا ہوا ہے لالہ زارِ نعت (٢٠)

محمود دست بستہ کھڑا ہے بمع عیال
آقا حضور ﷺ لیجیے خدام کا سلام (٢١)

نعت کے ساتھ اپنے دیرینہ اور مستقل تعلق کا ذکر کلامِ محمود میں وضاحت سے کیا گیا ہے:

جس دن سے ہم نے ہوش سنبھالا جہان میں
آمادگی سے کہتے رہے ہم نبی ﷺ کی نعت

سن پنجہتر سے نہیں کی غیر آقا ﷺ کی ثنا
جب سے اب تک شعر ہے ہر ایک مظہر نعت کا

ہو نظم میں یا نثر میں' پچیس سال سے
جو بات میں نے کی ہے' وہ بابت ہے نعت کی (٢٢)

کچھ عرصہ میں چلا تو غزل کی طرف' مگر
کچھ دور چل کے' نعت کی جانب پلٹ گیا (٢٣)

رشید احمد! مبارک! تم کہے جاؤ
اسی انداز متکلم میں نعتیں (٢٤)

رشید احمد شاعر کا اصل نام ہے اور میں نے دیکھا کہ اس کی والدہ اسے ہمیشہ اسی نام سے یاد

فرماتی تھیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ شعر کہتے ہوئے شاعر کے لاشعور میں اپنی ماں کی اثیر باد بلکہ ''ہلا شیری'' ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۸۔ نعت نمبر ۹ ﴿۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۱ ﴿۳﴾ ملتان روڈ نیوز (ہفت روزہ اخبار) لاہور۔ ۲۵ مئی ۱۹۹۰۔ راجا غلام محمدؒ (صدر ابطالِ باطل) کی یاد میں اشاعتِ خاص ﴿۴﴾ نعت۔ نعت نمبر ۲۹ ﴿۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۳ ﴿۶﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۲ ﴿۷﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰ ﴿۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۹﴾ نعت۔ نعت نمبر ۱۳ ﴿۱۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۵ ﴿۱۱﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۹ ﴿۱۲﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۶ ﴿۱۳﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۵ ﴿۱۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۱۵﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۲ (راجا رشید محمود کی والدہ مرحومہ کا نام نور فاطمہ تھا۔ نومبر ۱۹۸۹ میں اپنے اکلوتے بیٹے راجا رشید محمود اور اپنی بہن کے ساتھ زیارت حرمین شریفین کو گئیں اور ۲۲۔ اگست ۱۹۹۰ کو اپنے خالق و مالک کے پاس چلی گئیں) ﴿۱۶﴾ سفیرِ نعت (کتابی سلسلہ نمبر ۲) کراچی۔ نومبر ۲۰۰۱۔ ص ۱۳۱ ﴿۱۷﴾ نعت رنگ (نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ) شمارہ نمبر ۱۲۔ اکتوبر ۲۰۰۱۔ ص ۴۳ ﴿۱۸﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۷ ﴿۱۹﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۲۔ ۶۱ ﴿۲۰﴾ نعت۔ نعت نمبر ۲۵ ﴿۲۱﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۱ ﴿۲۲﴾ نعت۔ نعت نمبر ۱۲۔ ۹۔ ۶ ﴿۲۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۲۴﴾ نعت۔ نعت نمبر ۱۸

☆☆☆☆☆

امکاناتِ نعت

مجھے یاد ہے جب راجا رشید محمود نے ماہنامہ ''نعت'' کے اجرا کا اعلان کیا تو اس کے پڑھے لکھے دوست اس سے پوچھتے تھے کہ رسالے کا مستقبل کیا ہے اس کے جاری رہنے کے امکانات کیا ہیں۔ دراصل ہر اک اسی خیال میں تھا کہ رسالے میں ہر ماہ چند نعتیں اور نعت پر چند مضامین چھاپے جائیں گے تو آخر ایسا کب تک ہوگا۔ سب لوگوں کے ذہن میں رسالے کو ذریعہ معاش بنانے کا خیال تھا اس لیے ان کی سوچ محدود تھی۔ راجا رشید محمود چونکہ ''گھر پھونک تماشا'' دیکھنے کا قائل ہے۔ اس لیے وہ یہ جواب دیا کرتا تھا کہ افسوس میں یہ کام اڑتالیس برس کی عمر میں شروع کر رہا ہوں اگر بیس سال کی عمر سے یہ رسالہ جاری کرتا تو لازماً اپنی زندگی میں تھوڑا بہت کام کر جاتا۔ اس نے ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر کی حیثیت سے مرتب اور شائع کیا اور یہ سلسلہ اشاعت کے سترھویں سال بھی باقاعدگی سے جاری ہے۔

نعت گوئی میں بھی وہ درکِ امکانات کرتا رہتا ہے۔ اس سے پہلے کس نے موضوعاتی شاعری کو اپنایا تھا (شاید آیندہ بھی ایسا کرنا مشکل ہی ٹھہرے) کہ قطعات کی صورت میں سیرت کہہ ڈالی۔ مدینۂ منورہ، درود پاک، سلام اور نعت کے موضوع پر ایسے مجموعے لایا کہ ہر شعر اسی ایک موضوع سے متعلق رہا۔ چار سو کے قریب قطعات، جو ۲۷ موضوعات پر ہیں، الگ مجموعے کی صورت میں سامنے آئے۔ علامہ اقبالؒ کے ۱۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں کہیں اور چھاپ دیں، ۵۰ مخمسات کا مجموعہ علیحدہ آ گیا۔ اُردو فردیات کے تین اور پنجابی کا ایک مجموعہ بھی سامنے آ چکا ہے۔ اس کے اسی طرح کے کچھ اور مجموعے زیر تدوین ہیں لیکن وہ پہلے سے نہیں بتاتا کہ امکانات کی کیا صورت اب کے اس کے پیش نظر ہے۔

راقم الحروف نے اس کے مجموعہ ہائے نعت سے چند ایسے اشعار برآمد کیے ہیں جن میں وہ اپنی اس اُپج کا ذکر کرتا ہے:

توجہ میرے نبی کریم ﷺ کی جو رہے
تو ختم ہوتے نہیں ممکنات نعت حضور ﷺ
پہنچ تو اپنی کسی ایک تک بھی مشکل ہے

دکھائی دیتی ہیں لاکھوں جہاتِ نعتِ حضور ﷺ
میں ایک ذرۂ ناچیز ہوں رشید اس میں
وسیع تر ہے بہت کائناتِ نعتِ حضور ﷺ (۱)

خدا محمود لکھواتا ہے جب نعتِ نبی ﷺ ہم سے
تو ہم اس کیفیت میں درکِ امکانات کرتے ہیں (۲)

اٹھا کے دیکھو تو مجموعہ ہائے نعت مرے
عجیب لاتا ہے امکان ذوقِ نعت مرا (۳)

یہ نعت کہتا ہے موضوع کے حوالے سے
کیا رشید نے اس بار انتخاب ''سلام'' (۴)

آپ نے دیکھا وہ اگر چاہے اندر سے تو اپنی اس جستجو پر اور اس جستجو میں کامیابی پر مفتخر سا لگتا ہے لیکن عجز و انکسار کے ساتھ اپنا دیرینہ تعلق قائم رکھتا ہے تعلی اور پندارِ فن کے ہاتھ نہیں آتا...... اور کہ اٹھتا ہے کہ

پہنچ تو اپنی کسی ایک تک بھی مشکل ہے
دکھائی دیتی ہیں لاکھوں جہاتِ نعتِ حضور ﷺ

لیکن یہ دکھائی بھی اسی کو دیتی ہے اور ان مشکل راہوں پر کامیابی پر چلتا بھی وہی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

حواشی

﴿۱﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲ ﴿۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۸ ﴿۳﴾ نعت نمبر ۳ ﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۱

☆☆☆☆☆

اسما کے نگینے

شعروں کی انگشتریوں میں اسما کے نگینوں کی جو چکا چوند کلام محمود میں نظر آتی ہے' نگاہوں کی ایسی خیرگی اور قدرت کلام کی ایسی روشنی آپ کو کہیں اور نظر نہیں آئے گی۔ اس سے جہاں راجا رشید محمود کی موضوع کے ساتھ گہری وابستگی ملتی ہے' وہاں واقعات کو کسی مبالغے یا شاعرانہ محدودیتوں اور مجبوریوں کے نام پر بڑھا چڑھا کر بات کرنے اور حقائق کے بجائے ''کہانی کاری'' میں مصروف ہونے کی کوئی روایت دکھائی نہیں دیتی۔ وہ بنیادی طور پر تحقیق کا آدمی ہے اس لیے اس راستے سے نہیں ہٹتا۔

قلم کو حقائق نویسی کا قط لگا ہو' ہاتھ میں درست روایات کا زور ہو' دل میں محبت رسول کریم ﷺ جاگزیں ہو' دماغ تخیل کی غیر محتاج اڑان کی اجازت نہ دے' شعر و سخن کے حوالے سے ردائف و قوافی کی پابندیاں زنجیر پا ہیں...... اس پر طرہ یہ کہ واقعے کو مثلاً چار مصرعوں میں بیان کرنا ہو...... اور اسما بھی نگینوں کی طرح جڑے ہوں' تو ان راہوں سے آشنا ہر شخص ایسی فنکاری بلکہ استادانہ حیثیت کے لیے تحسین و آفریں پر کیسے مجبور نہ ہو جائے گا۔

اگر میں ''سیرت منظوم'' کے قطعات کے ساتھ ان میں موجود نتائج تحقیق' محاسن شعری' محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنے آقا حضور ﷺ کا ذکر' کلام پر قدرت' سادگی اور روانی...... اور دیگر خصوصیتوں کی نشاندہی بھی کروں گا تو بات کی طوالت اور کتاب کی ضخامت کنٹرول سے باہر ہو جائے گی۔ اس لیے صرف چند قطعات درج کرتا ہوں کہ ان میں اسما کی پیوستگی اور دیدہ زیبی تو بادی النظر ہی میں واضح ہے۔

رضاعی مائیں:

اک ثویبہؓ تھیں رضائی ماں مرے سرکار ﷺ کی
دوسری حضرت حلیمہ سعدیہؓ تھیں' اور بس
ام ایمنؓ بنت منذرؓ پھر عواتک کو بھی ماں
لوگ کہتے ہیں مگر مجھ کو ہے اس میں پیش و پس

پرورش کی' تربیت کی اور زباں دانی کی تھیں

ذمہ دار اولیں حضرت حلیمہ سعدیہؓ
والدہ شیما کی، عبداللہ کی، سرکار ﷺ کی
ہاں امانت دار تھیں حضرت حلیمہ سعدیہؓ

حضور ﷺ کی پرورش:

پرورش بچپن میں جن لوگوں نے کی سرکار ﷺ کی
ان میں حضرت آمنہؓ ہیں، سعدیہؓ، شیماؓ بھی ہیں
ہیں جو عبدالمطلبؓ، بنتِ اسدؓ اور عاتکہؓ
ام ایمنؓ ہیں، ابو طالبؓ بھی ہیں، ہالہ بھی ہیں

مسلمانوں پر جور و ستم:

مصعبؓ و عمارؓ و خبابؓ و بلال پاکؓ نے
دامنِ سرکار ﷺ پکڑا اور چھوڑا کفر کو
مشرکینِ نابکار ان پہ ستم ڈھانے لگے
وہ مگر بولے، نہیں بدلیں گے، جو چاہو کرو

پہلے مدنی مسلمان:

ایک اسعد بن زرارہؓ، ایک حارثؓ، ایک عوفؓ
عقبہؓ و رافعؓ تھے ان میں، اور قطبہؓ خزرجی
نوجواں یثرب کے جو پہلے پہل ایمان لائے
اور جنھوں نے جان و دل سے دین کی تبلیغ کی

غزوہ بنو قینُقاع:

سازشیں اور عہد شکنی تھیں جو عاداتِ یہود
جب گرفت ان کی نبی ﷺ نے کی تو سب دیکھا کیے
تھے سزا کے مستحق تو گرچہ بنو قینُقاع
جان بخشی کی، مگر طیبہ نہ پھر وہ آ سکے

خواتین جنگِ احد میں:

امِ عمارہؓ نے دی دادِ شجاعت جنگ میں
زخم دھوئے پھر نبی ﷺ کے جس نے، وہ تھیں فاطمہؓ
پانی لائیں ام ایمنؓ ایک، اک ام سلیطؓ
اور، علاوہ ان کے تھیں ام سلیمؓ اور عائشہؓ

سریہ عبداللہؓ بن انیس:

مقصدِ سرکار ﷺ تھا سفیان بن خالد کا قتل
اس پہ عبداللہؓ کو مامور فرمایا گیا
پیر کو وہ گھر سے نکلے اور لوٹے کامیاب
جب انھیں دیکھا نبی ﷺ نے "اَفْلَحَ الْوَجْہُ" کہا

بادشاہوں کو دعوت اسلام:

میرے آقا ﷺ نے لکھے جو بادشاہوں کو خطوط
ان میں دی اسلام کی دعوت نبی پاک ﷺ نے
روم و مصر و فارس و عمان و بحرین و حبش
اور تھے شام و یمامہ بھی مخاطب آپ ﷺ کے

موتہ کے سپہ سالار:

جنگِ موتہ میں سپہ سالار اول زیدؓ تھے
جعفرؓ اور ابنِ رواحہؓ تک تھا ارشادِ نبی ﷺ
پھر یہ فرمایا کہ جس کو چاہو، قائد مان لو
اس طرح آخر میں سیف اللہؓ تک بات آ گئی (۱)

مولانا ظفر علی خاں نے ایک بہت مشہور واقعہ نہایت متاثر کن انداز میں نظم کیا ہے جو یوں شروع ہوتا ہے:

پرستارانِ لات و نسر مشکیں زیدؓ کی کس کر
جب اس اسلام کے شیدا کو مقتل کی طرف لائے

یہ قطعہ سولہ مصرعوں پر مشتمل ہے لیکن یہ واقعہ حضرت زید بن دثنہؓ کا نہیں، حضرت خبیبؓ کا

ہے اور تحقیق سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ڈائیلاگ ابوسفیان سے ہوا تھا جبکہ ظفر علی خاں نے یہی نظم کیا۔ رشید محمود نے چار مصرعوں میں اصل نام کے ساتھ واقعہ یوں بیان کیا ہے:

قید کفار ستم پیشہ میں تھے حضرت خبیبؓ
قتل کرتے وقت ان کو اک شقی کہنے لگا
"اب تو کہتے ہو گے تم' میری جگہ ہوتے نبی ﷺ"
بولے "لاکھوں جانیں ان کے پائے اقدس پہ فدا"

بغیر کسی تفصیل یا تشریح یا بیان حسنات کے چند اور واقعات دیکھیے:

ام معبدؓ ' ابن عازبؓ ' ہندؓ اور حضرت علیؓ
راویانِ حلیہ سرکار (ﷺ) یہ چاروں ہوئے
رہ گئے یہ بھی ادھورے چند نکتے کھول کر
کس سے ممکن ہے' سراپا آپ ﷺ کا دہرا سکے

....

بن رواحہؓ ' حضرت حسانؓ اور ابن زہیرؓ
حلیہ آقا و مولا (ﷺ) کو نہ کر پائے بیاں
شعر کے پردے میں کہتے ہیں سراپائے نبی (ﷺ)
وہ' جنھیں حاصل نہیں دیدار سرکار جہاں ﷺ

....

بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں جو بھی گستاخی کرے
وہ ہے کافر' قتل اس بدبخت کا واجب ہوا
ابن منذرؒ ' فاسیؒ و حنبلؒ ہوں یا قاضی عیاضؒ
ذکر سب کرتے ہیں اس بارے میں اک اجماع کا

....

اک روایت کی ہے جُندب بن جُنادہؓ نے رشید
یہ کہا آقا ﷺ نے' ہو جائے جو سونے کا اُحد
تین راتیں بھی نہ گذری ہوں تو میں سب بانٹ دوں
اور' اس سب کچھ سے اک دینار بھی رکھوں نہ خود

اک روایت کی ہے یوں نواس بن سمعانؓ نے
میرے آقا ﷺ نے کہا' نیکی تو حسنِ خلق ہے
معصیت وہ ہے کہ لوگوں سے تجھے آئے حجاب
جس سے پیدا ہو ترے اندر خلش سی پے بہ پے

....

ترمذی' مسلم' بخاری اور ابوداؤد میں
ماں کی خدمت کے حوالے سے یہی مذکور ہے
جو سلوک اچھا ہے' پہلی مستحق اس کی ہے ماں
جانتے ہیں سب' یہ ارشاد نبی ﷺ مشہور ہے

....

سر سے پاؤں تک زرہ میں تھا عبیدہ بن سعید
آنکھ میں اس کی' ترازو ایک نیزہ ہو گیا
نیزہ یہ عوامؓ کے بیٹےؓ نے مارا تھا اسے
جو بطور یادگار آقا (ﷺ) نے انؓ سے لے لیا

....

انگلیاں ان کی ہوئیں شل' آئے انتالیس زخم
یہ احد میں طلحہؓ تھے' بیٹے عبید اللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انساں شہید
ترمذی میں ہے' کہا آقا ﷺ نے' ان کو دیکھ لے

....

اک صحابی ہی کا نام آیا فقط قرآن میں
زید ابن حارثہؓ کا یہ تخصص ہو گیا
اک شہید ایسا ہے جس کی نعش غائب ہو گئی
صرف عامر بن فہیرہؓ ہی کو یہ تمغا ملا

....

روز کرتے تھے دعائیں دل سے ابن مخرمہؓ
جوڑ جوڑ ان کا ہو زخمی' وہ کریں ایسے جہاد

بارہ ہجری میں، یمامہ میں شہادت یوں ہوئی
جوڑ سب زخمی تھے، ابنِ مخرمہؓ پائندہ باد! (۳)

راقم الحروف بنیادی طور پر تحقیق کا آدمی ہے۔ میرے لیے یہ امر نہایت مشکل ہے کہ میں محض شعر نقل کرتا چلا جاؤں، نہ محاسن و معائب پر قلم اٹھاؤں، نہ تاریخی طور پر واقعات کا تجزیہ کروں، نہ تحقیق و تدقیق کی کسوٹی پر پرکھوں۔ لیکن میں مختلف موضوعات پر شاعرِ نعت کے افکار کی طرف اشارات کرتے ہوئے مستقبل کے محققین کو اس نابغہ اور عبقری شخصیت پر کام کرنے کے لیے انگیخت کر رہا ہوں۔ کیونکہ ایک ہی موضوع (نعت) پر اس کے ہمہ جہت کارنامے اس قابل ہیں کہ اس پر پی ایچ ڈی کے درجنوں مقالے لکھے جائیں اور ملکی یونیورسٹیاں اسے ڈی لٹ کی اعزازی ڈگریاں دیں۔

سیرتِ منظوم اور قطعاتِ نعت کے چار چار مصرعوں تک ہی اسما اپنی بہار نہیں دکھاتے، شاعر کے دیگر مجموعوں میں بھی یہی صورت ہے۔ اسما کی "شھو کا پٹی" تو کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اسما انگشتری میں نگینے کی طرح اسی صورت میں نظر آ سکتے ہیں جب شاعر پورے واقعے سے نہ صرف پوری طرح واقف ہو، بلکہ اس کے اظہار و ابلاغ کی قدرت بھی رکھتا ہو، اس کے پاس ذخیرہ الفاظ کی کمی بھی نہ ہو، اسے فن پر عبور ہو اور وہ موضوع کے ساتھ حد درجہ مخلص ہو۔

"منظومات" میں ایک مسدس "ایک ایک نسبت کو سلام" کے چار بندوں میں شاعر نے حضور ﷺ کی بہت سی نسبتوں اور رشتہ داریوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک منقبت "امہات المومنین" (رضی اللہ عنھن) کے چند اشعار دیکھیے:

عائشہؓ ہوں یا خدیجہؓ ہوں کہ ہوں بنتِ جحشؓ
خاتمِ حق کی نگیں ہیں امہات المومنینؓ
صفیہؓ و ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، ماریہؓ
ایک صادق کی امیں ہیں امہات المومنینؓ
ہوں جویریہؓ کہ زینبؓ، سودہؓ یا میمونہؓ ہوں
سب کی سب جنت مکیں ہیں امہات المومنینؓ
بنتِ حارثؓ ہوں کہ حفصہؓ یا ساری آپ ﷺ کی

سارے عالم سے حسیں ہیں امہات المومنینؓ

منظومات کی بہت سی نظموں میں راجا رشید محمود کا یہ تخصص اوج پر محسوس ہوتا ہے (۴)۔ ظاہر ہے کہ زیرِ نظر تحریر میں راقم صرف نمونے کے طور پر ہی کچھ اشعار نقل کر سکتا ہے۔ کسی بھی موضوع کا تمام و کمال احاطہ، اس کی تمام جزوی اور اضافی خوبیاں بیان کرنا، اور اس موضوع کے سارے اشعار سامنے لانا اس مقالے میں نہ ضروری ہے، نہ مناسب۔ "تضامینِ اقبال" کی ایک نظم کے چند اشعار پر بات کو ختم کرتا ہوں:

ابنِ حاتم کو بہت تکریم دی
اس کے والد کو بھی دی آقا ﷺ نے داد
چھوڑ کر قیدی ہوازن کے بھی
کر دی واپس ان کی ساری جائیداد
کعب کی، دعثور کی، صفوان کی
زندگی پر کر دیا آقا ﷺ نے صاد
ہند اور وحشی بھی اور ہبار بھی
ہو گئے آقا ﷺ کے در سے بامراد
تھا کرم عثمان بن طلحہ پہ بھی
بدتمیزی تھی اگرچہ اس کی یاد
عتبہ و معتب پہ شفقت، حبذا
ان پہ فرمایا نبی ﷺ نے اعتماد (۵)

حواشی

﴿۱﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۱۹۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۴۰۔ ۳۹۔ ۶۹۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۹۳۔ ۹۸ ﴿۲﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۵۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۳۔ ۹۵۔ ۱۰۰۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰ ﴿۳﴾ جندب بن جنادہ، حضرت ابوذر غفاریؓ کا اصل نام ہے اور جس طرح حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے "مکن" کے ساتھ "سخن" کا قافیہ باندھ کر "سخن" کا اصل تلفظ واضح کیا تھا اسی طرح راجا رشید محمود نے "خود" کے ساتھ "احد" اس لیے باندھا ہے کہ "احد" کا صحیح تلفظ سامنے آ جائے۔
﴿۴﴾ منظومات۔ ص ۳۱۔ ۴۵۔ ۱۲۳۔ ۱۲۵۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۸...... ﴿۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۰۱۹

یادِ حضور ﷺ میں رقت کی اہمیت

ذکرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رقت وگریہ کی اہمیت ہر لحاظ سے مسلّم ہے۔ آدمی یاد میں بھی بھیگتا ہے ہجرِ طیبہ بھی اہلِ محبت کو رلاتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی پریشانیوں میں استمداد کی درخواست اور استغاثے کی کیفیت میں بھی رونا آتا ہے اور وصل کی لذتوں میں بھی آنکھوں کے اس وضو کی پاکیزگی معاون ہوتی ہے۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود ان سب کیفیتوں سے گزرتا ہے اور ہر وقت گریہ اس کا ہم سفر اور ہم سایہ نظر آتا ہے۔ اس موضوع پر بھی اگر اس کے اشعار جمع کیے جائیں تو ایک دفتر درکار ہے۔ اس لیے میں اس کے سترہ زیرِ نظر مجموعہ ہائے نعت میں سے صرف دو کے حوالے سے کچھ اشعار نقل کرتا ہوں۔

حدیثِ شوق:

غمِ فراقِ دیارِ حبیب ﷺ کے باعث
ہجوم اشک رواں چشمِ تر میں رہتا ہے

پلکیں جو ابرِ عشقِ نبی ﷺ سے ہوں باوضو
کھِل جائیں گے گلاب سرِ مزرعِ سخن

بسی ہیں گنبدِ خضرا کی اس میں تنویریں
مری نگاہیں بھی جب سے نبی سے واقف ہیں

ابرِ رحمت کھُل کے برسے گا شعورِ زیست پر
پہلے ہو دربارِ ذکرِ پاک میں چشمِ پُر آب

گہر جو چشمِ ارادت میں اپنی رکھتا ہوں
نظارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں

جو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھ سے ٹپکے
وہ ایک اشک دُرِ شاہوار ہے کہ نہیں!

ضیائے یادِ پیمبر ﷺ کا فیض ہے محمود
سرِ مژہ کوئی تارا مچلنے والا ہے

آبِ سحابِ رحمتِ حق جلوہ گر ملے
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں جو آنکھ تر ملے

نکلنا یادِ طیبہ میں کچھ آنسو
سکونِ قلب کا ہے ایک پہلو

آنکھیں ہوں ان کی یاد کے پانی سے باوضو
پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے

نہ جانے بہتا جھرنا آنکھ کا کس وقت سوکھے گا
نہ جانے کب ملیں گے مجھ کو ممدوحِ احد آقا ﷺ

دل میں یادِ نبی ﷺ در آئی ہے
وا ہوا چشمِ نم کا دروازہ (۱)

قطعاتِ نعت:

دل کی دھڑکن جب کوئی اسلوب کر لے اختیار
چشمِ گریہ سے سخن کہنے کا جب امکان ہو
جب نبی ﷺ کی چاہتوں میں دل پہ افشانی کرے
تب کہیں جا کر مدیحِ سرورِ ذی شان ﷺ ہو

نعتِ نبی ﷺ جو کہتا ہے، اے شاعرو! تمھیں
سمجھو کہ ہے گزرنا تمھیں پُل صراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں، دلوں میں بھی سوز ہو
اک حرف بھی کہو تو کہو احتیاط سے

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یارو!
یادِ سرکار ﷺ میں رونا ہو گا

.....

ذرا جو تم کبھی یادِ حضور ﷺ میں روتے
جو تھوڑی دیر کو آنکھوں میں اشک بھر لیتے
تو ملتیں دونوں جہاں کی مسرتیں تم کو
تو لطفِ خالقِ کونین ﷺ کا اثر لیتے

.....

آ گئیں رعنائیاں اس میں بھری برسات کی
دیدِ طیبہ سے ہوئی ہے چشمِ پُرنم مستفید
اب ہوئی رقت کے باعث یاد کی دولت نصیب
یوں ہوئے لطفِ شہِ کونین ﷺ سے ہم مستفید

.....

جس سفر سے بھی ہوئی ہے واپسی گھر کی طرف
اک مسرت، اک خوشی ہر مرتبہ ہمراہ تھی
واپسی طیبہ سے لیکن جب ہوئی، یہ حال تھا
چشم لرزیدہ، قدم لغزیدہ، آنکھوں میں نمی

.....

سچ کہوں، پاکیزگی کی انتہا ہے یہ رشید
آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر ﷺ وضو (۲)

اس موضوع کا نم شاعرِ نعت کے ہر مجموعۂ نعت کی منظومات میں وافر ہے، اور اس کی آنکھیں بھی اس پاکیزگی کا مظاہرہ کرتی رہتی ہیں۔

حواشی

(۱) حدیثِ شوق۔ ص ۱۳، ۲۲، ۲۷، ۳۳، ۶۳، ۶۷، ۸۲، ۸۳، ۹۳، ۱۲۵، ۱۳۲، ۱۹ (۲) قطعاتِ نعت۔ ص ۱۴، ۱۹، ۲۰، ۳۷، ۱۳، ۸۱، ۸۲، ۳۷

عشق یا محبت اور غلامی

نعت گو شعرا عام طور پر عشقِ رسول ﷺ کا دعویٰ کرتے ہیں یا کم از کم ذکر ضرور کرتے ہیں۔ عام اہلِ محبت کو حضور ﷺ کے کسی اسم یا کسی امتی کو اور بعض لوگ ایک دوسرے کو "عاشقِ رسول ﷺ" کہتے ہیں لیکن راجا رشید محمود اسے جسارت قرار دیتا ہے۔ اس نے ۱۹۸۹، ۱۹۹۰ میں قائد اعظم لائبریری، باغِ جناح، لاہور میں "محبتِ رسول ﷺ" کے موضوع پر دس لیکچر دیے جس میں اپنا یہ موقف دلائل کے ساتھ پیش کیا کہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا مرحلہ بہت مشکل ہے، اگر ہم محبتِ رسول ﷺ کا فرض نبھا سکیں جس کے بغیر ہمارا دعویٔ اسلام ہی متحقق نہیں ہوتا، تو بڑی بات ہے، بہت بڑی بات ہے۔ اور سچ یہی ہے کہ اس کسوٹی پر بھی کھرا کوئی کوئی ہی ثابت ہو سکتا ہے۔

اس کی شاعری میں بھی اپنے دعوے کے طور پر عشقِ رسول ﷺ کی بات نہیں، زور وہ محبت پر ہی دیتا ہے۔ یہاں بھی اس کی احتیاط کی انتہا یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ سے محبت کی اہمیت کے بیان کے ساتھ ساتھ انھیں محبوبِ خدا تو کہتا ہے، اپنا محبوب کہنے سے اجتناب برتتا ہے۔ اور اپنے آپ کو حضور ﷺ کا محب کہنے کی بجائے غلامی کا پٹا گلے میں ڈالنا پسند کرتا ہے۔ یعنی نعتِ محمود میں عشق سے زیادہ محبت اور غلامی کی بات ملتی ہے۔ مشہور حدیث پاک لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ..... کا ذکر کلامِ محمود میں دیکھیے:

رب کے محبوب مکرم نے، شہِ والا ﷺ نے
سب سے بڑھ کر ہو محبت جسے، وہ مومن ہے (۱)

.....

خود نبی الانبیاء، محبوبِ حق ﷺ نے کہہ دیا
مجھ سے بڑھ کر تم کو ہو محبوب مت کوئی بھی شے
والدین، اولاد سے بھی بڑھ کے الفت مجھ سے ہو
صاحبِ ایمان ہونے کی یہ واحد شرط ہے (۲)

محبتِ رسول ﷺ کی اہمیت اور فرضیت کا ذکر یوں کیا گیا:

محبت سرور عالم ﷺ کی فطرت کا تقاضا ہے
جو چاہے بھی تو لڑ سکتا نہیں ہے کوئی فطرت سے (۳)

کہاں کسی کے لیے انحراف ممکن ہے
نصوص دیں میں ہے جب التزام حب رسول ﷺ (۴)

اس نعت کی ردیف ہی "حب رسول ﷺ" ہے۔ یہ بھی دیکھیے کہ راجا رشید محمود اپنے مومن ہونے کا اعلان کس انداز میں کرتا ہے:

محبت، اپنے آقا ﷺ سے محبت
متاعِ بے بہا کیا پوچھتے ہو (۵)

محبت بخش کر اپنے حبیب پاک ﷺ کی مجھ کو
خدائے پاک نے کیسا مجھے بخشا ہے سرمایہ (۶)

اس میں جب گھر کر لیا ہے الفتِ سرکار ﷺ نے
دل میں رکھا ہی نہیں دنیا کا کھٹکا عمر بھر (۷)

سب پہ کھل جائے گا میرا الفتِ آقا ﷺ کا بھید
جذبۂ دل کو اگر قرطاس پر لایا کبھی (۸)

"حرفِ نعت" میں ایک پوری نعت اسی موضوع پر ہے۔ رنگ دیکھیے:

الفت خدا کی جس جگہ حق الیقین ہے
عین الیقیں وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی
ہوتے ہیں سر بخم وہیں ارباب حق شناس
ملتی جہاں کہیں ہے محبت رسول ﷺ کی
تو آدمی کہاں ہے، تو ہے ننگ آدمی
دل میں اگر نہیں ہے محبت رسول ﷺ کی (۹)

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ رشید محمود حضور پرنور ﷺ کے حوالے سے قرآن و

حدیث کی کوئی بات دیکھتا ہے تو اسے حرز جاں بنا لیتا ہے اور پھر اکثر اس کا ذکر کرتا ہے تا کہ اس کے قارئین بھی اسے اپنے دل و جاں میں بسا لیں۔

اس بات پر بہشت اور دوزخ کا ہے مدار
کیا صدق دل سے آپ نے چاہا حضور ﷺ کو (۱۰)

جو چاہتے ہو محبت ملے خدا کی تمھیں
تو دل میں الفتِ محبوبِ کبریا ﷺ رکھنا (۱۱)

جو مرے سرکار ﷺ کی الفت کا دعویدار ہے
میرا بھائی ہے، اگرچہ میرا ماں جایا نہیں (۱۲)

عشق کے حوالے سے شاعر نعت کا موقف یہ ہے:

کہلا رہا ہے عاشقِ سرکار ﷺ ہر کوئی
اک مرحلہ کٹھن مگر اس عاشقی میں ہے (۱۳)

مجھے غلامیِ سرکار ﷺ پر تفاخر ہے
نہیں ہے عشق کا اعلان ذوقِ نعت مرا (۱۴)

راجا رشید محمود کے والد گرامی کا نام غلام محمد تھا۔ اور ذاتی طور پر مجھے علم ہے کہ وہ واقعی محمد ﷺ کے غلام تھے۔ رشید محمود بھی اپنے پدر مکرم کے اس افتخار پر بجا طور پر مفتخر نظر آتا ہے:

غلام زادہ سرکار دو جہاں ﷺ محمود
زبانِ عجز سے موزوں سلام کہتا ہے (۱۵)

کھڑا ہوں گنبدِ خضرا کے سامنے چپ چاپ
یہ عجزِ نطق ہے ان ﷺ کے غلام زادے کا (۱۶)

میں جب غلام ابن غلام حضور ﷺ ہوں
مجھ سے یہ لطفِ داوریِ نعتِ نبی ﷺ ہوئی (۱۷)

رشید محمود کا ایک قطعہ بھی ملاحظہ فرمائیے (شاعر نعت کی والدہ مرحومہ کا نام نور فاطمہ تھا۔ مجھے

ان دونوں بزرگوں سے شرفِ نیاز حاصل رہا ہے۔)

میرے والد میرے آقا ﷺ کے غلام خانہ زاد
والدہ میری کنیزِ فاطمہؓ ہیں بے گماں
بیوی بچے بھی مرے آقا ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلے
ان پہ قرباں سب یہ رشتے اور تصدق میری جاں (۱۸)

غلامیِ حضور ﷺ میں بہت دور کا رشتہ بھی شاعرِ نعت کے لیے موجبِ اعزاز و افتخار ہے۔

غلامانِ غلامانِ نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں
مجھے محمود غرہ ہے تو اس ادنیٰ سی نسبت پہ (۱۹)

.....

اس سے زیادہ اور ہو کیا وجہِ افتخار
محمود ان کے داسوں کا داس ہے (۲۰)

آخر میں "کتابِ نعت" میں مندرج اس کی خواہش دیکھیے:

یہ التجا ہے سرورِ عالی مقام ﷺ سے
ہو جائے میرا نام بطورِ غلام درج (۲۱)

حواشی

﴿۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۸ ﴿۲﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۰ ﴿۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۳۳ ﴿۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۵۶ ﴿۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۳ ﴿۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۴ ﴿۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۷ ﴿۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۸،۸۹ ﴿۱۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۱۱۷ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۱۲﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۷ ﴿۱۳﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۲۴ ﴿۱۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳ ﴿۱۵﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۳ ﴿۱۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۲ ﴿۱۷﴾ نعت نمبر ۲۹ ﴿۱۸﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۲ ﴿۱۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۲۰﴾ منظومات۔ ص ۹ ﴿۲۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۸

☆☆☆☆☆

اثباتِ عجز/نفیِ تعلّی

شاعرِ نعت مدحِ حضورِ اکرم ﷺ میں فخر و تبختر اور تعلّی کو جائز نہیں سمجھتا اور عجز و خجالت کا دامن تھامے رکھتا ہے۔ اس مضمون کو اُس نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ ہم نے تو ایسے شاعر (بلکہ متشاعر تک) دیکھے ہیں جو اپنے آپ کو میرؔ و غالبؔ اور اقبالؔ و حالیؔ سے بڑا شاعر کہتے نہیں تھکتے۔ ایسے میں شاعرِ نعت راجا رشید محمود عجز و انکسار کے جلو میں چلتا ہے تو استعجاب و حیرت کی لہریں اسے دیکھنے اور پڑھنے سننے والے کو بہا لے جاتی ہیں۔ مدحتِ حضورِ رسولِ اکرم ﷺ کے بارے میں اس کا نظریہ ہے کہ:

دل کی دھڑکن جب کوئی اُسلوب کر لے اختیار
چشمِ گریہ سے سخن کہنے کا جب امکان ہو
جب نبی ﷺ کی چاہتوں میں دل پرافشانی کرے
تب کہیں جا کر مدیحِ سرورِ ذی شان ﷺ ہو

.....

سانس گھٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں
رنگ اُڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پرّاں ہیں، زبانیں گنگ ہیں
کس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ موجودات ﷺ کا (۱)

.....

مدحتِ پیمبر ﷺ کے موتی لانے کی خواہش
قلزمِ تحیّر میں فکر کی ہے غرقابی (۲)

اور اس کا سبب یہ ہے کہ:

یہاں تو خود خدا تک سلسلہ مدحت کا قائم ہے
نہیں محمود ہی سرکار ﷺ کا اک مدح خواں واحد (۳)

ان حوالوں سے وہ اپنے بارے میں عجز و انکسار کی چادر اوڑھے منمناتا ہے:

میں ایک ذرۂ ناچیز ہوں رشید اس میں

وسیع تر ہے بہت کائنات نعت حضور ﷺ (۴)

یہ تو مستقبل کے محققین کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ناعتوں میں شاعرِ نعت کی حیثیت کا تعیّن کریں۔ ممکن ہے قارئین میری زیرِ نظر کاوش سے بھی کچھ اندازے قائم کرنے کے قابل ہو سکیں۔ لیکن راجا رشید محمود کو عجز و انکسار کے اس اظہار سے نہ میں روک سکتا ہوں نہ کوئی اور اس کی راہ میں رکاوٹ بن سکے گا کیونکہ وہ اسی سرمایۂ عجز کو دولت بے بہا سمجھتا ہے اور نعت کے حوالے سے صرف اپنے اشعار ہی میں نہیں اپنی روز مرہ زندگی میں بھی اسی ڈگر پر چلتا ہے۔ دیکھیے:

پوچھو جو مری نعت سرائی کی کہانی
تسلیم رہا عجز مفاہیم و معانی (۵)

محمودؔ انکسار مرا دستگیر تھا
عجزِ کلام یاد دلایا ہے نعت نے (۶)

غلام زادۂ سرکار دو جہاں محمودؔ
زبانِ عجز سے موزوں سلام کہتا ہے

محمود ہے فروتنی سرکار ﷺ کو پسند
زیرِ نظر ہے عجز کے اقرار کا سلام (۷)

''سلام ارادت'' میں سات اشعار اور ''اشعار نعت'' میں تین اشعار ایسے ہیں جن کی ردیف ہی ''سلامِ عجز'' ہے۔(۸)

شعر دستِ طلب بڑھاتا ہے
مدحِ سرکار ﷺ میں اُدھر ہر سُو
پھر بھی واللہ پا نہیں سکتا
ان کی تعریف پہ اِدھر قابو (۹)

بخشی ہیں عاجزی کو پیمبر ﷺ نے رفعتیں
اور ہے پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ سادگی

تو سرِ عجز درِ پاک پہ رکھ لے جا کر
مدحِ سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ اگر غازہ ہے (۱۰)

طیبہ کی حاضری میں اُٹھایا ہے وہ مزا
محمودؔ جو فروتنی و عاجزی میں ہے (۱۱)

تم دیکھ لو وفورِ ارادت کا معجزہ
ہر شعر میرا عجز کے باعث بنا درود (۱۲)

لختِ دل ہم نے بھی محمود پئے عجز خیال
اپنے شعروں میں بہر صبح و مسا رکھے ہیں (۱۳)

راجا رشید محمود حاضریٔ دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی کیفیت میں اپنے اوپر وارد ہونے والے عجزِ نطق کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے:

کیسے ہوتی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرضِ حال
بولنے والی زباں تھی جس میں لکنت آ گئی

کھڑا ہوں گنبدِ اخضر کے سامنے چپ چاپ
یہ عجزِ نطق ہے، ان کے غلام زادے کا (۱۴)

کیا جانیے محمودؔ سے باتوں کے دھنی کی
جاتی ہے کہاں جنبشِ لب شہرِ کرم میں (۱۵)

نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے عنوان سے دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والا شخص اعزاز و افتخار کے بجائے عجز و انکسار سے کام لیتا ہے:

بہ ذوقِ نعت گوئی میں نے کھولی ہے زباں آقا ﷺ
سلیقہ نکتہ آرائی کا ہے مجھ کو کہاں آقا ﷺ

بُرا زباں، کج مج بیاں، ناکارہ ہوں میرے حضور ﷺ
کس زباں سے آپ کی مدحت کروں میرے حضور ﷺ (۱۶)

بس اتنی سی ہے تمنائے دل مری محمود
شاگردوں میں نبی ﷺ کے شمول ہو جائے (۱۷)

نعت بھی کہتا چلا جاتا ہوں میں
بے بسی کا بھی شدید احساس ہے (۱۸)

ملی ہے طبع کی موزونیت اگرچہ مجھے
مگر ثنائے نبی ﷺ پھر بھی میرے بس میں نہیں (۱۹)

محاسن فن کے مت ڈھونڈو مری نعتوں میں نقادو!
یہ روداد ارادت ہے، یہ سچائی کی باتیں ہیں (۲۰)

شاعر نعت تعلّی، پندار سخن اور خود ستائی کو اپنے لیے حرام سمجھتا ہے اور اس لحاظ سے بھی اس کی سوچ دوسرے سب سخنوروں سے منفرد ہے۔ اس نے اس پہلو سے بھی اتنا کچھ لکھا ہے کہ اس کے محاکے اور تجزیے کے لیے دفتر درکار ہیں:

محمود کے سخن میں تعلّی کا ذکر کیا
رکھتا ہے اپنی طبع میں وہ انکسار نعت

محمود ہے مہ مری عجز کلام سے
پندار نعت گوئی سے جو ماورا ہے نعت (۲۱)

تعلّیوں پہ لگے نعت گو کی اے محمود
بنام گرمی روز شمار پابندی

جب پلٹتا ہوں در سرکار والا ﷺ سے رشید
دور کر کے خود ستائی کا خلل آتا ہوں میں (۲۲)

پیمبر ﷺ ہی نے کی تغلیظ اس کی
ہوا گم خود ستائی کا تصوّر (۲۳)

جب دل کی زباں نعت میں برتی ہے عزیزو
کیا فکر کنایات و تراکیب نوی کی

ہو گیا میری گرانی سماعت کا سبب
بار خاطر شور تحسین سخن تھا نعت میں (۲۴)

مدحت سرا ہے تو بھی، مگر یہ بتا رشید
اک نے بھی حق مدح رسالت ادا کیا؟ (۲۵)

خدا کی قسم کھا کے محمود کہنا
کسی کا کوئی ادّعا نعت میں ہے؟ (۲۶)

شاعر نعت پڑھا لکھا آدمی ہے لیکن مداحی حضور پُرنور ﷺ کے ضمن میں اپنے آپ کو "ہیچ مداں" قرار دیتا ہے:

لطف جو فرماتے ہیں آقا ﷺ مجھ سے ہیچ مدانوں پر
ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بھی نعت برآمد ہوتی ہے (۲۷)

شرف قبول پائے گا لوگو نبی ﷺ کے ہاں
محمودؔ جیسے ہیچ مداں کا سلام بھی (۲۸)

مقبولیت کا پا گئی محمودؔ وہ شرف
کی پیش جیسے کیسے بھی ہم کتروں نے نعت (۲۹)

اثبات عجز اور نفی تعلّی کا مضمون بھی شاعر نعت کے تخصّصات میں سے ہے۔ وہ کائنات نعت کی وسعت میں اپنے آپ کو "ذرۂ ناچیز" قرار دیتا ہے اور عجز و خجالت کے جلوے میں سر جھکائے چلا جاتا ہے:

میں ایک ذرۂ ناچیز ہوں رشید اس میں
وسیع تر ہے بہت کائنات نعت حضور ﷺ (۳۰)

میری جانب بھی توجہ کی نظر ہوتی ہے

گرچہ میں نعت کے خُدّام میں احقر تر ہوں
کُتُب لکھی ہیں کئی گرچہ اس حوالے سے
میں حرفِ نعت نہ تحریر کر سکا اب تک (۳۱)

حواشی

﴿۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۴ ﴿۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۴ ﴿۳﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۲ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت) نعت نمبر ۷ ﴿۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۷ ﴿۶﴾ نعت۔ نعت نمبر ۲۷ ﴿۷﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۳، ۵۴ ﴿۸﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۷/ اشعارِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۹﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۶ ﴿۱۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۳، ۳۴ ﴿۱۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۳ ﴿۱۲﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۱۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۵ ﴿۱۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۷، ۸۴ ﴿۱۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۸ ﴿۱۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱، ۱۲ ﴿۱۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۴۸ ﴿۱۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۱۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۴۳ ﴿۲۰﴾ نعت۔ نعت نمبر ۲۵، ۲۸ ﴿۲۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۰۴، ۶۰ ﴿۲۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۲۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۷۱ ﴿۲۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۰، ۱۴ ﴿۲۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷۹ ﴿۲۶﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۰ ﴿۲۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۲۸﴾ نعت۔ نعت نمبر ۴۱ ﴿۲۹﴾ نعت۔ نعت نمبر ۷ ﴿۳۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۳۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۷

داخلیت کے مظاہر

پروفیسر فخر الحق نوری لکھتے ہیں۔ ''جس کلام میں کوئی ذاتی تجربہ، ذاتی کتھا اور اپنے دل کی کہانی پیش کی ہو، اسے داخلیت سے متصف قرار دیا جائے گا'' (۱)۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے کہا ''داخلیت کا مطلب یہ ہے کہ شاعر کی طبیعت کا زور داخلی کیفیات، ذاتی احساسات، جذباتی واقعات اور حالات کے بیان پر صرف ہوتا ہے اور ان تمام تجربات کا مرکز اور منبع شاعر کی اپنی ذات اور اس کی کائنات دل کی دُنیا ہوتی ہے (۲)۔

نعت چونکہ راجا رشید محمود کے دل پر نہ صرف وارد ہوتی ہے بلکہ اسے ہمہ وقت اپنے حصار میں لیے رہتی ہے، اس لیے اس کا تمام و کمال شعری سرمایہ داخلیت کے مظاہر سموئے ہوئے ہے۔ میں اپنی منصبی ذمہ داریوں کے علاوہ، لکھنے پڑھنے کے بہت سے کاموں میں بھی مصروف رہتا ہوں، اس لیے شعرِ محمود کی داخلی کیفیتوں کی تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں پاتا، اور صرف بعض اشعار نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

فرمائش اس کی کر کے سُنیں مجھ سے مصطفیٰ ﷺ
ہو جائے مجھ سے ایسی کوئی بے مثال نعت (۳)

مانوں نہ ان کی بات تو ہستی ہے نیستی
ہونے کا کیا ہے، یوں تو میں بے شک ہُوا کروں

سرکار ﷺ کو سنا کر اک نعت کا قصیدہ
تھاموں گا حشر کو میں چادر مؤدبانہ (۴)

ممکن ہے، ضرورت ہی نہ پڑے کچھ مجھ سے لحد میں پوچھنے کی
پہلے سے فرشتوں میں میرا مشہور سلامِ الفت ہے (۵)

الفتِ سرکار ﷺ کا دعویٰ تو ہے محمود کو
لیکن اتنا سوچ لے ہیں سخت آدابِ خلوص (۶)

اس ہوا کے نام پر میرا جھکا جاتا ہے دل

جو ہوا لے کر گئی حرمین میں میرا سلام
مری درخواستیں ہر روز پہنچاتی ہے آقا ﷺ تک
مجھے بھی کام لینا آ گیا بادِ صبا ہی سے (۸)

میں کروں گا وجہ تبلیغ درود پاک سے
اک غلامی کی سند آقا ﷺ کے ہاتھوں سے وصول (۹)

بہ استعجاب میری رستگاری سارے دیکھیں گے
قیامت میں جو ہاتھ آئے گا دامن سرورِ کل ﷺ کا (۱۰)

ان کے کرم سے میری عبادت قبول ہے
وقتِ نماز ان کا تصور جواں رہے

خیالِ دوریٔ طیبہ نے چھین لی ہے خوشی
اگرچہ لب تو مرے بھی ہنسی سے واقف ہیں (۱۱)

جب بھی آیا ہے کوئی زائرِ طیبہ واپس
کتنے تارے مری پلکوں کے افق پہ چمکے (۱۲)

بادِ الطاف مدینہ کا ہے جھونکا شاید
یہ جو دستک سی در دل پہ سنائی دی ہے

جھولی پھیلا دوں مری جانب سے اتنی دیر تھی
رحمتوں سے بھر بھرے سرکار ﷺ نے آنگن دیا

پے بہ پے اک رقص ہوتا ہے مرے جذبات میں
میرے آقا ﷺ مجھ کو جب دیتے ہیں اذنِ حاضری (۱۳)

میں قاصدِ خوش بخت کے قدموں میں بکھر جاؤں
جو اذنِ حضوری کی مجھے آ کے خبر دے

میں قاصد کے قدموں میں لوٹیں لگاؤں
نبی ﷺ کا جو پیغامؔ پیغام بر دے

سبھی دیکھیں گے میرے والہانہ رقص کا منظر
نظر جب حشر میں میری پڑے گی روئے تاباں پر

ہوا ہوں نعت گو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
مجھے پہنچا دیا اس کام نے توقیر کی چھت پر

نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں اس میں پوری شدت سے
دُعا میری لپٹ جاتی ہے یوں بابِ اجابت سے (۱۴)

نام لیتا ہے جو یہ صبح و مسا سرکار ﷺ کا
کام ہے محمود کو اتنا ہی سرکاری بہت (۱۵)

پھر کرم فرمائیں گے محمودؔ نعتوں میں ترا
اہتمام حکمتِ تحدیثِ نعمت دیکھ کر (۱۶)

نازاں رہے بلندیٔ قسمت پہ حشر تک
محمود تو رموز اگر جانے نعت کے

محمود روزِ حشر تک دیتا رہوں گا میں
شعروں کی مسجدوں میں اذانِ درود و نعت (۱۷)

مجھے پھر بھی بلا لیتے ہیں طیبہ
کوئی پوچھے کہاں کا پارسا ہوں (۱۸)

محمود پہنچا میں جونہی روضے کے سامنے
ماتھے پہ آیا دستِ تمنا سوال کو (۱۹)

کہیں شہرِ پیمبر ﷺ مجھ کو آوازیں نہ دیتا ہو

یہ میرا قلب مضطر آج ہے پیغامبر کس کا

میں نے بوقتِ حاضریٔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ
ہدیہ بشکلِ اشکِ ندامت ادا کیا (۲۰)

چھا گیا ہے شہرِ آقا ﷺ میرے چشم و گوش پر
کیسا اندازِ کرم ہے مجھ سے عصیاں کوش پر (۲۱)

رُخ ہے محمود مدینے ہی کی جانب اس کا
لوگ دیکھیں تو مرے فکر کی، فن کی صورت (۲۲)

نبی ﷺ کے در پہ میں ہر روز جاؤں
تمنا ہے یہ میری روز افزوں (۲۳)

طیبہ پہنچنے کے لیے حج ہے بڑا جواز
لیکن جو جانا چاہوں وہاں میں بلا جواز!

ہر لطفِ ہر خوشی سے سوا اک سرور و کیف
شہرِ نبی ﷺ میں مجھ کو ملا اک سرور و کیف (۲۴)

دل میں ہوں جب حضور ﷺ تو دُنیا سے کیا غرض
آنکھوں کو میری ذوقِ تماشا سے کیا غرض

دیے عشقِ رسول اللہ ﷺ کے پلکوں پہ جلتے ہیں
پھر ایسے میں مرے جذباتِ دل شعروں میں ڈھلتے ہیں

محمود نے سرکار ﷺ کے گل ہائے کرم کو
احساس کے گلداں میں سجایا ہے بہ تفصیل (۲۵)

جب تک نہ دیکھ لوں اسے آتا نہیں قرار
جاؤں مدینے کو نہ اگر میں تو کیا کروں (۲۶)

آقا و بندۂ پیمبر ﷺ اور میں
وہ درودِ پاک ان پر اور میں

ہو گا کبھی تو کوئی مقالہ درود پر
اب تک تو ہم نے لکھے ہیں سب ابتدائیے

محمود ہو گی ہم کو عطا بُردۂ حضور ﷺ
ہاں اوڑھ لی ہیں ہم نے ردائیں درود کی (۲۷)

نبی ﷺ کے شہرِ حسیں تک رسائیوں کے لیے
وسیلے ہم نے تو مدحت سرائیوں کے لیے (۲۸)

حواشی

﴿۱﴾ فخر الحق نوری، محمد۔ منتخب ادبی اصطلاحیں۔ ص ۷۷، ۷۸ ﴿۲﴾ ابو اللیث صدیقی، ڈاکٹر۔ لکھنؤ کا دبستان شاعری۔ کراچی۔ ۱۹۸۷ء ﴿۳﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲ ﴿۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۶، ۳۳ ﴿۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۸۸ ﴿۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۰ ﴿۷﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۳ ﴿۱۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۷ ﴿۱۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۲، ۱۲۷ ﴿۱۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۹ ﴿۱۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۳، ۳۹، ۱۰۱ ﴿۱۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۹، ۲۸، ۱۲، ۳۷، ۳۳ ﴿۱۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۶ ﴿۱۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۸ ﴿۱۷﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۳۔ نعت نمبر ۵۳ ﴿۱۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۱۱ ﴿۱۹﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۰ ﴿۲۰﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷، ۷۸ ﴿۲۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۳ ﴿۲۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۷ ﴿۲۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۵ ﴿۲۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۵، ۶۷ ﴿۲۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۳، ۴۳، ۳۰ ﴿۲۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۵ ﴿۲۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۷، ۸۵، ۱۱۶ ﴿۲۸﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱

☆☆☆☆☆

رجائیت

فخر الحق نوری نے رجائیت کے بارے میں لکھا ہے۔ ''نظم و نثر میں مایوسی کا منفی رویہ اختیار کرنے کے بجائے اُمید کا مثبت رویہ اختیار کرنا' زندگی کا روشن پہلو دکھانا' اچھے خیالات پیش کرنا اور آرزو اور اُمید کا دامن تھامے رکھنا''۔(۱)

ان معنوں میں راجا رشید محمود رجائی شاعر ہے اور اپنی رجائیت کا اظہار اس لیے بھی کرتا رہتا ہے کہ اسے محبتِ رسول ﷺ اور نعت و مدحتِ رسول ﷺ کے حوالے سے کہیں مایوسی کا سامنا نہیں ہوتا۔ یہ درست ہے کہ دُنیا میں نعت پر سب سے زیادہ کام اس نے کیا ہے لیکن اس کی یہ کارکردگی کہیں زیرِ بحث نہیں آتی۔ اسے ماہنامہ ''نعت'' کی باقاعدہ اشاعت کا ۱۷واں برس لگا ہوا ہے مگر نقاد اور محقق اِدھر سے آنکھیں میچے ہوئے ہیں۔ نعت پر اس کی تخلیق' تحقیق' تنقید' تذکرہ نویسی' مقالہ نگاری کسی تحقیقی ادارے کو اب تک اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکی۔ مگر وہ پھر بھی مطمئن ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نعت کا سارا کام محض خوشنودیِ حضور ﷺ کے لیے کرتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ حضور ﷺ اس سے خوش ہیں۔ اس لیے رجائیت کا اور اس کا ساتھ مستقل ہے۔

ذوقِ رجا کے ساتھ جو میرا گیا سلام
تو ہو گیا دیارِ نبی ﷺ میں رسا سلام (۲)

پیام حاضری کے انتظار میں رہنا
درِ نگاہِ رجا کے کھلے کواڑوں میں

کرم کے سائے میں رہتا ہوں رات دن میں بھی
مزا لیا ہے مدینے سے دل لگانے کا (۳)

رحمتِ آقا ﷺ کی گھیر لے گی تجھے
کر کے تو دیکھ ایک بار سلام (۴)

دل میں جو پڑھتا رہا آہستہ آہستہ درود
ہر سعادت کو وہ اپنے نام لکھواتا رہا (۵)

میں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ سے ہو کے آیا ہوں
کوئی بھی شے نہیں جو دامنِ طلب میں نہیں (۶)

جو مجھے دیتی ہے الطافِ پیمبر ﷺ کی خبر
کوئی تو شے ہے جو وجدان میں پوشیدہ ہے (۷)

تمازت اس کے عصیاں کی جلا سکتی نہیں اس کو
سرِ محمود پر صلواتِ پیغمبر ﷺ کا بادل ہے (۸)

اسی سے لطفِ سرور ﷺ کا مجھے احساس رہتا ہے
مرا لفظِ محبت جو سرِ قرطاس رہتا ہے (۹)

حواشی

﴿۱﴾ فخر الحق نوری۔ منتخب ادبی اصطلاحیں۔ لاہور۔ ۱۹۹۰۔ ص ۸۱ ﴿۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۳ ﴿۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۷۵٬۷۴ ﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۶ ﴿۵﴾ ثمّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲۳ ﴿۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۲ ﴿۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۶ ﴿۸﴾ ثمّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۴ ﴿۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۸

☆☆☆☆☆

اظہارِ اعتماد و یقین

اگر شاعر کے خیالات اور اس کی زندگی میں ہم آہنگی نہ ہو' تفاوت اور بُعد ہو تو وہ فِی کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ کا مصداق بنتا ہے اور اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ (۱) کے مصداقین میں آ جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کو نعت گوئی کی سعادت مل جائے' اسے یکسوئی اور ارتکاز کی صورتیں نصیب ہو جائیں' اسے اعتماد اور یقین کی دولت نصیب ہو جاتی ہے۔ جگر مراد آبادی نے ''مقدمہ فانی'' میں لکھا تھا کہ ''شاعر کی زندگی سے اس کی شاعری مختلف نہ ہونا چاہیے۔ جتنی اس کی زندگی سے اس کی شاعری الگ ہو گی' اتنا ہی وہ صداقت سے دور ہو جائے گی'' (۲) علامہ سیماب اکبر آبادی نے لکھا۔ ''سیرت کا اثر خیالات پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ جس شخص کی سیرت اچھی نہ ہو' وہ اچھا شاعر بھی نہیں بن سکتا۔ شاعر کے خیالات میں بھی اس کی سیرت کی طرح پاکیزگی و بلندی اور گہرائی کی ضرورت ہے'' (۳)

اور...... اگر شاعری بھی محض حضور محبوب کبریا ﷺ کی مدح و ثنا سے عبارت ہو تو شاعر کی زندگی میں جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے' راقم السطور کو راجا رشید محمود کی زندگی میں ان کا عکس ملتا ہے۔ مجھے حیاتِ محمود کے بہت سے لمحات میں اس کے ساتھ رہنے کا موقع ملتا رہا ہے' اس کی زندگی میں اعتماد و یقین کی بہت عملداری رہی ہے۔ چنانچہ وہ جب نعت کہتا ہے' تو اظہارِ اعتماد و یقین کا یہی طنطنہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ ''آخر یہ کیوں نہ ہوتا'' یہ تو ہونا ہی ہے اور ہونا ہی تھا کے انداز میں یقین کی پختگی قاری کو متاثر کرتی ہے۔ اور اسلوب کی اس خصوصیت میں بھی اس کی انفرادیت ابھی تک قائم ہے۔

کیوں نہ پوری سب مرادیں اب مری ہو جائیں گی
اب نہ کیوں زیرِ قدم پاؤں گا ہر اوجِ کمال
اب کرم مجھ پر نہ کیوں فرمائے میرا خدا
سامنے سرکار ﷺ کے وا ہے مرا دستِ سوال (۴)

....

ہر لمحہ میرے واسطے ہے باعثِ سکوں
فردا سے اپنے کیسے نہ میں مطمئن رہوں

مجھ پہ کرم نہ خالق و مالک کرے گا کیوں
طیبہ رسائی کا نہ رہے ذوق کیوں فزوں
محبوبِ کبریا ﷺ کا میں کیا امتی نہیں

....

ہو جاتی مغفرت کی نہ پہلے سے کیوں اُمید
رضواں سے کیوں نہ ملتی مجھے خلد کی نوید
ہوتا نہ کیوں میں رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید
مجھ پہ کرم حضور ﷺ نہ فرماتے کیوں مزید
مملو ہے امتنان رہی ہے جو خو مری (۵)

....

نہ کیسے یہ بدرگاہِ خدا مقبول ہو جائیں
پیمبر ﷺ کے درودِ پاک سے مملو دعائیں ہیں (۶)

....

دو عالم کا ہر اک ذرہ نہ کیوں ہو مستفید ان سے
رسول اللہ ﷺ کے فیضان کے چشمے ابلتے ہیں (۷)

....

اُمت کی کیوں مدد نہ کریں گے حضور پاک ﷺ
لب پر جو استغاثے کی خاطر درود ہے (۸)

....

میرے دل پر نہ ہو کس طرح سکینت وارد
میں نے سرکار دو عالم ﷺ کی دہائی دی ہے

....

جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے (۹)

....

کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پہ عذر خواہی سے (۱۰)

....

پائیں گے روزِ حشر شفاعت حضور ﷺ کی
عصیاں شعار کیوں نہ ہوں نازاں حضور ﷺ پر

....

اعمال میرے حق میں نہ تلتے تو کس طرح
مجھ کو بھروسا تھا سرِ میزاں حضور ﷺ پر (۱۱)

علو مقام مصطفی ﷺ پر یقین

شاعرِ نعت کا حسنِ ایقان اس موضوع پر رنگا رنگی دکھاتا ہے:

کس قدر محبت ہے اس کو میرے آقا ﷺ سے
سچ ہے، کیوں نہ فرماتا آپ پر کرم خالق
انتہائے الفت کی یہ ادائیں بھی دیکھو
کھا رہا ہے آقا ﷺ کی جان کی قسم خالق (۱۲)

جب خدا بے مثل ہے، آقا ﷺ بھی ہیں یکتا مرے
کیوں نہ فقدانِ مثالی ہو مرے پیشِ نظر (۱۳)

نبی ﷺ کی بشارت وہ کیسے نہ دیتے
تمام انبیاءؑ سے جو رتبہ سوا تھا (۱۴)

جب عالمین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں
کیسے نہ کہہ رہی ہو ہر اک کائنات نعت (۱۵)

اس موضوع پر نثر میں راجا رشید محمود نے تحقیقی انداز میں ۲۵۶ صفحات کی ایک کتاب "تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ" بھی لکھی۔

جو سراپا نور ہو اور ہو سراسر معجزہ
رتبہ کیوں معراج کا اس جسم نے پایا نہ ہو (۱۶)

رسول سارے نہ کیوں کھڑے ہوں نمازِ اقصیٰ میں ان کے پیچھے
کہ وہ بھی سرکار ﷺ کی بدولت وجود میں آئے تھے عدم سے (۱۷)

رب جو ظاہر ہو گیا ان ﷺ پر تو پوشیدہ ہے کیا
کیوں نہ پہنچے ان کی معلومات کو میرا سلام (۱۸)

عظمتِ طیبہ کا یقین

محترم کیسے نہ ہو آب و ہوا اس شہر کی
آلؑ و اصحابؓ نبی ﷺ کا گھر رہا وہ شہر پاک (۱۹)

حاضری طیبہ کا یقین

طیبہ میں حاضری کی سعادت نہ پائے کیوں
حاصل ہوئی ہے جس کو سعادت درود کی (۲۰)

کیوں دوستو! گزاریں خطاؤں میں رات دن
کیوں بھٹکیں دور دور خلاؤں میں رات دن
کیوں ہم گزار دیں نہ وفاؤں میں رات دن
کیوں ہوں نہ ہم بھی نعت سراؤں میں رات دن
گزریں جو ان ﷺ کے شہر کی چھاؤں میں رات دن (۲۱)

طیبہ سے آئے گی جو ہوا التفات کی
عنقا نہ ہو گا ہجر کا کیوں درد دفعتاً (۲۲)

مجھ کو بلاوا کیوں نہ آئے آپ ﷺ کے شہرِ پاک سے
جب کہ ادب کا ہے صلہ آپ ﷺ کا شہرِ ذی شرف (۲۳)

آسان کیوں نہ جادہ طیبہ ہو ہر قدم
جب منزل آفریں ہے محبت رسول ﷺ کی (۲۴)

طیبہ سے حصولِ توجہ پر یقین

کیوں نہ ہو ملتی ہے خیرات یہاں سے سب کو
مجتمع دنیا ہے سرکار ﷺ کے دروازے پر

باسی نہ کیوں بہشت بریں کا اسے کہوں
طیبہ کا جو بھی فرد کوئی رہ نورد ہے (۲۵)

آنکھیں لگی ہوئی ہیں درِ مصطفیٰ ﷺ کی سمت
تقدیر کیوں نہ اپنی مجھے اوج پر ملے (۲۶)

کیوں میری نگاہوں میں نہ ہوں عرش کے جلوے
آنکھوں میں مری، گنبدِ خضرائے نبی ﷺ ہے (۲۷)

کیوں سربلندیاں نہ قدم چومتی رہیں
پیشِ درِ حبیبِ مکرم ﷺ خمیدہ ہوں (۲۸)

چشمِ خالق میں نہ کیسے وہ بچے گا بندہ
سارے لوگوں میں وہ ممتاز نہ کیونکر ہو گا
اس کا انجام بخیر، اس کا مقدر اچھا
عکسِ روضہ ہوا جس شخص کے دل پہ کندہ
خاکِ طیبہ سے جو کرتا ہے وفا کا آغاز (۲۹)

نہ کیوں روشن مثالِ شمع رخشندہ دکھائی دے
غبارِ راہِ طیبہ ہی سے جو چہرہ اٹا پیہم (۳۰)

پرنور کیوں نہ ہو مہ و خورشید سے فزوں
چہرے پہ ہو جو غازۂ گردِ دیارِ پاک (۳۱)

اہمیت درود پر یقین

یاور درود ہے مرا، یاور سلام بھی
کیسے نہ ہو درود بھی لب پر، سلام بھی (۳۲)

دل کیوں نہ جھے صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا پہ
جب گنبدِ سرکار ﷺ ہی عنوانِ نظر ہو (۳۳)

پڑھیں نہ کیوں حلقے میں آ کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
خادم جتنے ہیں آقا ﷺ کے، صلی اللہ علیہ وسلم (۳۴)

بغیر اس کے، نمازیں کہاں مکمل ہوں
نہ کیسے قعدہ کے ہو درمیاں نبی ﷺ کو سلام (۳۵)

قبولیت درود پر یقین

منظور کیوں نہ ہوتا درود خطا شعار
صلوات کا معیں جو ہوا ہے سلامِ عجز (۳۶)

ہم کیوں نہ رُخ درودِ نبی ﷺ کی طرف کریں
ہر وقت ہے درود کی جانب خدا کا رُخ

ہو کیوں نہ فخر ہمیں، کیوں نہ اس پہ ناز کریں
خدا کی ہم نے بھی تقلید کی، درود پڑھا (۳۷)

صلۂ محبت پر یقین

صلوات میں مصروف اگر کوئی بشر ہو
کیسے نہ وہ اللہ کا منظورِ نظر ہو

جو پڑھتا ہو صلوات دعا کرتے ہوئے بھی
پھر کیسے نہ اس فرد کو ایقان اثر ہو (۳۸)

دلِ روشن پہ تیرے نقش ہو گر قبہ خضرا
اگر سرکار ﷺ کا ذکرِ مبارک ہو ترے لب پہ

تو کیوں عرشِ بریں پہ ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے
نہ کیوں تعظیم و عزت ہو فرشتوں سے تری بڑھ کر (۳۹)

جو طالحین بقولِ نبی ﷺ، نبی کے ہیں
تو ان کو کیوں نہ ہو اربابِ اتقا کا سلام (۴۰)

شعر جب صبح و مسا مدحِ پیمبر ﷺ میں پڑھیں
قدسیوں تک میں نہ کیوں ہو گی ہماری واہ وا (۴۱)

شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے مولانا احمد رضا بریلوی کی اس زمین میں دو نعتیں کہی ہیں۔ وہ مارچ ۱۹۷۸ء سے مجلسِ سخن کے پلیٹ فارم سے اڑھائی برس تک ماہانہ نعتیہ مشاعرہ کرواتا رہا۔

جنوری ۱۹۸۰/صفر ۱۴۰۰ھ کا مشاعرہ مولانا احمد رضا بریلوی کے اس مصرع طرح پر ہوا۔ "ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمھاری واہ وا"۔ (۴۲) خود شاعر نعت حضور اکرم ﷺ کے لیے "تو" "تم" "تیرا" "تمھارا" کے الفاظ استعمال نہیں کرتا اس لیے اس نے فرشتوں سے "ہماری" واہ واہ کرائی۔

ذکرِ سرورِ دیں ﷺ کی ٹھنڈکیں نہیں پاتا
کیوں جھلس رہا ہے تو ہجر کی تمازت میں (۴۳)

جو نعت گو ہے کیسے نہ ہو منزل آشنا
وہ خوش نصیب ہے اسے یہ راستا ملا (۴۴)

مری نگاہیں ہیں ذوقِ خمیدگی سے نگوں
میں دست بستہ نہ کیوں ان کے در پہ حاضر ہوں
خدا جو پڑھتا ہے میں بھی درود کیوں نہ پڑھوں
مجھے ہے نعت میں مصروفیت اسی وجہ سکوں
کہ میرے خامے کا رخ جادہ ادب کو ہے (۴۵)

غلامی پر فخر

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مقدس کا خیال
کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ ﷺ کی مدح و ثنا
کس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو
میں کہ ابنِ خانہ زاد کہنہ ہوں سرکار ﷺ کا (۴۶)

رکھے گا زیرِ کرم اس کو بے نیاز بہت
جہاں کے لوگوں میں ہو گا وہ سرفراز بہت
نہ اس کی مدح کریں کیوں ثناطراز بہت
کریں ہم اس کی غلامی پہ کیوں نہ ناز بہت
جو دل میں عشقِ صہیبؓ و بلالؓ رکھتا ہے (۴۷)

یقینی اظہار تشکر

مومن نہ کیسے شکر کے سجدے کیا کریں
بخشی ہے ان کو رب نے جو نعت درود کی

بجا نہ لاؤں میں خالق کا شکر کیوں کہ ہوئی
جواز شعر کی ساری فضا درود و سلام (۴۸)

کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکار ﷺ پر قرباں
کہ ہے قائم ہماری آبرو سرکار ﷺ کے دم سے (۴۹)

ہم آ گئے ہیں اس سے خدا کی نگاہ میں
لب پر ہمارے کیوں نہ ہوں شکرانے نعت کے (۵۰)

مجھے اپنے مقدر پر نہ فخر و ناز کیوں کر ہو
ملی ہے نعت کی خدمت کی عظمت مجھ کو قسمت سے (۵۱)

خوش بختیوں پہ اپنی نہ کیوں مجھ کو ناز ہو
جب بے نیاز نعت کوئی ایک پل نہیں (۵۲)

شعور نعت ملا پنجتن کے صدقے میں
ثنا نہ کیسے کروں گا میں اس گھرانے کی (۵۳)

کیوں سربسجود میں نہ رہوں پیش کبریا
جس نے مجھے حضور ﷺ کا مدحت سرا کیا (۵۴)

توفیق جب نصیب ہے مدح حضور ﷺ کی
کیسے نہ شکرِ خالق و مالک کیا کروں (۵۵)

میں کیوں نہ آخری دم تک کروں گا ان کی ثنا
میں کیوں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجوں گا
کرم پذیر ہوں اپنے حضور والا ﷺ کا
کہ مجھ پہ ان کے کرم سے طفیلِ صل علیٰ

غم شدائد حالات دہر کم جو ہوا (۵۶)

"کیوں نہ" کا مزید استعمال

اپنے مزاج کے مطابق نعت میں مختلف مضمونوں کے بیان میں راجا رشید محمود نے اس اعتقاد و یقین کا اظہار کیا ہے جو اسے محبت رسول مقبول ﷺ کے حوالے سے ہے:

اس کا شمار کیوں نہ کروں محسنین میں
جس شخص نے نبی ﷺ کا مجھے نقش پا دیا (۵۷)

....

جو مجھے ہر سال لے جائے حجاز پاک تک
کیوں نہ ہوں اس گردشِ افلاک کو لاکھوں سلام (۵۸)

....

اے دوست! میں بلائیں نہ لوں کس طرح تری
جب میں نبی پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے (۵۹)

....

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں جو مٹے
کیونکر نہ ہو اسی کی طرف پھر بقا کا رخ (۶۰)

....

نصب آقا ﷺ نے جو فرمایا خدا کے گھر میں
اہلِ اسلام کو کیونکر نہ وہ بھائے پتھر (۶۱)

....

"مخمساتِ نعت" میں ایک پورا خمسہ اسی اظہارِ اعتقاد و یقین پر ہے، جس کا پہلا مصرع ہے:

جویائے صدق سرِّ حقیقت نہ پائے کیوں (۶۲)

حواشی

﴿۱﴾ الشعراء۔ ۲۶: ۲۲۵، ۲۲۶ ﴿۲﴾ محمود علی خاں جامعی۔ تذکرۂ جگر مراد آبادی۔ کراچی۔ بار اول۔ اپریل ۱۹۶۱۔ ص ۱۳۰ ﴿۳﴾ سیماب اکبرآبادی۔ دستور الاصلاح۔ ص ۲۵، ۲۷ ﴿۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۵﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۶۴، ۵ ﴿۶﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱۰ ﴿۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۲ ﴿۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۴۴۔۵۳ ("کہوں تجھے" ردیف کی یہ نعت راجا رشید محمود نے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کی زمین ہی میں کہی ہے لیکن اس کے سولہ اشعار میں اپنے ذوق کے مطابق "تجھے" کی ضمیر حضور ﷺ کی طرف نہیں) ﴿۱۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۴، ۸۵ ﴿۱۲﴾ قطعاتِ

نعت۔ ص ۲۱ ﴿۱۳﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۴ ﴿۱۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۱۵﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۱۱ ﴿۱۶﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰ ﴿۱۷﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۲ ﴿۱۸﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۳ ﴿۱۹﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۵ ﴿۲۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۵ ﴿۲۱﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۲۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۲۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۱ ﴿۲۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۲۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۶۔۸۹ ﴿۲۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۸۳ ﴿۲۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۵ ﴿۲۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۲۹﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۲۶ ﴿۳۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۳ ﴿۳۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۳۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۶ ﴿۳۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۴ ﴿۳۴﴾ منظومات۔ ص ۲۵ ﴿۳۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۶ ﴿۳۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۷ ﴿۳۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۵۲۔۱۰۳ ﴿۳۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۴ ﴿۳۹﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۴۰﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۴ ﴿۴۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۴ ﴿۴۲﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ۱۹۹۱۔ "فیضانِ رضا"۔ ص ۲ ﴿۴۳﴾ فردیاتِ اردو۔ ص ۶۵ ﴿۴۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹ ﴿۴۵﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۰ ﴿۴۶﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۵۰ ﴿۴۷﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۵ ﴿۴۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۵۔۱۸۸ ﴿۴۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۷ ﴿۵۰﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۳ ﴿۵۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۶ ﴿۵۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۳ ﴿۵۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۵۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۸ ﴿۵۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۳۵ ﴿۵۶﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۵۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۸ ﴿۵۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۶۹ ﴿۵۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۵۳ ﴿۶۰﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۹ ﴿۶۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳۵ (۶۲) مخمساتِ نعت۔ ص ۴۳، ۴۴۔

☆☆☆☆☆

نفی سے اثبات کی طرف

راجا رشید محمود پر کلمہ توحید کا بڑا اثر ہے۔ وہ لاَ اِلٰہ کے بعد اِلاَّ اللہ کی طرف آنے کے اسلوب کا گرویدہ ہے۔ اس کے کلام میں بھی اس انداز کی تقلید کی کئی صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ (تنگیٔ داماں کے شدید احساس کی وجہ سے جزئیات پر گفتگو ممکن نہیں' ارباب علم خود متوجہ ہو جائیں گے)

نہ بادہ ہم نے اگر عشق کا پیا ہوتا
رویہ اپنا نہ گر اقتضاپیہ ہوتا
نہ دل سے ذکرِ حبیب خدا ﷺ کیا ہوتا
نہ اپنا اشکِ ندامت فراقیہ ہوتا
تو ہم کو رنج و مصیبت نے آ لیا ہوتا

تمنا اپنی نہ ارضِ حجاز ہی ہوتی
اگر زیارت شہرِ نبی ﷺ نہ کی ہوتی
ضرورت اس کی جو محسوس کی گئی ہوتی
وہاں پہ اپنی نہ ہر سال حاضری ہوتی
تو اہتمام ارم ہم نے کر لیا ہوتا (۱)

....

پہنچ سکے نہ مدینے میں جو توانائی
وہاں پہ جا کے نہ کر پائے جبہ فرسائی
اگر ہو اس کے مقدر کی کارفرمائی
تو اس کے خواب میں تشریف لائیں آقائی ﷺ
کہ زخمِ ہجر بھی یوں اندمال رکھتا ہے (۲)

....

یہ خطرہ تھا' پریشانی نہ کچھ روزِ قیامت ہو

یہی ڈر تھا' عمل نامہ نہ اب وجہِ مصیبت ہو
کہیں مجھ کو جہنم میں نہ پہنچانے کی صورت ہو
گماں لیکن ہوں سب عنقا' اگر چشمِ عنایت ہو
شفاعت کا یقیں ہو جائے غالب ہر توہم پہ (۳)

....

نبیؐ کے در پہ نہ جائے گا' نہ ان سے الفت نبھائے گا
تو کوئی راحت نہ پائے گا' دھواں دھواں زندگی ملے گی (۴)

....

مانوں نہ ان کی بات تو ہستی ہے نیستی
ہونے کا کیا ہے' یوں تو میں بے شک ہُوا کروں (۵)

....

ہُوا نہ آئے جو دار الشفائے طیبہ سے
طبیعت اپنی کسی طرح سے بحال نہ ہو

یہ پوری نعت اسی اُسلوب کی حامل ہے۔ مطلع ہے:

جو فضلِ رب نہ ہو' منشائے ذوالجلال نہ ہو
زباں اپنی مدیحِ نبی ﷺ میں لال نہ ہو (۶)

''حرفِ نعت'' کی دو اور نعتیں بھی اسی طرح کی ہیں:

وہ شخص بخشوں سے شناسا نہ ہو سکا
جو زندگی میں زائرِ طیبہ نہ ہو سکا (۷)

....

وہ تو مجھے اللہ نے در ان کا دکھایا
حل کوئی بھی ہوتا نہ مرا مسئلہ ورنہ
سرکار ﷺ کی تعلیم طریقت کا اثر ہے
ہوتا تھا دلوں کا نہ کبھی تزکیہ ورنہ
ہیں سامنے سرکار ﷺ کی عاداتِ کریمہ

ہوتا نہ یہ حسنات کا بھی سلسلہ ورنہ (۸)

''حی علی الصلوٰۃ'' کی دو نعتوں کے چند اشعار پڑھیے:

درد درود پاک نہ کم ہو بروزِ حشر
یہ کون جانتا ہے وہاں کیا ہو کیا نہ ہو
یا رب! مری کوئی بھی عبادت نہ ہو قبول
لب پر اگر وظیفۂ صلِّ علیٰ نہ ہو

....

جب لوگ درود اس کے سرہانے نہ پڑھیں گے
بیمار تو اچھا نہ ہوا اور نہ ہو گا (۹)

مدیح سرکار ﷺ کی ایک ایسی ہی نعت کے دو شعر دیکھیے:

خوش بختیوں پہ ناز نہ ہو کس لیے مجھے
جی مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے چرایا نہیں گیا
مدت ہوئی کہ ایک غزل بھی نہ ہو سکی
سچ ہے یہ بوجھ مجھ سے اٹھایا نہیں گیا (۱۰)

چند مزید اشعار بھی حاضر ہیں:

جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طیبہ تلک
طائرِ تخئیل میرا خستہ پر ایسا نہ تھا (۱۱)

....

جب جامِ درود اپنے لبوں سے نہ ہٹایا
کوثر کا نہ کیوں حشر میں پھر جام دیا جائے

....

نہ ہو جو اول و آخر درود پاک کا ورد
تو ہے خدائے یگانہ کی بندگی بے سود

....

چہرہ پُرنور ہو گیا جب نہ کیا ورد درود

دشت طیبہ کی بھی جب خاک نہیں چھانی ہے

....

میں جادۂ درود نہ چھوڑوں گا موت تک
یہ راستہ ہے منزلِ الفت کا راستہ (۱۲)

....

کیوں میری نگاہوں میں نہ ہوں عرش کے جلوے
آنکھوں میں مری گنبدِ خضرائے نبی ﷺ ہے (۱۳)

حواشی

﴿۱﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۶ ﴿۳﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۲۰ ﴿۴﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳ ﴿۵﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۶ ﴿۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۱، ۲۲ ﴿۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷۴ تا ۷۵ ﴿۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۰، ۹۱ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۴، ۶۵۔ ۶۹، ۷۰ ﴿۱۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۱، ۲۲ ﴿۱۱﴾ منظومات۔ ص ۱۳ ﴿۱۲﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۹، ۹۷، ۹۶ تا ۸۸ ﴿۱۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۵

☆☆☆☆☆

عبادت

اپنے ایک خطبہ سیرت میں راجا رشید محمود نے عبادت کے مفہوم و معنی پر تفصیلی بحث کی تھی کہ ہم نے اسے نماز روزہ' حج' زکوٰۃ تک محدود کر دیا ہے حالانکہ اس کا معنی فرمانبرداری ہے' حکم ماننا ہے' عبد بننا ہے۔ اور اس میں تمام اوامر و نواہی آتے ہیں۔ اس وسیع تر اور حقیقی مفہوم کو پیش نظر رکھیں تو مسلمان محبت کی بنیاد پر ایک پر سکون معاشرہ تعمیر کر سکتے ہیں' جہاں دشمنیاں نہ ہوں' اپنائیتیں اپنا رنگ دکھائیں۔ راجا رشید محمود نثر میں اور تقریروں میں حقوق العباد پر بہت زور دیتا ہے اور نظم میں عبادت کے معنی میں درود و نعت کی زیادہ تبلیغ کرتا نظر آتا ہے۔ شاید اسی لیے اس نے اپنے اس مجموعہ نعت کا نام ہی "حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوۃ" رکھا ہے جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔

لگتا ہے اب صلوٰۃ بنی ہے مری صلوٰۃ
میں نے جو کی نماز میں نیت درود کی

نہ اک لحظہ رہے غافل درود پاک پڑھنے سے
اگر فی الواقعہ بندے کو کچھ شوقِ عبادت ہے (۱)

عادات میں کی ہم نے یوں محکم نبی ﷺ کی نعت
دیگر عبادتوں سے نہیں کم نبی ﷺ کی نعت (۲)

عادت بھی ہماری ہے' مگر ہے یہ حقیقت
ہم صلِ علیٰ پڑھتے ہیں از روئے عبادت (۳)

عبادت میں سرِ فہرست اس کو میں سمجھتا ہوں
مری الفت کا ہے مظہر سلام آقا و مولا ﷺ پہ

پہنچ گیا ہوں میں محمود اس نتیجے پہ
کہ ہے عبادتوں کا ماحصل "سلام علیک" (۴)

درود ہی سے شغف جب نہ ہو تو اے زاہد!
عبادتوں کا ہے سب اہتمام لاحاصل (۵)

یہ تو مرے خدا کی عبادت کا جز ہوا
خدمت میں ان ﷺ کی' وقتِ تشہد سلام ہو (۶)

پہلے سلام پڑھ کے پڑھا پھر درود پاک
یوں اپنا سجدہ وقتِ تشہد ادا ہوا

پڑھا درود رسولِ خدا ﷺ پہ صبح و مسا
کچھ اس طرح سے عبادت کو اختصار دیا (۷)

مری نماز عشق کا مرکز درود ہے
قائم ہے زاہدوں سے مری حدِ امتیاز (۸)

عبادتیں مرے خالق کی ہیں' قسم مجھ کو
بغیرِ وردِ صلوٰۃِ پیمبری ﷺ بے سود

یا رب! مری کوئی بھی عبادت نہ ہو قبول
لب پہ اگر وظیفۂ صلِ علیٰ نہ ہو (۹)

درود پاک اگر وظیفۂ الوہیت ہے تو مدحِ مصطفیٰ ﷺ بھی خالق و مالک کی سنت ہے۔ اس لیے راجا رشید محمود اپنے کلام میں ان دونوں عبادتوں کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

ہے وردِ صلوٰۃ اپنے لیے فرض عبادت
گر بانگِ اذاں نعتِ رسول ﷺ دوسرا ہے

تقویٰ نہیں' نہ' زہد نہیں ہے ہمارے پاس
فردِ عمل میں صرف عبادت ہے نعت کی (۱۰)

صلوٰۃ و نعت سے ہٹ کر صرف "نماز" کے متعلق شاعرِ نعت کے دو اشعار دیکھیے:

ان کے کرم سے میری عبادت بھی ہے قبول
وقتِ نماز ان ﷺ کا تصور جواں رہے (۱۱)

مسجد شہر پیمبر ﷺ ہو نصیب
ہو ادا مجھ سے محبت کی نماز (۱۲)

حواشی

﴿۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۳۔۱۳۱ ﴿۲﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۱۲ ﴿۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۶۔۹۷ ﴿۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۹ ﴿۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۳ ﴿۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۸۔۱۹ ﴿۸﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۸۳ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۲۔۶۵ ﴿۱۰﴾ نعت نمبر ۵۲۔ نعت نمبر ۶ ﴿۱۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۲ ﴿۱۲﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۴۶

☆☆☆☆☆☆

ندرتِ مضامین

کسی شاعر کے لیے سب سے بڑا سرمایہ افتخار یہ ہے کہ اس کے ہاں مضامین کی ندرت نظر آئے۔ گھسے پٹے مضامین پر الفاظ کے ردوبدل سے شعر کہنا کوئی کمال نہیں۔ غزل میں مضامین کی کمی نہیں ہوتی۔ اس میں آپ دنیا کے کسی موضوع پر کوئی سی بات بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن نعت کا دائرہ محدود ہے اور یہاں فکر وخیال کو کھل کھیلنے کی اجازت بھی نہیں ہوتی۔ یہاں کی حدود بھی شاعر کو چاروں چول چوکس رہنے کی اہمیت یاد دلاتی رہتی ہیں۔ کوئی بات ایسی نہ ہو جائے کہ تصورِ الوہیت وربوبیت متاثر ہو۔ کوئی لفظ، فقرہ یا مضمون حضور اکرم ﷺ کی عظمتِ شان سے کم نہ ہو۔ شاعر مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے دنیوی محبوب سے محبت کی سطح پر نہ اتر آئے۔

ایسے میں اگر شاعر اپنے آپ کو کسی موضوع کا بھی پابند کرلے تو محاسنِ شعر کو بھی لاشعور سے شعور اور شعور سے صفحۂ قرطاس پر لانے کا وتیرہ اختیار کرے نئی نئی ردیفوں اور سنگلاخ زمینوں میں چلنے کو بھی پسند کرے اور شاعری میں نئے نئے تجربے بھی کرنا چاہے تو ندرتِ مضامین کا دائرہ سکڑنا چاہیے لیکن شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے ہاں ایسا نہیں ہے۔ اس کا ذہن زرخیز ہے اور یہ زرخیزی اسے گنبدِ اخضر سے عقیدت اور مکینِ گنبدِ اخضر ﷺ کے تذکار کے باعث نصیب ہوئی ہے۔

شاعرانِ نعت گو نے جنت کا ذکر اکثر وبیشتر کیا ہے لیکن عموماً اس نوع کے مضامین جنت اور طیبہ مقدس کے تقابل سے متعلق ہوتے ہیں۔ راجا رشید محمود کے جنت کے حوالے سے چند شعر دیکھیے جن میں ندرتِ مضامین کی کارفرمائیاں عروج پر ہیں:

قصر ہائے خلد کا اپنے کو ہم خوگر کریں
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ پہ گر بستر کریں (۱)

بہشت میں بھی محافل درود کی ہوں گی
پہنچ گئے جو وہاں اور کام کیا ہو گا (۲)

چند نعتیں شاعرِ سرکار ﷺ سے رضواں نے لیں

اس طرح محمود سے فردوس کا سودا ہوا (۳)

سودا بہشت کا تو جبھی ہو گا حشر میں
مانگیں گے جب ملائکہ پڑھانے نعت کے (۴)

درود آقا ﷺ پہ ہم پڑھتے رہے روزِ قیامت بھی
ہمیں جو ڈھونڈتا پھرتا تھا' وہ رضواں رہا ہو گا

تجھے کہتا ہے جلے خیر مقدم کے جو خود رضواں
کبھی حرف درود آقا ﷺ پہ تو نے پڑھ لیا ہو گا (۵)

میں بہجت کے جلو میں جاؤں گا رقصندہ جنت کو
پڑھائے گا اگر رضواں درود پاک آقا ﷺ پر (۶)

نعت و درود آقا و مولا ﷺ کی شکل میں
میں نے یہیں پہ ہدیہ جنت ادا کیا

کرتی ہوں گی اپنے ہاں اُس کو محافل نعت کی
میں بتائے دیتا ہوں رضواں کو اتنا پیشگی (۷)

مجھے یاد آئیں گے جس وقت طیبہ کے گلی کوچے
میں کود آؤں گا باہر حضرتِ رضواں کی جنت سے (۸)

بہت ناز کرتا ہے جنت پہ رضواں
الٰہی! اسے بھی دکھا خلدِ طیبہ (۹)

چاند سورج کے حوالے سے دو اشعار دیکھیے:

جب سے انگشتِ نبی ﷺ نے چاند کو چمکا دیا
آ گئی اس دن سے اس کی ضابطے میں روشنی (۱۰)

ہجر طیبہ کا جو احساس ستاتا ہے انھیں
رنج اٹھاتے ہیں مہ و مہر گہن کی صورت (۱۱)

وادیِ سخن کی تمام جہتوں پر نگاہ ڈالیے آپ کو کہیں اور یہ مضامین نہیں ملیں گے:

دکھاتی ہے گر کلکِ خامہ رعونت
تو کرتی ہے سر اس کا خم نعتِ احمد ﷺ

طورِ نیاز و عجز پہ جوتے اتار کر
ہر نعت گو کھڑا ہے مثالِ کلیمِ نعت (۱۲)

عمرے یا حج کے دوران میں حجرِ اسود کو استلام تو کرنا ہی پڑتا ہے' شاعرِ نعت کی محبتوں نے اس کے لیے ایک اور مقام بھی تلاش کر لیا ہے:

کعبے کا ایک گوشہ یا دہلیزِ مصطفیٰ ﷺ
ان جگہوں پہ ہے اہتمامِ استلام ختم (۱۳)

استلام کے ساتھ احرام کو بھی دیکھیے کہ کلامِ محمود میں اس کے اہتمام کی کیا کیا صورتیں دکھائی گئی ہیں:

جب بھی طوافِ کعبہ ہو میرے نصیب میں
پہنوں میں گردِ طیبہ کا احرامِ دلنواز (۱۴)

بیتِ ولا کے گرد ہم محوِ طواف ہیں
جس دن سے اوڑھ رکھا ہے احرام نعت کو (۱۵)

جامہ احرامِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ اوڑھے ہوئے
سعی میں ہوں میں کہ راضی کر سکوں سرکار ﷺ کو (۱۶)

نہ جب تک نبی ﷺ قبر میں دیکھ لیں گے
نہ کھولیں گے ہم اپنا احرام ہرگز (۱۷)

شاعر کو ادراک ہے کہ اسے بات کرنا آتی ہے لیکن مدینہ منورہ میں اسے چپ لگ جاتی ہے۔

کیا جانیے' محمود سے باتوں کے دھنی کی
جاتی ہے کہاں جنبشِ لب شہرِ کرم میں (۱۸)

شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ذکرِ لطیف میں شاعرِ نعت راجا رشید محمود کی جولانیِ افکار خوب خوب

مضامین پیدا کرتی ہے:

جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طیبہ تلک
طائرِ تخییل میرا خستہ پر ایسا نہ تھا (۱۹)

طیبہ سے دوری میں جو نکلا ہے تو ہے شبنمیں
وہ دیکھو اشک عارضِ گل پر بوقتِ صبح (۲۰)

روز میں درخواست کرتا ہوں کہ بلوا لیں مجھے
اس طرح چلتی ہی رہتی ہے مری طیبہ کو ڈاک (۲۱)

طیبہ میں حاضری کی نوید کے مضمون کو شاعر نے عجیب ندرتیں عطا کی ہیں:

کیا بلانے آیا ہے کوئی مجھ کو طیبہ سے
میرے دل کا دروازہ دستکوں سے گونجا ہے

بادِ نسیم لائے جو پیغامِ حاضری
چاہے تو واپسی پہ وہ لے جائے جاں مری (۲۲)

گر ہے یہی سبب مری طیبہ رسائی کا
میری طرف سے گردشِ افلاک کو سلام (۲۳)

گنبدِ اخضر اور منارِ نور کا حسن ہر اہلِ محبت کو متاثر کرتا ہے۔ ارباب نظر اسے یا اس کے عکس کو دیکھ دیکھ کر جیتے ہیں لیکن کسی کو ایسی تشبیہ نہ سوجھی ہوگی جو رشید محمود نے دی ہے۔

سر کشیدہ ہے منارِ نور طرّے کی طرح
گنبدِ اخضر ہے دستارِ رفیع المرتبت

طرہ کلف زدہ ہے مینارِ پاک ان کا
آقا ﷺ کا سبز گنبد گویا کلاہِ طیبہ (۲۴)

اس پہ درودؔ طیبہ کی جو سبز ہے کلاہ
مینارِ نورؔ طرہ دستار کو سلام (۲۵)

شاعرِ نعت نے ہمیں طیبہ مقدس پہنچا رکھا ہے تو وہیں کی مزید باتیں سنیئے:

مَس ہاتھ جو دروازہ آقا ﷺ سے ہوئے ہیں
میں آپ بتاتا ہوں ہتھیلی کی لکیریں

ہے مواجہ آگے میں کھڑا ہوں دم سادھے
عیسیٰ دم کی مشق اپنی اس جگہ پہ کام آئی (۲۶)

طیبہ اقدس سے مراجعت کے ذکر میں رشید محمود نے کہا تھا:

مسجد و منبرؔ ریاض الجنہ اور قدمینِ پاک
جالیاں وہ نور کی وہ سبز گنبد اور وہ گھر

رہ گیا ہے دل وہیں خود تو چلا آیا ہوں میں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر؟ (۲۷)

دل کے مدینہ طیبہ میں گم ہونے یا رہ جانے کے حوالے سے ایک نئے مضمون کے تین رنگ دیکھیے:

لو مل گیا مجھے دلِ گم گشتہ کا نشاں
طیبہ میں ہے یا اس کے کہیں آس پاس ہے (۲۸)

کہیں دور و نزدیک طیبہ کے ہو گا
دلِ نعت خواندہ جو گم شدہ ہے (۲۹)

مجھے خبر ہے کہ پہلو میں دل نہیں لیکن
نظر وہ طیبہ ہی کے آس پاس آئے گا (۳۰)

اپنے فکر و تخیل کی مجبوریوں کو شاعر نے یوں پابندِ سخن کیا ہے:

وفا کی ڈوریوں میں کس کے یوں باندھا گیا اس کو
کہ میرا فکر طیبہ سے نہیں جاتا کہیں لوگو (۳۱)

ہم پاکستان میں ہیں تو حرمین شریفین اس طرف ہیں جدھر سورج غروب ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو یوں زبان دی گئی ہے:

جس سمت کو ہے مکہؔ ہے جس طرف مدینہ

سورج ادھر ہے جھکتا' اس میں نہیں ہے شبہ (۳۲)

جھکتا ہے آفتاب سرِ شام بے گماں
طیبہ کی خاکِ نور فگن کے سلام کو (۳۳)

میں نے زیرِ نظر دو شعروں کا مفہوم راجا رشید محمود سے معلوم کرنا چاہا تو مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی کہ مدینہ منورہ میں مشرق اس طرف ہے جدھر حضور اکرم ﷺ کے قدم مبارک ہیں۔ یعنی واقعی سورج قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کو سلام کرتا اور چومتا ہوا ابھرتا ہے۔ لیکن یہ جان کر شاعرِ نعت کا قد میری نظر میں اور اونچا ہو گیا کہ آج تک بہت سے شاعر شہرِ محبت میں حاضری کی سعادتوں سے تو بہرہ ور ہوئے ہیں' بعضوں نے یہ جسارت بھی کی ہے اور اس کا اظہار بھی فخر کے ساتھ کیا ہے کہ انھوں نے گنبدِ خضرا کے سائے میں بیٹھ کر فکرِ سخن کی ہے اور نعتیں کہی ہیں لیکن راجا رشید محمود کے سوا کسی اور کو یہ نکتہ دکھائی نہیں دیا کہ:

طلوعِ مہر کا منظر نبی ﷺ کے شہر میں دیکھو
قدم ہیں جس طرف ان ﷺ کے ادھر سے دن نکلتا ہے (۳۴)

قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی وہ عظمت ہے دوستو!
وقتِ طلوع کرتا ہے خورشید بھی سلام (۳۵)

مدینہ منورہ میں موت اور تدفین کی تمنا شاعرِ نعت کا خاص موضوع ہے اور گزشتہ سولہ سترہ برسوں میں میری اس سے جو رفاقت رہی ہے' اس کی بنا پر میں جانتا ہوں کہ یہ محض مضمون آفرینی نہیں' اس کی دلی خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ کے طفیل اس کی اس تمنا کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ اس موضوع پر اس کے اشعار تو الگ باب کی حیثیت میں پیش ہیں۔ یہاں نئے مضمون کا ایک شعر دیکھیے:

ہمارا امتحانِ قبر سے بچنا تھا ناممکن
بنا شہرِ پیمبر ﷺ اپنا مدفن' وہ تو یہ کہیے (۳۶)

درود پاک کے موضوع پر اس نے اب تک قریباً دو ہزار اشعار کہے ہوں گے' بارہ سو تو ''حیّ علی الصلوٰۃ'' ہی میں ہیں۔ اس موضوع پر بھی ندرتِ مضامین کے بہت سے پہلو سامنے ہیں۔ چند سامنے لاتا ہوں:

پلڑا خطاؤں کا بہت اونچا چلا گیا
وردِ درود لائے جو میزان کے لیے

مطلب یہ ہے کہ آؤ درودِ رسول ﷺ کو
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ہے دعوت درود کی

بکھیر دے گا اسے ریزہ ریزہ کر کے درود
مرے حساب میں عصیاں کا جو ہمالہ ہے

پڑھتے ہوئے درود میں جاؤں گا عرش تک
سرکار ﷺ کے نقوشِ قدم ڈھونڈتا ہوا

وضو تھا اشکوں سے' نیت درود سے کی تھی
نمازِ عشق و محبت ہوئی ادا کیا کیا

وردِ صلوات پاک سے ہم نے
قلب کے طاق میں دھری مشعل

کیونکر نہ مستنیر جہاں کو کریں یہ سب
آخر ہے وردِ شمس و نجوم و قمر درود

کسی نے دیکھی کہیں قدرِ مشترک ایسی
خدا کا کام درودؔ اور میرا کام درود

پڑھ کر درودؔ دیکھا جو اوجِ رسول ﷺ کو
پایا ہے لامکاں کی طرف نقشِ پا کا رخ

نامِ آقا ﷺ پہ نہ پڑھیے گر درود اک مرتبہ
سیکڑوں بار اپنی بدبختی پہ ماتم کیجیے

گدا ہیں ہم' سخی تجھ کو سمجھتے ہیں' دعا دیں گے

درود تاج لے بابا سنا تیرا بھلا ہو گا

درود پڑھ وہی جس میں سلام شامل ہو
جو صیغہ ہے اسے چاہے تو مختصر کر دے (۳۷)

(چونکہ اللہ تعالیٰ نے صَلُّوْا عَلَیْہِ کے ساتھ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا حکم بھی دیا ہے اس لیے درود شریف وہی پڑھنا چاہیے جس میں سلام بھی ہو۔ راجا رشید محمود نے اپنی کتاب "درود و سلام" میں اس پر مفصل گفتگو کی ہے۔ (۳۸)

امتحانِ قبر کے حوالے سے درودِ پاک کے موضوع پر دو شعر دیکھیے:

منکر نکیر آئے اور واپس چلے گئے
کام آ گیا درود ہمارا پڑھا ہوا

پڑھا درود تو جن کو سوال کرنا تھے
انھی نے قبر میں پوچھا ہے مدعا کیا کیا (۳۹)

قرآن پاک میں نعت حضور ﷺ کے مضامین کا ہونا تو ایک عام بات ہے شاعروں نے بھی اسے استعمال کیا ہے لیکن شاعرِ نعت کا دعویٰ ہے کہ:

مجھے تو کوئی اک آیت بغیر اس کے نہیں ملتی
فضائل درج ہیں سرکار ﷺ کے صفحاتِ قرآں پر (۴۰)

جن آیتوں میں ذکر نہیں ان کا ان میں بھی
بین السطور کہہ رہا ہے ذوالجلال نعت (۴۱)

(اس کی وضاحت راقم السطور "تعلیماتِ قرآن کا پرتو" والے باب میں کر چکا ہے)

اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے والا پہلا آدمی بھی راجا رشید محمود ہے کہ کعبۃ اللہ کی چھت پر جو پرنالا نصب ہے میزابِ رحمت یا میزابِ زر اس کا رخ مدینہ منورہ کی جانب ہے:

کعبے کے سر پہ طیبہ کی جانب کو رخ کیے
میزاب کا ہے حسن تجلی سلام کو (۴۲)

ندرتِ مضامین کی مثالیں تو کلامِ محمود میں بہت ہیں۔ "مشتے نمونہ از خروارے" دیکھیے:

نبی ﷺ کے شہر کی مٹی پہ پاؤں رکھ سکتا

جسارت اتنی بھی تخیل کے فرس میں نہیں

خدا کے پاس پہنچنا مجھے گوارا ہے
مدینے حاضری محمود جس برس میں نہیں (۴۳)

بغیر اس کے نمازیں کہاں مکمل ہوں
نہ کیسے قعدہ کے ہو درمیاں نبی ﷺ کو سلام (۴۴)

مخالفت بھی پیمبر ﷺ کی عین ممکن ہے
حواسِ خمسہ کا جو اختلال ہے ممکن (۴۵)

نعت کے مجموعے ہیں اعزاز اپنے واسطے
سینۂ قرطاس پر تمغے سجے ہیں لفظ کے

سرِ طاقِ عقیدت شمعِ فن میری فروزاں ہے
تو میں پروانۂ جاں سوز بھی اس شمع کا خو ہوں (۴۶)

مجھے جو اپنی زندگی سے پیار ہے تو اس لیے
رشید میری زندگی برے نبی ﷺ کی نعت ہے (۴۷)

نام لیتا ہے جو یہ صبح و مسا سرکار ﷺ کا
کام ہے محمود کو اتنا ہی سرکاری بہت

گہرے سمندروں میں ملے ساحل مزہ
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں خواہش گہر کی ہے (۴۸)

میں وہ انمول موتی تھا کہ چوری کا تھا اندیشہ
عقیدت کی گرہ میں باندھ کر رکھا گیا مجھ کو

"ابجد" کے پہلے حرف سے "ضظغ" کی غین تک
جتنے بھی ہیں عدد ہیں سبھی تابع حضور ﷺ (۴۹)

اچھا تو ہے یہی کہ ادارہ کرے کوئی
تنقید کے اصول پہ تنظیم نعت کی (۵۰)

حواشی

﴿۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۲۱ ﴿۲﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۰ ﴿۳﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۱۲ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۳ ﴿۵﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۲ ﴿۶﴾ کتاب نعت۔ ص ۷۸ ﴿۷﴾ حرف نعت۔ ص ۷۹۔۱۰۰ ﴿۸﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۲ ﴿۹﴾ شہر کرم۔ ص ۵۳ ﴿۱۰﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۱ ﴿۱۱﴾ حرف نعت۔ ص ۶۶ ﴿۱۲﴾ نعت نمبر ۵۔ نعت نمبر ۳۸ ﴿۱۳﴾ حرف نعت۔ ص ۹۶ ﴿۱۴﴾ حرف نعت۔ ص ۱۱۲ ﴿۱۵﴾ نعت نمبر ۳۲ ﴿۱۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۷۹ ﴿۱۷﴾ حرف نعت۔ ص ۳۶ ﴿۱۸﴾ شہر کرم۔ ص ۱۸ ﴿۱۹﴾ منظومات۔ ص ۱۳ ﴿۲۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۸ ﴿۲۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۳ ﴿۲۲﴾ فردیات نعت۔ ص ۸۵۔۱۷ ﴿۲۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۷ ﴿۲۴﴾ شہر کرم۔ ص ۷۹۔۵۲ ﴿۲۵﴾ اشعار نعت۔ ص ۵۳ ﴿۲۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۲۷۔۲۹ ﴿۲۷﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۰ ﴿۲۸﴾ منظومات۔ ص ۸ ﴿۲۹﴾ شہر کرم۔ ص ۶۰ ﴿۳۰﴾ مدیح سرکارِ ﷺ۔ ص ۹۸ ﴿۳۱﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۷ ﴿۳۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۳ ﴿۳۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۲ ﴿۳۴﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۷ ﴿۳۵﴾ اشعار نعت۔ ص ۸۲ ﴿۳۶﴾ کتاب نعت۔ ص ۸۹ ﴿۳۷﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۱، ۹۵، ۹۳، ۶۷، ۵۷، ۱۱۵، ۵۰، ۵۲، ۱۰۶، ۲۲، ۴۱ ﴿۳۸﴾ راجا رشید محمود۔ درود و سلام۔ ایوانِ درود و سلام لاہور۔ اشاعت نہم فروری ۱۹۸۸۔ ۱۲۸ صفحات ﴿۳۹﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۷۔۵۸ ﴿۴۰﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۳ ﴿۴۱﴾ نعت نمبر ۸ ﴿۴۲﴾ اشعار نعت۔ ص ۸ ﴿۴۳﴾ اشعار نعت۔ ص ۲۳ ﴿۴۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۶ ﴿۴۵﴾ مدیح سرکارِ ﷺ۔ ص ۶۷ ﴿۴۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۶۱، ۳۸ ﴿۴۷﴾ نعت نمبر ۳۶ ﴿۴۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۶، ۱۲۵ ﴿۴۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۴۸، ۶۰ ﴿۵۰﴾ نعت نمبر ۴۵

☆☆☆☆☆

احترامِ مصطفیٰ ﷺ اور احترامِ مداحِ مصطفیٰ ﷺ

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے پہلے مجموعۂ نعت "ورفعنا لک ذکرک" کی چند نعتوں میں تو حضور اکرم ﷺ کے لیے تو، تم، تیرا، تمھارا کے الفاظ ملتے ہیں، بعد کی کسی کتاب میں ایسا نہیں ہے۔ حتیٰ کہ عام قطعات میں بھی، سیرتِ طیبہ کے قطعات میں بھی اور پنجابی شاعری میں بھی یہ التزام موجود ہے۔ اصل میں اس کی زندگی ہی احترامِ مصطفیٰ ﷺ کے اہتمام سے عبارت ہے۔ وہ عظمتِ حضور ﷺ سے فروتر کوئی لفظ نہ استعمال کرتا ہے، نہ برداشت کرتا ہے اور چونکہ پروفیسر محمد حسین آسی کے بقول "بے نیازِ عصر" ہے اس لیے حق گوئی اور ابطالِ باطل کے معاملے میں ڈرتا جھجکتا بھی نہیں۔ احترامِ حضور ﷺ کے حوالے سے اس کے چند اشعار دیکھیے:

احترامِ سرورِ کونین ﷺ میرا دین ہے
عظمتِ دینِ مبیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ (۱)

....

کیونکر دلوں میں ہو نہ پیمبر ﷺ کا احترام
کرتے ہیں پیشِ خدمتِ سرکار ﷺ میں سلام
کہتے ہیں ہم حضور ﷺ کی نعتیں بالالتزام
یا پڑھتے ہیں نبی ﷺ کی احادیث صبح و شام
اللہ نے جو حسنِ بصیرت عطا کیا (۲)

....

ذکرِ نبیِ پاک ﷺ تو میں نے کیا بہت
لکھا نہیں ہے نام بہ عنوانِ احترام (۳)
(یہ کام بہ عنوانِ احترام بھی ہے اور تقلیدِ خالقِ حقیقی جل شانہٗ بھی)

اگر نہ گردِ مدینہ کا احترام کیا
تو ہو گی یہ تیری تقصیر اور کیا ہو گی (۴)

راجا رشید محمود حضور ﷺ کی ہر نسبت کے احترام کا قائل ہے اور جو اس راستے کا رہرو نہیں، اسے وعیدوں سے ڈراتا بھی ہے:

خدا کا اس پہ تلطف کہاں، کرم کیسا
نہیں ہے قلب میں جس کے بھی احترامِ رسول ﷺ (۵)

اس کا تجربہ و مشاہدہ بھی یہی ہے اور ایمان بھی یہی کہ عزت اسی کی ہے جو حضور اکرم ﷺ کے احترام و اکرام کا اہتمام کرتا ہے:

جہاں میں پائیں گے اکرام و احترام بہت
کریں گے دل سے جو ہم احترامِ حبِ رسول ﷺ (۶)

وہ "دل" کی خصوصیات پر نظم کہتے ہوئے لکھتا ہے:

احترام اس کا فرشتے بھی کیا کرتے ہیں
ثبت سرکار ﷺ کا ہے نقشِ کفِ پا اس پہ (۷)

وہ ان لوگوں کے لیے اپنے دل میں احترام کے جذبات پاتا ہے جو محبتِ حضور ﷺ کے حامل ہوں:

محبت جاگزیں ہے آپ کی جس کے دل و جاں میں
ہمیں دل سے وہی ہے محترم یا سرورِ عالم ﷺ

....

شعار جس کا ثنائے رسولِ اکرم ﷺ ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے (۸)

وہ چونکہ خود مداحِ مصطفیٰ ﷺ ہے اس لیے وہ بھی اس نسبت سے تکریم یاب رہتا ہے۔ اپنی اس حیثیت اور اس عزت کا ذکر بھی وہ اپنے ذوق کے مطابق عجز و فروتنی کے جلو میں کرتا ہے

چل کر رہِ صلوٰۃ پہ دیکھا کہ ہے یہی
تکریم و احترام کا، عزت کا راستہ (۹)

....

دل سے لوگ یوں میرا احترام کرتے ہیں
گویا ایک ذرہ ہوں طیبۂ مقدس کا (۱۰)

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۲ ﴿۲﴾ مخمسات نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰ ﴿۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۵ ﴿۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۳ ﴿۶﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۴۳ ﴿۷﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۷۔۹۳ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۹ ﴿۱۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۵۱

نعت گویانِ محترم کا ذکر

راجا رشید محمود کے پہلے مجموعۂ نعت میں ہے:

شعار جس کا ثنائے رسولِ اکرم ﷺ ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے (۱)

اس نے تمام عمر یہی راہ اپنائے رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ہاں لائقِ احترام نعت گوؤں کا ذکر بھی ملتا ہے:

ہیں میرے لبوں پر شام و سحر نغماتِ ثنائے احمد ﷺ کے
محمود ہے مجھ پہ فیضانِ حسانؓ محمد صلِ علیٰ (۲)

....

نعت کے پل سے گزرنے میں نہ وقت ہو گی
ہاتھ تھامیں گے وہاں حضرتِ حسانؓ میرا

....

حسانؓ کی غلامی ان کی خصوصیت ہے
رکھتے ہیں یہ تشخص مدحت طراز اپنا (۳)

....

میں مدحتوں کا سبق خواں سلام کہتا ہوں
بزیرِ پرچمِ حسانؓ سلام کہتا ہوں (۴)

....

توصیف میں حضور ﷺ کی ہر شعر تھا رجز
جذبے نثار کرتے تھے حسانؓ حضور ﷺ پہ (۵)

....

ہم سقف ہی کو تکتے رہے ٹوپی تھام کر
حسانؓ چھو سکے ہیں فقط بامِ نعت کو

شاعرِ نعت نے صرف حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ ہی کا ذکر نہیں کیا، دیگر نعت گو صحابہ کرامؓ کے تذکرے سے بھی اپنی روح و جاں کو معطر کرنا چاہا ہے:

لطفِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ سے دی ہمیں

حسانؓ و بن رواحہؓ نے تعلیم نعت کی (۶)

حسانؓ و کعبؓ کی جسے تقلید ہو نصیب
وہ شخص بے نیازِ الم بے ہراس ہے (۷)

چلا کعبؓ و حسانؓ سے آیا مجھ تک
عقیدت کا ہے سلسلہ نعتِ آقا ﷺ (۸)

درود پڑھتی ہے حسانؓ کی ثنا گوئی
تو بن زُہیرؓ کی مدحت سلام کہتی ہے (۹)

دیکھو ذرا رسائی تقدیر بن زہیرؓ
کیا آسرا لیا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

ہے شیوہ بن زہیرؓ کی فرماں روائی ہو
قائم جہاں میں ہو اگر اقلیم نعت کی

وہ ردائے نبی ﷺ سے نوازے گئے
چاہیے کعبؓ کو رہنما نعت کا (۱۰)

حضرت کعب بن زہیرؓ کو جاگتے میں اور علامہ محمد بن سعید البوصیریؒ کو سوتے میں حضور اکرم ﷺ نے چادر عنایت فرمائی۔ یہ حوالہ بھی نعت محمود میں ملتا ہے۔ علامہ اقبال نے "اے بصیریؒ را ردا بخشندہ ای" کہا تھا' اس لیے رشید محمود بھی بصیری ہی باندھتا ہے۔

کعبؓ و بصیریؒ کو جو ملی تھی گلیم نعت
مجھ کو بھی دیں حضور ﷺ یہ لطفِ عمیم نعت

کعبؓ و بصیریؒ کی بھی سفارش جو ساتھ ہے
دلوائے گا نبی ﷺ سے ردا نعت کا ریاض

لکھی ہم ایسے شاعروں کی رہنمائی کو

کعبؓ و بصیریؒ ایسے کرم گستروں نے نعت (۱۱)

سعدی و جامی کا ذکر دیکھیے:

بَلَغَ الْعُلٰی کی شکل حسیں میں بہ حسنِ ذوق
سعدی نے کیا عجیب کہی لازوال نعت

کس طرح پائیں کیفیت وہ شاعر آج کے
جیسے کہی ہے جامی سے نکتہ وروں نے نعت (۱۲)

شاعرِ نعت نے اس ذکرِ خیر میں کوئی حد بندی نہیں کی:

رومی و جامیؒ رضا و سعدی و اقبال ہیں
فضلِ ایزد سے ہزاراں شہنشاہِ عرب ﷺ (۱۳)

دیکھو تو سرفراز ہوئے نعتِ نبی ﷺ سے
اقبال بھیؒ رومی بھیؒ سنائی بھیؒ رضا بھی (۱۴)

جامیؒ سعدی و رومیؒ محسن و رضاؒ اقبال
عظمتیں عطا کی ہیں سب کو نعتِ آقا ﷺ نے (۱۵)

حاضر ہوا ہے نعتِ پیمبر ﷺ کی شکل میں
محسنؒ رضا و کافی و اقبال کا سلام (۱۶)

سعدی (۱۷)' احمد رضا بریلوی (۱۸)' کفایت علی کافی (۱۹) اور علامہ اقبال (۲۰) پر تو راجا رشید محمود نے ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبر بھی شائع کیے۔

دیکھو وہ ہیں رضا و حسنؒ محسن و امیر
روشن انھی نجوم سے ہے آسمانِ نعت (۲۱)

حسن رضا بریلوی (۲۲) اور امیر مینائی (۲۳) پر بھی ماہنامہ "نعت" کے نمبر چھپ چکے ہیں۔

ہے الف حسانؓ تو یٰ مظہر و حافظ فقیر
یوں مجلد ہو گیا شیرازہ نعتِ رسول ﷺ (۲۴)

حافظ مظہر الدین اور حافظ محمد افضل فقیر دورِ حاضر کے بہت بڑے نعت گو تھے۔ لیکن رشید محمود تو

اولین نعت گو تبع اول حمیری کو بھی نہیں بھولتا (۲۵)۔ جو حضور اکرم کی تشریف آوری سے کوئی ایک ہزار سال پہلے ہو گزرا تھا:

بات کرنا چاہو تم جو ابتدائی نعت کی
تبع اولؒ سے ہوئی ہے پیشوائی نعت کی (۲۶)

راجا رشید محمود کی ایک نعت کے تین شعر مزید پڑھ لیجیے:

حسانؓ، بن رواحہؓ و ابن زہیرؓ سے
قائم رہے گی حشر کے دن تک سبیلِ نعت
طیبہ کی دید میں جو شہیدیؒ ہوا شہید
کہ سکتے ہیں کرامت علی کو قتیلِ نعت
ہیں کافی و امیر و حسنؒ محسن و رضا
ان میں ہر ایک شخص ہے بطلِ جلیلِ نعت (۲۷)

رشید محمود نے کرامت علی شہیدیؒ (شہید مدینہ) کے مشہور زمانہ مقبول بارگاہ شعر کا پنجابی ترجمہ بھی کیا ہے اور اپنے پنجابی مجموعۂ نعت "نعتاں دی ڈالی" (صدارتی ایوارڈ یافتہ) کا انتساب بھی انھی کے نام کیا ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۴ ﴿۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۸ ﴿۳﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۹۳۔۱۰۲ ﴿۴﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۴ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸۵ ﴿۶﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۲۔۳۵ ﴿۷﴾ منظومات۔ ص ۸ ﴿۸﴾ نعت نمبر ۲۳ ﴿۹﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۵ ﴿۱۰﴾ نعت نمبر ۱۰۔۳۱۔۳۵ ﴿۱۱﴾ نعت نمبر ۳۸۔۵۰۔۳۱ ﴿۱۲﴾ نعت نمبر ۸۔۳۱ ﴿۱۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۶ ﴿۱۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۶ ﴿۱۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۸ ﴿۱۶﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۱۷﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مئی ۱۹۹۰۔ "درود و سلام" حصہ ششم ﴿۱۸﴾ نعت (ماہنامہ)۔ اگست ۱۹۹۱/ "فیضانِ رضا"۔ جولائی ۱۹۹۷۔ "احمد رضا بریلوی کی نعت" ﴿۱۹﴾ نعت (ماہنامہ)۔ اکتوبر ۱۹۹۵۔ "کافی کی نعت" ﴿۲۰﴾ نعت (ماہنامہ)۔ نومبر ۱۹۹۱۔ "اقبال کی نعت" ﴿۲۱﴾ نعت نمبر ۲۷ ﴿۲۲﴾ نعت (ماہنامہ)۔ جنوری ۱۹۹۰۔ "حسن رضا بریلوی کی نعت" ﴿۲۳﴾ نعت (ماہنامہ)۔ نومبر ۱۹۹۹۔ "امیر مینائی کی نعت" ﴿۲۴﴾ نعت نمبر ۳۸ ﴿۲۵﴾ راجا رشید محمود (مرتب/ مقدمہ نگار)۔ نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے نعت کا ضخیم انتخاب' مبسوط مقدمے کے ساتھ)۔ جنگ پبلشرز لاہور۔ ۱۹۹۳۔ ص ۲۱۹۔۲۰ ﴿۲۶﴾ نعت نمبر ۳۳ ﴿۲۷﴾ نعت نمبر ۳۰۔

ذخیرۂ نعت میں "لاہور" کا ذکر

راجا رشید محمود ۱۹۵۸ سے لاہور میں ہے۔ ۱۹۵۹ کے چند ماہ لائلپور (اب فیصل آباد) اور ۱۹۶۰ کے چند ماہ چنیوٹ (ضلع جھنگ) میں گزارنے کے علاوہ اس کا باقی تمام عرصۂ زندگی لاہور ہی میں گزرا۔ پہلے ویسٹ پاکستان اور پھر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سروس کے ساڑھے اکتیس برس بھی لاہور ہی کے تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ۱۹۸۸ میں اس نے لاہور ہی سے ماہنامہ "نعت" کا اجرا کیا اور اسی سال سے "ایوانِ درود و سلام" کی بنیاد ڈالی جس کے تحت ہر قمری مہینے کی بارھویں کو حلقۂ درود پاک قائم ہوتا ہے۔ اس لیے نعت اور درود پاک کے حوالے سے اس کے کلام میں ذکرِ لاہور بھی ملتا ہے۔

کیا تھا پیش تو لاہور کی فضاؤں میں
ہوا مدینے رسا ہدیۂ درود و سلام

....

جو ہے گونج صلِّ علیٰ کی غزل میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ لاہور کی ہے (۱)

غزل میں صل علیٰ کی گونج کا تعلق شاعر کے مجموعۂ نعت "حتّٰی عَلَی الصَّلٰوۃ" سے ہے جس کے قریباً بارہ سو اشعار میں' جو غزل کی ہیئت میں ہیں' درود پاک کا ذکر ہے۔

نہیں ہوتا مدینے کا سفر جب میری قسمت میں
مسافت ہجر کی لاہور ہی میں کاٹتا ہوں میں (۲)

اس ہجر کا تعلق شاعر کی اس خواہش سے ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ میں ہر روز جاؤں
تمنا ہے یہ میری روز افزوں (۳)

ورنہ ۱۹۸۹ سے ۲۰۰۳ تک کے پندرہ برسوں میں ۱۵ بار تو وصل کی کیفیتوں سے وہ سرشار ہو ہی چکا ہے۔ لاہور کے حوالے سے اوپر درج شدہ شعر میں سفر اور مسافت کے الفاظ اور ہجر کی مسافت کی ترکیب قابلِ توجہ ہے۔

جب راجا رشید محمود چند مہینوں کی مسافتِ ہجر میں ہوتا ہے تو حسرت کے ساتھ بارگاہِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہدیۂ سلام پیش کرتا رہتا ہے:

دوریٔ لاہور سے شہرِ پیمبر ﷺ کو چلا
بے بسوں بے اختیاروں ، سوگواروں کا سلام (۴)

چشمِ تر جب خواہشِ وصل میں چشمِ تصور کی صورت اختیار کرتی ہے تو دیکھیے کیا شکل نکلتی ہے:

طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں
پہنچائے دے رہی ہے مری چشمِ تر کہاں (۵)

....

لاہور کے قیام میں بھی ہم نے آنکھ میں
طیبہ کا سارا نقش اتارا سلام کو (۶)

شاعرِ نعت اصل میں شاعرِ درود بھی ہے۔ درود پاک کے بارے میں وہ اتنا محتاط ہے کہ محافل ومجالس اور مشاعروں میں نعت پڑھتے ہوئے بھی وہ برابر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔ جہاں آقا حضور ﷺ کا اسمِ گرامی آیا شاعرِ نعت نے مصرع یا شعر پڑھنے کے فوراً بعد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کہا۔ حرمین شریفین کی حاضریوں سے پہلے بھی اس کا ارادہ یہ تھا کہ:

گیا جو عمرے کو مجھ سا عاصی تو طیبہ میں اور خدا کے گھر بھی
ادا کرے گا یہی وظیفہ صلوٰۃ کافی سلام زیادہ (۷)

اور اس کام میں وہ کہیں بھی کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوا۔

لاہور میں بھی طیبۂ اقدس پہنچ کے بھی
فضلِ خدا سے اپنا مقدر درود ہے (۸)

نجی محفلوں میں راجا رشید محمود نے کئی مرتبہ یہ کہا کہ لاہور سے حرمین کو جاتے ہوئے جدہ تک کا سفر تین گھنٹے کا ہوتا ہے اور واپسی پر یہی سفر سات گھنٹے لیتا ہے۔ جب دوست حیران ہوتے ہیں تو وہ وضاحت کرتا ہے کہ لاہور سے پاکستان کے وقت کے مطابق ہوائی جہاز سے مثلاً اگر ایک بجے روانہ ہوں تو سعودی عرب کے وقت کے مطابق جدہ چار بجے پہنچتے ہیں۔ لیکن اگر جدہ سے ایک

بجے واپسی کو چلیں تو لاہور کے وقت کے مطابق آٹھ بجے یہاں واپسی ہوتی ہے۔ اس لطیف مثال سے طیبہ جاتے ہوئے جو مسرت اور واپسی پر جو اذیت ہوتی ہے محبِ مدینہ رشید محمود اسے بیان کرنا چاہتا ہے۔ طیبہ سے لاہور واپسی کے خیال کو اس نے بارہا اپنی چشمِ تر سے دامنِ قرطاس پر بکھیرا ہے۔

طیبہ جانا زندگی ہے اور رجعت موت ہے
یوں لگا رہتا ہے اپنا مرنا جینا دوستو (۹)

دو قطعات دیکھیے:

ایک یہ احساس نیندیں ہی چرا کر لے گیا
دور مجھ سے کیوں ہوا شہرِ شہِ بر خشک و تر ﷺ
میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال
طیبہ جا کر پھر چلا آیا ہوں کیسے لوٹ کر

....

مسجد و منبر ریاض الجنہ اور قدمینِ پاک
جالیاں وہ نور کی وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں خود تو چلا آیا ہوں میں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر (۱۰)

لاہور میں شاعر کا گھر ہے اس لیے طیبہ سے واپسی کے حوالے سے جتنے اشعار (اور وہ بہت سے ہیں) کلامِ محمود میں ملتے ہیں ان سے مراد لاہور ہی ہے لیکن بطورِ خاص لاہور کا ذکر بھی اس ضمن میں موجود ہے:

دل مرا لاہور کی گلیوں میں اب لگتا نہیں
آ گیا ہوں جب سے میں وہ شہرِ رحمت دیکھ کر (۱۱)

اس حالتِ مجبوری کے اظہار میں حرف "گ" کے تین بار تکرار سے ایک حسن پیدا ہو گیا ہے۔ آخر میں ایک نعتیہ مخمس کا ایک بند درج کرتا ہوں۔ اس مخمس کے پہلے بند کے علاوہ ہر بند کا پہلا اور تیسرا اور دوسرا چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں۔ ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کی ردیف میں

ہے۔ تخمیس کے حوالے سے یہ تجربہ نیا ہے جو شاعرِ نعت نے کیا ہے۔ مخمس کا آخری بند یہ ہے:

قربت رسولِ پاک و مکرم ﷺ کی چھوڑ کر
ماحول جس جگہ کا تقدس فروز تھا
احساس ہے مجھے کہ میں اک فردِ کم نظر
لاہور کی کثیف فضاؤں میں آ گیا
پچھتا رہا ہوں کتنا مدینے سے آ کے میں (۱۲)

راجا رشید محمود نے ۱۹۶۶ میں ایم اے اُردو کیا۔ اس کے بعد 1995 کے اواخر تک ٹیکسٹ بک بورڈ میں اپنی منصبی ذمے داریوں کے سلسلے میں بھی اور اپنے ذوق کی تسکین کے لیے بھی زبان کے نشیب و فراز کی تحقیق ہی میں مگن رہا اس لیے زبان کی غلطی اس کے ہاں عموماً نہیں پائی جاتی اور وہ الفاظ کی درست املا اور اس کے صحیح استعمال کا خاص خیال رکھتا ہے۔ مذکورہ بالا مخمسے میں اس نے ''پچھتا'' نہیں لکھا'' ''پچتا'' لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ بڑے بڑے نامور ادیب اور نام نہاد نقاد اور محقق تک ''پچھتانا'' ہی لکھے چلے جا رہے ہیں۔ ردیفوں کے معاملے میں ہمارا شاعر بہت مشکل پسند ہے' محولہ بالا مخمسے میں ردیف ''کے میں'' ہے اور بول رہی ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲، ۱۳۵ ﴿۲﴾ فرویاتِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۵
﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۸ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۸ ﴿۷﴾ منظومات۔ ص ۲۹
﴿۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۸۲ ﴿۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۶ ﴿۱۰﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۷۹-۸۰ ﴿۱۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۸ ﴿۱۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۸۴

☆☆☆☆☆

ماہنامہ ''نعت'' کا ذکر

ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا اور تسلسل شاعرِ نعت' محققِ نعت راجا رشید محمود جسے صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری' مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''نور الحبیب'' بصیر پور نے ''مجددِ نعت'' لکھا (۱)۔ اور جو خود اپنے آپ کو ''نعت کے خدام میں احقر ترین'' (۲) لکھتا ہے' کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس جریدے کی چند خصوصیات یہ ہیں:

1- دُنیا میں اُردو زبان کو یہ اولیت و فوقیت حاصل ہے کہ اس میں نعت کے موضوع پر ایک ماہانہ علمی و تحقیقی جریدہ شائع ہو رہا ہے اور وہ ماہنامہ ''نعت'' ہے۔

2- یہ جنوری ۱۹۸۸ سے اب تک پوری باقاعدگی سے جاری ہے۔

3- اس کا ہر شمارہ نعت یا سیرت النبی ﷺ کے کسی ایک موضوع پر خصوصی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بھی اس کی انفرادیت ہے کیونکہ دنیا میں اور کوئی رسالہ ماہانہ دورانیے کے ساتھ اس خصوصیت سے نہیں چھپتا کہ اس کا ہر شمارہ کسی ایک ہی موضوع پر ہو۔

4- یہ علمی اور تحقیقی حیثیت سے اتنا وقیع ہے کہ مستقبل کا محقق اگر اس رسالے سے استفادے کے بغیر نعت کے کسی گوشے پر کوئی کام کرے گا تو وہ لازماً نامکمل اور ناقص کام ہوگا۔

5- ہر شمارہ (چند شماروں کے استثنیٰ کے ساتھ کہ وہ ۹۶ یا ۱۰۴ صفحات پر چھپے) کم از کم ۱۱۲ صفحات پر مشتمل رہا۔

6- کچھ شمارے ۱۲۸' ۱۴۴' ۱۵۲ صفحات کے حامل بھی ہیں۔

7- عام طور پر اشاعتِ خصوصی سوا دو سو سے ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل رہی۔

8- سولہ برسوں (جنوری ۱۹۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۳ تک) میں ماہنامہ ''نعت'' کے قریباً ۲۲۰۰۰ صفحات شائع ہوئے۔

9- اس دوران میں ۵۶۳ مقالات و مضامین شائع کیے گیے۔

10- ۲۰۰۰ سے زاید شعرا کی نعتیہ کاوشیں اس عرصے میں ''نعت'' کی زینت بنیں۔

11- ۵۷۰ مجموعہ ہائے نعت کا تعارف چھپا۔

12- رسائل و جرائد کے ۱۹۳ ''رسولؐ نمبروں'' کا تعارف شائع کیا گیا۔

13- مختلف موضوعات اور مختلف اصناف سخن میں سات ہزار نعتیں اور ہزاروں نعتوں کے منتخب اشعار قارئین کے ذوقِ سلیم کی نذر کیے گئے۔

14- ہر شمارہ چار رنگا دیدہ زیب سرورق کے ساتھ طبع ہوا۔ عموماً یہ تصویریں روضۂ رسول کریم ﷺ یا شہرِ کرم مدینہ منورہ کی تھیں۔

15- بہت سے شماروں میں خطاطی کے اعلیٰ نمونے شائع ہوئے۔

رسالے کا تفصیلی تذکرہ راجا رشید محمود کی صحافت کے ضمن میں آئے گا۔ فی الحال یہ بات قارئین کے نوٹس میں لانا مطلوب ہے کہ شاعر نے اپنے نعتیہ کلام میں اس رسالے کا ذکر کس طرح کیا ہے:

گر نہ ہوتی رحمتِ سرکار ﷺ میری دستگیر
''نعت'' کا میں کر نہیں سکتا تھا اجرا عمر بھر (۳)

....

دنیا میں ماہنامہ فقط ''نعت'' ہے عزیز
تحقیقِ نعت کا جو اکیلا جریدہ ہے (۴)

ان دونوں اشعار میں عاجزی و فروتنی کے ساتھ کسی قدر خودستائی (جو ہر طرح مبنی بر حقائق ہے) بھی ملتی ہے۔ تعلّی اور پندار کا مضمون تو اس شخص کی شاعری میں سرے سے عنقا ہے لیکن بقول ڈاکٹر سید عبداللہ:

''انا کا ایک اور رنگ بھی ہے جس میں خلوص ایک دوسری شان سے نمودار ہوتا ہے۔ خلوص تو ادعائی آواز میں بھی ہوتا ہے مگر جب یہ خلوص انکسار کی صدا بن جائے اور ادعائے کمال کی بجائے تمنائے کمال اور آرزوئے دوام کی شکل اختیار کر لے تو اس انا کی محبوبی و خوبی، پیارے پن سے کسے انکار ہو سکتا ہے (۵)۔

ماہنامہ ''نعت'' کے اجرا و تسلسل کے سلسلے میں راجا رشید محمود کی انکسار آمیز انا کی محبوبی و خوبی اور پیارا پن دیکھیے:

کائنات دانش و حکمت بڑی حیرت میں تھی
اور دنیائے صحافت مبتلا حسرت میں تھی

یہ مشیت کی عنایت اور اسی صورت میں تھی
ماہنامہ ''نعت'' کی خدمت مری قسمت میں تھی
جب مرے آقا ﷺ کسی کو نامزد کرنے لگے (۶)

اس خمسے کے چار مصرعوں میں چار قافیے ہیں اور پانچ مزید ہم قافیہ الفاظ ہیں جو صنعت تضمن المزدوج (۷) کی خوبصورت دلکشی کے حامل ہیں۔ تیسرے مصرعے میں البتہ ''پہ'' کا استعمال لکھنؤ کے اربابِ فن کے نزدیک درست نہیں کہ وہ اسے متروکات میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن ''پہ'' کو لیکن کے معنوں میں اساتذۂ فن نے تو استعمال کیا ہی تھا اس کے ترک کے اعلان کے بعد بھی اہم شاعروں نے اس کا استعمال جاری رکھا۔ مثلاً فراق گورکھپوری کہتے ہیں:

رات ملتی ہے تری زلفوں سے
پہ وہ آراستگی نہیں ملتی (۸)

کلامِ محمود میں ماہنامہ ''نعت'' کا مزید ذکر دیکھیے:

''نعت'' نامی جو اک جریدہ ہے
پیشِ آقا ﷺ ہے ماہوار سلام (۹)

....

جب ماہنامہ ''نعت'' کی خدمت میں ہوں مگن
از روئے فرضِ منصبی نعتِ نبی ﷺ ہوئی (۱۰)

....

ہے وجہ ''نعت'' کے اجرا و ارتقا کی درود
گیارہ سال سے جاری جو یہ رسالہ ہے (۱۱)

ظاہر ہے کہ اب رسالے کی باقاعدگی کا ۱۷واں سال ہے اور ''حیّ علی الصلوٰۃ'' (شاعرِ نعت کا نواں مجموعہ نعت) میں شامل جو شعر اوپر درج کیا گیا ہے وہ اس وقت کا ہے جب جریدے کی عمر گیارہ سال تھی۔

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ ''نعت'' کے قریباً ہر شمارے کے سرورق پر مدینہ منورہ کی رنگین تصویر شائع ہوئی۔ شعر میں اس کا ذکر یوں کیا گیا:

سرورق ''نعت'' کے جتنے ہیں سجے ہیں اس سے

ہر شمارے پہ چھپی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر (۱۲)

راجا رشید محمود کہا کرتا ہے کہ جب وہ ماہنامہ "نعت" کے اجرا کی خواہش کا اظہار کرتا تھا تو دوست حیران ہوتے تھے کہ آپ ہر ماہ اتنا مواد کہاں سے لائیں گے اور اس پرچے کے جاری رہنے کے امکانات کیا ہیں۔ اس پر مدیرِ نعت کا جواب یہ ہوتا تھا کہ امکانات اتنے ہیں کہ اگر میں اپنی عمر کے اڑتالیس سال کے بجائے بیسویں برس میں یہ پرچہ جاری کرتا تو شاید میری موت تک کچھ کام ہو جاتا۔ چنانچہ اس ماہنامے نے نعت کے بہت سے نئے موضوعات کی طرف توجہ دلائی ہے' بہت سے نئے موضوعات پر کام کیا ہے' اسی لیے راجا رشید محمود نے کہا ہے:

ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے جو واضح ہوئے
مدحتِ سرور ﷺ کے موضوعات کو میرا سلام (۱۳)

مدینہ طیبہ کے ذکر' اس شہرِ کرم سے دوری کے احساس' اس شہرِ رحمت کی تمنا' اس شہرِ نور میں حاضری اور اس شہرِ محبت سے واپسی کے موضوعات پر شاعرِ نعت نے بہت کچھ کہا ہے۔ ایک جگہ رسالے کے حوالے سے حاضری کی یہ خواہش نظر آتی ہے:

ہر مہینے حاضری طیبہ کی ہو' پرچے کے ساتھ
ایسی اک صورت مثالی ہو مرے پیشِ نظر (۱۴)

اب تک یہ تو ہوا ہے کہ ۱۹۹۸ء اور ۲۰۰۰ میں سال میں دو مرتبہ اسے یہ سعادت ملی ہے۔ خدا کرے پرچہ با قاعدہ رہے اور ہر ماہ نیا شمارہ لے کر وہ بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں حاضری اور حضوری کی سعادتیں پا لیا کرے۔

حواشی

﴿۱﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اگست ستمبر ۱۹۹۸۔ "ماہنامہ نعت کے دس سال"۔ ص ۴۷' ۵۲ ﴿۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۵ ﴿۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۹ ﴿۵﴾ سید عبداللہ' ڈاکٹر۔ چند نئے اور پرانے شاعر۔ لاہور۔ طبع اول۔ ۱۹۶۵۔ ص ۲۵۵ ﴿۶﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۲۳ ﴿۷﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۷ ﴿۸﴾ سلام سندیلوی' ڈاکٹر۔ مزاج و ماحول۔ ص ۳۱۵ ﴿۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۱۰﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲۹ ﴿۱۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۳ ﴿۱۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۲ ﴿۱۳﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۱۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۲

صنعتِ تجنیس

"مفتاح البلاغت" میں صنعتِ تجنیس کی تعریف میں ہے کہ "دو لفظ تلفظ میں مشابہ ہوں اور معنی میں مغائر" (۱)۔ "حدائق البلاغت" میں بھی صنائع لفظی میں سب سے پہلے اسی صنعت کا ذکر ہے اور یہی تعریف ان الفاظ میں ملتی ہے کہ "ایسے دو لفظ کلام میں لانا جو تلفظ میں ایک سے ہوں اور معنی میں مختلف" (۲)۔ شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے کلام میں اس صنعت کی بھی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ درود پاک کے موضوع پر اس کے مجموعۂ نعت "حی علی الصلوٰۃ" کے دو اشعار دیکھیے۔ حس' جس اور یاد' دیا کے الفاظ صنعتِ تجنیس کا نمونہ ہیں:

وہی ہے صرف صلواتِ رسول اللہ ﷺ سے غافل
حواسِ خمسہ میں اک ایک حس جس جس کی تحتل ہے

....

صلوٰۃ پاک کی ہوں گی ضیائیں میری نظروں میں
فروزاں میرے دل میں یادِ طیبہ کا دیا ہو گا (۳)

تجنیسِ تام

یہ ہے کہ دو لفظ انواعِ حروف' اعدادِ حروف' ترتیبِ حروف اور حرکات و سکنات میں متفق ہوں اور معنی بھی مختلف آئیں۔ نوع' عدد' ترتیب' ہیئت اور ترکیب میں یکساں اور معنی میں مختلف ہونے کی بھی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اگر دونوں الفاظ اسم ہوں یا دونوں فعل ہوں تو اسے تجنیسِ تام متماثل کہتے ہیں۔ اگر دونوں لفظ دو مختلف نوع سے ہوں مثلاً ایک اسم اور دوسرا فعل ہوں اور معنی میں یہ مختلف ہوں تو اسے تجنیسِ تام مستوفی کہا جاتا ہے۔ متماثل کی مثال:

یہ شانِ نازکی ہے کہ شانہ اتر گیا
آیا اتر کے زلف سے جب شانہ دوش پہ

....

آہنگ نہ تھا یاں تلک آنے کا' وہ لے
سن کر آہنگ سازِ محفل آئے

اور مستوفی کی مثال:

آبداری سے جو مملو نظر آیا وہ گلا
رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا

شمشیر کو اپنی جب جلا دے
سو فتنۂ مردہ کو جلا دے (۴)

تجنیس تام مستوفی

راجا رشید محمود کے کلام میں تجنیس تام مستوفی کی مثالیں زیادہ ملتی ہیں:

عالم استعجاب کا طاری ہوا عالم پہ کیوں
گم ہوا حیرت میں سایہ کس کے قد کو دیکھ کر (۵)

(استعجاب اور حیرت کا استعمال شعر میں مزید حسن پیدا کر رہا ہے)

قدموں کو بھی لگن ہے وہاں کی لگی ہوئی
دل نے جو آ لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو (۶)

(یہاں تجنیس تام مستوفی کے ساتھ صنعت اشتقاق بھی موجود ہے۔ قدم اور دل کا استعمال بھی ہے۔ ''آ لینا'' محاورہ بھی ہے اور لطف یہ ہے کہ ردیف ہے ''لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو'')

طیبہ یا گردِ طیبہ، اتنا گرد میں کہیں
یارو! ملے گا تم کو مرا دل گرا پڑا

آقا ﷺ کو میرے اشکِ رواں کا درود ہو
آقا ﷺ کو میری عمرِ رواں کا سلام بھی (۷)

برے تھے یا تھے بھلے پر درود پڑھتے تھے
ملیں نہ حشر میں تحفے ہمیں بھلا کیا کیا

ہم نے صلوات کو جب حسنِ ہنر جانا ہے
تو اسی رخ سے مقدر کو سنور جانا ہے (۸)

اگر میں صنعت کے استعمال کے ساتھ اشعار میں موجود دیگر خصوصیتوں کا ذکر کرنے لگوں تو بات بہت بڑھ جائے گی اس لیے صرف اشعار نقل کرتا ہوں:

ہو اشارہ تو پھر چلوں طیبہ
میں تو بس آپ ہی کے بس میں ہوں

دو عالم آپ ﷺ کی چشمِ کرم کے طالب ہیں
نگاہ آپ کی رب کے کرم کا دروازہ
بس اک نظر کی طلب ہے گنہگار کو بھی
حضور ﷺ کھولیے اب کے کرم کا دروازہ (۹)

اربابِ عشق اس میں در آئیں بلا جھجک
یوں کھولتا ہے اپنا درِ دل درود خواں (۱۰)

الوہیت کا یہ سارا نظام ہے محمود
اللہ معطی، حبیبِ الٰہ ﷺ قاسم ہیں (۱۱)

ملائک بھی اس کی ثنا کر رہے ہیں
وہ جس کے لبوں پہ ثنا آپ ﷺ کی ہے (۱۲)

میں قائلِ صلوات ہوا اور رہوں گا
ارشاد جو ہے صلوا علیہ کا، وہ سن کے (۱۳)

جلوے بڑے خالق کے نظر آئیں گے ان کو
دیکھیں گے جو اربابِ نظر مسکنِ سرکار ﷺ (۱۵)

یادِ طیبہ کی اگر دل پہ پر افشانی ہوئی
پھوٹ نکلا آنکھ کے ہر ایک گوہر کا سلام

اس رات پہنچا رب سے نبی ﷺ کو حلیم میں

اسرا میں جو نہاں تھے ان اسرار کا سلام (۱۶)

(دونوں مصرعے "اس را" سے شروع ہوتے ہیں۔ یوں یہ شعر تجنیس تام مستوفی کا حامل ہے مگر اس میں تجنیس ناقص، جسے تجنیس زاید بھی کہتے ہیں زیادہ واضح نظر آتی ہے۔ اور اگر اس اور اسرار کو پیش نظر رکھیں تو تجنیس مذیل بھی موجود ہے۔ آخری شعر میں اُس اسرا اور اسرار کے لطف کے ساتھ مضمون کی عظمت سفرِ معراج کا تلمیح کعب سے آغاز سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کی تلمیح اور اسرار کا سلام پہنچنا اتنی ہمہ پہلو لطف آفرینی ہے کہ اہلِ ذوق اس کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس سے پہلے کے شعر میں صنعت تجنیس تام مستوفی کے ساتھ صنعت تجرید بھی موجود ہے اور آنکھ کے ہر ایک گوہر کا سلام پھوٹ نکلنا ایک مزا دے رہا ہے)

کھل کے برسا اب کے ابرِ لطفِ سرکار جہاں ﷺ\
بارش رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دیا

آ کے طیبہ سے بھی ہوں سرشار فیضِ مرحمت\
دل میں روشن ہو گیا، پُرکیف یادوں کا دیا (۱۷)

ایمان کی تکمیل کا اعلان ہے مکہ\
ہے مومنِ کامل کی خوشی شہر مقدس (۱۸)

(اس شعر میں مستوفی کے ساتھ متماثل بھی موجود ہے)

تجنیس تام متماثل

شہر طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک\
آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا (۱۹)

مخلوق کائنات میں اشرف اسے کہو\
نسبت ہے خاکِ طیبہ سے جس مشتِ خاک کو

ہیں بلالؓ و ابن یاسرؓ سرفراز\
سرنگوں بوجہل ہے اور بولہب (۲۰)

گنبد خضرا سے دوری بخت کی لاحاصلی\
سوچ کے گنبد میں ہوں محصور گویائی کہاں (۲۱)

قلم کی قسم میرے خالق نے کھائی\
نہ کیوں لکھے میرا قلم نعتِ احمد ﷺ (۲۲)

عمرو ابن العاصؓ کے بیٹے نے پائی یہ حدیث\
چاہیے اولاد کو چاہے رضا وہ باپ کی\
یہ رضا جوئی رضامندیٔ خالق ہی تو ہے\
ترمذی میں نقل فرمائی گئی بات آپ ﷺ کی (۲۳)

تجنیس لاحق

یہ ہے کہ الفاظ متجانس کے بعض حروف میں اختلاف ہو۔ مگر یہاں بھی شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے تشابہ میں بُعد واقع ہو جائے گا۔ اور اختلاف حروف کا کام ہے، خواہ اول میں ہو، خواہ درمیان میں، خواہ آخر میں..... اور وہ حروف متحد المخرج یا قریب المخرج نہ ہوں (۲۴)۔

کلام محمود سے تجنیس لاحق کی چند مثالیں یہ ہیں:

کرم یہ نرالا ہے محمود مجھ پر\
صدا میرے لب پر سدا نعت کی ہے (۲۵)

درود ان پر، سلام ان پر کہ ہے مجھ پر کرم ان کا\
مرے دل میں بصیرت، آنکھ میں نور بصارت ہے (۲۴۔الف)

نبی ﷺ کی مدح کہنے، پڑھنے پر ہے انحصار ان کا\
میں کیوں محروم رہ جاؤں بصارت اور بصیرت سے

جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہر علم ﷺ تک\
ہے بصیرت بے نشاں بے شک، بصارت بے جہت (۲۶)

(یہاں 'مشہرِ علم' تلمیح حدیث ہے۔ مصرع ثانی کے پانچ الفاظ حرف ''ب'' سے شروع ہوتے ہیں' ان میں سے دو تجنیس لاحق سے متعلق ہیں اور تین میں 'بے' نفی پر دال ہے)

معصیت کوشی اِدھر تھی' معصیت پوشی اُدھر
اور نتائج کی فضائے طیبہ ہے تجا گواہ (۲۷)

....

راحتوں کی بات ہے محمود طیبہ کا خیال
کاوشِ دید مدینہ کاہشِ غم کا علاج (۲۸)

....

درِ سرکار ﷺ سے دوری کا اثر تو دیکھو
یوں تو پژمردہ نظر آتا ہوں' پہ مردہ ہوں (۲۹)

....

محدود علم و فکر ہے' معدود ہے کلام
لیکن یہ میری قسمت مسعود اور سلام (۳۰)

(آخری شعر کے پہلے حصے سے عجزِ کلام کا اظہار ہے جو راجا رشید محمود کا خاص موضوع ہے' دوسرے حصے سے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اس مجموعۂ نعت ''سلام ارادت'' میں ۹۲ نعتیں ہیں۔ اور ''مسعود'' کا تعلق صنعت سے نہ بھی ہو تو قافیے سے تو ہے)

درج ذیل دو اشعار میں تجنیس لاحق کی صنعت تو نہیں کیونکہ ایک حرف سے زیادہ' اختلاف ہے لیکن مزا میں نے بھی لیا ہے آپ بھی لیں:

تخلیقِ نعتِ پاک یا تحقیقِ نعتِ پاک
میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط (۳۱)

....

فریاد رس وہی ہے' وہی داد رس سلام
میں خدمتِ نبی ﷺ میں جو کرتا ہوں بس سلام (۳۲)

تجنیس ناقص / تجنیس زاید

ایک لفظ میں ایک حرف زاید ہو' چاہے شروع میں یا بیچ میں یا آخر میں (۱) کوہ' شکوہ۔ جو' وجو (۲) در' دیر (۳) دید' دیدہ ' باد' بادل' زہر' زہرہ (۳۳)۔ کلام محمود میں اس صنعت کی

زیادہ مثالیں شروع میں ایک حرف زاید ہونے کی ملتی ہیں:

آنکھ تو شب بھر سلگتی ہے مگر لگتی نہیں
گوشۂ چشمِ تمنا دیدۂ کوکب ہوا (۳۴)

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ صنعت کے علاوہ' دیگر محاسنِ شعری کی طرف قارئین کرام خود توجہ فرمائیں۔ تنگیٔ داماں کے خیال سے میں آنکھیں بند کرتا اور ہاتھ روکتا ہوا گزرتا ہوں۔

آبِ سحابِ رحمتِ حق جلوہ گر ملے
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں جو آنکھ تر ملے (۳۵)

....

زیاں کا تو یاں شائبہ تک نہیں ہے
منافع بھی ہے اور کھرا نعت میں ہے

....

میرے کریم آقا و مولا ﷺ کی بات نعت
مانندِ شہد و شکر و قند و نبات نعت (۳۶)

....

ہم جو صلوات کے نغمات سناتے پھرتے
اپنے کھاتے میں سعادات لکھاتے پھرتے (۳۷)

....

استجابِ جنابِ نبی ﷺ کا نشاں
وجہِ شانِ سلامِ محبت ہوا (۳۸)

یہاں ''سلام محبت ہُوا'' ردیف ہے اور استجاب اور جناب ہم قافیہ الفاظ ہیں۔ آیندہ شعر میں رواں اور کارواں تجنیسِ زاید کا مظاہرہ نہ بھی سہی' دونوں لفظوں کا ہم قافیہ ہونا ہی دیکھ لیں۔ نقل اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے یہ مطلع اچھا لگا ہے:

رواں ہے کاروانِ رنگ و بو سرکار ﷺ کے دم سے
دو عالم کی رگوں میں ہے لہو سرکار ﷺ کے دم سے (۳۹)

درمیان میں ایک حرف زاید کی صورت میں یہ صنعت یوں دکھائی دیتی ہے:

عادت بھی ہماری ہے' مگر ہے یہ حقیقت

ہم صلِ علیٰ پڑھتے ہیں از روئے عبادت (۴۰)

.....

کیوں بات نہ ہر بار کروں صلِ علیٰ کی
سرکار ﷺ سے ہے مجھ کو سروکار عزیزو! (۴۱)

آخر میں اضافے کی شکل یہ بنتی ہے:

اُمید دید طیبہ میں رب کریم نے
ہر آرزو کو دیدۂ پُر آب کر دیا (۴۲)

.....

کس نے محمود کے ہونٹوں کو دیا ذوقِ درود
دید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کس نے (۴۳)

.....

جو پوشیدہ اسرا کے اسرار میں ہے
نہ وہ بات کہیے سرِ عام ہرگز (۴۴)

.....

مگر اسرا کے جو اسرار ہیں ان کو خدا جانے
بہت افلاک الفت میں تو کی پرواز بھی ہم نے (۴۵)

.....

ان سے منوائے ہیں اسرا نے خدا کے اسرار
سرِ افلاک جو کہتے تھے کوئی چیز نہیں (۴۶)

(اس سلسلے کا ایک شعر ''تجنیس تام مستوفی'' کے ضمن میں نقل کیا جا چکا ہے)

اخلاص روح میں ہو تو ہو ذوق قلب میں
طیبہ کو رُخ کرو کہ پڑھو قبلہ رُو درود (۴۷)

تجنیس مضارع

''حدائق البلاغت'' میں ہے کہ ''دونوں لفظوں کے حروف مختلف ہوں مگر حرف مختلف قریب المخرج ہوں یعنی آواز ان کی یکساں سی ہو'' (۴۸)۔ البتہ ''سفیر سخن'' اور ''مفتاح البلاغت'' میں تجنیس مضارع کی تعریف زیادہ واضح ہے کہ ''دو لفظوں کے حرف عدد اور ہیئت میں یکساں ہوں مگر دونوں لفظوں میں ایک حرف ایک نوع کا نہ ہو بلکہ قریب المخرج ہو اور حرف مذکور یا اول میں ہو

گا یا درمیان یا آخر میں''۔(۴۹)

شاعر نعت کے کلام میں عام طور پر پہلے حرف میں اختلاف نظر آتا ہے:

حضور شافعِ روزِ شمار ﷺ جب بھی پڑھا
ہوا ہے دافعِ رنج و بلا درود و سلام (۵۰)

.....

کرم یہ ہے نرالا محمود مجھ پر
صدا میرے لب پر سدا نعت کی ہے (۵۱)

.....

اس کی اک اک صدا پہ توجہ خدا کی ہے
لب پر اگر کسی کے سدا ہے درود پاک (۵۲)

.....

میں ان کا نام لیوا ہوں، حضرت ﷺ شفیع ہیں
ذکرِ وفا و فکرِ رجا نعت کا ریاض (۵۳)

.....

نکل آئے ہیں جو پڑھتے ہوئے آقا ﷺ پہ درود
ہم نے ان اشکوں کو صد رشکِ گہر جانا ہے

آخری حرف یوں مختلف ہے:

بروزِ حشر کھلے گا درود کا فیضان
پتا چلے گا کہ اس کا ملا صلہ کیا کیا (۵۴)

تجنیس محرف

''یہ ہے کہ دونوں عدد حروف و ترتیب میں متفق ہوں اور حرکت و سکون میں مختلف'' (۵۵)۔ ''مفتاح البلاغت'' میں انیس، مومن اور ناسخ کے جو شعر دیے ہیں، ان میں مُہر اور مِہر، رُہا اور رہا اور شیر اور شِیر کی مثالیں ہیں (۵۶)۔ کلامِ محمود میں تجنیس محرف کا نمونہ دیکھیے:

ہیں آشنائے سرِّ سرِ لامکاں حضور ﷺ
طیبہ میں دیکھتے ہیں مگر سب ضیائے حق (۵۷)

.....

تخلیۂ دل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے

روح کے روشن دان سے آئی سرد ہوا
یاد کیا، لو شہرِ محبت نے مجھ کو
ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہوا

معصیت کی آنکھ آخر پہ نہ جاتی کس طرح
جب مرے اشکِ خجالت کارواں جیسوں رہا
جا ہی پہنچا میں مدینے کیفیت بدلی مری
اب غمِ دنیا و دیں سے ہو گیا میں ہوں رہا (۵۸)

تجنیس مقلوب

دونوں لفظوں کے حروف ایک ہوں مگر ترتیب مختلف ہو مثلاً تاب بات، رام مار، بارش شراب یا مرحوم محروم۔ (۵۹)

کلامِ محمود میں تجنیس مقلوب (یا تجنیس قلب) کی صورتیں دیکھیے:

میں جب سے آیا ہوں اس سرزمین سے واپس
ملے ہیں مجھ کو کئی بار کارواں غم کے
دیا ہے یاد مدینہ نے قلب کو اک داغ
چراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے (۶۰)

عالم تمام عاملِ حکمِ خدا ہوا
قائل جو سارا عرب و عجم ہے درود کا (۶۱)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۷۹ ﴿۲﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۱ ﴿۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۳، ۱۲ (پہلے شعر میں تجنیس مضارع ہے اور دوسرے میں تجنیس مقلوب) ﴿۴﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۰، ۸۱/ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۱ ﴿۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۷ ﴿۶﴾ شہر کرم۔ ص ۲۹ ﴿۷﴾ اشعار نعت۔ ص ۲۸، ۳۳ ﴿۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۵۹، ۱۴۲ ﴿۹﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۵، ۵۱ ﴿۱۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۵ ﴿۱۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۶۸ ﴿۱۲﴾ حرف نعت۔ ص ۳۴ ﴿۱۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۶ ﴿۱۴﴾ حدیث شوق۔ ص ۸۵ ﴿۱۵﴾ شہر کرم۔ ص ۳۲

﴿۱۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۹، ۵۳ ﴿۱۷﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۰ ﴿۱۸﴾ شہر کرم۔ ص ۳۱ ﴿۱۹﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۸ ﴿۲۰﴾ تضامین نعت۔ ص ۵۵، ۳۱ ﴿۲۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۵ ﴿۲۲﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۵ ﴿۲۳﴾ قطعات نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲۴﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۵ ﴿۲۴۔الف﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۴۲ ﴿۲۵﴾ نعت نمبر ۴۳ ﴿۲۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۲۵، ۴۳ ﴿۲۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۵۹ ﴿۲۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۴۲ ﴿۲۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۷ ﴿۳۰﴾ سلام ارادت۔ ص ۹ ﴿۳۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۸ ﴿۳۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۰ ﴿۳۳﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۲، ۱۱۳/ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۲، ۸۳/ کوثر لکھنوی۔ سفیر سخن۔ منشی کریم بخش خاں پبلشرز لاہور۔ اشاعت اول۔ ۱۹۲۵۔ ص ۵۹ ﴿۳۴﴾ قطعات نعت۔ ص ۷۲ ﴿۳۵﴾ حدیث شوق۔ ص ۸۳ ﴿۳۶﴾ نعت نمبر ۲۰ نعت نمبر ۱۱ ﴿۳۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۱ ﴿۳۸﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۹ ﴿۳۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۷ ﴿۴۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۵ ﴿۴۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۳ ﴿۴۲﴾ حرف نعت۔ ص ۴۴ ﴿۴۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳ ﴿۴۴﴾ حرف نعت۔ ص ۳۵ ﴿۴۵﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۵ ﴿۴۶﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۲۳ ﴿۴۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۴۳ ﴿۴۸﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۳ ﴿۴۹﴾ سفیر سخن۔ ص ۶۰ ("مفتاح البلاغت" میں بھی یہی تعریف ہے۔ ص ۸۴) ﴿۵۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۸ ﴿۵۱﴾ نعت نمبر ۴۳ ﴿۵۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۲ ﴿۵۳﴾ نعت نمبر ۵۰ ﴿۵۴﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۴۱، ۱۹، ۵۸ ﴿۵۵﴾ سفیر سخن۔ ص ۵۹ ﴿۵۶﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۲ ﴿۵۷﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۲۱ ﴿۵۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۷۱، ۷۹ ﴿۵۹﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۳/ سفیر سخن۔ ص ۶۰ ﴿۶۰﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۱ ﴿۶۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۷۱

صنعت مراعات النظیر

صنعت مراعات النظیر کی تعریف میں ''مفتاح البلاغت'' میں ہے۔ ''ایسے الفاظ استعمال کرنا جس کے معنی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے نسبتِ تضاد کے کچھ مناسبت رکھتے ہوں جیسے چمن کے ذکر کے ساتھ گل و بلبل و باغبان و سرو و قمری وغیرہ کا ذکر یا کسی اور چیز کے ذکر میں اس کے مناسبات کو بیان کرنا'' (۱)۔ ''فلک کے ساتھ چاند، سورج، ستاروں کا ذکر کرنا'' (۲)۔ اسے تناسب و تلفیق بھی کہتے ہیں (۳)۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے کلام میں قریباً تمام محاسنِ شعری کا عمل دخل ہے۔ صنعت مراعات النظیر کی بہار بھی دیدنی ہے۔

خدا واحد، حبیب ﷺ اس کے بھی یکتا
عقیدہ ہے یہی شایانِ توحید (۴)

....

آپ ﷺ احمد، آپ حامد، حمد بھی، حماد بھی
آپ ﷺ کی مدحت تشخص آپ کے محمود کا (۵)

....

بیتِ ولا کے گرد ہم محوِ طواف ہیں
جس دن سے اوڑھ رکھا ہے احرامِ نعت کو (۶)

....

نظر آتے ہیں جو ہنستے ہوئے پھولوں کی ہیئت میں
ہوئے چشمک زنی میں منہمک تاروں کی صورت میں
خدا کے فضل سے میں بھی ہوں شامل اس جماعت میں
مگن جس جس کو بھی لوگوں نے دیکھا ہے مسرت میں
کرم آقا ﷺ کا اکساتا ہے ان سب کو تبسم پہ (۷)

سرزمین، گلشن، خزاں، بہار، فصل، پھل پھول، ڈالی، نکہت اور بلبل وغیرہ کے ذکر میں چند اشعار دیکھیے:

مرے دل میں جمالِ مصطفیٰ ﷺ کے پھول کھلتے ہیں

خزاں دیدہ ہُوا ہے گلشنِ عالم تو کیا پروا

....

پھل پھول اس میں ان کی محبت کے ہیں فقط
شاداب جن کے دم سے ہوئی سرزمینِ دل

....

ہیں عقیدت کے ہر اک پودے پہ پھول اقرار کے
پھولتا پھلتا ہے یوں گویا گلستانِ نشاط

....

نکہتِ گلشنِ مدینہ ہے
باغِ جاں میں بہار کا باعث (۸)

....

پیشِ حضور ﷺ صلِ علیٰ کی ہیں ڈالیاں
پھل پھول دے رہی ہے مری سرزمینِ شوق

....

نعت ہے نکہتِ گل، نعت ہے بلبل کی نوا
محفلِ نعت مجسم ہے چمن کی صورت (۱۰)

....

ہوتے ہیں جب حدائقِ بخشش فروغ پہ
بنتا ہے پھول پھول خیاباں بشکلِ نعت (۱۱)

....

جو فصلِ نعت گوئی میں نے بوئی
توقع حشر میں ہے پھول پھل کی (۱۲)

نور، ضیا، اُجالا، شہِ خاور، نجوم، ماہِ تاباں، سیارگاں کے تذکرے میں دو اشعار دیکھیے:

درود کا جو ضیا پاش ہے شہِ خاور
جہانِ دل پہ اسی نور سے اُجالا ہے (۱۳)

....

اثر ہے نورِ محبوبِ خدائے ہر دو عالم ﷺ کا
نجوم و مہر پہ، سیارگاں پہ، ماہِ تاباں پہ (۱۴)

سبزی، شادابی، ہریالی، بہار، مزروع وغیرہ کے بیان سے گنبدِ خضرا کی عظمتوں کا ذکر مطلوب ہے۔ اس

لیے درج ذیل اشعار پر کسی حد تک صنعتِ طباق تدبیج کا اثر بھی ملتا ہے:

اس کی شادابی سے ہیں محمود سب شادابیاں
گنبدِ اخضر کو دنیا کی بہاروں کا سلام (۱۵)

نسبت ہے اس کو گنبدِ خضرا کے رنگ سے
سبزے کو اہلِ عشق نہیں کرتے پائمال (۱۶)

مزرعِ الفت میں ہیں سرسبزیاں شادابیاں
دھوم ہے چاروں طرف ابرِ عطا کی آپ ﷺ کی (۱۷)

بہاریں روح پرور بن کے نظروں میں سمائی ہیں
بچھی ہے ایک ہریالی کی چادر دل کے آنگن میں
خوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مرادوں کو
زیارت سبز گنبد کی ہوئی رویائے روشن میں (۱۸)

صنعتِ مراعات النظیر کے حامل چند اور اشعار نقل کیے جاتے ہیں:

ہیں اس کے بعد اور بھی ابوابِ معرفت
ہے درس گاہِ عشق کا پہلا نصاب نعت (۱۹)

کرن خورشیدِ رحمت کی پڑے گی جب، کھل اٹھے گا
جو ہے رخسارِ گل پہ قطرۂ شبنم تو کیا پروا

تڑپ بھی حضوری کی ہے مثلِ آتش
نہیں قلب میں ہجر کا دود تنہا (۲۰)

محصورِ التفاتِ رسولِ کریم ﷺ ہوں
قائم ہے اردگرد جو میرے حصارِ نعت (۲۱)

زمزم جو پی رہا ہوں مسلسل تو ہے یقیں

کوثر کا دیں گے آقا ﷺ مرے جامِ دلنواز (۲۲)

درود پاک کے حوالے سے دو اشعار دیکھیے:

وردِ صلوات سے قسمت جو بناتے اپنی
ہاتھ کیوں دستِ شناسوں کو دکھاتے پھرتے

کرم آقا ﷺ کا ہوتا ہے جو پڑھتا ہوں درود ان پر
میں حلقے میں بھی، گھر میں بیٹھ کر بھی، اور تنہا بھی (۲۳)

معراج النبی ﷺ کے حوالے سے ایک شعر دیکھیے جس میں صنعتِ مراعات النظیر کے ساتھ صنعتِ جمع (تعددِ الفاظ) کی رنگ آمیزی بھی دکھائی دیتی ہے:

اسریٰ، براق، عرش، بریں، قصر لامکاں
رب اور مصطفیٰ ﷺ کی ملاقات رات ہے (۲۴)

مختلف موضوعات پر زیرِ نظر صنعت کی عملداری ملاحظہ ہو:

محمود روحِ دین ہے سرکار ﷺ کا وجود
اور اپنی جانِ جاں ہے کہاں آپ کے سوا (۲۵)

تشخیص ہے شفا کدۂ طیبہ کی یہی
ہے زخمِ روح کے لیے مرہم نبی ﷺ کی نعت (۲۶)

بہت فراق کے گرداب نے دیے چکر
سفینہ میرا کنارے پہ آ لگا آخر (۲۷)

حضور ﷺ مملکتِ دل کے ہیں اگر حاکم
تو کائنات کا فرماں روا مدینہ ہے (۲۸)

خلوص و عجز و محبت سے نرم خوئی سے
نبی ﷺ کے فیضِ محبت کو عام کرتا ہوں (۲۹)

ردائے پاکِ نبی ﷺ جب ہے پردہ پوش مری

دریدہ دامنی اپنی نظر نہ آئے گی (۳۰)

سلام بحضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پر تین شعر دیکھیے:

پیشِ نبی ﷺ ہوا ہے قلم پر رواں سلام
مضموں سلام، اس کی سبھی سُرخیاں سلام

....

دربارِ شاہِ ہر دوسرا ﷺ تک رسا ہوا
قرطاس کا، قلم کا، بیاں کا سلام بھی

....

جس سے رسائی میری ہوئی ہے درود تک
تخییل و فکر و فہم کو، ادراک کو سلام (۳۱)

بعد وفات کے مرحلوں کے ذکر میں اس صنعت کی کارفرمائی دیکھیے:

یہ دُنیا، یہ عقبیٰ، یہ کوثر، یہ جنت
کئی بار رب نے کہا، آپ ﷺ کی ہے (۳۲)

....

قبر میں، پل پر، سرِ میزاں، لبِ کوثر رشید
اررو شفقت صلہ دیں گے پیمبر ﷺ نعت کا (۳۳)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۲۶ ﴿۲﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۹۳ ﴿۳﴾ سفیر سخن۔ ص ۳۶ ﴿۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۴ ﴿۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۸ ﴿۶﴾ ...... نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳۲ ﴿۷﴾ خمسات نعت۔ ص ۵۹ ﴿۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۷، ۲۵، ۲۸، ۲۲ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۰ ﴿۱۰﴾ حرف نعت۔ ص ۶۷ ﴿۱۱﴾ نعت نمبر ۳ ﴿۱۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۰ ﴿۱۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۲ ﴿۱۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۲ ﴿۱۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۸ ﴿۱۶﴾ شہر کرم۔ ص ۸۶ ﴿۱۷﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۹ ﴿۱۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۱ ﴿۱۹﴾ نعت نمبر ۲۴ ﴿۲۰﴾ حدیث شوق۔ ص ۷۱، ۵۸ ﴿۲۱﴾ نعت نمبر ۲۵ ﴿۲۲﴾ حرف نعت۔ ص ۱۱۲ ﴿۲۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۱، ۱۳۰ ﴿۲۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۹۸ ﴿۲۵﴾ شہر کرم۔ ص ۴۳ ﴿۲۶﴾ نعت نمبر ۱۳ ﴿۲۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۸ ﴿۲۸﴾ شہر کرم۔ ص ۴۳ ﴿۲۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۷۳ ﴿۳۰﴾ فروزیات نعت۔ ص ۳۳ ﴿۳۱﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۲، ۶۷، ۷۳ ﴿۳۲﴾ حرف نعت۔ ص ۳۲ ﴿۳۳﴾ نعت نمبر ۹

صنعتِ اشتقاق

یہ ہے کہ کلام میں ایک ماخذ اور ایک اصل کے چند لفظ لانا اس طرح کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں اور اصل میں جو معنی ہیں ان میں بھی باہم وہ اتفاق رکھتے ہوں (۱)۔ دو لفظوں کا مادہ ایک ہو (۲)۔ دو لفظ یا زیادہ ایک فقرہ یا مصرع یا شعر میں ایک مصدر یا ایک مادہ سے لائیں (۳)۔

کلام محمود میں اس صنعت کا عمل دخل بھی موجود ہے:

محورِ رُشد و ہدایت، مرکزِ علم و یقیں
کہ رشید احمد بکہ ارشد ہے اُجالوں کا نگر (۴)

....

رہِ حیات میں سرکار ﷺ دستگیری ہو
کہ راہ زن بہت اس رہگزر میں ہوتے ہیں

....

میں باثروت ہوں، دولت مند ہوں میں
نبی ﷺ کے عشق کی دولت کے صدقے

....

پردہ در خود ہی پسِ پردہ حیرت نکلا
میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے، یہ پردہ کیا ہے

....

گھر جو چشمِ ارادت میں اپنی رکھتا ہوں
نظارے ارضِ نبی ﷺ کے نظر میں ہوتے ہیں

....

کیونکر نہ ملے ہم کو عروج اس کے سبب سے
جب ذکر کریں نوشۂ معراج کا ہم عام (۵)

....

حضور ﷺ سادہ تھے، تم بھی دُعا کرو محمود
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے (۶)

(آخری شعر کی ردیف "کی محبت خدا نصیب کرے" ہے)

اسی کے دم سے ہے قائم سلامتی میری
ادب سے روز میں ان ﷺ کو سلام کرتا ہوں (۷)

....

کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرفرازیاں
خود اپنا میں نے عرش پہ پایا سرِ نیاز
مجھ کو مرے خدا نے نہ جھکنے دیا کہیں
آگے نبی ﷺ کے جب سے جھکایا سرِ نیاز (۸)

....

مردنی چھائی رہی تا دمِ مردن اس پہ
گردِ طیبہ کا ہوا نور نہ جس چہرے پہ (۹)

(اس شعر میں صنعتِ اشتقاق کے ساتھ صنعتِ تجرید بھی موجود ہے)

اور ہر کام میں عجلت سے گریز اچھا ہے
طیبہ جانا ہو تو تعجیل کو لازم جانو (۱۰)

....

منعوت ﷺ کے کرم سے ہے ناعت وفا شعار
دیتا ہے اعتبار وفا نعت کا ریاض

(نعت کے ساتھ فاعل اور مفعول کی یہ صورت مجھے کسی اور شاعر کے ہاں نظر نہیں آئی)

قسمت میں اس کی باغِ ارم رب نے لکھ دیا
دُنیا میں جس نے بھی لکھی پیہم نبی ﷺ کی نعت (۱۱)

....

دل میں سکوں ہے آپ ﷺ کے ذکرِ جمیل سے
اُجلا جمالِ رُخ سے ہے آئینۂ نظر (۱۲)

....

میرے قدم بھی سوئے فلک ہوں سبک خرام
قدمین میں جو مجھ سے وہ سرور ﷺ سلام لیں (۱۳)

(حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس کا جو حصہ آپ ﷺ کے قدموں کی طرف ہے اُسے قدمین کہتے ہیں)

صنعتِ شبہ اشتقاق:

صنعتِ شبہ اشتقاق یہ ہے کہ کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو بظاہر نوعیت اشتقاق کی رکھتے ہوں اور دراصل ان کا ماخذ علیحدہ ہو (۱۴)۔ کوثر لکھنوی نے لکھا۔ ''اگر دونوں لفظ ایک مادہ سے مشتق نہ ہو بلکہ دونوں کے حروف باہم مشابہ ہوں تو اسے شبہ اشتقاق کہتے ہیں'' (۱۵)۔
کلام محمود میں اس کی صورتیں یہ ہیں:

طیبہ سے پھرنے کی میں سوچوں جونہی
پتلیاں آنکھوں کی پھر جائیں مری

....

ہو ہی جاؤں گا رسا اب کے بھی اُن کے در پہ
گرچہ حائل ہیں موانع تو بہر نوع کئی (۱۶)

....

تر زباں رہتا ہوں جو نعتِ نبی ﷺ میں پیہم
منتظر آپ نظر آئے گا رضواں میرا (۱۷)

....

بندیٔ الفتِ محبوبِ خدا ﷺ ہوں میں بھی
میں ہوں ہر قید سے آزادؔ خدا کا بندہ (۱۸)

....

کیا مفاعیلن، مفاعیلن، فعولن شاعری
فعل کیسے ہیں، عمل کیسا ہے، دیکھیں گے نبی ﷺ (۱۹)

....

اس کے طفیل مجھ کو ملیں راحتیں تمام
ہر دُکھ مرا درود کے صدقے ہُوا ہَوا (۲۰)

....

نقل ہے یہ ترمذی میں اور ابوداؤد میں
خُلق میزانِ عمل کی سب سے بھاری چیز ہے
خَلقِ خلاقِ جہاں کے ساتھ خوش خُلقی کرو
ایسا ارشادِ مبارک بیہقی میں نیز ہے (۲۱)

....

زمانے بھر میں اس نے بانٹ دیں تابانیاں حق کی
وہ جس نے دیکھ لی وہ تابشِ سیما نظر بھر کر (۲۲)

....

مری حیات کو مل جائے گا بقا کا سلام
قبول ہو جو کبھی قلبِ مبتلا کا سلام (۲۳)

....

کہا ہے مجھ سے کسی نے کہ لازماً ہو گا
قیام روزِ قیامت قیام جب رسول ﷺ (۲۴)

....

جب ہاتھ میں دامانِ نبی ﷺ ہو گا ہمارے
کیوں خوفزدہ ہوں گے ہم انجام کے ہاتھوں (۲۵)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۶ ﴿۲﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۱۳ ﴿۳﴾ سفیرِ سخن۔ ص ۹۱ ﴿۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۶ ﴿۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۶۳، ۱۱۷، ۱۰۵، ۹۳، ۵۹ ﴿۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۴ ﴿۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۷۳ ﴿۸﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۹﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۱۰﴾) فردیاتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۱۱﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۵۰، ۱۳ ﴿۱۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۵ ﴿۱۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۵ ﴿۱۴﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۸۶، ۸۷ ﴿۱۵﴾ سفیرِ سخن۔ ص ۲۱ ﴿۱۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۸، ۱۷ ﴿۱۷﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۶۳ ﴿۱۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۰ ﴿۱۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۲۰﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۲ ﴿۲۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۲ ﴿۲۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۴ ﴿۲۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۲ ﴿۲۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۵

صنعتِ تضاد

شاعرِ نعت کے کلام میں سب سے زیادہ جس صنعت کا استعمال ملتا ہے وہ صنعتِ تضاد، طباق، ایہام تضاد یا صنعتِ مقابلہ ہے۔ صنعتِ مقابلہ بھی دراصل تضاد ہی کی ایک شکل ہے۔ اس کی مثالیں کلامِ محمود میں اس قدر ہیں کہ اس کے کلام کا پانچواں یا چھٹا حصہ دیگر محاسنِ شعری کے ساتھ ساتھ تضاد کی خوبصورت صورتیں دکھاتا ہے۔ میں بہت کم اشعار نمونے کے پیش کروں گا۔ سب سے پہلے علامہ اقبال کے ایک شعر کی تضمین دیکھیے جو تمام وکمال صنعتِ تضاد و مقابلہ میں ہے:

عبد ہم ہیں، عبدہٗ سرکارؐ ہیں — اک زمیں، اک آسماں، المختصر
ہم ہوئے ناگری کے مدعی — وہ حقائق آشنا، وہ حق نگر
حال سے اک اک کے محرم وہ ہوئے — ہم تو اپنی بھی نہیں رکھتے خبر
ہم خطا و جرم میں اپنی مثال — وہ مددگار و شفیع و داد گر
ذرۂ بیزار اُن کا آفتاب — حیف، ظلمت میں رہے ہم عمر بھر
حق کے بندے ہم، مگر احقر نہاد — وہ حبیبِ کبریا، خیر البشرؐ
ہم تنزل سے دھنسے زیرِ زمیں — اور علو کرتے وہ پہنچے عرش پر
وہ پیمبر ہادیِٔ راہِ ہدیٰ — خود سے ہم ناآشنا، گمراہ تر
یہ طریقہ ہم سے بدبختوں کا ہے — معصیت کاری میں کرتے ہیں بسر
اور سلیقہ دیکھ لو سرکارؐ کا — التفات و لطف و عفو و درگزر
دیکھنا مقصود ہے گر اہلِ شوق — فرق دونوں میں عیاں ہے کس قدر
تو کلامِ شاعرِ مشرق پڑھو — "عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار، او منتظر" (۱)

صنعتِ تضاد کی کچھ مثالیں اشعار کی صورت میں دیکھیے:

یہ تفاوت ہے سکوت و گفتگو کے باب میں
لب تو ہیں بہرِ درود، اور خامشی بہرِ سلام (۲)

....

لکھے دلوں پہ جتنے ہیں صیغے درود کے
یوں نقشِ معصیت کو دلوں سے مٹائیے (۳)

ہوں شناسائے شفا خانۂ شہرِ آقا ﷺ
ناشناسائے غم و رنج و مصیبت میں ہوں (۴)

طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پوری تری مراد
بے سود پھر رہا ہے مری جاں اِدھر کہاں (۵)

غیرِ آقا ﷺ کی نفی کی بات کو میرا سلام
سرورِ کونین ﷺ کے اثبات کو میرا سلام (۶)

(اس شعر میں صنعتِ تجنیسِ ناقص بھی موجود ہے)

جس کو ملی لطافتِ عشقِ رسولِ پاک ﷺ
وہ شخص ہے وجودِ کثافت سے منحرف

درسِ احقاقِ حق و ابطالِ باطل کا دیا
آپ کی آمد سے تمیزِ حق و باطل ہوئی (۷)

راجا رشید محمود کے والد مرحوم راجا غلام محمدؒ نے "ادارۂ ابطالِ باطل" کی بنیاد رکھی اور تاحیات اس کے صدر رہے۔ اس حیثیت سے انھوں نے بہت سے کارنامے بھی انجام دیے۔ مجھے شاعرِ نعت نے یہ لطیفہ سنایا کہ ایک صاحب نے اس کے سامنے ادارے کا نام "اَبطالِ باطل" پڑھ دیا تو بڑے راجا صاحب علیہ الرحمہ کے حکم پر فوری طور پر پہلے رائیٹنگ پیڈ جن پر اعراب نہیں تھے ضائع کر کے نئے پیڈ چھپوائے گئے جن میں ابطال کے الف کے نیچے زیر کا اہتمام کیا گیا۔ الف کے مکسور ہونے سے معنی یہ ہے کہ باطل کو جھٹلانے اور اس کو غلط ثابت کرنے والا ادارہ ہے لیکن اگر الف مفتوح ہو تو مطلب بنتا ہے "باطل لوگوں کا ادارہ" (اللہ معاف فرمائے)

مدحتِ محمد ﷺ میں ہے رشید فرزانہ
اس کو لوگ کہتے ہیں صاحبِ جنوں لیکن (۸)

نبی ﷺ کے شہر کو دار الفنائے دُنیا میں
عزیز رکھتا ہوں، دار البقا سمجھتا ہوں (۹)

ابتدا اور انتہا کے تضاد پر دو اشعار دیکھیے:

ہے ابتدائے علم و عمل شکرِ کبریا
اور انتہائے علم و عمل ہدیۂ درود (۱۰)

ابتدائے معذرت سے انتہائے عرض تک
راحتوں سے پُر مرا دستِ دعا ہوتا گیا (۱۱)

مسرت و غم کی متضاد کیفیتوں کا اظہار شعرِ محمود میں یوں نظر آتا ہے:

نہیں مسرتِ عرفانِ کبریا اس کو
وہ جس کو وضعِ غمِ مصطفیٰ ﷺ کا پاس نہیں (۱۲)

مسرت کا باعث بھی ہو گی یہ آخر
ہے توجیہ اہتمامِ غمِ نعتِ احمد ﷺ (۱۳)

بہار اور خزاں کی رُتوں کے حوالے سے مدحِ حبیبِ کبریا ﷺ میں تر زبانی یوں کی گئی:

باغِ طیبہ بہار ساماں ہے
اس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا (۱۴)

خزاں کی رُت میں کیا یاد آپ ﷺ کو جس نے
اسے پیام دل آویزِ بہار آیا (۱۵)

شام و سحر اور دن رات کے تضاد کے حوالے سے نعتوں میں مختلف مضامین بیان ہوئے ہیں:

دن پہ بھی رات کا منظر تھا مسلط پہلے
روئے پُرنور سے ہر صبح کے تیور چمکے

حشر میں صبحِ شفاعت بھی کرم فرمائے گی
جرمِ عصیاں پہ مری شامِ ندامت کے سبب (۱۶)

ہُوا جو شام کو میں نعت گوئی میں مصروف
مِرے وجود کی دُنیا میں ہو گئی ہے سحر (۱۷)

....

مدیحِ رسول ﷺ لیلیٰ شب نے جو کی رقم
لکھنے لگا بوقتِ سحر آفتاب نعت (۱۸)

یقین وگمان کی تفریق کلامِ محمود میں یہ صورتیں دکھاتی ہے:

ملے بحرِ لطفِ سرور ﷺ سے ہمیں یقیں کے موتی
ہمیں کیا پڑی ہے جائیں سرِ ساحلِ تشکّک (۱۹)

....

یقین والے بنیں گے درود پڑھ پڑھ کر
شکوک والے کہ وہم و گمان والے ہیں (۲۰)

ہنسنے اور رونے کے حوالے سے تین اشعار ملاحظہ فرمایئے:

وہاں کے ذرے بھی ہنستے ہوئے ملتے ہیں اخترؔ سے
میں جب بھی سوئے شہرِ آقا و مولا ﷺ چلوں رو کر
میں ہنستا مسکراتا جاؤں گا محمود جنت میں
اگر ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ میں، میں جیوں رو کر (۲۱)

....

حشر میں چاہو جو ہنستا یارو!
یادِ سرکار ﷺ میں رونا ہو گا (۲۲)

ذکرِ صحابہ کرامؓ کے ضمن میں نعت کے مضمون یوں بھی بیان ہوتے ہیں:

حضور ﷺ کی جو صحابہؓ میں جلوتیں تھیں، انھیں
حرا و ثور کی خلوت سلام کہتی ہے (۲۳)

....

تھے یکجا ثور میں پروانہ و شمع
یہ تھی وصلت شبِ ہجرت کے صدقے (۲۴)

صنعتِ تضاد کے حامل چند اور اشعار دیکھیے:

طیبہ کی حاضری سے ہیں یا ہجر کے سبب
جتنے ملے ہیں سکھ مجھے جتنے سہارے دکھ (۲۵)

(اس شعر میں صنعتِ لف ونشرِ مرتب کی لذت بھی موجود ہے)

جب مل گیا ہے نورِ پیمبر ﷺ سے نورِ حق
دُنیا سے دور کس طرح ہوتیں نہ ظلمتیں (۲۶)

....

ہم کو پھر سرکار ﷺ جنت کی بشارت دیجیے
ہو رہی ہے نارِ دوزخ کی خریداری بہت (۲۷)

حواشی

﴿۱﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۰۹ ﴿۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۷۹ ﴿۳﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۲ ﴿۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۷۷ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۶﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۷۳ ﴿۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱۲، ۱۱۰ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۷ ﴿۹﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۷۲ ﴿۱۰﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۹ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۱۲﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۶۵ ﴿۱۳﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۵ ﴿۱۴﴾ منظومات۔ ص ۱۲ ﴿۱۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۹ ﴿۱۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۹، ۲۳ ﴿۱۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۲ ﴿۱۸﴾ نعت نمبر ۲۴ ﴿۱۹﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۵ ﴿۲۰﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۵ ﴿۲۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۲ ﴿۲۲﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۲۰ ﴿۲۳﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۵ ﴿۲۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱۸ ﴿۲۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۰ ﴿۲۶﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۵ ﴿۲۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۵

☆☆☆☆☆

صنعتِ ایہام تضاد

''سفیرِ سخن'' میں ہے کہ ایہام تضاد طباق کی وہ قسم ہے جس میں دو غیر متقابل و مختلف المعنی الفاظ کو دوسرے دو لفظوں سے تعبیر کیا جائے (۱)۔ ''مفتاح البلاغت'' میں ہے'' کلام میں دو معنے ایسے جمع کیے جائیں جن میں باہم تضاد و تقابل نہ ہو' لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا جائے ان کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد دیا جائے (۲)''۔ ''حدائق البلاغت'' میں ہے۔'' دو لفظوں میں باہمی تضاد تو نہ ہو مگر ایک کو دوسرے کی ضد سے کچھ علاقہ ہو'' (۳)۔ کلامِ محمود میں اس کی بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں:

آقا ﷺ نے بے سخن کو عطا کی سخنوری
بے بس جو تھا' اسے بھی دیا اختیار نعت (۴)

....

ہے عرضداشت آخری اپنی سلام ہی
اور ہے گزارشات کی تمہید بھی سلام (۵)

....

کنکر جو مدینے میں پڑے دیکھ چکا ہو
کس طرح ٹکے اس کی نظر لعل و گہر پہ

....

جو بے نیاز رہتا ہو مالی اُمور میں
میرے حضور ﷺ کا در دولت نہ پائے کیوں (۶)

اسی تناظر میں دو قطعات بھی نقل کیے جاتے ہیں:

جو وہاں حاضر تھے' ان کے تن پہ تھے اُجلے لباس
میں چلا تھا معصیت کی دھجیاں اوڑھے ہوئے
مجھ کو اس دربار سے پھر بھی نہ دھتکارا گیا
کیا کہوں' مجھ پہ کرم سرکار ﷺ کے کتنے ہوئے

....

ہر خوشی تھی دیکھی' جو بھی شے ہے دُنیا کی

بھول بھول جاتا ہوں' یادداشت ایسی ہے
فصل یادِ طیبہ کی پھلتی پھولتی پائی
حافظے کی کھیتی پہ اک یہ کاشت ایسی ہے (۷)

شاعر کے دوسرے مجموعۂ نعت ''حدیثِ شوق'' سے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں:

بند ہو رنج و غم کا ہر روزن
وہ جو کھولیں کرم کا دروازہ

....

کرم نما ہے پیمبر ﷺ کی یاد کا بادل
ترشح عرقِ انفعال ہی تو نہیں

....

انبساط جاں کا مژدہ ہے کرم سرکار ﷺ کا
مرگِ محرومی ہے آقا ﷺ کی نوید التفات

....

آپ ﷺ کے ابرِ کرم سے حدتیں زائل ہوئیں
آپ ﷺ کا خورشیدِ رحمت چشمِ پُرنم کا علاج

....

مظلوم سر اُٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل
عفریتِ ظلم و جور جو تھا' سرنگوں ہوا
دم بھر میں ظلمتیں سبھی کافور ہو گئیں
فاران کے افق سے جو سورج نکل پڑا

....

کبھی تو ہجر کے دن وصل میں بھی بدلیں گے
نہیں اُمید سحر سے حدیثِ غم فارغ

....

طلوعِ مہرِ طیبہ' مجدد احساس کا احیا
نکلتا ہے جو سورج' برف کے تودے پگھلتے ہیں

....

ختم ہو جائے گی تاریکی ہجر طیبہ

چاک آخر کو گریبانِ سحر بھی ہو گا

انسان کے عروج کا سورج ہوا طلوع
آمد سے ان کی اڑ گیا ظلماتِ شب کا رنگ

گر نہیں دل میں شہِ ہر دو سرا ﷺ کی الفت
بے گناہی کا تصوّر ہے خطاؤں جیسا

ذکرِ دُنیا میں ترستے تھے جو شبنم کے لیے
خشک لب وہ مدحِ آقا ﷺ میں ہیں قلزم آشنا

طیبہ کی سحر خیز ہوا کی ہے یہ شوخی
ڈھلکی جو شبِ تار کے کاندھوں سے ردا ہے (۸)

ایک ہی مجموعۂ نعت سے اتنے بہت سے اشعار دینے کا مقصد اپنے اس دعوے کو دلیل سے مضبوط کرنے کی ایک ہلکی سی کوشش ہے کہ کلامِ شاعر میں اس صنعت کی بہتات ہے۔ کچھ اور اشعار دیکھیے:

حرفِ غلط ہوں روح و بدن کے سبھی مرض
حاصل درِ حضور ﷺ کی خاکِ شفا تو ہو (۹)

پڑھتی ہے آنکھیں میچ کر شب جو درود پاک
دیکھا لپکتا دن کا اُجالا سلام کو (۱۰)

پروازِ فکر عرشِ بریں تک مری ہوئی
واللہ سر کا تاج جب وہ نقشِ پا ہوا

ہر مشامِ جاں میں اُتری مہر و مہ کی روشنی
داغِ دل آقا ﷺ کی فرقت میں دیا ہوتا گیا

سوئے کعبہ سر اُٹھا کر دیکھتا ہوں دوستو!

اور دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں سر کے بل آتا ہوں میں (۱۱)

"کتابِ نعت" کے تین اوراق پر ایک نظر ڈالیے:

حکمراں اس پہ ہے جب فقرِ حبیبِ کبریا ﷺ
میرے دل پہ پائیں کیا سیم و جواہر اقتدار

پہلے تھا گلشنِ ہستی پہ گمانِ صحرا
خوشبوئیں آپ ﷺ نے بخشیں گلِ تر کو آ کر

میں پڑھتا ہوں جو جلوت میں بھی نعتِ سرورِ عالم ﷺ
تو اپنے آپ کو ایسے میں بھی تنہا سمجھتا ہوں (۱۲)

چار "فرد" بھی ملاحظہ فرمائیے:

تمازت جب میسر آئے گی خورشیدِ طیبہ کی
ڈھلیں گی لفظوں میں میرے لبوں پہ منجمد باتیں

ہے مراجعت میں بھی طرفہ اک بلاوا سا
ہجرِ شہرِ آقا ﷺ ہے استعارہ وصلت کا

اوجِ سما سے بڑھ گئیں سر کی بلندیاں
گردِ مدینہ سے جو مرے بال اَٹ گئے

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم دستگیر تھی
محرومیوں کو میں نے قدم سے جھٹک دیا (۱۳)

ظلمتوں سے چھٹکارا کیسے ہوا اور کیسے ہو سکتا ہے، شاعرِ نعت سے پوچھتے ہیں:

چھٹ کے رہ جائیں گے ظلمات کے بادل آخر
مدحِ سرکار ﷺ کی قندیل جلائے رکھنا (۱۴)

آفتاب آیا نکل فاران سے
ڈھل گئی طاغوت کی دیجور رات (۱۵)

درود پاک کے حوالے سے بھی اس صنعت کی کاریگری نظر آتی ہے:

دست بستہ جو پڑھا کرتے درود آقا ﷺ پہ
آگے ہر شخص کے کیوں ہاتھ بڑھاتے پھرتے
چند دن پڑھتے نہ جو اسمِ محمد ﷺ پہ درود
سال ہا سال یہی قرض چکاتے پھرتے

....

جو قبلِ درود صَلّی اللہ تھا تحریر کا جملہ
اشارہ مغفرت کا پھر وہی جملہ بنا ہو گا

....

درود پڑھتے ہوئے جو گئے مدینے کو
وہ غم زدہ تھے جو لوٹے تو شاد کام آئے (۱۶)

ایک مجموعۂ نعت میں بلندیوں کا راستہ یوں دکھایا گیا ہے:

ملی ہے سربلندی اس کو جس نے
نبی ﷺ کے نام پہ گردن جھکائی

....

اسی قدر ہو علو ارجمندیاں ہوں فزوں
نبی ﷺ کے ذکر میں سر کو جھکایئے جتنا (۱۷)

مدینۂ طیبہ کے ذکرِ خیر میں صنعتِ ایہامِ تضاد یوں رنگ دکھاتی ہے:

طیبہ میں بے نشاں جو رہا خوب تر ہوا
کتنی بڑی شناخت اس بے چہرگی میں ہے

....

کچھ ایسی طیبہ میں صبحوں کی روشنی پھیلی
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں (۱۸)

چند اشعار اور بھی حاضر ہیں:

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں پُرنم ہو تیری آنکھ
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں تو مسکرا فقط

....

مٹ جائے جس سے دل کی سیاہی اک آن میں
یادِ رسولِ پاک ﷺ تو ایسا ہے شب چراغ (۱۹)

....

کھڑا ہوتا ہوں جب چوکھٹ پہ ان ﷺ کی
میں کرتا ہوں سیر ہر آسماں سیر (۲۰)

....

ہراس کیسا بروزِ محشر غلامِ سرکارِ دو جہاں ﷺ کو
کہ جو ہوا ہے غلام ان کا ہوا ہے آزاد رنج و غم سے (۲۱)

....

تحلیاں ندامت کی برف زار ہیں مجھ کو
ہیں اگرچہ الفت کی کچھ تمازتیں حاصل (۲۲)

....

نام لیوا آپ ﷺ کے ہیں کیجیے اب سرفراز
آہ! اقوامِ جہاں میں ہو چکی خواری بہت (۲۳)

حواشی

﴿۱﴾ سلیمِ سخن۔ ص ۲۹ ﴿۲﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۳۲ ﴿۳﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۹۱ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲۵ ﴿۵﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۶۸ ﴿۶﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۳۵، ۴۳ ﴿۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۷۷، ۸۲ ﴿۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۹، ۲۸، ۳۵، ۳۱، ۳۸، ۶۶، ۷۳، ۸۷، ۱۱۵، ۱۲۳، ۱۳۷، ۱۸ ﴿۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۰ ﴿۱۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۹ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۷، ۲۹، ۶۰ ﴿۱۲﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۷، ۹۳، ۱۰۰ ﴿۱۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۸، ۲۸، ۵۷، ۹۷ ﴿۱۴﴾ منظومات۔ ص ۱۱ ﴿۱۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۱۶﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۲، ۱۳۱، ۲۱۱، ۲۰۴ ﴿۱۷﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۳، ۲۵ ﴿۱۸﴾ ضمیرِ کرم۔ ص ۸۲، ۸۳ ﴿۱۹﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۷، ۴۲ ﴿۲۰﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۲۱ ﴿۲۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۳ ﴿۲۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۹ ﴿۲۳﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۶

☆☆☆☆☆

صنعتِ لف ونشر

''لف'' سے مراد ہے کہ چند چیزوں کا ذکر کیا جائے اور نشر کا یہ مطلب ہے کہ ان چیزوں کے مناسبات کو بغیر تعیین کے بیان کیا جائے۔ یہ صنعت تین قسم پر ہے۔ ایک 'لف ونشر مرتب۔ اس میں تفصیل ترتیب کے ساتھ ہوتی ہے۔ دوسرا 'لف ونشر غیر مرتب۔ اس میں ہر ایک چیز کی مناسبت بلا ترتیب' درہم برہم مذکور ہوتی ہیں۔ اور تیسرا 'لف ونشر معکوس الترتیب۔ اس میں ہر ایک چیز کی مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی ہے(۱)۔

لف و نشر مرتب

راجا رشید محمود کے کلام سے اس صنعت کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

آپ ﷺ کا قرب' آپ سے دوری
جیت کی وجہ' ہار کا باعث (۲)

....

خورشید دن کو قرباں' اور رات کو نچھاور
جس پر ہیں ماہ و اختر' وہ روضۂ مقدس'

....

صبحیں یہاں کی صبحیں' شامیں یہاں کی شامیں
دنیا سے ہیں نرالے یہ مہر و ماہ طیبہ

....

طیبہ کی حاضری سے ہیں یا ہجر کے سبب
جتنے ملے ہیں سکھ مجھے' جتنے سہارے دکھ (۳)

''حی علی الصلوٰۃ'' کی دو نعتیں ایک ہی ردیف قافیے میں لیکن مختلف بحروں میں ہیں' ان کے چند اشعار صنعت لف ونشر مرتب میں ہیں:

آقا و بندہ' پیمبر ﷺ اور میں
وہ' درود پاک ان پر' اور میں

روز' احسان شفاعت اور درود
عرصۂ میزان و محشر اور میں

لطف آقا ﷺ اور محمود و درود
وہ نگاہ بندہ پرور' اور میں

....

زمزمے صلِ علیٰ کے' روز محشر اور میں
میرے حامی' میرے ناصر' میرے یاور ﷺ اور میں

مستنیر نور رحمت ہیں درود پاک سے
ذرہ ہائے شہر آقا ﷺ' ماہ انور' اور میں

وہ درودِ پاک کے مصداق اور میرا درود
مصطفیٰ ﷺ (خلاق ہر عالم کے مظہر) اور میں

فضلِ خالق' بذلِ آقا ﷺ حوضِ کوثر اور درود
صاحبِ تسنیم و کوثر' جامِ کوثر اور میں

وہ خفی انداز میں اور میں جلی اُسلوب میں
ایک کرتے ہیں وظیفہ' ربِّ اکبر اور میں (۴)

لف و نشر غیر مرتب

''حی علی الصلوٰۃ'' کی مذکورہ بالا دو نعتوں کے چند شعر اس صنعت میں بھی ملتے ہیں:

لب' درود' اکرام ابر التفات
یاد طیبہ' آنکھ' گوہر اور میں

حشر' حدت' پیاس میں درود صلوٰۃ
نہر' ساقی' جام کوثر اور میں

ملتجی آنکھیں' نظارہ اور درود

طیبہ، کوچہ، میرا بستر اور میں (۵)

....

لائق صلوات وہ ہیں اور میں صلوات گو

ناعت و منعوت دونوں کون؟ سرور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں (۶)

لف و نشر معکوس الترتیب

طیبہ جانا زندگی ہے اور رجعت موت ہے

یوں لگا رہتا ہے اپنا مرنا جینا دوستو (۷)

....

رکھتے ہیں قائم رات دن نورانیت ہمیت

محمود آفتاب و قمر حلقۂ درود (۸)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ص ۱۳۲ ﴿۲﴾ حدیث شوق۔ص ۲۲ ﴿۳﴾ ضیر کرم۔ص ۱۱۸، ۵۳، ۸۰ ﴿۴﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۲۷، ۳۸، ۳۹ ﴿۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۲۷، ۳۸ ﴿۶﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۳۹ ﴿۷﴾ کتاب نعت۔ ص ۲۶ ﴿۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۱۲۸

صنعتِ تواتر و تقسیم

حسرت موہانی کہتے ہیں۔ ''الفاظ و فقراتِ موزوں کا تعدد بھی عموماً ازدیادِ حسنِ سخن کا باعث ہوجایا کرتا ہے''۔ انھوں نے مثال کے طور پر اساتذۂ فن کے سولہ اشعار نقل کیے ہیں۔ چند یہ ہیں:

تو، فلک، مرگ ہم سے سب غافل

اب کسی کا بھی حوصلہ نہ رہا (مومن)

....

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں

تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہو گئیں (غالب) (۱)

....

تو، وہش، نظر، روح، فنا، شوق ہم آغوش

اب ہاتھ نہ احسان اٹھائیں گے دُعا کا (نسیم دہلوی)

....

درد کہتا ہے کہ حسرت کا بھی پہلو نہ رہے

دل میں محبوب رہے، میں نہ رہوں، تو نہ رہے (انجم غازی پوری)

....

دل لے بھی چکے ناز نے شوخی نے حیا سے

اب ان کی بلا آنکھ ملاتی ہے کسی سے (داغ دہلوی)

....

ہر قدم پر، ہر روش پر، ہر ادا پر، ہر جگہ

دیکھنا پڑتا ہے اندازِ نگاہِ یار کو (جگر مراد آبادی) (۲)

''مفتاح البلاغت'' مطبوعہ لاہور میں ہے۔ ''صنعتِ تقسیم: یعنی چیزوں کا ذکر کرنا' اس طرح پر کہ ہر ایک کو ان کے منسوبات پر بقیدِ تعیین کے تقسیم کرنا۔ اس میں اور لف ونشر میں یہی فرق ہے کہ لف ونشر میں تعیین متکلم کی طرف سے نہیں ہوتی۔ مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں خود مناسبات بتا دیتا ہے'' (۳)۔ لیکن 'حدائق البلاغت' میں مزید وضاحت ہے کہ ''کسی چیز کی تمام اقسام کو جمع کرنا بھی ''تقسیم'' میں شمار ہوتا ہے مثلاً:

ہم اپنے تئیں ان کی بزم میں یوں خوار کرتے ہیں

کبھی نظروں سے گرتے ہیں، کبھی دل سے اترتے ہیں

خواری کی قسمیں جمع کر دیں" (۴)۔

کوثر لکھنوی نے بھی یہی لکھا ہے کہ "کسی چیز کی تمام اقسام ایک جگہ بیان کرنا بھی اس صنعت (صنعتِ تقسیم) سے ہے۔ (۵) اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی اسے "صنعتِ تواتر و تقسیم" لکھتے ہیں۔ انھوں نے نامور نعت گو حسن رضا بریلوی (مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے برادرِ خُرد کے نعتیہ کلام سے اس صنعت کے جو چند نمونے نقل کیے ہیں ان میں سے تین یہ ہیں:

کھیت سرسبز ہوئے، پھول کھلے، میل دھلے
اور پھر فضل کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

....

باغِ فردوس کھلا، فرش بچھا، عرش سجا
اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے

....

ٹھکانا بے ٹھکانوں کا، سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد، بیکس کا یاور آنے والا ہے (۶)

غزلِ حسن کے بارے میں انھوں نے لکھا کہ "بعض فنی صنعتوں سے شاعر کے حسنِ بیان میں زیادہ دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سب الفاظ ہی کے مناسب اور موزوں استعمال کا کرشمہ ہے۔ حضرت مولانا حسن بریلوی نے صنعتِ تقسیم یا صنعتِ تواتر کا بہت استعمال کیا ہے"۔ اس کے بعد انھوں نے شاعر کے دیوانِ غزلیات "ثمرِ فصاحت" سے کئی اشعار نمونے کے طور پر دیے ہیں (۷)

میں سمجھتا ہوں کہ راجا رشید محمود نے دوسری بہت سی صنعتوں سے زیادہ، لیکن صنعتِ تضاد سے کچھ کم اشعار میں صنعتِ تواتر سے کام لیا ہے اور ...... یقیناً نعت کے حوالے سے شاید سب نعت گوؤں سے زیادہ اس صنعت کو استعمال کیا ہے۔ مدحِ حضور پُرنور ﷺ کے متعلق چند شعر دیکھیے:

لب پہ حضور پاک ﷺ کی الفت کی نعت ہے
بُرہان کی، دلیل کی، حجت کی نعت ہے (۸)

....

محفلِ قدس میں، جنت میں، سرِ عرشِ بریں

ہوتی رہتی ہے وہاں اور مدیحِ سرکار ﷺ (۹)

دوسرے شعر میں "اور مدیحِ سرکار" ردیف ہے۔

قرطاس میں، قلم میں، تخیل میں، فکر میں
جچتا ہے ربطِ معنوی، نعتِ نبی ﷺ سے ہے (۱۰)

....

نکلی قلم سے، آئی زباں پر، رواں ہوئی
لیکن یہ میرے قلبِ رسا ہی کی نعت ہے (۱۱)

"حرفِ نعت" سے دو شعر دیکھیے:

خطا کے بوجھ سے، شرمِ گنہ سے، بارِ خجلت سے
درِ سرکارِ والا ﷺ سے نہیں اُٹھتا ہے سر کس کا

....

کس وقت، کس مہینے میں، کس دن فقیر نے
ان ﷺ کے خیالِ پاک کو خود سے جدا کیا (۱۲)

"رقت" شاعر کا خصوصی موضوع ہے۔ اس پر الگ گفتگو کی جا رہی ہے۔ یہاں صنعتِ تواتر و تقسیم کے ضمن میں ایک شعر نقل کیا جاتا ہے:

سر پہ خم تھا، چپ لگی تھی، گنگ تھی میری زباں
خوش ہوئے آقا ﷺ مرا اشکِ ندامت دیکھ کر (۱۳)

شاعر اسی کیفیت میں سلام پیش کرتا ہے:

خموش لب ہیں، بندھے ہاتھ ہیں، جھکا سر ہے
قبول کیجے جہانوں کے تاجدار ﷺ سلام (۱۴)

اپنے دوسرے اُردو مجموعۂ نعت میں اپنی بے بضاعتی اور ممدوحِ کریم ﷺ کے علوِ مرتبت کا ذکر شاعر یوں کرتا ہے:

ہم کیا، ہمارا علم ہے کیا، کیا بساط ہے
اللہ کی نظر میں ہیں آقا ﷺ کی عظمتیں (۱۵)

حضور پاک ﷺ کی عظمتوں کا کیا کہنا کہ ان کے قدوم پاک کے یُمن سے

عظمتیں تقسیم ہوتی رہیں:

آپ ﷺ سے ان سب مقامات علو کی عظمتیں
لامکاں کی' عرش کی' کعبے کی زینت السلام (۱۶)

....

افضلیت پائی' عظمت پائی' عزت مل گئی
تحفے یہ اصحابؓ نے سرکار ﷺ سے مل کے لیے

....

دست بستہ سب ہیں آقا ﷺ سے تمتع کے لیے
وہ شجر ہوں یا حجر' ہوں جانور یا آدمی (۱۷)

....

تعمیم ہے' سرکار ﷺ کے در پر نہیں تخصیص
ہے لطف و عطا' فیض و سخا' جود و کرم عام (۱۸)

ایک مجموعے کی دو نعتوں کے پانچ اشعار پیش کرتا ہوں جس سے واضح ہوگا کہ شاعر کو اس صنعت سے کتنا قرب ہے:

یا رب! درِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح
رنج و غم و الم سے رہائی ہو کس طرح
عکسِ جمالِ سرورِ کونین ﷺ کے بغیر
روح و دل و نظر کی صفائی ہو کس طرح

....

اپنے خوش' سرشار بیگانے تو اعدا مطمئن
رحمتِ آقا ﷺ سے ہے ہر ایک بندہ مطمئن
خواب میں سرکار والا ﷺ کی زیارت کیا ہوئی
آنکھ روشن' قلب ہے مسرور' چہرہ مطمئن
نعت میں محمود جب میں خامہ فرسا ہو گیا
حرف خوش ہیں' لفظ شیریں ہیں تو معنی مطمئن (۱۹)

درود پاک کے ذکر میں چند اشعار اس صنعت کی معیت میں دیکھیے:

رات کا پچھلا پہر' نعتِ پیمبر ﷺ اور درود
وقت انھی کیفیتوں میں صبح کا ہوتا گیا

....

ہاتھوں کو باندھے' سر کو جھکائے' پڑھے درود
حاضر ہو آدمی تو بھرے حاضری کا روپ

آقا حضور ﷺ کے علوِ مقام کے پیشِ نظر عاجزی اور فروتنی راجا رشید محمود کا محبوب موضوع ہی نہیں اس کی زندگی کا عکاس بھی ہے

محمود آنکھیں موند' جھکا سر' درود پڑھ
پھر سوچ' رب نے اپنی تجھے ہم نوائی دی

....

ہاتھ پھیلے ہوں' جھکا سر ہو' لبوں پر ہو درود
ادب اس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کس نے

....

الم سے' رنج و مصیبت سے' یاس و حرماں سے
بچا چکا ہے مجھے بارہا درود شریف

....

بروزِ حشر' بہ پیشِ خدا' بوقتِ حساب
درودِ پاک نبی ﷺ پہ ہی فیصلہ ہو گا

....

حلقے میں بیٹھ' شہرِ نبی ﷺ کا خیال کر
نظروں کو موند اور جھکا سر' درود بھیج

....

نوائیں رائیگاں' کھوئے عمل' باتیں عبث تیری
سوا صلوات کے' جتنا بھی تو رب کو پکار آئے

....

ہر رنج میں' بلا میں' مصیبت میں' خون میں
میرا ہوا ہے یاور و ناصر درودِ پاک

....

جو شے وسیلۂ صلوات کے بغیر ملی

وہ بے حقیقت و بے مایہ و تہی، بے سود (۴۰)

شہر کرم شہر محبت شہر جنت مدینۂ منورہ کی تعریف میں ہمارے شاعر کی فکر کا یہ رُخ بھی دلکش ہے کہ وہ اس ذکر کے دوران میں جھومتا گنگناتا نظر آتا ہے:

زمیں بدل گئیں، منظر کھلے، فضا نکھری
حضور ﷺ آئے تو یثرب بنا مدینہ ہے

لطافتوں کا، نظافت کا، حسن و خوبی کا
محبتوں کا خزینہ قیام گاہِ نبی ﷺ

لائق تعظیم و اکرام و وقار و احترام
شہر آقائے معظم ﷺ ہے مدینہ طیبہ

آئینہ دار مہر و وفا و خلوص و خُلق
گو بنتِ جلال سے شہر جمال ہے

الفت و اخلاص کے، ایثار کے، احسان کے
منبع و مصدر ﷺ کا شہر پاک شہر محترم
بابِ جبریل و منار و گنبدِ خضرائے پاک
اس حسیں منظر کا شہر پاک شہر محترم
بیر ناقہ، بیر عثمانؓ و علیؓ کا شہر ہے
صاحبِ کوثر ﷺ کا شہر پاک شہر محترم

سب جانتے ہیں کہ بیر عثمانؓ وہ کنواں ہے جو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے خرید کر اہل ایمان کے لیے عام کر دیا تھا۔ بیر علیؓ ذوالحلیفہ کے مقام پر ہے جو مدینۃ النبی ﷺ سے عمرے کے لیے چلتے ہوئے میقات ہے۔ اور بیر ناقہ کا تفصیلی تعارف راقم سطور کو راجا رشید محمود کے سفرنامہ "سفرِ سعادت، منزلِ محبت" ہی میں ملا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ جبلِ اُحد کے ساتھ ساتھ چلتے جائیں تو یہ کنواں وادی ربدان سے آگے ایک وادی میں واقع ہے۔ یہاں تبوک سے

واپسی پر حضور پاک ﷺ اپنے لشکریوں کے ساتھ ٹھہرے تھے۔ پانی نہیں تھا، حضور ﷺ نے زمین پر دو بار چھڑی ماری تو ایک جگہ سے آدمیوں کے لیے اور دوسرے مقام پر جانوروں کے لیے پانی جاری ہو گیا (۴۲) بعد میں راقم کو انھوں نے زبانی بتایا کہ مدینہ منورہ میں رہنے والے اہل محبت سے معلوم ہوا کہ یہ پانی حضور ﷺ کی اونٹنی کے پاؤں سے جاری ہوا، اس لیے اسے بیر ناقہ کہتے ہیں۔ شعر میں مدینۂ پاک کے کنوؤں کے ذکر میں اس شہر محترم کو صاحبِ کوثر ﷺ کا شہر پاک کہنا کتنا حسین ہے!

شہر سرکار ﷺ کے تذکارِ پاک کے کچھ مزید پہلو دیکھیے:

ذکرِ حضور ﷺ، یادِ مدینہ، غمِ فراق
دل مضطرب ہے آج، طبیعت اداس ہے (۴۳)

چھلکی آنکھ، درود آقا ﷺ کا ورد، پہلی نظر
ہم نے اس لمحے کو تکمیلِ نظر جانا ہے (۴۴)

حضور پاک ﷺ کے دربار پہ پڑا ہے
نیاز و سوز و گدازِ قلوبِ مہجوراں

یہ خبر سن کر کہ ویزا بند طیبہ کا ہوا
فکر گھائل، فن ہوا مجروح، خامہ مضمحل (۴۵)

طیبہ کی یاد، آنکھ نم آلود اور سلام
ورد درود، لمحہ موجود اور سلام (۴۶)

نہ ڈگمگاؤں کبھی میں رہِ مدینہ میں
ہوں سو رکاوٹیں، سو آندھیاں ہوں، سو بھونچال (۴۷)

آپ نے ملاحظہ فرمایا، چھلکتی آنکھ یا نم آلود آنکھ راجا رشید محمود کی اپنی آنکھ ہے اور وجہِ رقت پر وہ ناز کرتا دکھائی دیتا ہے۔

صنعت تواتر و تقسیم ہمارے شاعر نے تواتر و تسلسل کے ساتھ برتی ہے۔ ظاہر ہے کہ تمام

اشعار نقل نہیں کیے جا سکتے۔ مختلف موضوعات کے کچھ اشعار حاضر ہیں:

شب، مسجدِ اقصیٰ کا سفر، عرشِ معلیٰ
محبوب ﷺ کو خالق نے بلایا ہے بہ تفصیل (۲۸)

....

ماہِ نو پشتِ فلک، محراب کعبہ دیکھ کر
یاد ہے اُن ﷺ کا خمِ ابروٗ خدا کا شکر ہے (۲۹)

....

نبی ﷺ کی مدح، انساں سے محبت، عزت مسلم
کوئی اس نوع کی نیکی کبھی زائل نہیں ہوتی (۳۰)

....

زندگی میں، قبر میں، پل پہ، سرِ میزانِ حشر
ہر قدم پہ کام آئی آشنائی نعت کی (۳۱)

....

نہیں ہے دولتِ عشقِ نبی ﷺ جسے حاصل
تلاشِ لعل و دُر و سیم و زر میں رہتا ہے

....

بنامِ عشقِ پیمبر ﷺ یہ حال ہے محمود
الم نہیں ہے، شدائد نہیں ہیں، یاس نہیں

....

دلنواز و دلپذیر و دل نشین و دلربا
ہو گئی محمود سے کیا نعت پیاری، واہ وا!! (۳۲)

ماضی و حال و مستقبل کا ذکر یوں جمع ہے:

محبوبِ خدا وہ ہیں، شہِ کون و مکاں وہ ﷺ
ان سا کوئی ہوگا، نہ کوئی ہے، نہ ہُوا ہے (۳۳)

....

فضلِ خالق سے میرے ہونٹوں پہ
ہو گا، ہے، اور تھا درود و سلام (۳۴)

مذکورہ بالا صنعت کے ذکر میں بعض خمسوں کے کچھ مصرعے بھی توجہ طلب ہیں:

ہم نے قرآن و احادیثِ نبی ﷺ میں ہے پڑھا
تم اگر چلتے رہو گے اُن کی راہوں پہ سدا
ہے یہی تعمیلِ ارشاداتِ سرور ﷺ کا صلہ
پاؤ گے بے شبہ، بے شک، بے گماں، بے انتہا
عزت و توقیر، ہیبت، کروفر ہر کام میں

ایک خمسے میں شہرِ کرم و عطا کے چھے پہاڑوں کا ذکر یوں ہُوا ہے:

ہے آپ ﷺ کے کرم سے سند یافتہ حرم
ارضِ مدینہ پہ بھی ہوا آپ کا کرم
تھا معتبر اُحُد بھی، جب اس پہ پڑے قدم
ثور و صفا و بوقبیس و مروہ کی قسم
ضَو ریز ہو گئی ہے حرا آپ ﷺ کے طفیل (۳۵)

صنعت تواتر و تقسیم جس طرح روح و دل کو جلا بخشتی ہے اور جس تعداد میں اس کے مظاہرے کلامِ محمود میں ملتے ہیں، اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ سلسلہ طول پکڑتا جائے مگر ظاہر ہے کہ یہ مناسب نہیں۔ لیکن جاتے جاتے چند اشعار اور دو قطعات مزید سن (پڑھ) لیں:

نقوشِ پائے آقا ﷺ سے ملیں تابانیاں جن کو
کواکب ہیں، مہ و خورشید ہیں اور کہکشائیں ہیں (۳۶)

....

ہم نہ جب تک ان ﷺ کی دکھلائی ہوئی رہ پہ چلیں
حوصلہ کیسا، تیقن کیا، شکیبائی کہاں (۳۷)

....

فیضِ نگاہِ سرورِ عالم ﷺ سے اڑ گیا
نسل و زبان و دولت و نام و نسب کا رنگ (۳۸)

....

قلب مضطر، چشم پرنم، روح خنداں، دل گداز
دل سراسر اک تمنا، آنکھ یکسر اک سوال

....

ماجرا دل کا بتاتا کس طرح، بے خود تھا میں
آنکھ تھی پُرنم، زباں پر مہر تھی، سر تھا جھکا

....

جس سفر سے بھی ہوئی ہے واپسی گھر کی طرف
اک مسرت، اک خوشی ہر مرتبہ ہمراہ تھی
واپسی طیبہ سے لیکن جب ہوئی، یہ حال تھا
جسم لرزیدہ، قدم لغزیدہ، آنکھوں میں نمی

....

جن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اس سے ہیں
ان کی خاکِ پا سے کمتر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزتیں، یہ رفعتیں، یہ عظمتیں
ایک بار ایمان کی آنکھوں سے ان ﷺ کو دیکھ کر (۳۹)

حواشی

﴿۱﴾ "نکات سخن" میں "بازو" ہی ہے۔ ﴿۲﴾ نکات سخن۔ ص ۱۷۹، ۱۸۰ ﴿۳﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۳۳ ﴿۴﴾ ترجمہ حدائق البلاغت (نو ترمیم) از محمد ادریس۔ کراچی۔ بار دوم۔ ص ۹۸ ﴿۵﴾ کوثر لکھنوی۔ سفیر سخن۔ منشی کرم بخش خاں پبلشر لاہور۔ اشاعت اول ۱۹۲۵۔ ص ۵۱ ﴿۶﴾ نظیر لودھیانوی۔ شعر حسن۔ لاہور۔ بار اول۔ ۱۹۷۸۔ ص ۴۳ ﴿۷﴾ شعر حسن۔ ص ۵۸ ﴿۸﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۴۲ ﴿۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۹۰ ﴿۱۰﴾ نعت: نعت نمبر ۴۲ ﴿۱۱﴾ نعت: نعت نمبر ۲۷ ﴿۱۲﴾ حرف نعت۔ ص ۸۔ ۲۷ ﴿۱۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۷ ﴿۱۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۴۳ ﴿۱۵﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۷ ﴿۱۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۹ ﴿۱۷﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۲۹، ۴۲ ﴿۱۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۹ ﴿۱۹﴾ حدیث شوق۔ ص ۴۳۔ ۳۱، ۴۲ ﴿۲۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۴۳، ۲۸، ۲۷، ۳، ۱۳، ۲۹، ۶، ۲۸، ۴۲، ۹۸ ﴿۲۱﴾ شہر کرم۔ ص ۴۳، ۲۰، ۲۷، ۲۰، ۲۷ ﴿۲۲﴾ راجا رشید محمود۔ سفر سعادت منزل محبت۔ لاہور۔ ۱۹۹۴۔ ص ۱۰۹۔ ۱۱۱ ﴿۲۳﴾ منظومات۔ ص ۸ ﴿۲۴﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲۱ ﴿۲۵﴾ فردیات نعت۔ ص ۴۲۔ ۱۲ ﴿۲۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۹ ﴿۲۷﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۴۲ ﴿۲۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۴۰ ﴿۲۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۴۳ ﴿۳۰﴾ اشعار نعت۔ ص ۸۰ ﴿۳۱﴾ نعت: نعت نمبر ۴۳ ﴿۳۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳، ۶۵، ۵۲ ﴿۳۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۸ ﴿۳۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۸۹ ﴿۳۵﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۴، ۳۹ ﴿۳۶﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۹ ﴿۳۷﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۵ ﴿۳۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۱۵ ﴿۳۹﴾ قطعات نعت۔ ص ۷۵، ۸۰، ۲۸، ۹۸، ۱۰۹

صنعتِ تضمن المزدوج

"مفتاح البلاغت" میں اس صنعت کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ "شاعر قافیہ کے سوا کلام میں دو یا زیادہ لفظ ہم وزن لائے جیسے شعر

اترے ملک فلک سے، یوسف زمیں سے نکلے
ممکن نہیں کہ تجھ سا کوئی کہیں سے نکلے

مراد ملک اور فلک سے ہے، نہ زمیں اور کہیں سے، کیونکہ یہ الفاظ قافیہ میں ہیں (۱)۔

شاعر جب شعر کہتا ہے تو اس کے پیش نظر صنعتوں کا استعمال نہیں ہوتا۔ کم از کم شعوری طور پر نہیں ہوتا۔ اگر شعوری طور پر ایسا ہو تو شاعری میں جذبہ ہی نہ رہے۔ اور "شاعری" جذبے سے خالی ہو تو محض الفاظ کا اُلٹ پھیر رہ جائے، شاعری نہ رہے۔ میں نے جب راجا رشید محمود سے صنعت تضمن المزدوج کی بات کی تو اس نے حیرت کا اظہار کیا۔ حیرت و استعجاب نے تو میرا دامن بھی پکڑ رکھا ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام محمود میں یہ صنعت بھی وافر تعداد میں پائی جاتی ہے:

تخلیقِ نعتِ پاک یا تحقیقِ نعتِ پاک
میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط

....

معصیت کوشی اِدھر تھی، معصیت پوشی اُدھر
اور نتائج کی فضائے طیبہ ہے تنہا گواہ (۲)

....

ہیں قبائے آدمیت میں جدیدیت کے چاک
اسوۂ سرکار ﷺ کی تقلید سے ہوں گے رفو

شفیع المذنبیٰ، رحمت للعالمینی ہے
فقط سرکار والا ہی کو زیبا یا رسولَ اللہ ﷺ

....

راحتوں کی بات ہے محمود طیبہ کا خیال
کاوشِ دیدِ مدینہ کاہشِ غم کا علاج (۳)

....

میری گزارشات، نبی ﷺ کی نوازشات
ہیں آسمانِ شعر پہ تاباں بشکلِ نعت (۴)

....

ہو گئی رفعت، گزشت، عزت و عظمت اپنی (۵)
دم قدم سے حضرت محبوبِ خالق ﷺ کے، گئی

ظلمتِ کفر و ضلالت، کلفت ظلم و ستم (۶)
سائرِ افلاک و جنت، زائرِ شہرِ نبی ﷺ

ایک ہی خوش بخت شخصیت کے دو دو نام ہیں (۷)

شاعرِ نعت نے ایسے دونوں متجانس (ہم قافیہ) الفاظ کو، جو شعر کے قافیہ سے الگ ہیں، اضافت کے ذریعے استعمال کرنے کی مزید مشکل راہ بھی اپنائی ہے:

ترشحِ رحمتوں کا ہو تو پھر دل کو قرار آئے
چراغِ داغِ مجبوری سے اُٹھتا ہے دھواں آقا ﷺ

....

احساس کی نگاہ میں اُمیدِ دید ہے
روشن ہوئی ہے دل میں چراغوں کی انجمن

....

اُمیدِ دیدِ مدینہ مری نگاہ میں ہے
یہ اور بات، زمانہ نظر شناس نہیں (۸)

جن کو معلوم ہوئی منزلِ مقصودِ درود
ان کو اس رستے پہ پھر شام و سحر جانا ہے (۹)

....

محمود التفات خدا نے کیا مجھے
مداحِ والدین کریمین مصطفیٰ ﷺ (۱۰)

کلام محمود میں بہت سے اشعار ایسے ملتے ہیں جن کے ایک ہی مصرعے میں دو متجانس الفاظ ہیں اگرچہ اوپر درج کی گئی مثالوں کی طرح اضافت کے ذریعے ترکیب کی صورت میں نہیں الگ الگ ہیں۔ مثالیں زیادہ ہونے کی وجہ سے صرف مصرعے نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مری (۱۱)
دم تحریر کرے نعت نبی ﷺ کی تسطیر (۱۲)
منزلِ مقصود و مطلوبِ دلِ محمود ہے (۱۳)
ملی ہے مجھ کو ارشادات و تعلیماتِ قرآں سے (۱۴)
دُنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے (۱۵)
ہو اختتامِ بزمِ درود و سلام پر (۱۶)
خجالت، نکبت و ادبار اپنا روزمرہ ہے (۱۷)
ساری تخلیقات، گنجینوں خزینوں پہ دیا (۱۸)
اس میں سلام کا بھی ضروری ہے اہتمام (۱۹)
نبی ﷺ کا نام ادھر لو پڑھو درود ادھر (۱۹)
بہجت مرے لیے ہے، مسرت مرے لیے (۱۹)
دولتِ ایقاں کہاں محمود حاصل ہے اسے (۲۰)
سرسراہٹ سنسناہٹ کی ادا (۲۱)
گناہ گاریوں، ناکردہ کاریوں کے سبب (۲۲)
نبی ﷺ کے در پہ محمود سر کے بل چل کر (۲۳)

ایک ہی مصرعے میں تین ہم قافیہ الفاظ کا حسن دیکھیے:

بڑا کب ہے کوئی ثروت، وجاہت اور حکومت سے
نبی ﷺ نے انحصار عظمت کا فرمایا ہے محنت پر (۲۳)

....

مدینے میں ادب، اپنائیت، چاہت، محبت ہے
یہاں فرزانگی بنتی ہے ہر دیوانگی آ کر (۲۴)

پہلے شعر کے دوسرے مصرعے میں چوتھا ہم قافیہ لفظ بھی موجود ہے اور دوسرے شعر میں فرزانگی اور دیوانگی دو اور متجانس الفاظ الگ لطف دے رہے ہیں۔

شاعر کے پہلے اُردو مجموعۂ نعت کے ایک مقطعے میں ایسے الفاظ کے تین جوڑے موجود ہیں۔

حضور نشور رحمت عنایت مارے سارے۔ ''سے'' ردیف ہے اس میں ''ہم'' قافیے کے ذریعے ''سے'' سے جیسے کا معنی لیا گیا ہے۔ غرض ایسا شعر ہے کہ شاید اس کی نظیر و مثال بھی کہیں کسی اور کے ہاں نہ ملے:

حضور ﷺ روز نشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
وگرنہ محمود مارے جائیں گے سارے عصیاں شعار ہم سے (۲۵)

راجا رشید محمود کی نعتوں میں بہت سے اشعار ایسے ملتے ہیں کہ ایک ایک شعر میں تین تین ایسے الفاظ نظم ہیں۔ جہاں ایک ہی مصرعے میں تین متجانس الفاظ ہیں ان میں سے صرف چند مصرعے ہی حاضر ہیں:

سکینت اور طمانینت کی گر اس کو ضرورت ہے (۲۶)
افضلیت پائی' عظمت پائی' عزت مل گئی (۲۷)
ہیبت و شوکت گدایانِ درِ دولت کی ہے (۲۸)
لگن' الفت' محبت' عزت و توقیر اور عظمت (۲۹)

جہاں یہ تین الفاظ دونوں مصرعوں کو احاطہ کیے ہوئے ہیں' ایسے چند اشعار بھی ملاحظہ فرمایئے:

شاعری کو مقصدیت کا ملا ہے راستہ
مہملیت کو عطا کی معنویت نعت نے (۳۰)

....

نبی ﷺ کے در پہ نہ جایئے گا' نہ ان سے الفت نبھایئے گا
تو کوئی راحت نہ پایئے گا' دھواں دھواں زندگی ملے گی (۳۱)

ہم جو صلوات کے نغمات سناتے پھرتے
اپنے کھاتے میں سعادات لکھاتے پھرتے (۳۲)

(کھاتے اور لکھاتے کا حسن بھی زیرِ نظر رکھیے)

علم اس غریب کے نہیں پھٹکا قریب بھی
اللہ کے حبیب ﷺ کو جو جانتا نہیں

....

اس کی اک اک صدا پہ توجہ خدا کی ہے

لب پہ اگر کسی کے سدا ہے درود پاک

....

کھینچتی ہے قربت اور اپنائیت اس کی مجھے
رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور اِدھر طیبہ کی خاک (۳۳)

....

مدینہ دارِ ہجرت تھا' بنا دار الحکومت بھی
کہ بنیادِ ریاست پڑ گئی آقا ﷺ کی ہجرت سے (۳۴)

....

نہ زباں' کج مج بیاں' ناکارہ ہوں میرے حضور ﷺ
کس زباں سے آپ کی مدحت کروں مرے حضور ﷺ

....

محمود وہ تھی طلعتِ خورشیدِ رسالت
جب ختم ضلالت کی سیہ رات ہوئی تھی (۳۵)

....

چھپائے گا ہر اک اُمت کو جو دامانِ رحمت میں
کرم ہو گا قیامت میں سبھوں کے حال پہ کس کا (۳۶)

پہلے بھی کچھ ایسے اشعار نقل کیے جا چکے ہیں' جن کے ایک ہی مصرعے میں دو یا تین ہم قافیہ الفاظ موجود ہیں۔ ایسی مثالیں کلامِ محمود میں بہت ہیں۔ اس کے دوسرے اُردو مجموعۂ نعت ''حدیثِ شوق'' کے چند مصرعے دیکھیے:

طیبہ کی سمت کو ہیں رواں شب گزیدگاں
وہی محبوبِ خالق اور مطلوبِ خلائق ہیں
ہم کو پھر سرکار ﷺ جنت کی بشارت دیجیے
میں نااُمید نہیں دید کے حوالے سے
آمد سے جس کی دور ہوئے سارے مُخمصے
ہر دل میں سویدا ہے کہ ہر شخص ہے شیدا
محمود جب درودِ رسولِ خدا ﷺ ہوا
وہ مطلعِ ازل ہیں' وہ ہیں مقطعِ ابد

ہر لمحۂ حیات ہے محمود سومنات (۳۷) (۳۷)

(آخری مصرعے میں سومنات کے ساتھ شاعر کا تخلص تلمیح کی طرف اشارے کرنے لگا ہے)

شاعر کے دو اور مجموعہ ہائے نعت سے تین تین مزید شعر نقل کیے جاتے ہیں:

انوارِ کبریائی، انوارِ مصطفائی
دونوں سے جا ملا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد

....

لائقِ تعظیم و اکرام و وقار و احترام
شہرِ آقائے معظم ﷺ ہے مدینہ طیبہ

....

شہرِ سخا ہے، شہرِ بقا ہے
قریۂ رحمت، شہرِ محبت (۳۸)

....

اوراد جس قدر ہیں، سبھی کا اثر بجا
لیکن قبولیت میں جدا ہے درودِ پاک

....

ہاتھ پھیلائے نظر آئے نہ کیوں سارا جہاں
ان کی رحمت دیکھ کر، ان کی سخاوت دیکھ کر

....

نہ خوف لاؤ دلوں میں، نہ غم سے گھبراؤ
حضور ﷺ آئے ہیں مشکل کشائیوں کے لیے (۳۹)

ایسے اشعار تو زیادہ تعداد میں ہیں جن میں ایک لفظ ایک مصرعے میں ہو اور دوسرا ہم قافیہ لفظ مصرعِ ثانی میں۔ صرف چند اشعار لکھتا ہوں:

میرے اعجازِ قلم کا منتہا نعتِ نبی ﷺ
میرے اندازِ رقم کا ارتقا مدحِ رسول ﷺ (۴۰)

(یہاں اعجاز اور انداز اور قلم اور رقم کے ساتھ ان کی اضافتیں منتہا اور ارتقا کا حسن اور نعتِ نبی ﷺ اور مدحِ رسول ﷺ کی یکسانیت دامنِ دل کھینچتی ہے)

مرے افکار روح و جاں کا حاصل

مرے اشعار دل کی ترجمانی

....

سیئات اپنے مقدر میں لکھی ہیں شاید
گم کیے بیٹھے ہیں حسنات سے اپنی نسبت (۴۱)

....

انھی کے اسمِ گرامی سے ہے وجود اپنا
یہ ایک نام ہی وجہ کشودِ کار آیا

....

قلبِ یادِ سرورِ عالم ﷺ میں رہتے ہیں مگن
ذکرِ خلاقِ دو عالم یوں سدا کرتے ہیں لوگ (۴۲)

....

روزِ نشور پرسشِ فردِ عمل کے وقت
کام آئیں گے ضرور حوالے درود کے

....

چہرے دھواں دھواں ہیں قیامت میں سب، مگر
دیکھو درود خواں کی ہے پیشانی تابناک (۴۳)

....

یہ مرا اوجِ مقدر، حبذا یہ زندگی
مرحبا شہرِ نبی ﷺ، یادِ پیمبر ﷺ زندہ باد

....

انسانیت پہ ان کے جو احساں نہ مان لے
انسان ایسے شخص کو میں مانتا نہیں (۴۴)

آخری شعر میں مان اور انسان کے ہم قافیہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسان اور انسانیت اور مان اور مانتا کا حسن اور انسان کے ساتھ احساں کا ذکر بھی پیشِ نظر ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۷ ﴿۲﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۹٬۸۸ ﴿۳﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۳٬ ۹۶، ۳۴ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۴ ﴿۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۱۳۵ ﴿۶﴾ تعلقاتِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۶۵٬۲۳۱ ﴿۹﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲۱ ﴿۱۰﴾ فردیاتِ نعت۔

ص ۵۸ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۱۲﴾ منظومات۔ ص ۱۱ ﴿۱۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۷ ﴿۱۴﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۱۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۵ ﴿۱۶﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۸ ﴿۱۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۱۸﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۶۶ ﴿۱۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۵ ﴿۲۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۸ ﴿۲۱﴾ تعلقاتِ نعت۔ ص ۷۰ ﴿۲۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۳ ﴿۲۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۸ ﴿۲۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۷۲، ۹۳ ﴿۲۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۳ ﴿۲۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۱ ﴿۲۷﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۷۹ ﴿۲۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۳ ﴿۲۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۳۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۳۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳ ﴿۳۲﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۱ ﴿۳۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۷، ۲۲، ۷۰ ﴿۳۴﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۵ ﴿۳۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۲، ۷۰ ﴿۳۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸ ﴿۳۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱۳، ۱۳۱، ۱۲۵، ۸۲، ۷۲، ۵۹، ۴۸، ۳۲، ۲۶، ۲ ﴿۳۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۵، ۴۷، ۲۸ ﴿۳۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۱، ۴۷، ۱۱ ﴿۴۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۱ ﴿۴۱﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۸۱، ۱۳۴ ﴿۴۲﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۸۰، ۸۶ ﴿۴۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲۷ ﴿۴۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۷۹، ۱۱

☆☆☆☆☆

صنعتِ ردالعجز علی الصدر مع التکرار

''مفتاح البلاغت'' نے صنعتِ ردالعجز علی الصدر کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ مع التجنیس، مع التکرار، مع الاشتقاق اور مع شبہ الاشتقاق (۱)۔ اس صنعت میں جو لفظ مصرعِ ثانی کے آخر میں مذکور ہوا ہو وہی صدر میں یعنی مصرعِ اول میں مذکور ہوتا ہے۔ راقم الحروف نے محسوس کیا ہے کہ کلامِ محمود میں چاروں قسموں کے نمونے موجود ہیں لیکن یہاں ''ردالعجز علی الصدر مع التکرار'' کی مثالیں درج کی جاتی ہیں کہ یہ قسم بعینہٖ وہی لفظ مصرعِ اول میں رکھتی ہے۔

خط نامہ بر کو پھیر دیا اور یہ کہا
کہنا کہ ہم نے جان لیا مدعائے خط (۲)

....

آدمی کا مارنا اچھا نہیں
مظہرِ ذاتِ خدا ہے آدمی (۳)

مذکورہ بالا دونوں اشعار ''مفتاح البلاغت'' اور ''حدائق البلاغت'' میں بطور نمونہ درج ہیں۔
شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے اس سلسلے میں جو کمالات دکھائے ہیں اس کی چند جھلکیاں یہ ہیں:

آقا ﷺ کا سبز گنبد دل میں سما گیا ہے
نظروں میں بس گیا ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد (۴)

....

مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے ہیں خالق کے حبیب
ذات کی مظہر صفات مصطفیٰ ﷺ (۵)

....

محبت کی جنم بھومی ہے طیبہ
یہی مٹی ہے شایانِ محبت (۶)

....

میں بڑھا لوں گا درود پاک کی تعداد کو
اس طرح ہوں گے مرے اعمال بہتر اور میں (۷)

....

نہیں مسرت عرفانِ کبریا اس کو

وہ جس کو وضعِ غمِ مصطفیٰ ﷺ کا پاس نہیں (۸)

ہو ذکرِ درود اس میں اگر نعت کہوں میں
یہ میرا تخصص ہی مرا حسنِ ہنر ہو (۹)

ہوتے دریوزہ گر جو طیبہ کے
لوگ وہ کس قدر حسیں ہوتے (۱۰)

شرک فی التوحید ہو یا فی الرسالت شرک ہو
از رہِ قرآن و سنت ہو گیا مذموم شرک (۱۱)

غیر آقا ﷺ کا جو ہے میرا غیر
ان کا جو ہے نہیں ہے اپنا غیر (۱۲)

''سلامِ ارادت'' کے کچھ اشعار میں سلام کی تکرار بھی لطف دیتی ہے:

سلام مجھ کو کرے جاگ کر مری قسمت
کبھی کروں جو میں ان ﷺ کو درونِ خواب سلام

سلام ما و شما کی انھیں ضرورت کیا
جنھیں پہنچتا ہے ہر وقت کبریا کا سلام
سلامِ معصیت کاراں قبول ہے بے شک
قبول ہو کہ نہ ہو در پہ پارسا کا سلام (۱۳)

مجموعۂ نعت ''نعت'' کے دو اشعار میں دوسرے الفاظ کو ''نعت'' نے حصار میں لے رکھا ہے:

نعتِ حبیبِ ہر دو جہاں ﷺ حمدِ رب بھی ہے
ہے فکرِ حسنِ ذات میں حسنِ صفات نعت
نعتِ نبی ﷺ ہے حسن و شمائل کا ذکر بھی
ہیں سیرتِ مطہرہ کے واقعات نعت (۱۴)

راقم السطور کو کچھ اشعار ایسے بھی نظر آئے ہیں جن میں زیرِ نظر صنعت کے ساتھ ساتھ صنعت

قطار البعیر بھی موجود ہے۔ یعنی جہاں مصرعِ اول کا پہلا اور مصرعِ ثانی کا آخری لفظ ایک ہی ہے، وہاں مصرعِ اول کا آخری اور مصرعِ ثانی کا پہلا لفظ اپنی جگہ ایک ہیں:

دل ہے امینِ رحمتِ محبوبِ کبریا ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دل (۱۵)

مدینۂ منورہ سے کر کے دیکھ لو وفا
وفا کا شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ (۱۶)

اس نعت کا ایک اور شعر بھی صنعت ''ردالعجز علی الصدر مع التکرار'' میں ہے:

مدینۂ منورہ کو دیکھتے رہیں گے ہم
ہمارا شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ

اس صنعت کی کچھ اور صورتیں بھی نظر فروز ہیں:

سلام زیادہ صلوٰۃ کافی، باسِر میں آئے اجل بھی میری
یہ ماحصل بھی ہے زندگی کا، صلوٰۃ کافی سلام زیادہ

''صلی اللہ علیک وسلم'' کہو گے تم روضے پہ اہدم
جاؤ تو ہم کو بھی سنا کے ''صلی اللہ علیہ وسلم'' (۱۷)

پڑھا درود، ہوئی کام کی نہ جب تکمیل
جب آرزو مری پوری ہوئی، درود پڑھا (۱۸)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۰،۹۱ ﴿۲﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۱ ﴿۳﴾ حدائق البلاغت (ترجمہ از محمد ادریس) کراچی۔ بار دوم۔ س ن۔ ص ۱۱۷ ﴿۴﴾ شہر کرم۔ ص ۹۵ ﴿۵﴾ تضامین نعت۔ ص ۹۱ ﴿۶﴾ شہر کرم۔ ص ۵۷ ﴿۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۹ ﴿۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۶۵ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۳ ﴿۱۰﴾ حرف نعت۔ ص ۸۰ ﴿۱۱﴾ تضامین نعت۔ ص ۹۰ ﴿۱۲﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۰ ﴿۱۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۲،۵۳ ﴿۱۵﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۱۱ ﴿۱۵﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۶ ﴿۱۶﴾ شہر کرم۔ ص ۱۷ ﴿۱۷﴾ منظومات۔ ص ۲۵،۲۹ ﴿۱۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۳

صنعتِ قطار البعیر

''مفتاح البلاغت'' میں اس صنعت کی تعریف میں لکھا ہے۔ ''یعنی شعر میں لفظِ آخرِ مصرعِ اول اور لفظِ اول مصرعِ آخر ایک سا ہو۔ لطف

غربال ہوئے پاؤں طلب میں ہے بات
ہے بات تو اے کعبۂ مقصود کہاں ہے'' (۱)

راقم الحروف نے اس نقطۂ نظر سے کلامِ محمود کی چھان پھٹک کی تو معلوم ہوا کہ شاعرِ نعت کے یہاں اس صنعت کی بھی کمی نہیں ہے:

نا امیدی کے دھندلکوں سے براءت ہو گئی
ہو گئی ہے جیب صبحِ آرزو آخر کو چاک (۲)

آپ دیکھ رہے کہ صنعتِ قطار البعیر کے ساتھ ساتھ ''براءت'' کا لفظ درست عربی تلفظ کے ساتھ نظم کیا گیا ہے اور ''جیب'' بھی اصل عربی معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ اب دو ایسے اشعار دیکھیے جن میں صنعتِ قطار البعیر کے ساتھ صنعتِ رد العجز علی الصدر بھی موجود ہے:

مدینۂ منورہ سے کر کے دیکھ لو وفا
وفا کا شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ (۳)

....

دل ہے امینِ رحمتِ محبوبِ کبریا ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دل (۴)

مجھے کسی اور شاعر کے کلام میں یہ دونوں صنعتیں ایک ہی شعر میں نہیں ملیں۔ اس پر طرہ یہ کہ پہلے شعر میں ردیف بھی طویل ہے۔ ''شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ''۔

پھر پیام آئے گا جاؤں گا مدینے پھر
پھر امید بندھتی ہے اختیار آقا ﷺ سے (۵)

یہاں زیرِ نظر صنعت کے علاوہ یہ حسن بھی ہے کہ دونوں مصرعوں کا آغاز ''پھر'' کے لفظ ہی سے ہوتا ہے۔

یوں روایت کی ہے عبداللہ ابن عمروؓ نے
میرے آقا ﷺ نے کہا' وہ ہے منافق آدمی
جھوٹ بولے' پاسداری عہد کی کرتا نہ ہو
ہو امانت میں خیانت جس کا رازِ زندگی (۶)

''ہو'' کے حسن کے ساتھ ساتھ ''نہ ہو'' اور ''ہو'' کا اضافی حسن اس پر مستزاد ہے اور قطعے میں حدیثِ پاک کو درست طور پر بیان کرنے کی سعادت اور قادر الکلامی الگ حیثیت رکھتی ہے۔

سکونِ دل' مسرت اور طمانیت اگر چاہو
اگر چاہو' نہ پاس آئیں تمھارے رنجِ دُنیا کے
تو دل کے کینوس پر جذب کے دستِ نگاریں سے
بناؤ گنبدِ اخضر کے ہر صبح و مسا خاکے (۷)

یہاں اس صنعت کے ساتھ ''دستِ نگاریں'' کی فارسی ترکیب' کینوس کا انگریزی لفظ اور ''طمانیت'' کا اصل عربی تلفظ شاعر کے علم و دانش کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ردیف اور قافیہ الگ لطف دے رہے ہیں۔

خود بنا کر' کس پہ خالق آپ شیدا ہو گیا
ہو گیا خوش وہ تو کس کے خال و خد کو دیکھ کر (۸)

....

ولولہ فکر و نظر کا آپ ﷺ سے
آپ ﷺ سے ہے انقلابِ زندگی (۹)

....

ہے مدینے رسا مری فریاد
میری فریاد نعتِ آقا ﷺ ہے (۱۰)

....

نام جب سرکار ﷺ کا لیتا نہ تھا میں وقتِ صبح
صبح ہوتی تھی مگر حسنِ سحر ایسا نہ تھا (۱۱)

''انبیاء'' اور ''امام الانبیاء'' کے الفاظ کسی صنعت سے متعلق ہوں یا نہ ہوں آپ مزا لیجیے:

آپ کا ہے طرفہ یہ اعزاز امام الانبیا ﷺ

انبیاؑ سارے ہوئے معراج کی شب مقتدی (۱۲)

دو ایسے اشعار بھی دیکھیے جہاں وہی لفظ تو نہیں دہرایا گیا' البتہ قافیہ وہی ہے:

کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پر عذر خواہی سے (۱۳)

دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اک داغ
چراغ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے (۱۴)

آخر میں اس لفظ کا استعمال بھی دیکھیے جو دیکھنے میں ایک لگتا ہے' ایک ہے نہیں۔

حضور ﷺ نے جو مدینے بلایا رؤیا میں
میں یوں گیا کہ نہ آیا نظر فرشتوں کو (۱۵)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۶ ﴿۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹۳ ﴿۳﴾ ضمیر کرم۔ ص ۱۷ ﴿۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۲۶ ﴿۵﴾ ضمیر کرم۔ ص ۷۰ ﴿۶﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۱ ﴿۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۶۰ ﴿۸﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۹﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۱۰﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۱۳ ﴿۱۱﴾ منظومات۔ ص ۱۴ ﴿۱۲﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۱۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۸ ﴿۱۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۸۱ ﴿۱۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۶۱

☆☆☆☆☆

صنعتِ تجرید

''حدائق البلاغت'' میں صنعتِ تجرید کے متعلق ہے: ''ایک موصوف میں کسی صفت کے اس درجہ کامل ہونے کا ادعا کیا جائے کہ بطورِ مبالغہ اس میں سے ایک اور اسی جیسا موصوف اخذ کر لیں۔ یہ ایک طرح سے تشبیہ ہے مگر اس میں بہ نسبت تشبیہ کے مبالغہ بہت زیادہ ہوتا ہے (۱)۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے کلام میں اس صنعت کے درج ذیل رنگ بھی نظر آتے ہیں:

مجھ سے کیا پوچھتے ہو طابہ کی عالم تابی
اک خطۂ نور ہے ہر ذرہ کرن کی صورت (۲)

مرے زیرِ پا گردشِ آسماں ہے
طوافِ درِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت (۳)

یہ جو سنگِ اسود ہے اس لیے معظم ہے
ہے نبی ﷺ کے ہونٹوں کے لمس کا امیں پتھر (۴)

(اہلِ علم جانتے ہیں کہ اس شعر میں صنعتِ تلمیح بھی ہے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے تجھے چومتا ہوں' ورنہ تو محض ایک پتھر ہے)

ضیاؤں کا منبع ہے گردِ مدینہ
یہ وجدان کی روشنی کہہ رہی ہے (۵)

رات دن آنکھوں میں ہیں ذراتِ کوئے مصطفیٰ ﷺ
میرا دامانِ نظر ہے ماہ و انجم آشنا (۶)

گردش میں مہر و ماہ شب و روز ہیں' انھیں
کیا نقشِ پائے سرورِ حق ﷺ کی تلاش ہے (۷)

مجھے ہے پیاس کا احساس' ساقیِ کوثر ﷺ

عطش کے دھیان سے کیسے ہو تشنہ لب فارغ

(اس شعر میں صنعت مراعات النظیر بھی دکھائی دے رہی ہے)

خورشیدِ حق زمین پہ آیا ہے اس لیے
انجم بدست مثلِ فلک خاکداں رہے (۸)

''مفتاح البلاغت'' میں امیر مینائی کے درج ذیل شعر کو صنعت تجرید کا حامل قرار دیا گیا ہے:

یاد جس وقت مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے (۹)

راجا رشید محمود نے اس مضمون میں کہا ہے:

فردوس ہے مثال اس شہرِ جمال کی
فردوس کی مثال یہ شہرِ جمال ہے (۱۰)

اس شعر میں جو حسن ہے اس کا ذکر حسرت موہانی نے ''نکاتِ سخن'' میں یوں کیا ہے: ''اشعار میں محض مصرعوں کے تقابل یا الفاظ کے الٹ پھیر سے بھی ایک قسم کا حسن پیدا ہو جاتا ہے''(۱۱)۔

طیبہ میں سرکار ﷺ کا روضہ
دُنیا میں جنت کا نقشہ (۱۲)

....

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر (۱۳)

طیبہ سے دوری اور مجبوری میں اس کی یاد میں اس سے جدا ہوتے ہوئے آنکھیں جس طرح خونِ دل روتی ہیں ان اشکوں کو راجا رشید محمود گوہریں سمجھتا اور کہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

ہجرِ طیبہ میں کرم دیکھو یہ مجھ پہ نعت کا
آنسوؤں کے عکس میں گوہر ہے مضمر نعت کا (۱۴)

....

گوہر آسا جس کی آنکھیں یادِ طیبہ میں نہ تھیں
ابرِ اکرام و عطا اس پہ نہ برسا عمر بھر (۱۵)

....

جب برآمد گوہرِ صلوات آنکھوں سے ہوا

پایا رحمت اور سکینت کی گھٹاؤں کا سلام (۱۶)

....

رقت دلِ حزیں کو، چشمِ ادب کو گوہر
دیتا ہے وقتِ رخصت یہ قریۂ محبت (۱۷)

....

گوہر ہر سخن سے نعت کے چن چن کے لاتے ہیں
نشاط و کیف کی موجوں میں لہرائیں نہ ہم کیونکر (۱۸)

صنعت تجرید کی ایک قسم یہ ہے کہ کوئی اپنے آپ سے باتیں کرے (۱۹)۔ ''حدائق البلاغت'' میں ہے ''خود کو اپنے سے غیر قرار دے کر اپنے آپ سے باتیں کرنا''(۲۰)۔ ''سفیرِ سخن'' میں ہے ''شاعر مقطع میں اپنا تخلص مذکور کر کے اپنی طرف خطاب کرے''(۲۱) شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے مقطعوں میں یہ صنعت کثرت سے ملتی ہے مثلاً:

کیجیے ان ﷺ کے غلاموں کی غلامی اختیار
اور تو محمود کیا کرتا ہے، پر اتنا تو ہو (۲۲)

....

رتبہ نبی ﷺ کا دیکھ، پھر اپنی بساط دیکھ
محمود سوچ، کیا ہے تو، اور کیا ترا سلام (۲۳)

....

محمود آنکھیں موند، جھکا سر، درود پڑھ
پھر سوچ، رب نے اپنی تجھے ہم نوائی دی (۲۴)

....

رشید احمدؔ مبارک! تم کہے جاؤ
اسی اندازِ محکم میں نعتیں (۲۵)

....

تجھ کو بلا ہی لیں گے سرکار ﷺ اپنے در پر
محمود رکھ توکل، محمود کر توقع (۲۶)

....

پھر کرم فرمائیں گے محمودؔ نعتوں میں ترا
اہتمامِ حکمتِ تحدیث نعت دیکھ کر (۲۷)

(اس شعر میں قرآنی تلمیح ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ)

مدینے اب کے بھی محمود وہ بلائیں گے
تم اپنے ہجر زدہ دل کو باوفا رکھنا (۲۸)

محمود تیری حاضری شہرِ مصطفیٰ ﷺ
کتنا بڑا صلہ ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

خدا کی قسم کھا کے محمود کہنا
کسی کا کوئی ادعا نعت میں ہے؟ (۲۹)

تو نظم و نثر میں محمود سعی پیہم سے
درودِ پاک کا چرچا نگر نگر کر دے (۳۰)

عجیب رنگ ہے محمود تیری نعتوں کا
تجھے تو ان ﷺ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا (۳۱)

حواشی

﴿۱﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۹۹ ﴿۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۶۷ ﴿۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۳ ﴿۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۰ ﴿۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۱۰ ﴿۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۷ ﴿۷﴾ فرد یاتِ نعت۔ ص ۴۸ ﴿۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۶۶، ۱۳۱ ﴿۹﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۳۷ ﴿۱۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۰ ﴿۱۱﴾ حسرت موہانی۔ نکاتِ سخن۔ ص ۱۷۷ ﴿۱۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۹ ﴿۱۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱ ﴿۱۴﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۹ ﴿۱۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۱ ﴿۱۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۷ ﴿۱۷﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۵ ﴿۱۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۹ ﴿۱۹﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۳۷ ﴿۲۰﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۱۰۰ ﴿۲۱﴾ معیارِ سخن۔ ص ۵۳ ﴿۲۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۸ ﴿۲۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۲ ﴿۲۴﴾ صلو علی الصلوٰۃ۔ ص ۴۷ ﴿۲۵﴾ نعت نمبر ۱۸ ﴿۲۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۱ ﴿۲۷﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۲۹ ﴿۲۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۲۹﴾ نعت نمبر ۱۰۔ نعت نمبر ۲۰ ﴿۳۰﴾ صلو علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۲ ﴿۳۱﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۲

☆☆☆☆☆

صنعتِ جمع (تعدُّدِ الفاظ)

کئی چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا ''صنعتِ جمع'' ہے(۱)۔ حسرت موہانی ''تعدُّدِ الفاظ و فقراتِ موزوں'' کو کسی ایک حکم میں جمع کرنے کی شرط بھی نہیں لگاتے۔ لکھتے ہیں: ''الفاظ و فقراتِ موزوں کا تعدُّد بھی عموماً ازدیادِ حسنِ سخن کا باعث ہو جایا کرتا ہے(۲) وہ جہاں

غالب: بوئے گل' نالۂ دل' دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

کو مثال کے طور پر نقل کرتے ہیں (یہ شعر ''مفتاح البلاغت'' میں بھی دیا گیا ہے) وہاں اس طرح کے اشعار بھی دیتے ہیں:

نسیم دہلوی: دیکھو او قاتل' بسر کرتے ہیں کس مشکل سے ہم
چارہ گر سے درد نالاں' درد سے دل' دل سے ہم

نجر: فریاد کیسی' کس کی شکایت' کہاں کا حشر
دُنیا اِدھر کو ٹوٹ پڑی' وہ جدھر ہوا (۳)

راجا رشید محمود کے ہاں یہ صنعت جس طرح ازدیادِ حسنِ سخن کا باعث ہوتی ہے' اس کے مظاہر بھی قابلِ توجہ ہیں:

آب و باد و بہار و باغ و راغ
شہرِ سرکار ﷺ کے ہوئے تابع

جو بھرے سرکار والا ﷺ کی نظر میں آ گیا
خوش بیان و خوش قلم ہے' خوش نصیب و خوش نہاد (۴)

حیرت فزا نظر تھی' بیاں کس طرح کروں
محمودؔ جذب' فکر' شب' ماہتاب' نعت (۵)

جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہرِ علم ﷺ تک
ہے بصیرت بے نشاں بے شک' بصارت بے جہت

(اس شعر میں حدیث پاک "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا" کی تلمیح بھی ہے)

جب مدینے جاتا ہوں یا خدا! نہ پھنس جاؤں
کیا' اگر' مگر' لیکن' کیسے اور کیونکر میں (۶)

....

کوئی چاہے تو بے شک کرے جستجو' کون ہے دو جہاں میں سوا آپ ﷺ کے
مصدر و منبع جود و بذل و سخا' آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت (۷)

....

سرزمیں طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار ﷺ کی
میں وہاں جاتا ہوں جب بھی' میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مضطر' چشم پرنم' روح خنداں' جاں گداز
دل سراسر اک تمنا' آنکھ یکسر اک سوال (۸)

....

حاضری' طیبہ کی پہلی حاضری
سن نوآشنی' میری مادرؔ اور میں (۹)

شاعر کے نویں اُردو مجموعۂ نعت ''حی علی الصلوٰۃ'' کی دو نعتیں ایک ہی ردیف قافیے میں ہیں لیکن بحر مختلف ہے اور ان دونوں کے قریباً تمام اشعار صنعتِ جمع میں ہیں۔ دو دو اشعار دیکھیے:

لب' درود' اکرام' اجر' التفات
یاد' طیبہ' آنکھ' گوہر اور میں

حشر' حدّت' پیاس میں وردِ صلوٰۃ
نہر' ساقی' جام' کوثر اور میں •

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھنے والوں پر کرم
خواب' بیماری' شفا' سرکار ﷺ' چادر اور میں

کام آئے گا فقط وہ جو پڑھا میں نے درود
دفتر' اعمال' پُرسش' روزِ محشر اور میں (۱۰)

تعددِ الفاظ اور فقرات موزوں کی کچھ مزید صورتیں بھی نذر قارئین کرام ہیں:

خبر' زمانہ' تعجب ...... نہیں نہیں' رحمت
رسائی' مجھ سا کمینہ' قیام گاہ نبی ﷺ (۱۱)

....

آرزو' التجا' تمنا ہے
حرف اک اک مری وفاؤں کا (۱۲)

....

غلامی کا تعلق پختہ تر ہو گر پیمبر ﷺ سے
زمین و آسمان و نجم و خوُر تسخیر ہو جائیں

....

میرے آقا ﷺ کے سوا کون ہُوا' لب کھولو
شفقت و رحمت و رافت کا' سخا کا پیکر

....

بنائے خالق ہر دو جہان' ربِّ عوالم نے
زمین و آسمان و عرش و کرسی آپ ﷺ کی خاطر

....

رخ نبی ﷺ کا' رات اسرا کی چہ خوب
حق' حقیقت' کیش' حق گو' حق نگر (۱۳)

....

لگن' الفت' محبت' عزت و توقیر اور عظمت
خدا کی ہے مرے دل میں' نبی ﷺ کی ہے مرے دل میں (۱۴)

....

وسیلہ اس میں درود حضور ﷺ کا جو نہیں
یہ آرزو' یہ دعا' یہ طلب' سبھی بے سود

....

درود پاک سے کرتے ہیں سر گردش زمانے کی
کہ اس کو اپنا ماضی، حال، مستقبل سمجھتے ہیں (۱۵)

اُحُدْ سرکار ﷺ، ٹھوکر اور ارشاد
رکا جو زلزلہ کیا پوچھتے ہو (۱۶)

(اس شعر میں صنعت تلمیح بھی ہے کہ حضور ﷺ اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ کوہِ اُحُد پر تھے کہ زلزلہ آ گیا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ایڑی سے ٹھوکر مار کر زلزلے کو رکنے کا حکم دیا اور وہ رک گیا)

معراج اور طٰہٰ کی لگن، رات اور سیر
معراج، جبرئیل اور معبود اور سلام (۱۷)

(اس میں صنعت جمع کے ساتھ ساتھ صنعت تلمیح بھی ہے، قرآن پاک کا حوالہ بھی ہے اور صنعت مراعات النظیر بھی)

ذیل میں چند مزید ایسے اشعار درج کیے جاتے ہیں جن میں صنعت جمع اور صنعت مراعات النظیر کا اجتماع ہے:

ربّ، فرشتے، انبیاء و اولیاء، کیں اور درود
اک تعلق سلسلہ در سلسلہ ہوتا گیا (۱۸)

یہ پیامات محبت، یہ کرم کے سلسلے
ہے مری آہِ رسا، پیکِ صبا، زنشِ خیال (۱۹)

کرم، اکرام، الطاف و سکینت
مدینے کی فضا کیا پوچھتے ہو (۲۰)

پہلے اقصیٰ، پھر فلک، پھر سدرہ اور پھر لامکاں

چاہنے والے کو ملنے جا رہا تھا میہماں (۲۱)

جو چاہیں آپ ﷺ تو پہنچے خدا تک
دعا، آہ و بُکا، فریاد، شیون (۲۲)

خدا، میزان، محشر، عدل، ذر، محمود بے چارہ
مگر ہوں گے جو شافعِ رحمتِ عالم ﷺ تو کیا پروا (۲۳)

حواشی

(۱) مفتاح البلاغت۔ ص ۱۳۲/ حدائق البلاغت۔ ص ۹۷ (۲) حسرت موہانی۔ نکات سخن۔ ص ۱۷۹ (۳) نکات سخن۔ ص ۱۸۰ (۴) مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۲۷، ۹۷ (۵) نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲۳ (۶) فردیاتِ نعت۔ ص ۳۳، ۳۹ (۷) سلامِ ارادت۔ ص ۱۰۰ (۸) تقلعاتِ نعت۔ ص ۵۷ (۹) فردیاتِ نعت۔ ص ۱۸ (۱۰) صلّی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۷، ۳۹ (۲۷۔ اشعار) (۱۱) شہرِ کرم۔ ص ۳۰ (۱۲) منظومات۔ ص ۱۲ (۱۳) تضامینِ نعت۔ ص ۶۹، ۷۰، ۹۳، ۳۳ (۱۴) حرفِ نعت۔ ص ۱۷ (۱۵) صلّی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۶، ۱۲۷ (۱۶) مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۲ (۱۷) اشعارِ نعت۔ ص ۶۲ (۱۸) صلّی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۳ (۱۹) شہرِ کرم۔ ص ۶۳ (۲۰) مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۵ (۲۱) منظومات۔ ص ۴۱ (۲۲) تضامینِ نعت۔ ص ۱۳۲ (۲۳) حدیثِ شوق۔ ص ۴۷

صنعتِ طباق

صنائع معنوی کی اس قسم کے بارے میں ''حدائق البلاغت'' میں ہے کہ ''دو متضاد معنی والے الفاظ کا کلام میں لانا' خواہ دو اسم ہو' خواہ دو فعل' خواہ دو حرف'' (۱)۔ ''مفتاح البلاغت'' میں ہے۔ ''صنعت طباق میں ایسے الفاظ استعمال کریں جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کے فی الجملہ ضد اور مقابل ہوں اور فی الجملہ کی قید اس لیے لگائی ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہاں متضاد سے مراد ایسی دو چیزیں ہیں جن میں انتہا درجے کا اختلاف ہوتا ہے جیسے سیاہی و سفیدی۔ بلکہ صنعت طباق میں تضاد سے مراد معنی عام ہیں اور وہ یہ کہ دونوں میں تنافی و تقابلہ ہو' اگرچہ بعض صورتوں میں ہو''۔ (۲)

طباق ایجابی:

یہ ہے کہ الفاظ متضاد کے ساتھ حرف نفی نہ ہو جیسے آیا اور گیا (۳)۔ ''حدائق البلاغت'' میں ہے کہ طباق ایجابی کی صورت یہ ہے کہ حرف نفی نہ ہو اور لفظ متضاد ہو۔ یا ہر دو لفظ فعل ہوں' اس میں شرط یہ ہے کہ دونوں فعل ایک مصدر سے مشتق نہ ہوں۔ یا دونوں لفظ اسم ہوں۔ یا دو حرفوں میں تضاد ہو۔ حرفوں میں تضاد متعلق کے اعتبار سے ہوتا ہے مثلاً ''سے'' اور ''تک'' کہ ان کے متعلق ابتدا اور انتہا میں تضاد ہے (۴)۔

راجا رشید محمود کی شاعری میں طباق ایجابی سے متشکل چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں:

میں جس جگہ بھی گیا تھا' کشیدہ قامت تھا
نبی ﷺ کے شہر میں آیا تو سرفگندہ ہوا (۵)

صرف دامانِ کرم ہے دیدۂ نم کا علاج
آپ ﷺ کی چشمِ تلطف ہے مرے غم کا علاج

وہ مطلعِ ازل ہیں' وہ ہیں مقطعِ ابد
محمود . ان کی مدح مرا افتخارِ فن (۶)

محمود پڑھتی جائیں گی میرے حضور ﷺ پر

تنہائیاں سلامؐ بزم آرائیاں سلام (۷)

چھپ گیا اندھیروں میں پھر ستارۂ قسمت
دوریٔ مدینہ کا دل میں درد پھر چمکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دل کی
رہ گیا ہے اک پیکر سردمہریٔ غم کا

واپس آتا ہوں مدینے سے تو رنج و نرمی
ساتھ دیتے ہیں' دوبارہ جب تک جاتا نہیں

رنج دوری کا' خوشی یادوں کی' دونوں ہیں رفیق
انتظار حاضری میں اور کچھ بھاتا نہیں (۸)

ہم پہ جاتے ہیں جس دن سے مئے حب صلوۃ
غم اسی کے فضل سے ہم نے کوئی کھایا نہیں (۹)

میری گزارشات' نبی ﷺ کی نوازشات
ہیں آسمانِ شعر پہ تاباں بشکلِ نعت (۱۰)

جب کروں دل کی زباں میں مدح زاہر بن حرامؓ
مصطفی ﷺ کی خوش جمالی ہو مرے پیشِ نظر (۱۱)

(حضرت زاہر بن حرامؓ کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرا دیہاتی دوست ہے۔ حضرت زاہر خوبصورت نہ تھے۔ اس لحاظ سے اس شعر میں صنعت تلمیح بھی ہے اور صنعتِ طباق ایجابی بھی)

طباق تدبیج

مدح یا ذم میں متضاد رنگوں کا ذکر کر کے بطور کنایہ یا ایہام اپنا مطلب اخذ کریں تو یہ صنعت طباق تدبیج کہلاتی ہے (۱۲)۔ رنگوں کی کثرت شرط نہیں بلکہ ایک سے زیادہ رنگ ہونا چاہئیں (۱۳)۔

راجا رشید محمود کے ہاں اس صنعت کی بہت مثالیں ہیں۔ پہلے چند قطعے ملاحظہ کیجیے:

ذہن پر سرخی تو زردی چھا گئی جذبات پر
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خدا! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار
کشت جذبوں کی' ہوائے طیبہ سے پھولے پھلے

....

وہ دن گئے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا
میں تشنہ لب تھا' مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
ملی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید
بکھر گئے ہیں تمنا پہ اب گلاب کے رنگ

....

اے مسافر! سرخ بتی گمرہی کا نام ہے
سبز بتی سے ملی ہے راہ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہوں میں
نور کا اک سبز ہالہ ہے مرے پیش نظر

....

رنگ ہے جو سرخ' وہ ہے قتل و غارت کی دلیل
زرد ہے تو وہ ہے پت جھڑ کا' خزاؤں کا نشاں
اور نیلا ہو تو حدت خون کی ہوتی نہیں
سبز رنگ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گل فشاں

....

سبز بتی جلے گی آنکھوں میں
گنبد پاک ہو گا نور افزا
پھر مرے دل کی شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلوس گزرے گا

....

رات کالی ہے' ڈراتی ہے ہیولوں سے مجھے

زرد رو مہر چمکتا ہے مرے آنگن میں
جب سے اس شہر مقدس سے ہوا ہوں واپس
اک کسک سی ہے دل زار کی ہر دھڑکن میں (۱۴)

شاعر نعت کے دیگر مجموعہ ہائے کلام سے بھی چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

دنیا میں روسیاہی' اعمال ساتھ تھی
ان کے کرم سے حشر میں لیکن ہیں سرخ رو (۱۵)

....

کبھی خیال میں آیا جو گنبد خضرا
چمک اٹھی وہیں بخت سیاہ کی تقدیر (۱۶)

(یہ شعر اس نعت کا ہے جو صنعت ذوالقوافی فی الحاجب میں ہے)

روشنائی وہ برت نعت رقم کرنے میں
کفر و الحاد کے چہرے کو جو کالا کر دے (۱۷)

....

دل ہوں سیاہ جن کے تکدر کی دھوپ سے
نظروں کو ان کی' گنبد خضرا سے کیا غرض (۱۸)

حواشی

﴿۱﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۸۹ ﴿۲﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۲۱ ﴿۳﴾ ایضاً ﴿۴﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۸۹، ۹۰ ﴿۵﴾ فروزیات نعت۔ ص ۵۷ ﴿۶﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۱'۲۲ ﴿۷﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۸ ﴿۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۵'۸۲ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۷ ﴿۱۰﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳ ﴿۱۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۶۱ ﴿۱۲﴾ حدائق البلاغت۔ ص ۹۱ ﴿۱۳﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۲۳ ﴿۱۴﴾ قطعات نعت۔ ص ۶۳'۶۷'۶۱'۶۶'۸۱ ﴿۱۵﴾ حرف نعت۔ ص ۸۷ ﴿۱۶﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۰۲ ﴿۱۷﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۱۸﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳۳

صنعتِ ذوقافیتین

صنعتِ ذوالقافیتین اور ذوالقوافی اسے کہتے ہیں کہ ایک شعر میں دو قافیے لائے جائیں (۱)۔ شاعرِ نعت نے اس میں بھی نئی بات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے پہلے مجموعۂ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' میں ایک نعت اس صنعت میں ہے مگر اس میں بھی خاص بات یہ ہے کہ دونوں قافیے ہم قافیہ بھی ہیں اور اضافت کے ذریعے ایک ترکیب میں بھی گوندھ دیے گئے ہیں۔ تین اشعار دیکھیے:

اس شخص نے خالق کی ہستی کو جان لیا' پہچان لیا
ہو جس کو میسر عرفانِ فرمانِ محمد صلِ علیٰ

ہو جائے گا درماں ہر دکھ کا' مل جائے گا چشمۂ آب و بقا
ہاتھ آیا ہے میرے دامانِ فیضانِ محمد صلِ علیٰ

ہیں میرے لبوں پہ شام و سحر نغماتِ ثنائے احمد ﷺ کے
محمود ہے مجھ پہ فیضانِ حسانؓ محمد صلِ علیٰ (۲)

صنعت ذوالقوافی مع الحاجب

اسے کہتے ہیں کہ دو قافیوں کے درمیان ردیف لائیں۔ حاجب نام ہے اس ردیف کا' جو ان دو قافیوں کے بیچ میں آتی ہے۔ جس شعر میں حاجب ہو اسے محجوب کہتے ہیں (۳)۔ شاعرِ نعت کے دوسرے مجموعۂ نعت میں ایک نعت اس صنعت میں بھی ہے۔ پوری نعت محجوب ہے۔ چاہ نگاہ اور تصویر توقیر وغیرہ قافیے ہیں اور '' کی '' ردیف (حاجب)۔ تین اشعار ملاحظہ فرمائیے:

ہے لوحِ قلب پر آقا ﷺ کی چاہ کی تصویر
مرا عقیدہ رسالت پناہ ﷺ کی توقیر

لکھی ہے نعتِ نبی ﷺ لوحِ قلبِ رخشاں پر
نہیں ہے صرف یہ کلکِ گیاہ کی تحریر

کبھی خیال میں آیا جو گنبدِ خضرا
چمک اٹھی دہیں بختِ سیاہ کی تقدیر (۴)

نئے تجربے

انھوں نے مناقب کے باب میں کچھ مزید تجربے بھی کیے ہیں۔ مثلاً حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت میں ''مخدوم علی بن عثمانؓ نے'' ردیف رکھ کر ثنا' داتا' پایا وغیرہ ''روی'' کے ساتھ شعر کہے ہیں لیکن اس میں التزام یہ کیا ہے کہ جس شعر میں روی ''داتا'' ہے' اس کے پہلے مصرعے کا آخری لفظ ''داتا'' کا ہم قافیہ ''آتا'' رکھا ہے۔ اسی طرح جہاں روی پایا ہے' وہاں پہلے مصرعے کا آخری لفظ ''لہرایا'' ہے۔ تین اشعار دیکھیے:

ہر لحظہ خدا کی کر کے ثنا مخدوم علی بن عثمانؓ نے
کی توصیفِ مہمانِ دنا ﷺ مخدوم علی بن عثمانؓ نے

اصلاح و ہدایت کی جانب ہندی نہ قیامت تک آتا
کر کے یہ دکھایا ہے داتا مخدوم علی بن عثمانؓ نے

فیضانِ علی ہجویریؒ سے ملتی ہے نگاہ و دل کو جلا
مدحت کا دیا یہ ہم کو صلہ مخدوم علی بن عثمانؓ نے (۵)

اسی طرح شہیدِ ناموسِ رسالت قاضی سید عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت مستزاد میں کہی گئی ہے اور اس میں بھی التزام ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

سرکار ﷺ تجھ سے خوش ہیں' اللہ تجھ سے راضی — عبدالرشید قاضیؒ
فردا ترا ہے روشن' ضو بار تیرا ماضی — عبدالرشید قاضیؒ

بالا ہے نہ فلک سے تیرے قدم کی پستی — اے جانِ حق پرستی
تو رمز آشنائے ہر نیستی و ہستی — عبدالرشید قاضی

سر ہو گیا قلم پھر' فصلِ قلم جو بوئی — اے پیکرِ نکوئی!
ہے خوش نصیب تجھ سا بھی خوش نویس کوئی — عبدالرشید قاضی (۶)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۸ ﴿۳﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۱۰۷ ﴿۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۰۱' ۱۰۲ (۱۳۔ اشعار) ﴿۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۰۸/ منظومات۔ ص ۶۶ ﴿۶﴾ منظومات۔ ص ۹۸

صنعتِ حذف (قطع الحروف)

اسے قطع الحروف بھی کہتے ہیں۔ یعنی نظم یا نثر میں کسی حرف کے نہ لانے کا التزام کیا جائے۔ پس اگر عبارت میں الف نہ ہو گا تو قطع الالف کہیں گے اور جو بے نہ ہو گی تو قطع البا کہیں گے(۱)۔ راجا رشید محمود کے کلام میں بھی اس صنعت کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ قطع البا کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

صنعت حذف (قطع البا)

زیادہ اشعار شہِ آقا ﷺ کی مدحتوں کے ملیں گے ان میں
جو چاہو تم تو الٹ کے دیکھو تمام اوراق ہائے دیواں (۲)

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا
جپوں گا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی مالا

جاتا ہوا جو پایا مدینے کا رہ نورد
سینے سے میرے نکلا دمِ سرد دفعتاً

عمر بھر پھرتا رہوں روضے کے گرد
میرے آقا ﷺ دیں اگر اذنِ طواف (۳)

چلا ہوں سوئے طیبہؐ بار ہے سر پر گناہوں کا
گڑا جاتا ہوں میں فی الواقعہ خاکِ خجالت میں

ہوا ہوں نعت گو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
مجھے پہنچا دیا اس کام نے توقیر کی چھت پر (۴)

آپ کے کردار سے سرکار ﷺ ملتا ہے ہمیں
حوصلہ جو چاہیے ابطالِ باطل کے لیے (۵)

مجموعہ ہائے نعت مسلسل کیے رقم
قصہ حدیثِ شوق کا ہوتا گیا دراز (۶)

قسم کھا کر درود پاک کی محمود کہتا ہوں
کرے گا ورد جو اس کا وہ طیبہ تک رسا ہو گا (۷)

محمود ہر اک فرد ہے ہم میں درود خواں
کرتا ہے روز ان ﷺ کو مرا خاکداں سلام (۸)

حواشی

(۱) مفتاح البلاغت۔ ص ۱۰۹ (۲) تضامین نعت۔ ص ۵۰ (۳) فردیاتِ نعت۔ ص ۲۰، ۲۲، ۱۹ (۴) کتاب نعت۔ ص ۲۶، ۳۷ (۵) تضامین نعت۔ ص ۷۸ (۶) مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۵۲ (۷) ہی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۲ (۸) سلام ارادت۔ ص ۲۲

☆☆☆☆☆

صنعت نظم النثر

''مفتاح البلاغت'' میں ہے۔ ''صنعت نظم النثر: یعنی نظم کو اس طرح بنائیں کہ اس کو نثر بھی پڑھ سکیں مگر بحالت نثر بندش ونشست الفاظ وصفائی کلام بھی شرط ہے۔ ورنہ ہر نظم کو نثر پڑھ سکتے ہیں..........نظم النثر وہی ہے جو نظم تھوڑے تفاوت سے نثر ہو جائے۔ از'' دریائے لطافت''۔

اجی صاحب سنو تو' تم نے کل
کیا کہا تھا اور آج کس لیے ٹل
گئے اپنے کلام سے صاحب
ایسی الفت بھی کچھ نہ تھی واجب
ہم تو سر دینے تک بھی حاضر تھے
پر تمہارے تو ڈھنگ دیکھے نئے'' (۱)

ہم نے دیکھا کہ حکیم الامت علامہ اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمین کی صورت میں نظم کہتے ہوئے ایک جگہ شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے صنعت نظم النثر کو بھی برتا ہے:

فتحِ مکہ پہ پیمبر ﷺ کے خطاب
کا تھا عفوِ عام پہ سارا مواد (۲)

ایک مقام پر اس نے غزل میں بھی یہ صنعت برتی ہے:

سوائے طیبۂ اقدس سے پیار کے' کچھ بھی
مرے دماغ میں' دل میں' نظر کے ڈھب میں نہیں (۳)

''سیرتِ منظوم بصورت قطعات'' میں اس صنعت کا رُخ دیکھیے:

چھے مہینے بعد جنگ بدر' روز پیر کو
کافروں کے قافلے کو روکنے کے واسطے
زید بن حارثؓ کو بھیجا تھا مرے سرکار ﷺ نے
بھاگ نکلے قافلے والے' شتر پکڑے گئے (۳۔الف)

اس کے علاوہ اس کے مندرجہ ذیل مطلعوں میں بھی اسی صنعت کی جھلکیاں ملتی ہیں:

رب اور ملائکہ سے ملا کر صدا ذرا
اپنے غلو کو اپنے تصور میں لا ذرا (۴)

....

قلم میرا بڑھے مدحِ پیمبر ﷺ
چلا تخییل کی انگلی پکڑ کر (۵)

....

درحقیقت مذنبوں' عصیاں شعاروں کا سلام
ہے نبی ﷺ کو درگزر کے خواستگاروں کا سلام (۶)

....

یوں قلب پہ ہے الفتِ آقا ﷺ اثر انداز
ہو لفظ پہ جس طرح سے معنی اثر انداز (۷)

....

جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے
اندراج اس کا دفترِ خوش قسمتی میں ہے (۸)

....

میں درِ سرکار ﷺ پہ جب جا کے جبہہ سا ہُوا
جو ہمالہ تھا گناہوں کا' تہ و بالا ہوا (۹)

....

نتیجہ اس قدر ہے' غور جب کرتا ہوں میں خود میں
کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نفس کی آمد و شد میں (۱۰)

حواشی

﴿۱﴾ مفتاح البلاغت۔ ص ۹۷'۹۸ ﴿۲﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۰ ﴿۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۳ ﴿۳۔الف﴾ سیرت منظوم ص ۲۷ ﴿۴﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۱ ﴿۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۸ ﴿۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۴۱ ﴿۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۳ ﴿۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱۱ ﴿۱۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۷

☆☆☆☆☆

محاسنِ سخن

محاسنِ سخن کی جہتیں بہت ہیں۔ ان میں سے چند ایک پر راقم السطور نے الگ الگ بھی بات کی ہے۔ اگرچہ مختصر ہے لیکن اس سے ایک مجموعی تاثر ضرور پیدا ہوگا۔ کلامِ محمود میں محاسن کے کئی رُخ چہار آئینہ کی طرح نگاہِ نقد کو چندھیانے کے قابل ہیں۔ لیکن میں ناشر کی ہدایت سے بھی صرفِ نظر نہیں کرسکتا' اس لیے زیرِ نظر باب میں کچھ ایسے اشعار نقل کرتا ہوں جن میں محاسنِ سخن کی رنگارنگی ہے لیکن اس سے استفادے کو قارئین کے ذوق پر چھوڑتا ہوں۔ ویسے' راجا رشید محمود اس معاملے میں کوئی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے:

محاسن فن کے' مت ڈھونڈو مری نعتوں میں نقادو!
یہ روداد ارادت ہے' یہ سچائی کی باتیں ہیں (۱)

اب کچھ ایسے اشعار پڑھیں جو مجھے پسند آئے لیکن اس پسند کی وجہ کا کھوج لگانا آپ کے ذمے ہے:

جب طوافِ روضۂ اقدس مرا معمول ہے
کیا بگاڑے گی مرا' یہ گردشِ لیل و نہار (۲)

ہو کے جب عصیاں سے تائب
پڑھا درودؑ مصائب غائب

چلتے پھرتے جو درود آقا پہ پڑھتے رہتے
اپنے اندوہ و غم و رنج مٹاتے پھرتے

زندہ رہے زمیں پہ یا زیرِ زمیں رہے
طیبہ کی سرزمیں کے ہے قابل درود خواں

پرتو فگن اُدھر سے ہوا ہالۂ عطا
قائم کیا جو ہم نے اِدھر حلقۂ درود

تہ بہ تہ جتنے حجابِ ذات تھے' اُٹھتے گئے

اک وظیفہ تھا کہ جو پردوں کو سرکاتا رہا

جب کہے صلِّ علیٰ' چرخ کو جھک کر دیکھے
ایسی بخشی ہے بلندی سرِ خم کو کس نے

ضرر محمود کیا پہنچا سکے گی مجھ کو یہ دُنیا
سپر میری درود پاک ہے' سدِ حفاظت ہے

خدا کا ہم نوا ہو کر درودِ پاک کا پڑھنا
یہی حسنِ تدبُّر ہے' یہی حسنِ فراست ہے (۳)

یادِ آقا ﷺ میں جسے گریہ کی دولت نہ ملی
ابرِ اکرامِ خدا اس پہ برستا کیسے (۴)

مہر کے ہیں روز و شب کس کے لیے وقفِ تلاش
اور صَرفِ جستجو ہیں کیوں قمر کے رات دن
خُلد برکف ہر نفس' ہر لمحہ جنت درکنار
اے تعالیٰ اللہ! طیبہ کے سفر کے رات دن (۵)

مہر و مہ و نجوم تھے ساکت شبِ وصال
ٹھہرا تھا وقت اور گم اس کی تھیں ساعتیں (۶)

میں حامدِ دربارِ محمد ﷺ ہوں ازل سے
میرے لیے محمود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

میں ہوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس
آپ کا ہے مرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس (۷)

شہرِ آقا ﷺ بھی حسیں' اس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے' جائے استقرار بھی (۸)

صبا کیفیتِ ہجرِ مدینہ لے گئی طیبہ
ہوا کے دوش پہ لکھی گئی تفسیر پانی کی (۹)

عزیزو! وہ تو نظر آ گئی رہِ طیبہ
وگرنہ لے ہی چلے تھے کہیں مرے اعمال (۱۰)

اختیاراتِ نبی ﷺ کا پوچھتے ہو تو سنو
جو مرے سرکار ﷺ نے فرما دیا ہوتا گیا
ابتدائے معذرت سے انتہائے عرض تک
رافتوں سے پُر مرا دستِ دعا ہوتا گیا

حضور ﷺ آپ تمھاری مدد کو آئیں گے
لحد میں جا کے یہ ایقان کا در کھلا رکھنا (۱۱)

نام جب سرکار ﷺ کا لیتا نہ تھا میں وقتِ صبح
صبح ہوتی تھی مگر حسنِ سحر ایسا نہ تھا (۱۲)

دم میں درود کے ہے یہ اکسیر دیکھنا
بدلے گی ایک پھونک ہجومِ بلا کا رخ (۱۳)

اڑا طائرِ فکر طیبہ کی جانب
ذرا اس کا اندازِ پرواز دیکھو (۱۴)

دارِ ارقم میں مسلماں روز خفیہ طور پر
دین کی باتوں کے نکتے سیکھتے سرکار ﷺ سے
بعد میں یہ مجلسیں ہی دیں کے استحکام میں
نقطۂ آغاز ٹھہریں رحمتِ غفار سے (۱۵)

ان کو سلام جن کے سلامی ہیں نکتہ داں

ان کو سلام جن کے پیامی ہیں رازداں
ان کو سلام جن کی غلامی میں ہیں نہاں
شان و شکوہ و عظمت و آنِ شہنشہاں
وہ کون ہے جو اُن کو نہ پیہم کہے سلام (۱۶)

آپ ﷺ کے دم سے مسیحائی کا ہے قائم بھرم
اک نفس سے ہو گیا الٹے ہوئے دم کا علاج

حضور ﷺ آپ کی بعثت کا یہ کرشمہ ہے
ہمیں جو ہستیِ خالق پہ اعتبار آیا

مَنْ رَآنِیْ میں جھلک اُٹھے گی رویت حق کی
عکسِ آئینہ میں وہ آئنہ گر بھی ہو گا

محمود میرے لب پہ ثنائے رسول ﷺ ہے
عزت ملی ہے وہ کہ ہوں شہرت سے منحرف

دن رات ہے حضوریِ طیبہ کی کیفیت
اس کیفیت کو چشمِ تماشا سے کیا غرض (۱۷)

فرشتے مجھ کو دوزخ کے اگر گھوریں بھی تو کیا ہے
جو شافع ہیں مرے آقا ﷺ تو غم کس کا، تو ڈر کس کا

روح الامین مقامِ نبی ﷺ سے تھا آشنا
حرفِ ثنا جو عرش پہ لکھا ہوا ملا

کیسے بتاؤں طیبہ میں کیسے ہوا ورود
اور حاضری کے کیف نے کیا کیا مزا دیا

جس مصیبت میں بھی ہو دوستو آؤ طیبہ

ہر پریشانی کا ہوتا ہے کوئی حل آخر

اے حرفِ نعت! خوش ہی سہی سرشت ﷺ
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے

دوریاں مٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر
رب نے اسرا کو نکالی جو ملن کی صورت (۱۸)

باوضو دیدار کی کیفیتیں ہی اور ہیں
ان کا گنبد دیکھنے کو اپنے دیدے تر کریں

غرور و ناز سے خالق نے اپنے آپ کو دیکھا
ابھارا نقش جب سرکار ﷺ کا دستِ مشیت سے

رسائی اس مقام عرش منزل تک نہیں مشکل
مدینہ ہے فقط چند التجاؤں کی مسافت پہ

حضور ﷺ نے جو مدینے بلایا رؤیا میں
میں یوں گیا کہ نہ آیا نظر فرشتوں کو

مانگنا سرکار ﷺ سے تھا تو نہ تھوڑا مانگتے
کیا دیا دھوکا ہمیں اس دامنِ کوتاہ نے

دے چکا ہے ان کو اپنا ربِ اکبر اقتدار
باج دیتا ہے نبی پاک ﷺ کو ہر اقتدار

عزیز دوستو! ذرات ہیں وہ طابہ کے
نہ جن کی تاب کبھی لا سکا قمر کا جمال (۱۹)

میرے اعجازِ قلم کا منتہا نعتِ نبی ﷺ

میرے اندازِ رقم کا ارتقا مدحِ رسول ﷺ

سجدۂ سر سے تو مانع ہیں شریعت کے اصول
سجدۂ دل ہے برائے رحمت للعالمین ﷺ

خیال دوریٔ طیبہ سے اے شہِ والا ﷺ
یہ دل تپاں ہے تو آنکھیں ہیں شبنمی اپنی

حضور روزِ نشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
وگرنہ محمود مارے جائیں گے سارے عصیاں شعار ہم سے (۲۰)

ہیں میرے احباب اس سے واقف، یہ بن گئی ہے مری روایت
کہ میں دیارِ نبی ﷺ کو جاتا ہوں جب اٹھاؤں سفر کا ساماں (۲۱)

ماضی بھی نعت، فردا بھی نعت اور حال نعت
فضلِ خدا سے میرے سبھی ماہ و سال نعت
تخیل و فکر میں بھی یہی، گفتگو میں بھی
حسنِ مقال نعت ہے، حسنِ خیال نعت

لگتا ہے، ہو گیا ہے مقدر ترا رسا
مصرع کوئی ہوا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

تکلف جنبشِ لب کا کرے کیا
نہاں ہیں جس کی چشمِ نم میں نعتیں

تاباں ہے گردِ طابہ سے روئے نگارِ نعت
لطفِ حبیبِ حق ﷺ پہ ہوا انحصارِ نعت

گنتا نہیں ہوں اس کو میں اپنی حیات میں
جس ماہ میں نہ ایک بھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

کارِ عروض ہے فقط لفظوں کا کھیل ہے
سوز و گداز و درد نہ ہو گر دخیل نعت

....

محمود روزِ حشر تک دیتا رہوں گا میں
شعروں کی مسجدوں میں اذانِ درود و نعت (۲۲)

....

طیبہ رسائی ہے مرا مطلوب اور درود
مدحِ رسول ﷺ ہے مرا مقصود اور سلام

....

جھکا کے سر کو بہ پیشِ نبی ﷺ درود پڑھوں
اُتار کر کروں دستار دست بستہ سلام (۲۳)

....

سرورِ کونین ﷺ کے گنبد کی تصویرِ حسیں
میرے گھر میں ہے مرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی (۲۴)

....

در پہ ہے وقتِ صبح سلام آفتاب کا
اور شب کو چاند کا سرِ گنبد سلام ہے

....

اسی سے لطفِ سرور ﷺ کا مجھے احساس رہتا ہے
مرا لفظِ محبت جو سرِ قرطاس رہتا ہے

....

آئے گا ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ سے جواب
جب حالتِ وضو میں کرے گی پلک سلام (۲۵)

....

مدینے جا کے جو زمزم کے جام ہم نے پیے
لگا کہ بر سرِ کوثر حضور ﷺ کا گھر ہے

....

ساتھ رکھتا ہوں حاضری کی پھر خواہش
جب سے لوٹ آیا ہوں میں دیارِ آقا ﷺ سے

....

کھلے احساس کے گلشن میں پھر غنچے امیدوں کے
پیام آیا ہے پھر شہرِ بہار آثار آقا ﷺ سے
جو طیبہ سے پلٹتا ہوں تو پھر طیبہ میں آنے کی
اجازت لے کے ہی ٹلتا ہوں میں دربارِ آقا ﷺ سے

....

وہاں چہچہائیں گے طیبہ کے طائر
اڑیں گے جہاں سب کے ہاتھوں کے توتے

....

کرتے ہیں لوگ کیسے اس جا ادا نمازیں
جرأت یہ کوئی کم ہے آگے مواجہ کے

....

دیکھنے والوں کے دل نور سے بھر دیتی ہے
میرے کمرے میں بھی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر (۲۶)

....

تصور میں ہے شہرِ سرکار والا ﷺ
عجب آئنے تا بہ حدِ نظر ہیں (۲۷)

....

خیال و فکر کی ہو بے بضاعتی ظاہر
مرے حضور ﷺ کی مدحت میں سوچیے جتنا
سکوں جو نعت میں ہے وہ کسی سخن میں کہاں
غزل کی بھٹی میں یوں بھاڑ جھونکیے جتنا

....

مسلک بھی اپنا یہ ہے تو ایمان بھی یہی
محمود نعت کے سوا سب شاعری غلط (۲۸)

....

ہو دل شگفتہ تو ہو روح بھی مری سیراب
جو ابرِ صَلِّ عَلٰی میری چشم تر کر دے

....

جو روز و شب ہے شمارِ درود میں مشغول

حساب روز قیامت سے ماورا ہو گا

....

اِدھر صَلِّ عَلٰی ہو اور چھلک جائیں اِدھر آنکھیں
تو سمجھو مزرعِ اعمال پر بارانِ رحمت ہے

....

پڑھا درود نہ اک بار بھی جو روزانہ
تو تم نے اپنے ہاں تسبیح کیوں رکھی بے سود

....

درود آقا ﷺ پہ پڑھ کے نعت کے اشعار کہتے ہیں
غزل کہنے کو اب ہم سعی لاحاصل سمجھتے ہیں

....

گر سابقہ و لاحقہ اس کا نہیں درود
ہر التجا غلط مری اک اک دُعا غلط (۲۹)

حواشی

﴿۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۲﴾ تقاضائین نعت۔ ص ۶۶ ﴿۳﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۵۱، ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۲۷، ۱۲۳، ۱۳، ۳۱، ۳۲ ﴿۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۳ ﴿۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۸ ﴿۶﴾ تقاضائین نعت۔ ص ۳۳ ﴿۷﴾ شہرِ کرم۔ ص ۱۰۲، ۹۳ ﴿۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۵ ﴿۱۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۹، ۵۰، ۹۳ ﴿۱۲﴾ منظومات۔ ص ۱۳ ﴿۱۳﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۵۲ ﴿۱۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۵ ﴿۱۵﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۳۸ ﴿۱۶﴾ منظومات۔ ص ۳۸ ﴿۱۷﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳، ۷۹، ۸۷، ۱۱۲، ۱۲۳ ﴿۱۸﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸، ۱۰، ۲۸، ۳۴، ۵۳، ۶۶، ۹۵ ﴿۱۹﴾ کتابِ نعت۔ ص ۲۱، ۳۵، ۴۲، ۶۱، ۷۲، ۷۳، ۷۶ ﴿۲۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۱، ۵۹، ۷۵، ۷۴ ﴿۲۱﴾ تقاضائین نعت۔ ص ۵۰ ﴿۲۲﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۸، ۱۰، ۱۸، ۲۵، ۲۹، ۳۰، ۵۳ ﴿۲۳﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۹، ۹۰ ﴿۲۴﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۱۳ (قاموس اور اللغات میں ہے کہ عربی کتابوں میں یہ لفظ ''(حسین)'' نہیں ہے لیکن المنجد میں یہ لفظ موجود ہے۔ اور غالب، جرأت، امیر مینائی اور دوسرے اساتذہ نے اسے استعمال کیا ہے اور اب تک ہو رہا ہے۔ رشید حسن خاں۔ زبان اور قواعد۔ ص ۱۳۵، ۱۳۶) ﴿۲۵﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۲۱، ۲۵، ۲۸، ۷۵ ﴿۲۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۷، ۴۰، ۷۱، ۸۷، ۹۶، ۱۱۳ ﴿۲۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۲۸﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۶۵، ۶۶، ۱۰۹ ﴿۲۹﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۱، ۳۰، ۳۰، ۹۷، ۱۲۸، ۱۵۰

عربی الفاظ وتراکیب کا استعمال

راجا رشید محمود ایم اے اُردو اور فاضل اُردو کی ڈگریوں کے ساتھ سندِ فاضلِ درسِ نظامی بھی رکھتا ہے اور یہ سب اسناد نہ بھی ہوتیں تو وہ کثرتِ مطالعہ کے بل پر عربی اسلامیات اور اُردو...... اور مادری زبان ہونے کی وجہ سے پنجابی سے واقف ہے۔ قرآن، احادیث اور تلمیحات کے ابواب میں اس پہلو سے اس کی قدرتِ کلام کے بہت سے نمونے دیے جا چکے ہیں۔ یہاں ہم کسی تشریحی بات چیت کے بغیر قرآن، حدیث اور دینیات کی اصطلاحات اور الفاظ کے حامل چند اشعار نقل کرتے ہیں جس سے شاعرِ نعت کی عربی دانی بہت کچھ واضح ہو جائے گی۔ ان میں جس روانی اور بے ساختگی سے عربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں اُن کی داد نہ دینا ظلم ہوگا۔

مَنْ رَّاٰنِیْ کا ہے چہرہ روئے پاک
جو ہے وَجْہُ اللہ سے نزدیک تر

....

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ کی دی کس نے تحَدِّی سب کو
مَـا زَمَیْتَ کا ہے کس ہستی کی خاطر چرچا (۱)

....

آقا ﷺ پہ درود ان کے سوا اور کوئی بھی
مُـزَّمِّل و طٰـہٰ نہ ہوا اور نہ ہو گا

....

کیوں ہو نہ درود اپنی عقیدت کا ہدیّہ
ہے الفتِ رحماں ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ''

(پوری نعت کی ردیف ''ورفعنا لک ذکرک'' ہے۔ ۱۵۔ اشعار)

رکھتا ہے وہ خود کو جو یُصَلُّوْنَ کی صف میں
معلوم ہوئی مجھ کو یہ عادت مرے رب کی (۲)

....

مُتبع اوّلِ نعت گو پہلے تھے پہلے اُمتی
جن کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اَخِ الصَّالِحْ کہا

....

مقصدِ سرکار ﷺ تھا سُفیان بن خالد کا قتل
اس پہ عبداللہؓ کو مامور فرمایا گیا
پھر کو وہ گھر سے نکلے اور لوٹے کامیاب
جب انھیں دیکھا نبی ﷺ نے "اَفْلَحَ الْوَجْہ" کہا (۳)

....

پیش کرتے ہیں سلام ان پہ تشہّد میں جو لوگ
وہ ہیں اس لائق کہ اپنے آپ پہ بھیجیں سلام
اَلْعِبَادُ الصَّالِحِیْن اور لوگ دائیں بائیں کے
ہے بجا، پھر ہو سلام ان پہ بھی، اور باالتزام (۴)

....

میانِ بندہ و خالق ہیں بَـرْزَخِ کُـبْـرٰی
خدا کو جانتے ہیں، آدمی سے واقف ہیں (۵)

....

عہدِ رفتہ میں ہُوا ہے شاہِ خاور کی طرح
محسنِ انسانیت ﷺ کا آخرِ شب میں ظہور (۶)

....

اس میں نہ ہوتا مرتکب غفلت کا، دوستو!
اللہ نے رکھا نہیں کَـفَّـارَہ نعت کا (۷)

....

بغیر اس کے، نمازیں کہاں مکمل ہوں
نہ کیجے قَـعْـدَہ کے ہو درمیاں نبی ﷺ کو سلام (۸)

درود پاک کے سلسلے میں شاعرِ نعت نے صفحاتِ قرطاس پر محبتوں، عقیدتوں کے رنگا رنگ مناظر پینٹ کیے ہیں۔ مجموعے کا نام ہی "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" رکھا ہے۔ معنی یہ ہے آؤ درود کی طرف۔ مزید چند تصویریں دیکھیے:

بہ دل سے جو کوئی فرد مشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ ﷺ کی کثرت ہے

....

کرتا ہوں میں بھی صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی ﷺ کا ورد

جب سے پڑھا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
(اس پوری نعت کی ردیف "صلوا علیہ وسلموا" ہے۔ ۱۵۔ اشعار)

جس کا شعار صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی ﷺ ہوا
اس کو ملا ہے نورِ طریقت کا راستہ

....

پڑھتا ہوں بھی صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا جب
کہ اُٹھتا ہے وجداں بہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ورد صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ کیا
ضو فگن دل میں ہو گئی مشعل
قلب مومن نہ مستنیر ہو کیوں
جب ہے صَلِّ عَلَی النَّبِیْ ﷺ مشعل

....

روزِ نشور بھی رہا شاداں درود خواں
صَلِّ عَلَی النَّبِیْ ﷺ کا صلہ ہے سرور و حظ

....

دل کیوں نہ جھکے صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا پہ
جب کعبۂ سرکار ﷺ ہی عنوانِ نظر ہو

....

کام دے گا یہ قیامت میں بھی محمود ہمیں
جذبۂ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ ﷺ لافانی ہے

....

صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیْ
رکھتا ہے یہ نقوش بہ دل درود خواں

....

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھنے والوں پہ کرم!
خواب، بیماری، شفا، سرکار ﷺ، چادر اور میں

....

لبوں پہ مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ ہو گا تو کس کے؟

وہ جس پر فضلِ خالق اور لطفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا

لیکن درودِ تاج کی ہے بات ہی کچھ اور
صیغہ تو ایک اہمّ ہے درود کا (۹)

دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ گُنگُناتا درود
باوضو آنکھوں کے نذرانے، یہ نوریں جالیاں (۱۰)

ہمارے واسطے فرضِ مُـؤکّــدہ ٹھہرا
زِ رُوئے وحیِ خدا ہدیۂ درود و سلام (۱۱)

حواشی

﴿۱﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۳۲،۱۵ ﴿۲﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۹، ۲۸، ۱۱۰ ﴿۳﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۳۲، ۹، ۷
﴿۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۲۷ ﴿۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۰ ﴿۷﴾
فردیاتِ نعت۔ ص ۶۵ ﴿۸﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۷۶ ﴿۹﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۰، ۲۶، ۸۹، ۷۲، ۱۱۵، ۵۴،
۶۲، ۷۷، ۲۶، ۱۳، ۲۹، ۳۱، ۲، ۷۲ ﴿۱۰﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۷ ﴿۱۱﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲

عربی الفاظ اپنی اصل ہیئت میں

اُردو میں تمیز، تخیُّل، تعیُّن، اہم، اہمیت، طمانیت، احساسات، ہدیہ کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی اصل عربی ہیئت، تمیِیز، تخیِیل، تعیِین، اہَمّ، اہمیّت، طمانینت، احتساسات، ہدیّہ ہے۔ شاعرِ نعت سمجھتا ہے اور کہتا اور لکھتا بھی ہے کہ جو عربی الفاظ اردو والے لیے گئے ہیں، انھیں اصل عربی صورت کے بجائے اہلِ زبان کی طرح بدلی ہوئی ہیئت میں استعمال کرنا روا ہے۔ لیکن خود راجا رشید محمود ایسے الفاظ کو اصل عربی تلفظ میں استعمال کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی جان بوجھ کر، جواز ثابت کرنے کے لیے تخیُّل، اہم، ہدیہ وغیرہ الفاظ اس نے اردوائی ہوئی صورت میں بھی برتے ہیں:

قلتِ صفحات کے پیشِ نظر ہم اشعار کے بجائے محض مصرعے نقل کرتے ہیں:

تخییل و فکر پر ہے کرم ذوالجلال کا
تقلیدِ کبریا میں ہے تعیین نعت کی (۱)

ہے تمییز ہر خیر و شر بے تکلف (۲)

تم کرنا چاہتے ہو جو تعیینِ حیثیت (۳)

اہمّ درود کو کم جو سمجھتے ہیں بندے (۴)

اہمّ ان سب میں پاتے ہیں صلوٰۃِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم (۵)

تسکینِ جان اور طمانینتِ قلوب (۶)

طمانینت کہاں پائے جہاں میں (۷)

وہاں گریہ سے ملتی ہے سکینت اور طمانینت (۸)

احتساساتِ عقیدت جو ملا رکھے ہیں (۹)

ہدیّہ پیش ہے پیشِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعروں کا (۱۰)

کہ ہے ہدیّۂ اہلِ وفا درود و سلام

درودوں کا ہدیّہ بارگاہِ شاہِ والا صلی اللہ علیہ وسلم میں (۱۱)

ان الفاظ کی اُردو املا بھی شاعرِ نعت کے نزدیک روا ہے لیکن اس کے نزدیک براءت کو برأت

یا براءت' بالمشافہ کو بالمشافۂ جبہ کو جبہ' گنجینت کو گنجیت اور مواجہ کو مواجۂ 'مواجہ یا مواجے لکھنا سراسر بے جواز اور غلط ہے۔ چنانچہ وہ خود ایسی غلطی کا مرتکب نہیں ہوتا۔

ارادت کی جو انتہا نعت میں ہے
براءت کا بھی سلسلہ نعت میں ہے (۱۲)

....

براءت جس سے ہو گی معصیت کاروں کی محشر میں
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی برحق شفاعت پر (۱۳)

....

باتیں خدا سے ان کی ہوئیں بالمشافہ
ہے مظہرِ دَنَا فَتَدَلّٰی سلام کو (۱۴)

....

میں درِ سرکار ﷺ پہ جب جا کے جبہ سا ہوا
جو ہالہ تھا گناہوں کا تہ و بالا ہوا (۱۵)

....

خدا نے سربلندی اس کو بخشی سارے عالم میں
دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں جبہ سائی جس نے کی آ کر (۱۶)

....

بیٹیاں حضرت ابوسفیان بن حارثؓ کی تھیں
بوالبنات ان کی تھی گنجیت ان سے الفت کے سبب (۱۷)

''مواجہ'' کے سلسلے میں راجا رشید محمود نے ''اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا'' جلد دوم کے مقدمے میں لکھا۔ ''حضور نورِ مجسم رحمت ہر عالم ﷺ کے دربار ابد قرار میں حاضری ہو تو آپ ﷺ کے چہرۂ پاک کی سمت کو ''مــــواجهة'' کہتے ہیں۔ جب ''ۃ'' بھی ساکن ہونے کی وجہ سے ''ہ'' ہو جاتی ہے تو لفظ ''مواجہہ'' بنتا ہے۔ اس میں ایک ''ہ'' کا کوئی تصور نہیں لیکن ہمارے محترم نعت نگار اس لفظ کو ایک ''ہ'' کے ساتھ استعمال کیے جا رہے ہیں جو درست نہیں (۱۸)۔ اس کے بعد اس نے حفیظ تائب' حافظ لدھیانوی' عبدالعزیز خالد' سید ابو معاویہ ابوذر بخاری اور ڈاکٹر الف و تبسم کے بہت سے اشعار کے حوالے دیے ہیں کہ انھوں نے یہ لفظ غلط تلفظ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ خود راجا رشید محمود نے ہر جگہ ''مواجہہ'' درست تلفظ کے ساتھ نظم کیا ہے مثلاً:

مواجہہ پہ تمھاری اگر رسائی ہو
کرتا ہے جب مواجہہ پہ تو سلام شوق (۱۹)

پیش مواجہہ جو کھڑے ہوں گناہ گار
قبول ہوتے ہیں سارے مواجہہ کے سلام (۲۰)

ان کا کرم اتم ہے آگے مواجہہ کے (۲۱)
(۲۲)

شاعرِ نعت ''شبہہ'' کو بھی کبھی ''شبہ'' نہیں لکھتا:

اس کی قبولیت میں ہے شبہہ بھی ناروا (۲۳)
تجھے جو ان کی عظمت میں ذرا سا بھی ہوا شبہہ (۲۴)
ہو گیا بے شبہہ حسن منتظر اپنے قریب (۲۵)
بے شبہہ ہے نبی ﷺ پہ سلام و صلوٰۃ نعت (۲۶)

حواشی

﴿۱﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۴۰ ﴿۲﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۶ ﴿۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۳ ﴿۴﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۰ ﴿۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۷ ﴿۶﴾ نعت نمبر ۳۲ ﴿۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۵ ﴿۸﴾ حرف نعت۔ ص ۳۱ ﴿۹﴾ حرف نعت۔ ص ۹۳ ﴿۱۰﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۵' ۵۳ ﴿۱۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳٬۱۷ ﴿۱۲﴾ نعت نمبر ۲۰ ﴿۱۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۲ ﴿۱۴﴾ اشعار نعت۔ ص ۸ ﴿۱۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۱ ﴿۱۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۲ ﴿۱۷﴾ قطعات نعت۔ ص ۱۰۶ ﴿۱۸﴾ راجا رشید محمود۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ لاہور۔ ۱۹۹۷۔ ص ۵۸' ۵۹' ۶۰ (محقق و نقاد راجا رشید محمود نے صفحہ ۳۰ سے ۶۴ تک ''قرآن و احادیث کے الفاظ کی غلط املا'' کے زیرِ عنوان قلم سے نشتر کا کام لیا ہے) ﴿۱۹﴾ حرف نعت۔ ص ۹۲ ﴿۲۰﴾ اشعار نعت۔ ص ۳۹ ﴿۲۱﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۲ ﴿۲۲﴾ شہر کرم۔ ص ۹۶ (پوری نعت ''ہے آگے مواجہہ کے'' ردیف میں ہے) ﴿۲۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۸ ﴿۲۴﴾ اشعار نعت۔ ص ۷۵ ﴿۲۵﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۵ (۲۶) نعت۔ نعت نمبر ۱۱

عربی الفاظ کا حسنِ استعمال

بہت سے ایسے عربی الفاظ ہیں جو عام طور پر اُردو شاعری میں استعمال ہی نہیں ہوتے۔ کئی ایسے ہیں جو کم ہی استعمال ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اُردو نظم و نثر میں غلط استعمال کیے جا رہے ہیں۔ راجا رشید محمود نے عربی الفاظ کو درست املا اور صحیح تلفظ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ مثلاً ذخار کو ذخار اور مطمحِ نظر کو مطمع نظر لکھنا بالکل غلط ہے۔ شاعرِ نعت نے انھیں درست لکھا ہے:

بحرِ زخّارِ ضلالت سے نکلتے کس طرح
دستگیری آپ ﷺ کی سیرت نہ فرماتی اگر (۱)

....

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں میں باادب رہوں
اور مطمحِ نظر ہوں کروروں سلام شوق (۲)

راجا رشید محمود کے کلام میں عربی الفاظ بے تکلف در آئے ہیں لیکن کمال یہ ہے کہ اجنبی نہیں لگتے' بلکہ سیاق و سباق کے باعث قاری پر از خود مفہوم واضح ہوتا جاتا ہے:

ذراتِ طیبہ سے ہیں یہ مکتسب ضیا کے
کرتے ہیں اپنی پوری شمس و قمر توقع (۳)

....

ہو توجہ مرتکز سرکار ﷺ کی جانب فقط
کیوں نظر اٹھے کسی جانب بھی دورانِ صلوٰۃ (۴)

....

دین و دُنیا کا الم تا التفاتِ آپ ﷺ کی
ملتفت ہوں آپ ﷺ تو پھر غم کی گیرائی کہاں (۵)

....

آنکھ متحمل خدا کی دید کی ہو گی وہی
تا قیامت جس کا ہو حسنِ نظر طیبہ کی خاک (۶)

....

دیکھ لیں آقا ﷺ نگاہِ لطف سے پہلے مجھے
منضبط ہو حشر کے دن نظم کاش اصحاب کا (۷)

....

طیبہ چلوں تو ہونٹوں پہ ہوں اُن رگت درود
اور دل میں منتشر ہوں کروروں سلامِ شوق (۸)

....

مُلہم ہوا سخن میں مرا ربِ کائنات
وجدان اور ذوق ہوا جبرئیلِ نعت (۹)

....

دستِ نبی ﷺ سے تھپکی ملی ہے بفضلہٖ
جس وقت میں نے ہاتھ اُٹھایا سلام کو (۱۰)

میں محسوس کرتا ہوں کہ پورے شعر کے بغیر حسن کی ڈوری ہاتھ نہیں آتی' مگر جس طرح یہ قصہ طولانی ہوتا جا رہا ہے' اگر اسے ناشر نے چھاپنے کے وعدے سے ہاتھ اُٹھایا تو مناسب نہیں ہوگا۔ اس لیے صرف مصرعے درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

مت ہو مستغفر' تو بھیج آقا و مولا ﷺ پہ صلوٰۃ (۱۱)

کہ جس سے دُنیا تمتع کرتی رہے گی حاصل
رستگاری کا سبب ان کا تتبع ہی تو ہے (۱۲)

آقا ﷺ کے تتبع میں ہر اقدام کو لاؤ (۱۳)

میرے آقا ﷺ کا متتبع بندہ (۱۴)

متمتع ہو جو مدّاحِ نبی کریم ﷺ پہ (۱۵)

منتظر معراج میں تھے آپ ﷺ تو رب منتظر (۱۶)

درود پاک ہی تو منتجِ دہن مکمل ہے (۱۷)

اب کھلا رہنے دے اے فتّاح! تو میرے لیے (۱۸)

مسرور ہوں گے ایسے تموّج سے مصطفیٰ ﷺ (۱۹)

لطف آقا ﷺ کے ہیں تصرُّف میں (۲۰)

جیسے مطاف ہو یہ سب نوریوں کی خاطر (۲۱)

دس صحابہؓ دجل سے مارے بنو لحیان نے (۲۲)

تعبُّد کا ہے اک نرالا کنایہ

اقصیٰ میں رکعتین پڑھیں انبیاءؑ نے یوں (۲۳)

درود اور مدحت ہیں ملزم و لازم (۲۴)

کہیں تبشیر ہو جائیں، کہیں تنذیر ہو جائیں (۲۵)

دمِ تحریر کرے نعتِ نبی ﷺ کی تسطیر (۲۶)

وحدانیت کے باب کی تسطیر اس میں ہے (۲۷)

نبی ﷺ مجھ کو زیارت کا شرف بخشیں گے رؤیا میں (۲۸)

عالمِ علمِ لدُنّی سے نہ ہو گر ربط و ضبط (۲۹)

عوالم جس قدر ہیں، ان میں مخلوقات جتنی ہیں
علش گا ہم کو محشر میں نہیں محمود کچھ خدشہ

آقا ﷺ کے فیض ہائے اَتم کو سلام ہو
جو طالحین بقولِ نبی ﷺ، نبی کے ہیں (۳۰)

دینے کو طالحین کو نعت کے روپ میں
آٹھوں پہر بہارگہِ حضرت رسول ﷺ (۳۱)

دل کے عشق سے تو انھیں اکثر سلام کر
لطفِ عطائے حق کی نہایات کو سلام

کافی درودِ پاک تو وافر سلام ہے (۳۲)

لاریب ہے زیادہ کہیں اس سے ان ﷺ کا عفو
اِنسلاک خواہش ہے روضۂ پیمبر ﷺ سے (۳۳)

وسعتِ صلِّ علیٰ کے آگے ہیں عُشرِ عشیر (۳۴)

جِدّ وجُہد زندگی کے واسطے منزل ہے یہ (۳۵)

نہیں گنجائش اسباب و علل کی

میں ہوں نعت گو ان کا، اس لیے معزز ہوں (۳۶)

عبادتوں پہ بھروسا کریں گے اہلِ وَرَع (۳۷)

آخر میں ایک شعر (مطلع) بھی پڑھ لیں:

منظوم سلام الفت یا منثور سلام الفت ہے
ہر ریب سے نامنظوری کے تو دور سلام الفت ہے (۳۸)

حواشی

﴿۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۹۸ ﴿۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۶۱ ﴿۴﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۰ ﴿۵﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۶ ﴿۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۷۰ ﴿۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۸﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۹۸ ﴿۹﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۰ ﴿۱۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۹ ﴿۱۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۸۸ ﴿۱۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۵۱، ۷۲ ﴿۱۳﴾ منظومات۔ ص ۱۳۸ ﴿۱۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۹ ﴿۱۵﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۶۴ ﴿۱۶﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۶۵ ﴿۱۷﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۳ ﴿۱۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۷ ﴿۱۹﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۶ ﴿۲۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۷۷ ﴿۲۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۵ ﴿۲۲﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۹۰ ﴿۲۳﴾ نعت نمبر ۲۰۔ نعت نمبر ۲۲ ("حرفِ نعت" کی ایک نعت میں حرمین' کریمین' عینین' عینین' مابین' تکبیرین' دارین' بسطین' کونین اور قدمین قوافی ہیں' ص ۹۸) ﴿۲۴﴾ نعت نمبر ۲۳ ﴿۲۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۶۷ ﴿۲۶﴾ منظومات۔ ص ۱۱ ﴿۲۷﴾ نعت نمبر ۲۸ (شاعر نے "مسطور" بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے۔ تضامینِ نعت۔ ص ۳۶/ سلامِ ارادت۔ ص ۸۸ ﴿۲۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۴ (راجا رشید محمود نے امام سیرینؒ سے منسوب "تعبیر الرؤیا" کا اردو ترجمہ بھی کیا۔ "رؤیا" کا لفظ اس نے کئی اشعار میں برتا ہے۔ مثلاً مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۹) ﴿۲۹﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۳۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۱۲، ۲۷، ۴۶، ۵۲ ﴿۳۱﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۵ ﴿۳۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۵۳، ۶۳، ۷۵، ۸۲ ﴿۳۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۷۶، ۹۲ ﴿۳۴﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۸۳ ﴿۳۵﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۵۳ ﴿۳۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹۰، ۱۲۲ ﴿۳۷﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۹ ﴿۳۸﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۸۸

عربی ترکیبیں

راجا رشید محمود نے اپنی شاعری میں عربی ترکیبیں نہایت بے تکلفی سے استعمال کی ہیں۔ جس مجموعے کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے اس کا نام ہی "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" رکھا ہے۔ آؤ صلوٰۃ کی طرف"۔

عربی ترکیبوں کے استعمال کی چند مثالیں حاضر ہیں:

ہوئی حالت یہ مِنْ حَیْثُ الْجَمَاعَۃْ آج ہم سب کی
عمل کم اور باتیں ہیں زیادہ اے مرے آقا ﷺ (۱)

سر جو اَسْمَاءُ النَّبِیّ ﷺ سن کر جھکایا عمر بھر
ماسوا کے آگے پھر کیسے یہ جھکتا عمر بھر (۲)

حشر کے دن رشید عاصی کو
کر گیا فَائِزُ الْمَرَام سلام

بَیْتُ الشُّعُوْر اس میں ہیں درخواستیں بڑی
آقا ﷺ کے در پہ یہ جو بظاہر سلام ہے (۳)

ہر اُمتی نبی ﷺ کا فَنَا فِی الصَّلٰوۃ ہے
دیکھو محبتوں نے ابھارا آدمی کا روپ

درود ہی میں ہے تاثیر قُمْ بِاِذْنِ اللہ
نہیں تو دوریٔ طیبہ نے مار ڈالا ہے (۴)

مجھ پہ محمود فضلِ آقا ﷺ ہے
صَادِقُ الْقَوْل میرا جھوٹا غیر (۵)

شِرْک فِی التَّوْحِیْد ہو یا فِی الرِّسَالَتْ شرک ہو
از رو قرآن و سنت ہو گیا مذموم شرک (۶)

رَبُّ الْاَرْبَاب کا پیارا بندہ

دولتِ عشقِ نبی ﷺ پاتا ہے

جب لِوَاءُ الْحَمْد کے سایے میں ہوں گے مصطفیٰ ﷺ
ساری اُمت کے لیے ہے ان کی جلوت کی نوید (۷)

مٹائے سے بھی یہ دل سے نہ مٹ سکے اے دوست!
درود پاک کو یوں نَقْش کَالْحَجَرْ کر دے (۸)

خَیْرُ الْقُرُوْن ہی سے یہ جگمگا رہی ہے
کس طرح بجھ سکے گی قندیلِ نعت خوانی (۹)

اَشْرَفُ الْمَخْلُوْق ہونے کا بھی ہے فائدہ
چاہیے جب آئے مدینے آدمی بہرِ سلام (۱۰)

محوِ نظارۂ دربارِ نبی ﷺ ہوں جس وقت
مَلَکُ الْمَوْت کرے پیار مجھے ایسے میں (۱۱)

نبی ﷺ کے شہر کو دار الفنائے دُنیا میں
عزیز رکھتا ہوں، دَارُ الْبَقَا سمجھتا ہوں (۱۲)

جنھیں ملی ہو سعادت، انھیں ذرا پوچھو
مدینہ دہر میں دَارُ الْقَرَار ہے کہ نہیں (۱۳)

ایک نعتیہ مخمس کے دو الگ الگ مصرعے دیکھیے:

مرے پیمبر ﷺ نے اپنی الفت کو کتنا سَہْلُ الْحُصُوْل رکھا
بہ فضلِ خالق اسی رویے کو اپنا اَصْلُ الْاُصُوْل رکھا (۱۴)

حواشی

(۱) ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۶ (۲) کتاب نعت۔ ص ۵۱ (۳) سلام ارادت۔ ص ۲۷، ۸۶ (۴) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۷۹، ۹۳ (۵) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱ (۶) تضامینِ نعت۔ ص ۶۰ (۷) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۰، ۳۰ (۸) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۲ (۹) نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۵۱ (۱۰) سلام ارادت۔ ص ۶۹ (۱۱) تضامینِ نعت۔ ص ۳۳ (۱۲) قطعاتِ نعت۔ ص ۹۲ (۱۳) حدیثِ شوق۔ ص ۶۷ (۱۴) مخمسات نعت۔ ص ۸۵، ۸۶

نئی ترکیبیں

زبان پر عبور ہو تو شاعر ضرورت کے مطابق نئی ترکیبیں بناتا اور استعمال کرتا ہے۔ اس ضمن میں راجا رشید محمود کے ہاں ترکیبات کی جدت بھی دامنِ دل کو کھینچتی ہے:

نعت کی تعبیر میں جذبات کے ہاتھوں کے ساتھ
خشتِ تخییل اور چوبِ فکر استعمال ہوں

رب کی توفیق ہے کہ ہے مجھ کو
حرمتِ حرفِ نعت کا احساس

اس شخص پہ ہی خلعتِ شعر و سخن بجے
کر لے کلاہ نعتِ پیمبر ﷺ جو زیبِ سر

سر طاقِ عقیدت شمعِ فن میری فروزاں ہے
تو میں پروانۂ جاں سوز بھی اس شمع کا خود ہوں

میں حضور والا ﷺ کے در پہ آ گیا لوگو
دیکھو میرے جذبوں کا رقصِ خود فراموشی

جاں سپاری خیلِ یاسرؓ کی ہے جس کے سامنے
بیعتِ اخلاص دستِ عشق پہ کرتا ہے وہ (۱)

(اس شعر میں صنعتِ تلمیح خانوادۂ عمار یاسرؓ کی قربانیوں کی مظہر ہے)

پیشِ حضور ﷺ ہے مرے احوال کا سلام
تفصیلِ عرضداشت کے اجمال کا سلام

آقا ﷺ کے دم سے آمد و رفتِ نفس ہوئی
تو ان کو پیش کرتا ہے شورِ نفس سلام

منظور ظہورِ احسن ہے اس کا جو زبانِ خامہ کو
تو پیرہنِ احساس میں بھی مستور سلامِ الفت ہے (۲)

آنکھ تو شب بھر سلگتی ہے مگر لگتی نہیں
گوشۂ چشمِ تمنا دیدۂ کوکب ہوا

(اس شعر میں صنعتِ تجنیسِ ناقص کی عملداری بھی نظر آتی ہے)

مطلعِ مکہ سے خورشیدِ رسالت کا طلوع
نورِ سامانِ زمین و آسماں تھا اور رہا
ذکرِ میلادِ حبیبِ خالق و مخلوق ﷺ کا
بے نیازِ خامہ و لفظ و بیاں تھا اور رہا (۳)

ثروت نصیب سب ہیں گدائے درِ نبی ﷺ
منگتوں کے لب پہ ان کی سخاوت کی نعت ہے

ظاہر ہیں اس سے کج کلُہی کی وجاہتیں
اقلیمِ لفظ میں جو ہے شانِ درود و نعت (۴)

حسنِ صورت میں بھی آقا ﷺ سا کوئی انساں کہاں
چھان لو چاہو تو سارا گیتیستانِ جہاں

نعت لکھنے کو لگانا چاہیے
نشترِ نقّاد سے خامے کا قط

میں نے چشمِ کرمِ پیمبر ﷺ کی
گوشۂ چشمِ لفظ سے دیکھی

مئے الفت ظروفِ شعر میں جب پیش کرتا ہوں
ملائک اس کو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا نام دیتے ہیں

حفظِ قاموسِ محبت جب کیا
مادۂ ہر لفظ "چاہت" ہو گیا

....

ہے تو اِلحاقِ قلوبِ عاشقاں تک بے رسا
بکلکِ اخلاص و ارادت کی صریرِ دلکش (۵)

....

جو چاہتی ہے تو کہ اس کی دید سے اُٹھائے لطف
عروسِ اشکِ تر! سنور! مدینۃ الرسول ﷺ ہے (۶)

....

بیتِ وِلا کے گرد ہم محوِ طواف ہیں
جس دن سے اوڑھ رکھا ہے احرامِ نعت کو (۷)

....

نعت کہنے سے جو آرائشِ جذبات ہوئی
تلمِ افکار و خیالات کی بہتات ہوئی

....

دل کو خون دیتی ہیں جو رگیں ہیں نعتوں کی
جسمِ شعر میں یوں تو ان گنت وریدیں ہیں

....

کبھی یہیں سے نبی ﷺ دیں گے چادرِ شفقت
اسی لیے تو کی تزئینِ غُرفۂ خواہش

....

ہے مواجہ آگے میں کھڑا ہوں دم سادھے
حبسِ دم کی مشق اپنی اس جگہ پہ کام آئی

....

میرے کام آئیں گی روزِ حشر کو نعتیں
روز مجھ سے کہتی ہیں پیش بیٹیاں میری

....

کرم کبھی ہو ترے نفسِ مطمئنہ پہ
تو بھید کھول دے تجھ پہ خدا نبوت کے (۸)

....

سُنے درود کے نغمے جو گوشِ محرم سے
ہو اس کے سامنے ہر شے کی نغمگی بے سود

....

پڑھیے اگر درود تو کیجیے ملاحظہ
کیا سطحِ مرتفع کو ہے بختِ رسا کا رُخ (۹)

....

آنکھیں ہوں ان کی یاد کے پانی سے باوضو
پہلی یہ شق شرائطِ ذوقِ نظر کی ہے

....

محمود نے سرکار ﷺ کے گل ہائے کرم کو
احساس کے گلدان میں سجایا ہے بہ تفصیل (۱۰)

اس طرح تو بات بہت پھیل جائے گی۔ میں اب ترکیبوں کے استعمال کے ضمن میں محض مصرعوں پر اکتفا کرتا ہوں:

(۱۱) ذرے جو ہیں ستارہ فروزی میں بے مثال
(۱۲) اُمید گاہِ نفع و جہان بھی یہی
باب حرف و لفظ کھلتا ہے مدینے کی طرف
ہر شعر میرا ہو گیا جذبوں کا عکس کش
قلزمِ تحیرؔ میں فکر کی ہے غرقابی
حدتِ محبت ہو سرد خانۂ جاں میں
(۱۳) کاٹ ملبوسِ تکبر عجز کی مقراض سے
یوں ہوئی گویا پذیرائی حسنِ اعتقاد
(۱۴) جھوک اُلحقی ہے جو الحاقِ قلوبِ زار سے
مملو بہ امتنان رہی ہے جو خُو مری
(۱۵) شاغلِ رقصِ تولا سرِ محفل پایا
جلے جو تیل جان کا چراغِ حرف و لفظ میں
پھول پھل نہ آ جائیں کوششوں کے پیڑوں پہ

جس کی بھی کی ہے پُشت پناہی حضور ﷺ نے
یاد آقا ﷺ ہی سے ممکن اندروں بینی ہوئی (۱۶)
ہے روح و جاں کے واسطے یہ خرّمی نشاں
نخلِ قلب پہ آئیں کونپلیں تمنّا کی (۱۷)

ذہن میں ذخیرۂ الفاظ وافر ہو، زبان کی اونچ نیچ سے واقفیت ہو، موضوع پر مضبوط گرفت ہو تو ترکیبات بنتی چلی جاتی ہیں۔ اور اس معاملے میں بھی شاعرِ نعت بہت امیر ہے۔ اس کے ہاں ترکیبوں کا وفور کہیں کہیں تو اسے خاصا مشکل پسند ثابت کرنے پر تُل جاتا ہے لیکن "سہلِ ممتنع" کے باب میں آپ دیکھیں گے کہ وہ کسی راہ بھی بند نہیں۔

میں اب مصرعوں کا پنڈ بھی چھوڑتا ہوں اور محض کچھ ترکیبیں نقل کرتا ہوں:

سیرتِ مطہرہ کے واقعات۔ مغفرت زاد۔ تابعِ الفت۔ وجہِ افتخارِ علوم و ہنر۔ برزبانِ دل مستقر۔ بصارت فروز۔ باعثِ حسنِ نظر۔ جاذبِ جاہ۔ خریطۂ مہر و وفا۔ سراپا سپاس۔ گلستانِ اُنس۔ دورِ تشنگی۔ شدائدِ حالات۔ انجام آشنا۔ جاذبِ منفعت۔ سحابِ عشقِ نبی ﷺ۔ ترجمانِ معنوی۔ دیدہ زیبی۔ سنگِ میلِ حفظِ ناموسِ نبی ﷺ۔ کلکِ الفتِ سرکار ﷺ۔ شہرِ حروف و لفظ و مفاہیم۔ پسندِ خاطرِ احباب۔ توراتِ نعت گوئی، انجیلِ نعت خوانی۔ اثباتِ یقیں۔ قصرِ شعور و شعر۔ کارآمد۔ خمسہ حواس۔ اعماقِ دل۔ اخذ کردہ۔ قوسِ قزح (۱۹)۔ سرورِ خلد۔ دانندۂ اَسرارِ حکمت۔ طلسم بندئ حیرت۔ منفعت بخشی۔ متجملۂ اربابِ نظر۔ بابِ حقیقت۔ ارتقائے قلب و نظر۔ عرقِ انفعال۔ سوالاتِ اَدَق۔ افشائے اَسرارِ بقا۔ اعتبارِ اعتنا۔ پرسشِ فردِ عمل پہ طیبِ خاطر (۲۰)۔ بعونِ نورِ ایمانی۔ بارانِ التفاتِ نبی ﷺ۔ پیغامِ استجاب۔ بندۂ افگندہ سر۔ نسخۂ اِدفاعِ اضطراب۔ وفورِ رشک۔ سرزمینِ معرفت آثار۔ نتائجِ افکار۔ وجہِ نظم و دوام۔ بہ احترامِ فراواں۔ آئینۂ نظر۔ گزارشِ احوالِ واقعی۔ فی الواقعہ۔ مرورِ زمانہ۔ بین السطور (۲۱)۔ ہمہ تن گوش برآواز۔ کشّافِ رازِ جاں۔ ریاضِ حسنِ عقیدت۔ ہدیۂ سپاس۔ تخیّلِ تخیلات۔ قلعۂ تشکیک۔ ارتعاشِ برقِ الفت۔ ارتفاعِ لذتِ ذکرِ نبی ﷺ۔ کیفیاتِ وجدانی۔ محیطِ دل۔ دستبُردِ جور و استبداد۔ سرگشتۂ خرابۂ وہم و گماں۔ مذاقِ دیدہ و دل (۲۲)۔ لفظ دوزی۔ مقروضِ مدیحِ سرورِ عالم ﷺ۔ موسمِ ہجرِ مدینہ۔ زندانِ معیاد۔ یمنِ سعادت۔ سرِ ساحلِ فلک۔ غازۂ گردِ دیارِ پاک۔ رقصِ مسرت۔ قہرِ آخر۔ پیمانۂ نظر۔ مزرعِ

دل۔ ارم آبادِ زندگی۔ چہرۂ تاریخ۔ محبت سرشت لوگ۔ معترضِ نعتِ حبیبِ خدا ﷺ، گلِ اُمید۔ دہلیزِ فنا آثارِ باطل۔ سوارِ اشہبِ تخیّل۔ استجابِ عرض۔ انبارِ معصیت۔ تشویقِ حضوری۔ مستغرقِ مدحت۔ فاتحِ اقلیمِ حرف و لفظ۔ جنبشِ موہوم۔ دستِ دریوزہ گری۔ عالمِ علمِ لدُنّی۔ انسلاکِ خواہش۔ تمغۂ تذلّل۔ تجسیمِ الفت۔ صفوۂ اخلاص۔ شفیعِ معصیت کاراں ﷺ۔ قبائے عفو۔ کنایات و تراکیبِ نَو۔ رذائلِ اخلاق (۲۳)۔ چترِ شفاعت۔ مشتِ استخواں۔ جذبِ کبریائی۔ اخترِ خلقِ خدا۔ وقتِ وداعِ طیبہ۔ رمزِ درونِ دل۔ دل زدہ۔ بہ طیبہ دل (۲۴)۔ بلائے موجِ گرداب۔ ارتکازِ جوشِ ایمانی۔ دلِ نعت خوانندہ (۲۵)۔ وجہِ تسکینِ دلِ زار۔ لمسِ عقیدت آشنا۔ خواہشِ وصلِ حبیبِ محترم ﷺ (۲۶)۔ حفاظت گر۔ سحرِ استجاب و حیرت (۲۷)۔ نقطۂ پرکار۔ تغلیظِ معصیت۔ عمل نامۂ عصیاں۔ نظر انداز۔ ضرب المثل۔ مستزاد۔ ناگفتہ بہ ۔ گوہر آسا۔ چاکِ ملبوسِ عمل (۲۸)۔ عہدِ جاں سوز و دل افگار۔ سیلِ کیفیتِ احساس (۲۹)۔ کلبۂ جاں۔ خواہشاتِ حاضرئ شہرِ پُرانوار (۳۰)

حواشی

﴿۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۳، ۵۸، ۶۵، ۴۸، ۴۹، ۳۷ ﴿۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۶۰، ۳۰، ۸۸ ﴿۳﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۷، ۳۵ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۲۲، ۵۳ ﴿۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۱، ۲۵، ۲۶، ۱۲، ۱۰، ۷ ﴿۶﴾ شہرِ کرم۔ ص ۵۰ ﴿۷﴾ نعت نمبر ۳۲ ﴿۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۶، ۹۳، ۲۹، ۸۱، ۲۳ ﴿۹﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۶، ۵۲ ﴿۱۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۲۵، ۳۰ ﴿۱۱﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۲ ﴿۱۲﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۳ ﴿۱۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۲، ۲۲، ۳۳، ۳۳، ۱۷ ﴿۱۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۹، ۱۳ ﴿۱۵﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۵۱، ۸۷ ﴿۱۶﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۹، ۶۰، ۱۷ ﴿۱۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۳۰ ﴿۱۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۸۹، ۲۲ ﴿۱۹﴾ نعت نمبر ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۴، ۳۵، ۲۶، ۳۸، ۴۱، ۴۵، ۴۷، ۴۸، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۱۳، ۱۵، ۳۰ ﴿۲۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۰، ۳۱، ۹۳، ۱۰۵، ۱۲۲، ۱۲۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۳۳، ۱۲۷، ۱۳۱ ﴿۲۱﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۳۱، ۴۳، ۸۶، ۹۷، ۹۸، ۲۹، ۵۵ ﴿۲۲﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۷، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۸۳، ۸۹، ۱۰۴، ۱۲۸، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۲ ﴿۲۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۷، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۲۱، ۲۳، ۲۹، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۴۳، ۴۹، ۵۵، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۸، ۷۷، ۸۷، ۸۰، ۸۷، ۹۳، ۹۴، ۹۹، ۱۰۰، ۱۳ ﴿۲۴﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۲۷، ۶۸، ۲۹، ۷۲، ۸۲، ۹۱، ۹۷، ۶۳ ﴿۲۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۰، ۳۲، ۶۰ ﴿۲۶﴾ منظومات۔ ص ۶، ۲۰، ۲۱ ﴿۲۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۰۸، ۱۰ ﴿۲۸﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۲۱، ۳۲، ۶۳، ۱۸، ۲۵ ﴿۲۹﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۸ ﴿۳۰﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۴۳

سہلِ ممتنع کا حسن

ڈاکٹر سعادت سعید نے اپنے ایک مضمون میں لکھا۔ ''اردو غزل کی روایت میں دو نمایاں اسالیب موجود ہیں۔ مشکل پسندی کا اسلوب اور سہل ممتنع کا اسلوب۔ ان دونوں اسالیب نے اپنے اپنے امکانات کے حوالے سے غزل کی کائنات میں ان گنت اضافے کیے ہیں۔ مشکل پسند اسلوب (اگر فیشن کے طور پر نہیں اپنایا گیا) شاعر کے فکری اور جذباتی ویژن کے پھیلاؤ کی مجبوری ہے...... جہاں تک ممتنع کا معاملہ ہے اس اسلوب کے استعمال میں کمال احتیاط سے کام لینا ناگزیر ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ شاعری شعری حدود سے نکل کر سپاٹ نثر کے دائرے میں شامل ہو جائے۔ سہل ممتنع کی روایت کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ حقیقت کھلتی ہے کہ جہاں کہیں بھی شاعر نے اسے فنکارانہ چابک دستی سے استعمال کیا ہے' دانائی اور بصیرت کے ان گنت در کھلتے نظر آئے ہیں''۔ (۱)

سہلِ ممتنع کیا ہے؟ ''نکاتِ سخن'' میں حسرت موہانی لکھتے ہیں: ''سہل ممتنع سادگی و حسنِ بیان کی اس صفت کا نام ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص بظاہر یہ سمجھے کہ یہ بات میرے دل میں تھی اور ایسا کہنا ہر شاعر کے لیے آسان ہے مگر جب کوشش کر کے ایسا لکھنا چاہے تو نہ لکھ سکے۔ مثلاً (چند اشعار)

میر: اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر — پھر ملیں گے اگر خدا لایا

مصحفی: دیکھ اس کو اک آہ ہم نے کر لی — حسرت سے نگاہ ہم نے کر لی

میر حسن: غیر کو تم نہ آنکھ بھر دیکھو — کیا غضب کرتے ہو ادھر دیکھو

مومن: تم مرے پاس ہوتے ہو گویا — جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

سالک دہلوی: تنگدستی اگر نہ ہو سالک — تندرستی ہزار نعمت ہے (۱۔الف)

امیر مینائی: ہے آج جو سرگزشت اپنی — کل اس کی کہانیاں بنیں گی (۲)

''بحر الفصاحت'' میں ہے۔ ''لغت میں سہل آسان کے معنی میں ہے اور ممتنع دشوار کے معنی میں۔ اصطلاح میں ایسے شعر کو کہتے ہیں جس کی مثال بنانا دشوار ہو۔ اگرچہ بظاہر سہل معلوم ہوتا ہو'' (۳)

راجا رشید محمود چونکہ عربی فارسی کا عالم ہے' اردو میں اس نے بہت پڑھا اور بہت کچھ لکھا۔ اس

لیے مروجہ تراکیب کے علاوہ نئی نئی تراکیب بناتا ہے اور یوں مشکل پسند لگتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی ''قادرالکلامی'' اس کے لیے ہر راہ آسان کر دیتی ہے۔ اس کے کلام میں سہلِ ممتنع کے بھی اتنے نمونے ملتے ہیں کہ صفحات کی تنگ دامانی دامن کشاں نہ ہوتی تو میں وہ سب درج کرتا۔ مگر اب اس کے مختلف مجموعہ ہائے کلام سے چند اشعار درج کرتا ہوں:

پہلے وہ اشعار درج کرتا ہوں جو سہلِ ممتنع کی اوپر بیان کردہ تعریف پر پورے اترتے ہیں۔ پھر ایک اور تعریف نقل کروں گا جو اس سے زیادہ مشکل ہوگی' اور اس پر پورے اترنے والے کچھ اشعار نذرِ قارئین کروں گا تاکہ معلوم ہو کہ تخیلِ محمود کہیں بھی بند نہیں۔

یہ بات مختصر ہے' مگر مختصر نہیں
ذکر ان ﷺ کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں

....

شعار جس کا ثنائے رسول اکرم ﷺ ہو
اس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے (۴)

....

خدا ان کی تعریف خود کر رہا ہے
نہیں نعت کہنے میں محمود تنہا

....

جو آج یادِ رسولِ امیں ﷺ سے ہے غافل
وہ شخص کل کفِ افسوس ملنے والا ہے (۵)

....

اسمِ ذات ان کا لیتے رہو' دوستو!
نام سرکار ﷺ کا مختصر نعت ہے

....

مول کرنا چاہو جنت کا اگر
اس کی قیمت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

....

پاؤ دنیا کی ہر چیز کو سامنے
دیکھو ہر شے عیاں نعت کے نور سے

....

کیے جاتا ہوں ہر عالم میں نعتیں
مسرت میں بھی نعتیں، غم میں نعتیں

....

خوف کیا قبر میں سوالوں کا
مجھ کو بھی یاد نعتِ آقا ﷺ ہے

....

ہر کام میرا پورا کیا ہے کریم نے
جب واسطہ دیا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا (۶)

....

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا
جپوں گا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی مالا

....

سال میں اک بار طیبہ تک رسائی کے لیے
گزرے جاتے ہیں مہینے دیکھتے ہی دیکھتے

....

ان ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے
عرضیاں بھیجتا ہی رہتا ہوں

....

وہ رہے گا پورا ہفتہ سایہ سرکار ﷺ میں
جو درود پاک کی محفل کرے گا پیر کو

....

خدا کے حکم کی تعمیل بھی تو ہے اس میں
درود پڑھنا یہاں کا رواج بھی ہو گا

....

دل کے کہنے پہ نعت کہتا ہوں
کچھ نہیں ہے ثواب کا لالچ

....

زباں سے نکلی ہوئی بات ہی نہیں سنتے
مرے نبی ﷺ تو دلوں تک میں جھانک لیتے ہیں

....

میں بارہ سال میں طیبہ گیا ہوں بارہ بار
خدا کے فضل سے میرا حساب ایسا ہے

....

چادر رحمت نبی ﷺ کی میرے سر پہ چھا گئی
جب مرے ہونٹوں پہ پیغمبر ﷺ کی مدحت آ گئی

....

پہنچ سکا ہوں نہ جس سال میں مدینے میں
ہوئی ہیں دل کو مرے بے قراریاں کیا کیا

....

ربِ جہاں کا نام لو پڑھ لو درود پاک
ہر مسئلے پہ گفتگو کرنے سے پیشتر (۷)

....

فضلِ خدا و لطفِ شہِ انبیا ﷺ ہوا
مجھ سے درود جب سرِ محشر ادا ہوا

....

مرے عزیز! تجھے ہے جو پیار آقا ﷺ سے
تو پیش کرتے ہیں، آ، ہدیہ درود و سلام

....

اس کے طفیل مجھ کو ملیں راحتیں تمام
ہر دکھ مرا درود کے صدقے ہوا ہُوا

....

درود بھیج رہے ہیں نبی ﷺ پہ صبح و مسا
زمین والے ہیں یا آسمان والے ہیں (۸)

....

سب فرشتوں نے میرا ساتھ دیا
حشر میں جب پڑھا درود و سلام

....

محمود سوچ، تیری تو قسمت سنور گئی
مقبول ہو گیا اگر اک بار کا سلام (۹)

....

مرے سرکار ﷺ کے گنبد نے بخشا
جہاں کو خوش نمائی کا تصور

....

کہاں فرشتو! جہنم کو لے چلے ہو مجھے
یہ جانتے نہیں، رحمت پناہ قاسم ﷺ ہیں (۱۰)

....

مجھ کو محمود بلایا ہے مرے آقا ﷺ نے
کوئی آواز خلاؤں سے سنائی دی ہے

....

ہچکچاہٹ تجھ سے ملنے میں مجھے کوئی نہیں
اے اجل! طیبہ کو چل، طیبہ کو چل، آتا ہوں میں

....

فرشتے مجھ کو دوزخ کے اگر گھوریں بھی تو کیا ہے
جو شافع ہیں مرے آقا ﷺ تو غم کس کا، تو ڈر کس کا

....

اُدھر صادق کلام کبریا ہے
اور سچا ہے ادھر قول نبی ﷺ

....

بلائے جاؤ گے ہر سال شہر سرور ﷺ میں
دل و نظر سے اگر احترام پیش کرو

....

وہ تو مجھے اللہ نے در ان کا دکھایا
حل کوئی بھی ہوتا نہ مرا مسئلہ ورنہ

....

کسی بھی چیز کی تم کو کمی نہ آئے گی
نبی ﷺ کی آل کا خود کو گر گدا رکھنا

....

شہر رسول ﷺ کی لگن ہر شخص کو لگی
ہر شخص اس گلی کا پتا پوچھتا ملا

....

چلتے ہوئے حضور ﷺ کے دربار کی طرف
اپنا بھی تو نہ اپنا رہا ہو تو بات ہے (۱۱)

....

کیا پوچھتے ہو مجھ سے محبت کا ماجرا
غیر نبی ﷺ سے جی کو لگایا نہیں گیا

....

اس نے گویا رب کو دیکھا
جس نے دیکھ لیا وہ چہرہ

....

حضور ﷺ کرتے چلے جائیں گے کرم پہ کرم
سوال کرنے میں تو آپ پیچھے ہٹنا (۱۲)

....

آقا ﷺ پہ راضی ہے خالق، آقا ہیں ہر چیز کے مالک
آقا ﷺ ہیں محبوب خدا کے، صلی اللہ علیہ وسلم

....

دل سے نکلیں دلوں تلک پہنچیں
ذکر ہے نعت کی صداؤں کا (۱۳)

....

جو ہمارے آقا و مولا ﷺ کے ارشادات ہیں
ہم نے اپنے آپ پر ان سب کو برتا کیوں نہیں

....

دعائیں مانگ، تو راتوں کو اُٹھ، عبادت کر
کوئی رسائی شہر نبی ﷺ کی صورت کر

....

جب تو سلام کر کے مدینے سے آئے گا
پہنچے گا تیرا سارا محلہ سلام کو (۱۴)

....

جب تک نہ آئے شہر پیمبر ﷺ کا تذکرہ
دیکھی مری کسی نے بھی آنکھ بھیگتی (۱۵)

خمسوں میں عام طور پر سہلِ ممتنع کی صورتیں کم نظر آتی ہیں۔ تو اصدِ سخن کی موجودگی میں پانچ مصرعوں میں کسی ایک مضمون کو بیان کرنے کے لیے جس قدرتِ کلام کی ضرورت ہے وہ زبان اور موضوع پر پوری کمانڈ اور ذخیرہ الفاظ کے وافر ہونے کی وجہ سے تراکیب کے استعمال اور کسی حد تک ثقالت کی متقاضی ہوتی ہے۔ لیکن شاعرِ نعت نے مخمسات میں بھی سہل ممتنع کی بہار دکھائی ہے۔ نمونہ:

در آقا ﷺ سے وابستہ رہا ہوں
بہ منت ہاتھ پھیلائے کھڑا ہوں
مجھے ملتی ہے، جو شے چاہتا ہوں
میں لوں گا، لے رہا ہوں، لے چکا ہوں
رہا ہے وا مرا دامن ہمیشہ

....

ہر کام بن گیا ہے مرا آپ ﷺ کے طفیل
دنیا میں سر اٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل
حاجات ہو گئی ہیں روا آپ ﷺ کے طفیل
سب کچھ ملا طلب سے سوا آپ ﷺ کے طفیل
مجھ پر کرم خدا کا ہوا آپ ﷺ کے طفیل

....

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پھر بار پاؤں گا
حالِ دلِ حزیں انھیں جا کر سناؤں گا
زادِ رہِ حیات وہاں سے میں لاؤں گا
جب سوچتا ہوں، شہرِ پیمبر ﷺ کو جاؤں گا
رہتا ہوں جانے کیسی ہواؤں میں رات دن

....

پوچھا گیا کہ گیت کیا اوروں کے گاؤ گے؟
غیرِ نبی ﷺ کے آگے کبھی سر جھکاؤ گے؟
کیا نعت کے علاوہ کہیں جی لگاؤ گے؟

پوچھا گیا کہ طیبہ سے جنت کو جاؤ گے؟
میرا جواب ظاہر و باہر تھا ''جی نہیں'' (۱۵۔الف)

شاعری میں جب آپ کوئی واقعہ یا حقیقت تاریخ بیان کر رہے ہوں تو سہل ممتنع ——— ناممکن لگتا ہے۔ پھر اگر صورتِ حال یہ ہو کہ سب کچھ آپ کو چار مصرعوں میں بیان کرنا ہو تو بات مزید آگے بڑھ جاتی ہے لیکن راجا رشید محمود نے ''سیرتِ منظوم بصورتِ قطعات'' میں بھی سہل ممتنع کا رنگ دکھایا ہے، بلکہ رنگ جمایا ہے۔ آپ کو یہاں یہ حقیقت زیادہ واضح نظر آئے گی کہ بات تو نہایت سادہ انداز میں کر دی گئی ہے لیکن اگر کوئی اس طرح کرنا چاہے گا تو کر نہیں سکے گا۔

جب تک حضرت خدیجہؓ تھیں، وہاں تنہا رہیں
بعد میں سرکار ﷺ نے کیں اور بھی کچھ شادیاں
تھے ہوئے بچے خدیجہؓ سے بڑے سرکار ﷺ کے
دو تو صاحب زادے تھے اور چار صاحبزادیاں

....

دعوتِ اسلام جب آقا ﷺ نے دی پہلے پہل
تو خدیجہؓ، زیدؓ و بوبکرؓ و علی المرتضیٰ
چار یہ ایمان لے آئے بڑے سرکار ﷺ پر
اور آخر تک انھوں نے ساتھ بھی ان کا دیا

....

کافرانِ مکہ ایذائیں انھیں دینے لگے
مانتے تھے جن کو صادق، جن کو کہتے تھے امیں
اس کا باعث سرورِ عالم ﷺ کا یہ اعلان تھا
ماسوا اللہ کے معبود کوئی بھی نہیں

....

تھا ابوطالبؓ پہ یوں کفارِ مکہ کا دباؤ
ہوں الگ آقا ﷺ سے اور ان کی اعانت چھوڑ دیں
یوں ملا اُن کو جواب ان سے کہ ممکن ہی نہیں
کر دیا جائے نہ جب تک دفن مٹی میں ہمیں

....

تھا دہم سالِ نبوت، جب ابوطالبؓ گئے
پھر ہوا حضرت خدیجہؓ کا اسی سال انتقال
یہ حوادث سخت گزرے تھے مرے سرکار ﷺ پہ
اس کو عام الحزن کہتے ہیں کہ یہ تھا غم کا سال

....

بدر سے واپس ہوئے سرکار ﷺ تو فتح کے بعد
کُدز پہ جو فوج دشمن تھی، اسے بھی جا لیا
پانچ سو اونٹ آپ ﷺ کو مالِ غنیمت میں ملے
ایک اک غازی کو دو دو اونٹ کا حصہ ملا (۱۵-ب)

یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کے پروفیسر فخر الحق نوری نے سہلِ ممتنع کے سلسلے میں غالب کی ''دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے'' کی مثال سے مزید مشکل تعریف کر دی ہے۔ ''سہلِ ممتنع کا کمال یہ ہے کہ مصرعوں کو اگر بول چال کی نثر میں تبدیل کیا جائے تو ترتیبِ الفاظ تک میں فرق نہ کرنا پڑے''۔(۱۶)

قارئین محترم دیکھ رہے ہیں کہ بحر الفصاحت اور نکاتِ سخن وغیرہ میں سہلِ ممتنع کے اس کمال کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن جب ہم نے شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے کلام کو فخر الحق نوری کی بیان کردہ تعریف میں پرکھا تو اس شاعر کے بہت سے اشعار سہلِ ممتنع کے کمال پر نظر آئے۔ کچھ اشعار آپ بھی دیکھیے:

اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی ﷺ کی محبت خدا نصیب کرے (۱۷)

....

کبھی یہاں سے مدینہ، کبھی وہاں سے یہاں
مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے

....

درِ رسول ﷺ پہ جو بھی گناہ گار آیا
تو بوجھ اپنے گناہوں کا وہ اُتار لایا (۱۸)

....

مدینے جب سے جا کے آ گیا ہوں
میں اپنے آپ کو اچھا لگا ہوں

....

مدینے جاؤں گا، جاتا رہوں گا
یہی ہے میرا اعلانِ محبت

....

اگر دل میں تمھاری محبت نہ ہوتے
تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے

....

دعا محمود کی مقبول ہو جائے
خدایا! میں شہیدی دوسرا ہوں (۱۹)

....

درود خواں کو یہ محشر میں فائدہ ہو گا
کہ اس پہ سایہ کناں عرشِ کبریا ہو گا

....

مری مصروفیت بے انتہا ہے، اس پہ بھی یارو!
درود پاک پڑھنے کی مجھے فرصت ہی فرصت ہے (۲۰)

....

مرا حال اچھا رہا اور رہے گا
مرے حال پہ مصطفیٰ ﷺ کی نظر ہے

....

جو مرے سرکار ﷺ کی الفت کا دعویدار ہے
میرا بھائی ہے، اگرچہ میرا ماں جایا نہیں (۲۱)

....

میں دن نہ رات، کوئی اور کام کرتا ہوں
مدیحِ سرورِ عالی مقام ﷺ کرتا ہوں

....

مرے آقا ﷺ بہت اچھے ہیں محمود
برا ہوں، میں برا ہوں، میں برا ہوں (۲۲)

....

جو پیار ہے تو پھر اظہار بھی ضروری ہے
حبیب پاک ﷺ سے جذبوں کو کیا چھپا رکھنا

....

اللہ کے دربار میں شنوائی ہوئی ہے
جب میں نے درِ سرورِ عالم ﷺ پہ صدا دی

یہ میرا رویہ ہے' یہی میری روش ہے
آقا ﷺ کا سنا ذکر تو گردن بھی جھکا دی

....

قدم رنجہ ادھر بھی کاش فرمائیں
مرا دل بھی حرا سا ہو گیا ہے

....

ملائک بھی اس کی ثنا کر رہے ہیں
وہ جس کے لبوں پر ثنا آپ ﷺ کی ہے

....

کس وقت' کس مہینے میں' کس دن فقیر نے
ان ﷺ کے خیالِ پاک کو خود سے جدا کیا

....

شہرِ سرکار کو دیکھ آئے ہو' خوش قسمت ہو
کیا ہمیں یہ نہ بتاؤ گے کہ پایا کیسا

....

جو چاہو سو مانگو' جو مانگو سو پا لو
یہ آقا ﷺ کی دریا دلی کہہ رہی ہے (۲۳)

....

محمود کو غلام غلاماں در کیا
آقا حضور ﷺ آپ کی شفقت کا شکریہ

....

نعت کہنا تو ٹھیک ہے یارو!
حکم پر کاربند بھی رہنا (۲۴)

....

مختارِ دو جہاں ﷺ سے جو مانگو گے' پاؤ گے
جو کچھ خدا کا ہے' وہ پیمبر ﷺ کے پاس ہے (۲۵)

....

نکیرین کچھ پوچھتے جا رہے تھے
جواباً میں نامِ نبی ﷺ لے رہا تھا (۲۶)

حواشی

﴿۱﴾ اسرار زیدی (مرتب) ۔ عبدالحمید عدم ۔ شخصیت اور فن ۔ لاہور ۔ بار اول ۱۹۸۲ ۔ ص ۹۶' ۹۷ ﴿۱ ۔ الف﴾ یہ شعر عموماً غلط طور پر غالب سے منسوب کیا جاتا ہے ۔ پچھلے کئی برسوں سے ناصر زیدی اس قسم کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے مضامین لکھ رہے ہیں ۔ ﴿۲﴾ حسرت موہانی ۔ نکاتِ سخن ۔ ص ۱۸۱' ۱۸۲' ۱۸۳ ﴿۳﴾ مطبوعہ لکھنؤ ۔ ۱۹۲۶ (بحوالہ "منتخب ادبی اصطلاحیں" از فخر الحق نوری ۔ ص ۹۱) ﴿۴﴾ ورفعنا لک ذکرک ۔ ص ۷۹ ۔ ۹۳ ﴿۵﴾ حدیث شوق ۔ ص ۵۸ ۔ ۸۲ ﴿۶﴾ نعت (مجموعۂ نعت) ۔ نعت نمبر ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۷'۱۸ ۔ ۱۳ ۔ ۱۰ ﴿۷﴾ فردیاتِ نعت ۔ ص ۳۰ ۔ ۵۶ ۔ ۵۸ ۔ ۷۰ ۔ ۸۳ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ ۳۰ ۔ ۷۱ ۔ ۲۶ ۔ ۳۶ ﴿۸﴾ صلی علیٰ الصلوٰۃ ۔ ص ۲۲ ۔ ۱۲ ۔ ۲۶ ۔ ۳۳ ﴿۹﴾ سلامِ ارادت ۔ ص ۸۹ ۔ ۵۲ ﴿۱۰﴾ کتابِ نعت ۔ ص ۱۰ ۔ ۲۸ ﴿۱۱﴾ حرفِ نعت ۔ ص ۲۳ ۔ ۶۱ ۔ ۸ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۰۵ ۔ ۹۰ ۔ ۹۳ ۔ ۹ ۔ ۷۶ ﴿۱۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۴۱ ۔ ۸۹ ۔ ۲۶ ﴿۱۳﴾ منظومات ۔ ص ۲۵ ۔ ۱۰ ﴿۱۴﴾ اشعارِ نعت ۔ ص ۲۲ ۔ ۳۱ ۔ ۸ ﴿۱۵﴾ شہرِ کرم ۔ ص ۹۲ ﴿۱۵ ۔ الف﴾ مخمساتِ نعت ۔ ص ۲۹ ۔ ۳۹ ۔ ۴۸ ۔ ۴۲ ﴿۱۵ ۔ ب﴾ سیرتِ منظوم ۔ ص ۲۹ ۔ ۳۴ ۔ ۳۹ ۔ ۳۳ ۔ ۴۷ ۔ ۶۸ ﴿۱۶﴾ فخر الحق نوری ۔ منتخب ادبی اصطلاحیں ۔ لاہور ۔ ۱۹۹۰ ۔ ص ۹۱ ﴿۱۷﴾ ورفعنا لک ذکرک ۔ ص ۹۳ ﴿۱۸﴾ حدیث شوق ۔ ص ۱۳ ۔ ۷۹ ﴿۱۹﴾ شہرِ کرم ۔ ص ۷۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۸۷ ۔ ۷۵ ﴿۲۰﴾ صلی علیٰ الصلوٰۃ ۔ ص ۲۹ ۔ ۳۰ ﴿۲۱﴾ اشعارِ نعت ۔ ص ۱۸ ۔ ۷ ﴿۲۲﴾ مدیحِ سرکار ﷺ ۔ ص ۴۲ ۔ ۳۵ ﴿۲۳﴾ حرفِ نعت ۔ ص ۹۳ ۔ ۴۷ ۔ ۵۹ ۔ ۳۳ ۔ ۴۷ ۔ ۱۲ ۔ ۱۱۰ ﴿۲۴﴾ فردیاتِ نعت ۔ ص ۴۰ ۔ ۷۵ ﴿۲۵﴾ منظومات ۔ ص ۹ ﴿۲۶﴾ کتابِ نعت ۔ ص ۳۰

☆☆☆☆☆

مصرعوں کا تقابل اور الفاظ کا الٹ پھیر

حسرت موہانی نے ''نکاتِ سخن'' میں لکھا ہے کہ ''اشعار میں محض مصرعوں کے تقابل یا الفاظ کے الٹ پھیر سے بھی ایک قسم کا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی مثالیں قصائد میں اکثر اور غزلوں میں کمتر ملتی ہیں''۔ ان کی نقل کردہ مثالوں میں سے چند یہ ہیں:

مظفر خیر آبادی

میں پھر کہوں کہ پاس مرے کوئی آئے کیوں
تم پھر کہو کہ کوئی کرے گا کسی کو کیا

بے خود بدایونی

مدہوشی اصحاب خبر کو کوئی سمجھے
خاموشی ارباب نظر کو کوئی دیکھے

جگر شاہجہانپوری

جوانی میں یہ طرز جلوہ آرائی قیامت ہے
کبھی چلمن اٹھا دینا، کبھی چلمن گرا دینا

غالب

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں (۱)

راقم الحروف نے محسوس کیا ہے کہ شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا مطالعہ بے پناہ ہے' اس کے ہاں ذخیرہ الفاظ وافر ہے لیکن وہ شعر کہتے ہوئے کسی صنعت' کسی شعری حسن کے پیچھے نہیں دوڑتا۔ اسے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جو شعر کہہ چکا ہے' اس میں کس صنعت یا کس حسن نے در اندازی کی ہے۔ وہ تو جوشِ عقیدت میں نعت کہے چلے جاتا ہے۔ میں نے جب اس سے صنائع و بدائع کے بارے میں سوال کیے تو معلوم ہوا کہ اس پہلو سے اس کا مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ اس کے ہاں تو لفظی و معنوی بدائع بکثرت موجود ہیں تو اس نے خوشگوار حیرت کا اظہار کیا۔ اس نے ربع صدی سے زیادہ عرصہ ٹیکسٹ بک بورڈ میں نہایت اہم حیثیت سے ملازمت کی ہے اور اس میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے بعض صورتوں میں تو دن رات ایک کیے رکھا۔ ساتھ ساتھ پڑھنا لکھنا جاری رہا۔ اب تک اس کی ۱۶۰ کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ ماہنامہ ''نعت'' کے ڈیڑھ سو کے قریب شماروں میں سے ایک ایک شمارہ الگ تصنیف یا تالیف کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر پاکستان ایسا ملک ہوتا جہاں علم و تحقیق کی قدر افزائی کی کوئی صورت ممکن ہوتی تو تصنیف و تالیف کے حوالے سے راجا رشید محمود ملک کی صفِ اول کی دو چار شخصیتوں میں ہوتا۔ اور صرف نعت کے حوالے سے اس کا کام میزانِ انصاف پر تلتا تو پاکستان کے لیے یہ بات وجہِ افتخار و تبختر ہوتی کہ ایک پاکستانی نے دنیا بھر میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ مگر......................

شاعرِ نعت کی منصبی ذمہ داریوں' اس کے مطالعے' اس کی تحقیق و تدقیق' اس کی صحافیانہ دیانتداری اور اس کی ہمہ جہتی تصنیفی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس کی شاعری کا یہ عالم ہے کہ اب تک اس کے ۴۴۔ اُردو اور تین پنجابی مجموعے چھپ چکے ہیں اور بہت سے زیرِ ترتیب و تشکیل و تکمیل ہیں۔ ایسے میں' میں سمجھتا ہوں کہ شعر و سخن کے لیے اسے ریاض بلکہ نظرِ ثانی تک کا وقت نہیں ملتا۔ اور مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ شعر کہہ لینے کے بعد وہ بارِ دو اسے دیکھتا بھی نہیں۔ چنانچہ یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ وہ شعوری کوشش سے صنائع بدائع کا استعمال نہیں کرتا۔ حسن کی ایسی سب صورتیں اس کے لاشعور میں موجود ہوتی ہیں اور برآمد ہوتی رہتی ہیں.........

یوں حسنِ شعری کی جس کیفیت کا ذکر حسرت موہانی نے کیا ہے' اس کے کئی مظاہر بھی کلامِ محمود میں ملتے ہیں:

دیدِ طیبہ کے لیے لَو پھر چلا
پھر ہوئی کوتاہ' لَو راہِ دراز

....

وہ رہا اکرام ارزاں آپ ﷺ کا
یہ رہی راہِ صواب زندگی (۲)

....

اک بات ہے جو دل میں ہو یادِ نبی ﷺ کی بات
ہونٹوں پہ بھی انھی کی ثنا ہو تو بات ہے (۳)

....

کل ان سے تخیل میں ملاقات ہوئی تھی
کیا بات ہوئی' یاد نہیں' بات ہوئی تھی (۴)

....

چلتے پھرتے جو درود آقا ﷺ پہ پڑھتے رہتے

اپنے اندوہ و غم و رنج مٹاتے پھرتے (۵)

فرشتے مجھ کو دوزخ کے اگر گھوریں بھی تو کیا ہے
جو شافع ہیں مرے آقا ﷺ تو غم کس کا تو ڈر کس کا (۶)

راجا رشید محمود کے پہلے دو اُردو مجموعہ ہائے نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' اور ''حدیث شوق'' کے چند اشعار دیکھیے:

کریں ہم کیوں نہ اپنی آبرو سرکار ﷺ پر قرباں
کہ ہے قائم ہماری آبرو سرکار ﷺ کے دم سے

یہ بات مختصر ہے مگر مختصر نہیں
ذکر ان کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں

ان ﷺ کے حضور جس نے جھکایا سرِ نیاز
اس شخص کے حضور جھکے ہیں ہمارے سر (۷)

دل ہے امینِ رحمتِ محبوب کبریا ﷺ
محبوب کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دل

(اس شعر میں صنعتِ تکرار العبیر اور صنعت ردالعجز علی الصدر بھی ہے)

کبھی یہاں سے مدینے کبھی وہاں سے یہاں
مرا خیال مسلسل سفر میں رہتا ہے

مطلع خلق ہیں، مقطعِ انبیاء، سب کی جو ابتدا، سب کی جو انتہا
سب کے محبوب ہیں وہ حبیب خدا، ان کی الفت مری آبرو ہو گئی (۸)

مصرعوں کے تقابل کی صورتیں شاعر نعت کے ہر مجموعے میں ملتی ہیں، چند کتابوں میں سے کچھ اشعار پیش کیے جاتے ہیں:

جو چاہو سو مانگو جو مانگو سو پا لو
یہ آقا ﷺ کی دریا دلی کہہ رہی ہے

رضا آپ ﷺ کی جب خدا چاہتا ہے
تو مطلوب سب کو رضا آپ ﷺ کی ہے

لگن، الفت، محبت، عزت و توقیر اور عظمت
خدا کی ہے مرے دل میں، نبی ﷺ کی ہے مرے دل میں (۹)

(اس شعر میں صنعتِ جمع کا حسن بھی ہے اور طویل اور مشکل ردیف کا بھی کہ وہ ہے'' کی ہے مرے دل میں'')

مرے آقا ﷺ بہت اچھے ہیں محمود
برا ہوں، میں برا ہوں، میں برا ہوں

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق نے ہمیں سمجھا دیا
اس کی صورت دیکھ لیں گے، ان کی صورت دیکھ کر

کون امین ہوا ان ﷺ جیسا
کون ہوا ان ﷺ جیسا سچا (۱۰)

جتنی جمیل و دلربا آپ ﷺ کی ذات پاک ہے
اتنا حسین و دل کشا آپ ﷺ کا شہر ذی شرف

فردوس ہے مثال اس شہر جمال کی
فردوس کی مثال یہ شہر جمال ہے

تجھ کو بلا ہی لیں گے سرکار ﷺ اپنے در پر
محمود رکھ توکل، محمود کر توقع (۱)

آبادیاں جو مومنوں کی ہیں، وہاں پہ ہے
گھر گھر درود پاک بھی، گھر گھر سلام بھی (۱۲)

پڑھا درود، ہوئی کام کی نہ جب تکمیل

جب آرزو مری پوری ہوئی، درود پڑھا (۱۳)

(اس شعر میں صنعت ردالعجز علی الصدر مع التکرار بھی ہے)

عشق رب با مصطفیٰ ﷺ وحدت نہاد
عشق احمد ﷺ با خدا وحدت اثر (۱۴)

ہے مدینے رسا مری فریاد
میری فریاد نعت آقا ﷺ ہے (۱۵)

(اس شعر میں صنعتِ قطار البعیر ہے)

مصرعوں کے تقابل اور الفاظ کے اُلٹ پھیر سے حسنِ شعر کی مزید کچھ صورتیں دیکھیے:

آقا ﷺ اقدم ہیں نبی اور ہیں مرسل آخر
ان کا آخر جو ہے اول تو ہے اول آخر

طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پوری تری مراد
بے سود پھر رہا ہے مری جاں اِدھر کہاں (۱۶)

نور ہی بن گئی، نور ہی ہو گئی
میری طبعِ رواں نعت کے نور سے (۱۷)

پردہ در خود ہی پسِ پردہ حیرت نکلا
میری آنکھوں ہی کا پردہ ہے، یہ پردہ کیا ہے

(اس شعر میں صنعتِ اشتقاق بھی اپنا رنگ دکھا رہی ہے)

آپ ﷺ کے دم سے ہے سازِ زندگی میں زیر و بم
آپؐ کے دم سے ہے سوزِ اندروں میرے حضور ﷺ

فقط ارادہ محبوب ﷺ رجعتِ خورشید
فقط اشارہ انگشت ماہ کی تسخیر

(یہ شعر اس نعت کا ہے جو ذو قافیتین فی الحاجب میں کہی گئی ہے۔ ماہ اور تسخیر قوافی ہیں اور ان

کے درمیان" کی" ردیف)

خلد بر کف ہر نفس، ہر لحظہ جنت درکنار
اے تعالیٰ اللہ! طیبہ کے سفر کے رات دن

آپ ﷺ کا قرب، آپ سے دوری
جیت کی وجہ، ہار کا باعث (۱۸)

(یہ شعر صنعت لف ونشر مرتب کا حامل بھی ہے)

میرے اعجاز قلم کا ملتجا نعت نبی ﷺ
میرے اندازِ رقم کا ارتقا مدح رسول ﷺ (۱۹)

حسنِ خیال و فکر ہے، حسنِ نظر سلام
کہتے ہیں لب سلام تو کرتا ہے سر سلام

محمود پڑھتی جائیں گی میرے حضور ﷺ پر
تنہائیاں درود، بزم آرائیاں سلام (۲۰)

یہ مرا اوج مقدر، حبذا یہ زندگی
مرحبا شہرِ نبی ﷺ، یادِ پیمبر ﷺ زندہ باد

جو ہے آقا ﷺ کا، میرا اپنا ہے
جو نہیں ان کا، وہ ہے میرا غیر

فردِ عمل کو دیکھیں آقا ﷺ تو مسکرائیں
دھوئے ہر اک سیاہی بس ایک مسکراہٹ

مانوں نہ ان کی بات تو ہستی ہے نیستی
ہونے کا کیا ہے، یوں تو میں بے شک ہُوا کروں

ہوش میں رہتے ہوئے بھی ہوش کھوتا ہے یہاں

کتنے مشکل مرحلے آتے ہیں اہلِ ہوش پہ (۲۱)

سرکار ﷺ ہی پہ چھوڑا خلاقِ دو جہاں نے
اخفائے راز اپنا، افشائے راز اپنا

سرِ آئینہ اسرا نہ کسی نے دیکھا
کوئی کس کا تھا محبّ، کون تھا کس کا شیدا (۲۲)

نعت کی راہ پہ چلنا ہے تجھے
سوچ کر، دیکھ کے، اے دل، اے دل! (۲۳)

حواشی

﴿۱﴾ حسرت موہانی۔ نکاتِ سخن۔ ص ۱۷۷، ۱۷۸ ﴿۲﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۲۷۔ ۳۷ ﴿۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷۶ ﴿۴﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۰ ﴿۵﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۱ ﴿۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۸ ﴿۷﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۷، ۹۷، ۵۵ ﴿۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۲۶، ۱۳، ۱۳۰ ﴿۹﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۱۰، ۲۳، ۱۷ ﴿۱۰﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۳۵، ۲۸، ۸۹ ﴿۱۱﴾ ضمیرِ کرم۔ ص ۲۱، ۳۰، ۹۱ ﴿۱۲﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۲۶ ﴿۱۳﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۳ ﴿۱۴﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۳۵ ﴿۱۵﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۱۳ ﴿۱۶﴾ حرفِ نعت۔ ص ۳۵، ۱۳ ﴿۱۷﴾ نعت نمبر ۱۹۔ نعت نمبر ۱۷ ﴿۱۸﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۰۵، ۱۲، ۱۰۳، ۷۸، ۲۲ ﴿۱۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۱ ﴿۲۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۱۷، ۲۸ ﴿۲۱﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۹، ۷۰، ۱۱، ۳۸، ۲۶، ۹۳ ﴿۲۲﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۱۰۳، ۱۳ ﴿۲۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹

☆☆☆☆☆

الفاظِ جمع کا حسنِ استعمال

الفاظِ جمع کا حسنِ استعمال بقول حسرت موہانی، مومن و تسلیم کے خاندانِ شاعری کے ساتھ مخصوص ہے۔ انھوں نے کچھ دیگر اساتذۂ سخن کے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ چند اشعار دیکھیے:

کیا تلخ کامیوں نے لبِ زخم سی دیے
وہ شورِ اشتیاقِ نمکداں نہیں رہا — مومن

ناکامیوں سے کام رہا عمر بھر ہمیں
پیری میں یاس ہے جو ہوس تھی شباب میں — مومن

مستیوں سے حسن کی آنکھیں رہا کرتی ہیں بند
کب خیال آتے ہیں اس کافر کو میری یاد کے — تسلیم دہلوی

عرش تک شور ہے اس شوق کی بیدادوں کا
دامنِ چرخ ہے مسکن مری فریادوں کا — اشرف شاگردِ تسلیم

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں، شیشے سے پتھر کو توڑ دوں — ذوق

رنگ یہ لایا ہجومِ ساغر و پیمانہ آج
پھر گئی سیرابیوں سے محفلِ رندانہ آج — حسرت موہانی

یہ معاملہ غزل کا تھا جبکہ راجا رشید محمود نے نعت میں الفاظِ جمع کو استعمال کیا ہے اور شاید مومن و تسلیم سے کہیں بڑھ کر۔ پھر، غزل میں تو میدان وسیع ہوتا ہے، رنگا رنگ موضوعات نظم کیے جا سکتے ہیں اور فکر کی جولانیوں کو کسی حد میں رکھنے کی قید نہیں ہوتی۔ نعت میں بنیادی طور پر ایک ہی موضوع ہوتا ہے، حضورِ پُرنور ﷺ کی تعریف۔ اس میں شاعرِ نعت نے کس بے تکلفی اور کتنے اعتماد سے الفاظِ جمع کو استعمال کیا ہے، اس کی چند مثالیں بھی دوں گا لیکن پہلے یہ بتا دوں کہ انھوں نے اپنے کس کس مجموعۂ نعت میں کن الفاظ کو جمع کی صورت میں برتا ہے:

تابانیاں۔ سرسبزیاں۔ شادابیاں۔ عرضیاں۔ کیفیتیں۔ لوئیں۔ ٹھنڈکیں۔ عظمتیں۔
التجائیں۔ خاصیتیں۔ درخواستیں۔ عطائیں۔ شامیں۔ خبریں۔ رفعتیں۔ ہدایتیں۔ ضرورتیں۔
منزلیں۔ مشکلیں۔ رستگاریاں۔ رنگینیاں۔ پہنائیاں۔ ہمواریاں۔ خوشبوئیں۔ گھاٹیاں۔
حاجتیں۔ دیدہ زیبیاں۔ پلکیں۔ حدیثیں۔ صدائیں۔ ابتدائیں۔ کہکشائیں۔ ہوائیں۔
وفائیاں۔ دعائیں۔ عافیتیں۔ انائیں۔ خوش بختیاں۔ التجائیں۔ منزلیں۔ بیکسوں۔ بے
اختیاروں۔ بندوں۔ بیکسوں۔ مذنبوں۔ عملوں۔ خوداحتسابیوں۔ کائناتوں

سلام ارادت

اچھائیاں۔ کیفیتیں۔ نویدیں۔ سرخیاں۔ زاریاں۔ یکتائیاں۔ جبیں سائیاں۔ آقائیاں۔
انجمن آرائیاں۔ رعنائیاں۔ فلک پیمائیاں۔ بزم آرائیاں۔ تنہائیاں۔ عنایتیں۔ خوش بختیاں۔
جلوتیں۔ حسرتیں۔ سرفرازیاں۔ عظمتیں۔ کج مج بیانیاں۔ شادابیاں۔ ناکردہ کاریاں۔ کائناتیں۔
ارادتیں۔ آبادیاں۔ تابناکیاں۔ خواہشیں۔ حاجتیں۔ عبادتیں۔ رفعتیں۔ وسعتیں

اچھائیوں۔ ارادتوں۔ گناہگاریوں۔ ناکردہ کاریوں۔ پیشکاروں۔ خرمیوں۔
رستگاریوں۔ سعادتوں۔ عرضداشتوں۔ چاہتوں۔ امتوں۔ محبتوں۔ مدحت سراؤں۔ آشناؤں۔
عاصیوں۔ عامیوں۔ گھٹاؤں۔ صداؤں۔ جزاؤں۔ جبہ ساؤں۔ وفاؤں۔ عصیاں شعاروں۔
خواستگاروں۔ مذنبوں۔ طاعت گزاروں۔ بےبسوں۔ بےاختیاروں۔ سوگواروں۔ شرمساروں۔
بےقراروں۔ اشکباروں۔ بہاروں۔ کائناتوں۔ معصیت کاروں۔ عقیدتوں۔ بخششوں۔ ترانوں۔
جہانوں۔ زمانوں۔ لازمانوں۔ لامکانوں۔ نشانوں۔ گمانوں۔ زبانوں۔ آسمانوں۔ سائبانوں۔
عظمتوں۔ توانائیوں۔ پدموں۔ سنکھوں۔ اربوں۔ کھربوں۔ کروروں

قطعات نعت

بہاریں۔ زبانیں۔ رفعتیں۔ ادائیں۔ امتیں۔ بدبختیاں۔ کائناتیں۔ سرفرازیاں۔ نعمتیں۔
مسرتیں۔ نگاہیں۔ آوازیں۔ مرادیں۔ چوٹیاں۔ جنتیں۔ دعائیں۔ گرمجوشیاں۔ گراں باریاں۔
شادابیاں۔ لبیاں۔ خوشیاں۔ حوریں۔ ساعتیں۔ تصویریں۔ لہریں۔ خوشیاں، دھجیاں۔
نیندیں۔ رعنائیاں۔ رحمتیں۔ مجلسیں۔ سنگتیں۔ خوبیاں۔ انگلیاں۔ بیٹیاں۔ تلواریں۔ عزتیں۔
رفعتیں۔ عظمتیں۔ یادوں۔ کائناتوں۔ تعریفوں۔ آندھیوں۔ گردبادوں۔ نگاہوں۔ قدموں۔

چاہتوں۔ شاعروں۔ گناہوں۔ عقیدتوں۔ خوشبوؤں۔ لفظوں۔ اشکوں۔ خواہشوں۔ خوش
نصیبوں۔ دشمنوں۔ مجرموں۔ جانوں۔ عصیاں شعاروں۔ دلوں۔ نگاہوں۔ کانوں۔ قوموں۔
فاصلوں۔ قربتوں۔ پیروں۔ مومنوں۔ مرسلوں۔ امتوں۔ عیبوں۔ خطاؤں۔ رحمتوں۔ مرادوں۔
خزاؤں۔ شاہراہوں۔ راحتوں۔ آرزوؤں۔ گہرائیوں۔ راتوں۔ خوابوں۔ تعبیروں۔ بہاروں۔
رسائیوں۔ رحمتوں۔ دوریوں۔ خامیوں۔ جالیوں۔ ہاتھوں۔ دعاؤں۔ تمناؤں۔ یادوں۔
ہیولوں۔ حرفوں۔ گناہوں۔ مومنوں۔ فرشتوں۔ ہمنواؤں۔ مشکلوں۔ انگلیوں۔ کاموں۔
مسکینوں۔ ناتوانوں۔ ناداروں۔ کاندھوں۔ بخششوں۔ اپنوں۔ بیگانوں۔ جیبوں۔ ہدیوں۔
غریبوں۔ کافروں۔ قدموں۔ زخموں۔ داتوں

مدیح سرکار ﷺ

رحمتیں۔ مشکلیں۔ امتیں۔ نعمتیں۔ کلکاریاں۔ بارشیں۔ تاریکیاں۔ فضائیں۔ بشارتیں۔
کشائشیں۔ چاہتیں۔ ارجمندیاں۔ رفعتیں۔ حدیں۔ بخششیں۔ خوش نصیبیاں۔ مرادیں۔
گردمیں۔ آہیں۔ اپنائیتیں۔ راحتیں۔ کھیتیاں۔ رسائیوں۔ مدحت سرائیوں۔ جبہ سائیوں۔
ہمنوائیوں۔ رہائیوں۔ صفائیوں۔ مشکل کشائیوں۔ ناخدائیوں۔ الطاف زائیوں۔ رہنمائیوں۔
کمینوں۔ خودستائیوں۔ جدائیوں۔ آشنائیوں۔ بھائیوں۔ برائیوں۔ منزلوں۔ غموں۔ خوش
بختیوں۔ انسانوں۔ عاصیوں۔ نام لیواؤں۔ جانثاروں۔ رحمتوں۔ دعاؤں۔ زیردستوں۔ تہی
کیسوں۔ بےچاروں۔ ساروں۔ سرفگندوں۔ چنداروں۔ سزاواروں۔ گرفتاروں۔ منجدھاروں۔
بیزاروں۔ اندھیاروں۔ اجالوں۔ کرداروں۔ پکھناروں۔ خطاکاروں۔ معیاروں۔ تاروں۔
خاروں۔ زیاں کاروں۔ دل آزاروں۔ غم خواروں۔ گفتاروں۔ کیفیتوں۔ وسعتوں۔ بےچینیوں۔
فضاؤں۔ نعت گوؤں۔ مایوسیوں۔ خوش نصیبوں۔ آسمانوں۔ ہواؤں۔ فرعونوں۔ شدادوں۔
ہونٹوں۔ دھندلکوں۔ خواہشوں۔ محبتوں۔ عظمتوں۔ وساطتوں۔ سمتوں۔ گہرائیوں۔ منگتوں۔
جسموں۔ مقدرآزماؤں

اشعار نعت

زمزمہ پیرائیاں۔ مدحت سرائیاں۔ توانائیاں۔ گویائیاں۔ رفعتیں۔ بلندیاں۔ اونچائیاں۔
محفلیں۔ خواہشیں۔ تابانیاں۔ بےسروسامانیاں۔ سلطانیاں۔ عرفانیاں۔ قربانیاں۔ کیفیتیں۔

نسبتیں۔ اچھائیاں۔ سچائیاں۔ سعادتیں۔ منصوبہ بندیاں۔ قومیں۔ بشارتیں۔ رحمتیں۔ درازیں۔ جاں نثاریاں۔ لپٹیں۔ عظمتیں۔ خدمتیں۔ رکاوٹیں۔ کاموں۔ اربوں۔ لاکھوں۔ توانائیوں۔ سعادتوں۔ رحمتوں۔ بڑوں۔ فرشتوں۔ شعروں۔ پرموں۔ تشنہ کاموں۔ سرافگندگوں۔ سانسوں۔ نومیدیوں۔ راہوں۔ شاہکاروں۔ مصیبتوں۔ ہم جیسوں۔ گہرائیوں۔ سنکھوں۔ عقیدتوں

نعت

نگاہیں۔ کامیابیاں۔ آیتیں۔ نکہتیں۔ عظمتیں۔ منزلیں۔ راحتیں۔ بارشیں۔ عبادتیں۔ خواہشیں۔ مسرتیں۔ چوٹیاں۔ مسافتیں۔ جدتیں۔ وجاہتیں۔ عقیدتوں۔ محبتوں۔ حدیثوں۔ ارادتوں۔ ضرورتوں۔ آیتوں۔ خوش بختیوں۔ منظروں۔ لہروں۔ ندامتوں۔ وادیوں۔ جذبوں۔ نکہتوں۔ لفظوں۔ سرشاریوں۔ الم آشناؤں۔ صداقتوں۔ نیکیوں۔ بہشتوں۔ فرشتوں

مختمسات نعت

باتیں۔ زندگیاں۔ تعلیاں۔ جانیں۔ استعاروں۔ تشبیہوں۔ تندرستیوں۔ جاندا روں۔ بے جانوں۔ کامرانیوں۔ محبتوں۔ جھوٹوں۔ درودوں۔ ابلہوں۔ راہوں۔ زخموں۔ رحمتوں۔ ناکردہ کاریوں۔ نگاہوں۔ خطاؤں۔ خلاؤں۔ وفاؤں۔ نعت سراؤں۔ ضیاؤں۔ عطاؤں۔ گداؤں۔ ہواؤں۔ بہاروں۔ پیاروں۔ بے قراروں۔ شب زندہ داروں۔ درود خوانوں۔ پھولوں۔ تاروں۔ اوروں۔ لوگوں۔ اندھیروں۔ بڑے بڑوں۔ بونوں۔ التجاؤں۔ شفاعتوں۔ ملنے والوں۔ انسانوں۔ نظاروں۔ قدسیوں۔ حقیقتوں۔ ندامتوں۔ عزتوں

فردیات نعت

وسعتیں۔ نکہتیں۔ وحشتیں۔ جگہیں۔ آیتیں۔ سربلندیاں۔ عنایتیں۔ خواہشیں۔ عظمتیں۔ کالکیں۔ معنویتیں۔ منزلیں۔ سربلندیاں۔ زاریاں۔ اُمیدواریاں۔ نیرنگیاں۔ دستکیں۔ بلندیاں۔ خنکیاں۔ تمازتیں۔ رفعتیں۔ ٹھنڈکیں۔ کونپلیں۔ بے قراریاں۔ قربتیں۔ پیش بینیاں۔ نکہتیں۔ عرضیاں۔ یادیں۔ عنایتیں۔ پلکیں۔ رہ نمائیاں۔ وردیں۔ کامیابیاں۔ واہموں۔ ہیچ مدانوں۔ لفظوں۔ سرشاریوں۔ سرفرازوں۔ الفتوں۔ عقیدتوں۔ کیفیتوں۔ سیپیوں۔ حیرتوں۔ خواہشوں۔ ڈوریوں۔ پیڑوں۔ دستکوں۔ محرومیوں۔ مدحتوں

حَیَّ علَی الصَّلٰوۃ

محبتیں۔ مشکلیں۔ کشائشیں۔ ضیائیں۔ بخششیں۔ خوشحالیاں۔ نعمتیں۔ صدائیں۔ فضائیں۔ بدلیاں۔ نوائیں۔ سرخرویاں۔ عطائیں۔ گھٹائیں۔ ہوائیں۔ وفائیں۔ روائیں۔ راحتیں۔ رحمتیں۔ حقیقتیں۔ آیتیں۔ قربتیں۔ ڈالیاں۔ ضرورتیں۔ عبادتیں۔ عداوتیں۔ رحمتیں۔ لطافتیں۔ فضاؤں۔ سعادتوں۔ عقیدتوں۔ عبادتوں۔ درود خوانوں۔ کیفیتوں۔ فرشتوں۔ محبتوں۔ درودوں۔ مقدروں۔ صلوٰۃ گزاروں۔ اشکوں۔ بارشوں۔ ناکامیوں۔ معصیت کاروں۔ کروروں۔ شفاعتوں۔ گناہوں۔ سعادتوں

تضامین نعت

خلوتیں۔ الفتیں۔ آیتیں۔ ساعتیں۔ رفعتیں۔ قربتیں۔ حیرتیں۔ ظلمتیں۔ چھتیں۔ حالتیں۔ جنتیں۔ نعمتوں۔ قدرتیں۔ طاقتیں۔ سبقتیں۔ عزتیں۔ شفقتیں۔ کائناتیں۔ آندھیاں۔ سانسیں۔ رکاوٹیں۔ محبتیں۔ حسرتیں۔ اچھائیاں۔ تمنائیں۔ خوشخبریاں۔ کیفیتیں۔ قدرتیں۔ عبادتیں۔ منزلیں۔ ناکردہ کاریاں۔ جلووں۔ جہانوں۔ عسرت زدوں۔ عقیدتوں۔ الفتوں۔ رفعتوں۔ معصیت کاروں۔ مدحتوں۔ الطاف زائیوں۔ فضاؤں۔ مہمانوں۔ تمناؤں۔ گنجینوں۔ خزینوں۔ التجاؤں۔ رحمتوں۔ بلندیوں۔ خوش بختیوں۔ زاہدوں۔ کائناتوں۔ جرموں۔ نبیوں۔ تاریخ دانوں۔ نام لیواؤں۔ قدسیوں۔ بخششوں۔ جھیلوں۔ قوسوں۔ اندھیاروں۔ درگاہوں۔ ہم شکلوں

شہر کرم

رسائیاں۔ مسرتیں۔ نویدیں۔ تاریکیاں۔ شفاعتیں۔ نعمتیں۔ رتیں۔ عظمتیں۔ لطافتیں۔ جنتیں۔ خمسیں۔ شامیں۔ بارشیں۔ روشنیاں۔ عظمتیں۔ خوش بختیاں۔ کہکشائیں۔ نظریں۔ نمازیں۔ خواہشیں۔ تمنائیں۔ گلیاں۔ الفتیں۔ خوش نصیبیاں۔ بہاریں۔ کرم نمائیاں۔ شبوں۔ زائروں۔ امیدوں۔ خوابوں۔ قدموں۔ لطافتوں۔ ہریالیوں۔ سیہ کاروں۔ لطافتوں۔ ٹکڑوں۔ تمناؤں۔ خیالوں۔ نومیدیوں۔ مجبوریوں۔ فضاؤں۔ قدموں۔ مسرتوں۔ مدینے والوں۔ لمحوں۔ کامیابیوں۔ برسوں۔ ہزاروں۔ جانوں۔ نگاہوں۔ خوبیوں۔ حکمتوں۔ بلندیوں۔ شفقتوں۔ جذبوں۔ معصیت کاروں۔ مومنوں۔ خوبیوں

حدیثِ شوق

خوش نوائیاں۔ تنویریں۔ راحتیں۔ حدتیں۔ کلفتیں۔ کونپلیں۔ خیائیں۔ ناکردہ کاریاں۔ فضائیاں۔ زلفیں۔ برکتیں۔ ظلمتیں۔ رحمتیں۔ رحمتوں۔ خیالوں۔ حسرتوں۔ خواہشوں۔ تمناؤں۔ عقیدتوں۔ صباحتوں۔ جراحتوں۔ طالبوں۔ راحتوں۔ سمندروں۔ دلوں

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ

کونپلیں۔ گھٹائیں۔ سرفرازیاں۔ نکہتیں۔ تاریکیاں۔ وسعتیں۔ ظلمتیں۔ اچھائیاں۔ عسرت زدوں۔ لذتوں۔ خادموں۔ سینوں۔ تمنیوں۔ موجوں۔ نگاہوں۔ مداحوں۔ گناہگاروں۔ دل گرفتوں۔ جاں نثاروں۔ غلاموں۔ جہانوں۔ لبوں۔ جالیوں۔ گھپ اندھیروں۔ سیہ کاروں۔ خطاؤں۔ لالہ زاروں

سیرت منظوم

ایذائیں۔ گالیاں۔ دعائیں۔ باتیں۔ سازشیں۔ دنوں۔ عورتوں۔ ظالموں۔ تیراندازوں۔ مومنوں۔ جاں نثاروں

حرف نعت

عنایتیں۔ رفعتیں۔ دوریاں۔ مجبوریاں۔ لذتیں۔ کاوشیں۔ شفقتیں۔ قربتیں۔ عبادتیں۔ عنایتیں۔ آوازیں۔ شوکتیں۔ لفظوں

منظومات

ظلمتیں۔ کلفتیں۔ نیندیں۔ لاکھوں۔ رسولوں۔ داسوں۔ وفاؤں۔ جزاؤں۔ غزاؤں۔ بخت آزماؤں۔ التجاؤں۔ گداؤں۔ ہواؤں۔ عطاؤں۔ صداؤں۔ دعاؤں۔ مرسلوں۔ سمندروں۔ دلوں۔ تمناؤں

شاعر کے اب تک کے شائع شدہ مجموعہ ہائے نعت پر ایک طائرانہ نظر کے نتیجے میں الفاظ جمع کی کثرت استعمال کی ایک صورت بیان کی جاچکی۔ اب دیکھنا چاہیے کہ حسنِ استعمال کے حوالے سے کیا تصویر بنتی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایک ہی کتاب (کتابِ نعت) سے چند نمونے پیش کیے جائیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ ان اشعار میں الفاظ کے جمع کے صیغے میں حسنِ استعمال کے ساتھ ساتھ ندرتِ مضامین، جذبات نگاری، تازگیِ بیان، الفاظ و مضمون میں مطابقت، صنائع کے استعمال اور دیگر محاسنِ شعری کے دلکش نمونے بھی نظر آتے ہیں:

باوضو دیدار کی کیفیتیں ہی اور ہیں
ان کا گنبد دیکھنے کو اپنے دیدے تر کریں

....

رسائی اس مقامِ عرش منزل تک نہیں مشکل
مدینہ ہے فقط چند التجاؤں کی مسافت پہ

....

مزرعِ الفت میں ہیں سرسبزیاں، شادابیاں
دھوم ہے چاروں طرف ابرِ عطا کی آپ ﷺ کی

اس نعت میں "کی آپ ﷺ کی" ردیف میں شاعر نے گیارہ شعر کہے ہیں اور خوب کہے ہیں۔

وہاں تو سر بہ خم رہنے میں ہیں عافیتیں ساری
مدینے کی فضا میں سرنگوں ساری انائیں ہیں

یہاں "عافیتیں" اور "انائیں" کے حسنِ استعمال کے ساتھ سر بہ خم اور سرنگوں کی مطابقت اور فضائے مدینہ کے احترام کی صورت لائقِ توجّہ ہے۔

میرے سرور ﷺ نے کیا ایک سب انسانوں کو
بخشیں ہمواریاں ہر زیر و زبر کو آ کر

الفاظ جمع "انسانوں" اور "ہمواریاں" کے استعمال سے ظہورِ حضورِ پُرنور ﷺ کے سبب تعلیمِ مساوات کی ہمہ گیری کو مربوط شکل دی گئی ہے۔

نقوشِ پائے آقا ﷺ سے ملیں تابانیاں جن کو
کواکب ہیں، مہ و خورشید ہیں اور کہکشائیں ہیں

ایک شعر میں دو الفاظ جمع، تعدّدِ الفاظ کا حسن اور مضمون آفرینی کے محاسن یکجا ہیں:

زمانے بھر میں اس نے بانٹ دیں تابانیاں حق کی
وہ جس نے دیکھ لی وہ تابشِ سیما نظر بھر کر

"تابشِ سیما" اور "حق کی تابانیاں" کے ساتھ دیکھ لی اور بانٹ دیں کے الفاظ نیا لطف دیتے ہیں اور تبلیغِ اسلام میں صحابۂ کرامؓ کی تا حشر زندہ رہنے والی کاوشیں اپنا اثر دکھاتی ہیں۔

سرکار ﷺ نے ذرا کے خدائے عظیم سے
خود احتسابیوں کا ہمیں آئنہ دیا

حکمتِ تنذیر کے ذریعے احتسابِ نفس کی تعلیم وتربیت کے ذکر میں ''خود احتسابیوں'' کی جمع اور ''آئنہ'' کا لفظ مضمون کو آئینہ کر رہے ہیں۔

پیام حاضری کی ٹھنڈکیں درکار ہیں مجھ کو
پگھلتا جا رہا ہے میرا دل فرقت کی حدت سے

سرزمینِ طیبۂ اقدس کی دیدہ زیبیاں
ذرہ ذرہ خوبصورت ہے بہ ایماءِ خدا

مدینے میں آتے ہیں پلکیں جھکائے
نہیں ہوتے شمس و قمر بے تکلف (۱)

یوں ہر شعر جہاں الفاظِ جمع کے حسنِ استعمال پر دلالت کرتا ہے، وہاں دیگر محاسنِ شعری کا حامل بھی ہے اور شاعر کی قدرتِ کلام پر دال ہے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ غزل کے مضامین کا کینوس بہت وسیع ہوتا ہے جبکہ نعت کے مضامین بقول محمودؔ یہ ہیں:

بے شک ہے نعت شہرِ پیمبر ﷺ کی بات بھی
بے شبہ ہے نبی ﷺ پہ سلام و صلوٰۃ نعت
نعتِ نبی ﷺ ہے حسن و شمائل کا ذکر بھی
ہیں سیرتِ مطہرہ کے واقعات نعت (۲)

ایسے میں جب شاعر اپنے آپ کو اور محدود کر لے اور اس صورت میں بھی زندہ رہنے والے شعر نکال لے تو خوشگوار حیرت ہوتی ہے۔ مثلاً ''حی علی الصلوٰۃ'' میں تقریباً بارہ سو اشعار صرف درودِ پاک کے بارے میں ہیں۔ الفاظِ جمع کے حسنِ استعمال کی شکل میں درود شریف کے موضوع پر چند اشعار دیکھیے:

نوائیں رائیگاں، کھوٹے عمل، باتیں عبث تیری

سوا صلوات کے، جتنا بھی تو رب کو پکار آئے

ہوں گی جدھر صلوٰۃ گزاروں کی ٹولیاں
روزِ نشور ہو گا اُدھر کو عطا کا رخ

اس کے ہونٹوں پر صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کیسے سجے
ہدیے اشکوں کے، نبی ﷺ کے در پہ جو لایا نہیں

اس کے اثر سے ختم ہوئی ہیں عداوتیں
کرتا ہے الفتوں کو سپھل ہدیۂ درود

محبتیں اسی صورت میں رنگ لاتی ہیں
کہ ہے ہدیۂ اہلِ وفا درود و سلام

پہلے چار اشعار میں جمع کی صورت میں دو دو الفاظ ملتے ہیں اور یہ بات کلامِ محمود میں جابجا نظر آتی ہے۔ تیسرے اور چوتھے شعر میں ''ہدیہ'' کا وہ تلفظ ہے جو اُردو میں مستعمل ہے جبکہ پانچویں شعر میں یہ لفظ عربی کی اصل صورت میں دکھایا گیا ہے (ہدیّہ)۔ یہ کام محمود بار بار کرتے ہیں۔ اہم اور اہمیت بنیادی عربی شکل میں بھی اور اردو کی جائز صورت اہم اور اہمیت میں بھی اُن کے کلام میں موجود ہیں۔ ایسے الفاظ کا ذکر مناسب مقام پر کیا گیا ہے۔

ہوں بعدِ موت کی آسان مشکلیں ساری
مدد ہمری، ہمرا ذوقِ درود اگر کر دے

مشکلیں آسان، ہمرا، ہمری اور اگر، کر کا حسن اصل موضوع سے بڑھ کر ہے

اس کے سبب سے سکھ ملے خوشحالیاں ملیں
رنج و الم کے آگے بنا ہے سپر درود

گناہوں کے توافر سے تھی بنجر سرزمیں دل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کشتِ جاں میں جل تھل ہے

شعر میں گناہوں کے ذکر کے باوجود جتنے محاسن ہیں وہ اہلِ نظر سے چھپ نہیں سکتے۔

دُنیا و آخرت میں ملیں سرخروئیاں
یارو! ہیں بے حساب عطائیں درود کی

ظاہر ہے کہ پوری نعت میں "عطائیں" کی طرح دیگر قوافی بھی جمع کی شکل رکھتے ہیں لیکن قوافی کے علاوہ اس نعت میں سرخروئیاں کے ساتھ ساتھ بارشوں قدسیوں اور بدلیاں کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

وضو تھا اشکوں سے، نیت درود سے کی تھی
نمازِ عشق و محبت ہوئی ادا کیا کیا

عبادتیں بڑے خالق کی ہیں، قسم مجھ کو
بغیر درود صلوٰۃ پیمبری ﷺ بے سود (۳)

''سلام ارادت'' میں ۹۲ سلام ہیں اور ہر شعر ایک ہی موضوع ''سلام بحضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام'' سے متعلق ہے۔

وصفِ نبی ﷺ ہوا ہے قلم پہ رواں سلام
مضمون سلام، اس کی کبھی سُرخیاں سلام

اس مجموعے کے چند سلاموں میں تو قافیے ہی الفاظ جمع کے ہیں۔ مثلاً یکتائیاں' آقائیاں (ص ۲۸) عصیاں شعاروں' خواستگاروں (۵۸) مدحت سراؤں' پارساؤں (ص ۵۷) ترانوں جہانوں (۸۰)۔ لیکن بعض اشعار ایسے بھی ہیں جن میں سے ہر ایک میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ جمع کے صیغے میں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے:

گناہگاریوں' ناکردہ کاریوں کے سبب
حضور شاہ ﷺ میں ہے شکلِ اعتذار سلام

مائلِ الطاف ہو محمود پہ حسنِ ازل
عشق کے جذبوں میں لائے گرمیاں میرا سلام

ظاہر ارادتیں ہیں جہاں نعت پاک سے
میری عقیدتوں کا ہے مظہر سلام بھی

درحقیقت مذنبوں' عصیاں شعاروں کا سلام
ہے نبی ﷺ کو درگزر کے خواستگاروں کا سلام

خدمتِ آقا ﷺ میں ہو کر پیش شہرت یاب ہے
سب زمانوں' لازمانوں' لامکانوں میں سلام

آقا و مولا ﷺ کو سب مدحت سراؤں کا سلام
عاصیوں کا' عامیوں کا' پارساؤں کا سلام

دیکھئے کہ محولہ بالا اشعار میں متانتِ الفاظ اور بلندیٔ مضامین کی خصوصیات کے ساتھ جمع کے صیغے میں بہت سے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ پہلے تین اشعار میں ایسے دو' چوتھے پانچویں شعر میں تین اور چھٹے شعر میں چار ایسے الفاظ موجود ہیں۔ اور ہر جگہ نگینے کی طرح جڑے ہوئے اور تابندہ و درخشندہ نظر آتے ہیں۔ ''سلام ارادت'' کے چند اور اشعار ملاحظہ فرمایئے جو موضوع کے ساتھ ساتھ حسن کاری کے کئی اور پہلو بھی رکھتے ہیں:

جو کہہ رہا ہوں' اس میں ہیں کج مج بیانیاں
لاؤں کہاں سے آپ ﷺ کے معیار کا سلام

وابستہ ہیں جو حسرتیں اپنے کریم ﷺ سے
ان کے وجود' ان کے عدم کو سلام ہو

کیفیتیں حضوریٔ سرکار ﷺ کی ملیں
پیشِ نبی ﷺ گیا ہوں جو تنہا سلام کو

دوسرے شعر میں حسرتوں کا ہونا اور نکلنا' دونوں کیفیتیں چونکہ اپنے کریم ﷺ سے تعلق رکھتی ہیں' اس لیے قابلِ استلام گردانی گئی ہیں۔ تیسرے شعر میں تنہا کے ساتھ ''کیفیتیں'' کا جمع کا صیغہ صنعت تضاد کا ایک رنگ بھی رکھتا ہے:

پیشکاروں کے واسطے ہو گا
باعثِ عزت و وقار سلام

ہر دو روضہ ہیں تنویر افروزیاں
اس فضا دیکھی بھالی کو میرا سلام

چونکہ شاعر ۱۹۸۹ء سے ۲۰۰۴ء تک کے پندرہ برسوں میں پندرہ مرتبہ دیارِ حبیب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا ہے اس لیے یہ تنویر افروزیاں اس کی دیکھی بھالی ہیں۔

وہ انساں کی ہو، ایثم کی ہو، یا اچھائیوں کی ہو
ہے قائم جن کے دم سے ہر توانائی سلام ان پر
....
جن میں ہماری بخششوں کی بات ہو گئی
رب جہاں سے ان ﷺ کی ملاقات کو سلام (۴)

پہلے شعر میں ہر جگہ پر موجود یا تلاش کی گئی ہر توانائی کا باعث بھی اور منبع و سرچشمہ بھی حضور ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات کو قرار دے کر سلام پیش کیا گیا۔ اور دوسرے شعر میں معراج النبی ﷺ کی تلمیح میں بخششِ اُمت کے وعدے کو "بات ہو گئی" کہہ کر مزید حسین بنا دیا گیا۔

"شہرِ کرم" میں مدینۂ منورہ کا ذکرِ خیر ہے۔ ۹۲ نعتیں اور ۱۸ صفحات پر مشتمل فردیات میں ایک ہی موضوع پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اس مجموعے کے ایک ایک شعر میں موجود جمع کے صیغے والے دو سے زیادہ الفاظ کی نشست دیکھیے:

سب مسلمانوں کی اُمیدوں کا مرکز ایک ہے
دلنواز و دلنشین و دل کشا وہ شہرِ پاک
....
محور مسرتوں کا، مرکز لطافتوں کا
ہے روح کی بشاشت یہ قریۂ محبت
....
تمناؤں کا مرکز ہے، یہ محور ہے خیالوں کا
مرے جذبوں کا سرمایہ ادب گاہِ محبت ہے

کثرتِ الفاظ اور ان کے حسنِ استعمال کے ساتھ ان شعروں میں موجود دیگر محاسن بھی قاری کا دامنِ دل کھینچتے ہیں۔ اگر راجا رشید محمود کے ہر شعر میں موجود خوبیوں کا ذکر کیا جا سکتا تو اس کے

ایک مجموعے کے تجزیے کے لیے ایک سے زیادہ کتابیں درکار تھیں۔ اگر اُردو ادب کی اجارہ داریوں اور انجمن ہائے ستائشِ باہمی کے بطن سے حق کے کسی متلاشی نے جنم لیا تو مستقبل میں شاید اس مظلوم عبقری کے کام کی مختلف جہتیں سامنے آ سکیں۔ مجھے تنگیٔ داماں کی محدودیتوں کا سامنا ہے۔ اس لیے فی الحال اشارے کنایے سے کام لینا چاہتا ہوں اور شہرِ محبت مدینۂ طیبہ کی تعریف میں مزید چند شعر موضوع کی مناسبت سے نقل کرتا ہوں:

رُتیں بدل گئیں، منظر کُھلے، فضا نکھری
حضور ﷺ آئے تو یثرب بنا مدینہ ہے
....
کچھ ایسی طیبہ میں صبحوں کی روشنی پھیلی
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں
....
رگ رگ میں سما جاتی ہیں کچھ روشنیاں سی
کرتا ہوں میں جب روضۂ انور کا تصوّر
....
عجیب ہیں رشید کے خیال کی . لطافتیں
ابھی یہاں تھا یہ ابھی مدینۃ الحبیب ﷺ میں
....
کرتے ہیں لوگ کیسے اس جا ادا نمازیں
جرأت یہ کوئی کم ہے آگے مواجہہ کے (۵)

راجا رشید محمود کو اپنے خیال کی لطافتوں کا احساس ہے، اسی لیے وہ اپنے گزشتہ کئی برسوں کے بیشتر لمحات تخیل کی معاونت سے شہرِ کرم میں گزارتا ہے اور احباب جانتے ہیں کہ اس کی زبان بھی زیادہ تر اس شہرِ محبت و عطا کے ذکر میں زمزمہ سنج رہتی ہے۔

روز اس کے بل پہ کرتا ہوں سعادت کا سفر
میرا طیبہ تک بنا ہے واسطہ رخشِ خیال
ایک لمحے میں مجھے پہنچا دیا طیبہ تلک
رم ہوا اس درجہ سرعت سے مرا رخشِ خیال

یہ پیامات محبت' یہ کرم کے سلسلے
ہے مری آہِ رسا' پیکِ صبا' نزہتِ خیال (۶)

مواجہۃ النبی ﷺ کی طرف پشت کر کے نماز ادا کرنے والوں کی بے توجہی کو شاعر جرأت و جسارت گردانتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے منہ پھیر لینے کے بعد یہ خوش گمانی کسی طرح درست نہیں کہ بندے کا قبلہ راست ہے۔

الفاظِ جمع کا حسنِ استعمال راجا رشید محمود کا ایسا تخصص ہے کہ بے خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں مومن و تسلیم بھی کہیں پیچھے ہیں اور ہمارا شاعر فن کی ماؤنٹ ایورسٹ پر کھڑا ہے۔ لیکن اگر ہم صرف اسی ایک خصوصیت کے ہو کر رہ گئے تو بہت سے دوسرے پہلو تشنہ رہ جائیں گے جو ناانصافی کے مترادف ہوگا۔ اس لیے اختصار و اجمال سے کام لیتے ہوئے شاعر کے باقی مجموعہ ہائے نعت سے ایک ایک شعر بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے:

ہم کو حاصل ہو گئی سرشاریوں کی کیفیت
روح کی لہروں پہ جب تصویر آئی نعت کی (۷)

....

دعائیں مانگ' تو راتوں کو اٹھ' عبادت کر
کوئی رسائی شہرِ نبی ﷺ کی صورت کر (۸)

....

اس سے زیادہ اور ہو کیا وجہِ افتخار
محمود ان کے داسوں کے داس کا ہے (۹)

....

نبی ﷺ کے شہرِ حسیں تک رسائیوں کے لیے
وسیلے ہم نے تو مدحت سرائیوں کے لیے (۱۰)

رسائیوں اور سرائیوں میں پتا نہیں' صنعتِ تجنیس مقلوب ہے یا نہیں لیکن تمام حروف وہی' صرف پہلے دو حروف کی ترتیب تبدیل ہوئی ہے۔ نیز دونوں مصرعوں میں ردیف دو مختلف معانی دے رہی ہے۔

فقط ہے قابلِ شادمدحت کے' میرے آقا ﷺ کا شہرِ ذی شاں
عقیدتوں' الفتوں کے مجرے' مدینۂ طیبہ کے شایاں (۱۱)

....

جہاں میں دل گرفتوں کا مداوا
ہے الطاف فراواں شاہِ دیں ﷺ کا (۱۲)

اس شعر میں پانچ نون غنہ استعمال ہوئے ہیں:

لفظ جانچے جائیں گے عشق کے ترازو پہ
تب کھلیں گی نعتوں کی معنویتیں ساری (۱۳)

....

کہیں شہرِ پیمبر ﷺ مجھ کو آوازیں نہ دیتا ہو
یہ میرا قلب مضطر آج ہے پیغامبر کس کا (۱۴)

....

آپ ﷺ کے ابرِ کرم سے حدتیں زائل ہوئیں
آپ ﷺ کا خورشیدِ رحمت چشمِ پُرنم کا علاج (۱۵)

قارئین کرام اس شعر کے دیگر محاسن کو بھی زیرِ نظر رکھیں:

قلم جو بھی اٹھا مدحِ حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ میں
مرا احساس ظاہر ہو گیا جذبوں کے پیکر میں
پڑا کب استعاروں اور تشبیہوں کے چکر میں
بہ فضلِ رب پذیرا ہو گا دربارِ پیمبر ﷺ میں
مرا طرزِ بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں (۱۶)

....

سانس گھٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں
رنگ اڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پرّاں ہیں' زبانیں گنگ ہیں
کس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ موجودات ﷺ کا (۱۷)

اس قطعے میں جمع کے صیغے والے دو الفاظ کے علاوہ اشارات' تشبیہات اور موجودات نیز فصاحت اور بلاغت کا ہم قافیہ ہونا' سانس گھٹنا اور رنگ اڑنا' نیز ہوش پرّاں ہونا' ایسے محاسنِ شعری ہیں کہ ایسی مثالیں شاذ ملیں گی۔

آخر میں "سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)" کا ایک قطعہ دیکھیے جس میں سہلِ ممتنع الگ بہار دکھاتا ہے:

کافران مکہ ایذائیں انھیں دینے لگے
مانتے تھے جن کو صادقؔ جن کو کہتے تھے امیں
اس کا باعث سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان تھا
"ماسوا اللہ کے معبود کوئی بھی نہیں" (۱۸)

حواشی

﴿۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۲۱'۲۷'۱۹'۱۱۰'۹۳'۱۰۹'۱۲'۵۷'۳۲'۱۰۳'۱۰۶ ﴿۲﴾ نعت (مجموعہ نعت) نعت نمبر ۱۱ ﴿۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۸'۵۳'۱۰۸'۱۲۰'۱۷'۲۲'۵۰'۶۰'۵۷'۹۶ ﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۲'۲۴'۲۳'۷۰'۶۶' ۵۸'۸۰'۸۸'۵۵'۵۵'۶۲'۳۰'۲۶'۲'۱۷'۱۳'۵'۷ ﴿۵﴾ شہر کرم۔ ص ۲۵'۳۵'۳۱'۲۳'۸۲'۹۸'۳۵'۹۶ ﴿۶﴾ شہر کرم۔ ص ۴۳ ﴿۷﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۴ ﴿۸﴾ اشعار نعت۔ ص ۳۱ ﴿۹﴾ منظومات۔ ص ۹ ﴿۱۰﴾ مدیح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۱ ﴿۱۱﴾ تقاضہائے نعت۔ ص ۲۹ ﴿۱۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۳ ﴿۱۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۱ ﴿۱۴﴾ حرف نعت۔ ص ۷ ﴿۱۵﴾ حدیث حق۔ ص ۳۱ ﴿۱۶﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰ ﴿۱۷﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۴ ﴿۱۸﴾ سیرتِ منظوم۔ ص ۳۹

انگریزی اور ہندی الفاظ کا بے تکلف استعمال

عربی اور فارسی کو جانے بغیر اُردو پر کمانڈ کا تصور ہی بے بنیاد ہے۔ لیکن شاعری میں اگر آپ اپنی علمیت کے بل بوتے پر الفاظ ٹھونسنے کی کوشش کریں گے تو اَن مل بے جوڑ کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور ابلاغ کی راہ میں بھی رکاوٹ کھڑی ہو جائے گی۔ لیکن نئے الفاظ اور نئی تراکیب کے بغیر زبان ترقی بھی تو نہیں کر سکتی۔ اسی طرح دوسری زبانوں کے الفاظ بھی زبان کو امیر بناتے ہیں۔ اردو تو ویسے بھی کئی زبانوں کے حسنِ اجتماع سے وجود میں آئی ہے اور یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ دساور سے آئے ہوئے الفاظ کو اچھے مہمان نواز کی طرح جگہ دے بلکہ بعض صورتوں میں مسند پر بٹھائے۔ آلِ احمد سرور لکھتے ہیں:

"ایک زمانہ میں اس (اردو شاعری) پر بھاشا کا اثر تھا۔ پھر فارسی کا غلبہ ہوا۔ اب انگریزی کا رنگ چڑھا ہوا ہے...... دنیا میں کوئی ادبی سرمایہ ایسا نہیں جو کسی دوسرے قدیم ادب کا ممنون نہ ہو۔ اپنے ادب کے ستونوں کے لیے ہمیں بعض پراکرتوں اور عربی فارسی کے خزانے کھنگالنے پڑتے ہیں۔ انگریزی ادب پر بھی یونانی' لاطینی' فرانسیسی اور جرمن ادب کا بہت گہرا اثر ہے...... مختلف زبانوں کے شعر و ادب ایک دوسرے سے جداگانہ بھی ہیں اور قریب بھی۔ ایک ہی جذبہ ہے جو مختلف بہاریں دکھاتا ہے' ایک ہی تاثر ہے جس کی رنگینیاں بے شمار ہیں۔ وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت' محض صوفیوں کی بازیگری نہیں' ایک ادبی اصول کی تفسیر بھی ہے"(۱)

انگریزی

راجا رشید محمود نے اپنی شاعری میں عربی اور فارسی سے اپنی واقفیت کا تو بھرپور استعمال کیا ہے لیکن انگریزی اور ہندی کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے یہ شعوری کوشش کی ہے کہ نامانوس اور ثقیل الفاظ کے ذریعے شاعری کو لغت کے ذریعے سمجھنے کی نوبت نہ آ جائے بلکہ عام بول چال یا آسانی سے سمجھ میں آ جانے والے الفاظ جواز خود آ جائیں' انھیں رد کرنے کے بجائے محبت اور اپنائیت کے ساتھ بٹھایا جائے۔ "ٹکٹ" کا لفظ اگرچہ انگریزی کا ہے لیکن کثرتِ استعمال سے اُردو میں مکمل

مل گیا ہے۔ مگر شاعری میں استعمال نہیں ہوتا۔ اور نعت کی دنیا تو اس سے اجنبی ہی تھی مگر کلامِ محمود میں پوری اہمیت کے ساتھ موجود ہے:

وہاں سے آئے بلاوا بالالتزام مجھے
ٹکٹ مدینہ کا ہر سال ہو نشانِ شکیب

....

طیبہ کی طرف ہو سفر جب سفر کرو
جب بھی ٹکٹ ملیں تو لو شہرِ رسول ﷺ کے (۲)

چونکہ سفرِ طیبہ کے لیے ویزے کا حصول لازمی ہے۔ ویزا "پروانۂ راہداری" کا نام ہے کہ اس کے بغیر حاضری کی کوئی صورت نہیں۔ سعودی حکومت عموماً عمرے کا ویزا صفر المظفر کے دنوں میں کھولتی اور رمضان کے وسط میں بند کر دیتی ہے۔ شاعر کہتا ہے:

یہ خبر سن کر کہ ویزا بند طیبہ کا ہوا
فکر گھائل، فن ہوا مجروح، خامہ مضمحل

دو تین برس پہلے محمود نے رمضان المبارک میں حاضری کی کوشش کی مگر ویزا نہ ملا تو اس کی کیفیت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ اس محرومی کا اثر اس کی شاعری پر بھی پڑا:

دستیابی ویزے کی، ہو سکی نہ رمضاں میں
میں طلب کروں اپنے دل کا خوں بہا کس سے (۳)

"کینوس" کا لفظ کلامِ محمود میں کئی مقامات پر نظر آیا ہے:

یاد جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مرے
اشکِ خوں سے جگمگا جاتا ہے دل کا کینوس
دائرے بنتا ہے ہجرِ طیبہ اقدس کا غم
جذب کی وادی میں چھا جاتا ہے دل کا کینوس

....

سکونِ دل، مسرت اور طمانیت اگر چاہو
اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمھارے رنج دنیا کے
تو دل کے کینوس پہ جذب کے دستِ نگاریں سے

بناؤ گنبدِ اخضر کے ہر صبح و مسا خاکے (۴)

....

میرے ہاتھوں میں ہے جذبات محبت کا قلم
کینوس ہجرِ مدینہ کا ہے اور تصویرِ درد (۵)

....

کینوس دل کا ہوا، رنگ محبت کے لگے
یوں مقدر سے بنی شہرِ نبی ﷺ کی تصویر (۶)

....

لبوں کو تر کیا آبِ مدینہ سے جو اختر نے
تو دل کے کینوس پر کھنچ گئی تصویر پانی کی (۷)

"شعب ابی طالب" کے تین سال ہمارے حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا اہم حصہ ہے مگر سیرت نگار حضرات اسے حضور ﷺ اور بنو ہاشم کی قید، محصوری، پناہ گزینی وغیرہ کے نام سے مظلومیت کی تصویر بنا کر ایک آدھ پیرے یا ایک آدھ صفحے کے "کوزے" میں تین سال کو بند کرتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس موضوع پر راجا رشید محمود نے سوا دو سو صفحات کی ایک کتاب میں تحقیق کا حق ادا کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ نہ تو "شعب ابی طالب" مکہ سے باہر کوئی الگ جگہ تھی اور نہ یہ قید وغیرہ کی کوئی صورت ہے بلکہ ان تین برسوں میں دوسرے قبائل نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کر رکھا تھا۔ اب ہمارے معاشرے میں مقاطعہ کا لفظ اتنا جانا پہچانا نہیں ہے، جتنا بائیکاٹ کا ہے، اس لیے "سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)" میں شاعرِ نعت نے بھی انگریزی لفظ استعمال کیا ہے:

پہلے تھے تنہا ابوطالب ممد سرکار ﷺ کے
پھر انھوں نے سب بنو ہاشم اکٹھے کر لیے
بائیکاٹ ان سب کا اس پہ دشمنوں نے کر دیا
سہ برس گھاٹی میں وہ اس کس مپرسی میں رہے (۸)

راجا رشید محمود "سلام بحضور خیر الانام ﷺ" کی مالیت کا قائل نہ ہوتا تو اس میں الگ سے ۹۲ غزلوں کا اکاؤنٹ نہ کھلواتا۔ اس نے ہمیں بھی یہ دولت اسی حساب سے جمع کروانے کی راہ سجھائی ہے:

کرواؤ تم بھی اس میں ڈپازٹ بہت سا مال
جو خلد کے حساب میں ہے مد سلام کی (۹)

قربتوں کو بریکٹ کرنے کا مضمون دیکھیے اور ذہن میں رکھیے کہ ''قوسین'' کا انگریزی رخ ''بریکٹ'' ہے۔

ہوتی ہیں قربتیں بھی بریکٹ عجب طرح
رب کے قریب ہے جو نبی ﷺ کے قریب ہے (۱۰)

شاعر نعت شاعری میں بھی' (۱۱) گفتگوؤں میں بھی اور ''ٹیبل ٹاک'' میں بھی اپنی اس ''کمزوری'' کا برملا اعلان و اظہار کرتا رہتا ہے کہ وہ روضہ اقدس کی طرف بھی' لیکن اس سے کہیں زیادہ مواجہہ شریف اور قدمین پاک کی جالیوں کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ اس نے کہا:

مجھے بھی اس کے بارے میں بریفنگ دے وہ تھوڑی سی
جو دیکھا ہو کسی نے قبہ خضرا نظر بھر کر (۱۲)

ملازمت میں موجود لوگ اپنے افسروں کی ''گڈ بکس'' میں آنے کے لیے کیا کیا نہیں کرتے۔ راجا رشید محمود نے تو ہمیشہ یہی کہا ہے کہ:

نام لیتا ہے جو یہ صبح و مسا سرکار ﷺ کا
کام ہے محمود کو اتنا ہی سرکاری بہت (۱۳)

اس لیے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ اپنے بیشتر کام خصوصاً تحریر و تقریر کا سارا کام اسی مقصد کے لیے کرتا ہے کہ آقا حضور ﷺ کی ''گڈ بکس'' میں آ جائے:

میں ''گڈ بکس'' میں آؤں آقا ﷺ کی فوراً
جو پہنچائیں آنسو سلام عقیدت (۱۴)

بڑی ڈگریوں کے لیے جو امتحانات ہوتے ہیں' ان میں تحریری کامیابی کے بعد ''وائیوا'' (زبانی امتحان) ہوتا ہے اور اس میں کامیابی کے بغیر کامیابی متحقق نہیں ہوتی۔ تحریر میں بھی راجا رشید محمود نے تمام عمر اپنے آقا و مولا ﷺ کی تعریف و ثنا اور درود پاک کی مدحت کو شعار کیے رکھا۔ حشر کے زبانی امتحان کے لیے بھی اس نے اپنے آپ کو تیار کر رکھا ہے:

درود پڑھتے رہیں گے بلا توقف ہم
ہمارا حشر میں جس وقت ''وائیوا'' ہو گا (۱۵)

معراج کے ذکر میں نقوشِ پائے حضور ﷺ کی رفعتوں کے بارے میں شاعر کی تلاش دیکھیے:

نظروں کے سامنے جو کھلی ہیں گلکیسیاں
ان میں تلاش نقشِ کفِ پا کیا کروں (۱۶)

راجا رشید محمود کی ددھیال ضلع جہلم (اب ضلع چکوال) کی ہے۔ آباؤ اجداد پیشہ سپہ گری سے وابستہ رہے' اس لیے فوجی سلام اس کی عادت میں داخل ہے لیکن اس نے اس ''مبسوط و مضبوط'' سلام کا رخ حضور اکرم ﷺ کی عظمت کے سوا کبھی کسی اور طرف نہیں کیا۔ وہ نجی گفتگو میں بھی کہا کرتا ہے کہ آقا حضور ﷺ کو سلیوٹ کرنے اور سلامی دینے جا رہا ہوں۔ شعر دیکھیے:

آپ ﷺ کی عظمت کو تو سلیوٹ کرتے ہیں سبھی
مجھ سا عصیاں کار ہو یا پارسا و متقی (۱۷)

عظمتِ حضور ﷺ کے حوالے سے جن خوش بختوں نے ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے قربانیاں دیں' کبھی شاعر نعت نظم اور نثر میں ان شہیدانِ ناموسِ رسالت کی سلامی کے لیے بھی اپنی ایڑیاں جوڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ اگست ۱۹۹۹ سے ہر ماہ سیرتِ رسولِ مقبول ﷺ پر لیکچر دیتا ہے (۱۸) تو جو جو مہینے محافظانِ حرمتِ حضور ﷺ کی شہادت سے نسبت رکھتے ہیں' ان میں ان غازیوں اور شہیدوں کا ذکر ضرور چھیڑتا ہے۔ اس کے ایک مجموعہ کلام ''منظومات'' کا ایک حصہ ''شہیدانِ ناموسِ رسالت'' کے مناقب پر مشتمل ہے (۱۹)۔ اس نے ماہنامہ ''نعت'' کے پانچ شمارے (۵۶۰ صفحات) اسی موضوع پر شائع کیے (۲۰)۔ تیسرا شمارہ مارچ ۱۹۹۱ کا تھا۔ اس کا اداریہ رشید محمود نے یوں شروع کیا:

''یہ افتخار کوئی کم تو نہیں کہ میں غازی لاہور غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار پر سلیوٹ مارتا رہتا ہوں۔

یہ اعزاز بھی بہت بڑا ہے کہ میں اس ملت کا فرزند ہوں...... حقیر' کم مایہ اور نکما سہی۔ جس میں کئی شہیدانِ ناموسِ رسالت پیدا ہوئے۔

لیکن اس حقیقت میں بھی تو میرے سر اٹھا کر چلنے کا جواز موجود ہے کہ میرے آباؤ اجداد بھی اس ضلع کے باسی تھے جس نے مرید حسینؒ اور میاں محمدؒ کو جنم دیا۔
بھلہ کریالہ اور تلہ گنگ اب چکوال میں ہیں تو چوا سیدن شاہ کی وادی گل بھی وہیں ہے''
(۲۱)۔

غازی مرید حسینؒ بھلہ کریالہ کے اور غازی میاں محمدؒ تلہ گنگ کے تھے راجا رشید محمود چوا سیدن شاہ کے قریب واقع بھگولہ کے ہیں۔

جنگ احد کے اختتام پر ابوسفیان نے چیلنج دیا تھا کہ اگلے سال بدر کے مقام پر پھر آمنا سامنا ہوگا۔ حضور ﷺ تو صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گئے۔ ابوسفیان لشکر لے کر آیا بھی لیکن سن گن لے کر ڈر گیا اور واپس مکہ چلا گیا۔ ''سیرت منظوم'' میں اس واقعہ کا ذکر یوں کیا گیا ہے:

یہ ابوسفیان کا چیلنج تھا روزِ احد
بدر پر ہوں گے مقابل ہم تو اگلے سال بھی
اس جگہ پہنچے مرے سرکار ﷺ تیاری کے ساتھ
کافروں کو لے گئی واپس مگر بے ہمتی (۲۲)

ایک شعر میں اس نے چیلنج کا ترجمہ بھی دیا ہے:

''اَیُّکُمْ مِثْلِیْ'' کی دی کس نے تحدّی سب کو
''مَـــا مِـنْـــكَ'' کا ہے کس ہستی کی خاطر چرچا (۲۲۔الف)

ایک اور انگریزی لفظ 'جینے' جواب بڑی حد تک ہمارا اپنا ہو چکا ہے:

وہ انساں کی ہو' ایٹم کی ہو' یا اچھائیوں کی ہو
ہے قائم جن کے دم سے ہر توانائی سلام ان پر (۲۳)

ایک انگریزی لفظ ''شارٹ کٹ'' کا اُردو ترجمہ دیکھیے اور سلاستِ زبان کی داد دیجیے:

بخششِ امت کو ''راہِ مختصر'' بخشی گئی
سورۂ اَحزاب میں ''صَـــلُّـــوْا'' ہے خوشخبری بڑی (۲۴)

ھندی

ہندوؤں کے مسلم دشمن رویوں کی بنا پر ان سے محبت کی کوئی صورت نہیں بنتی لیکن زبان پر کسی کا اجارہ نہیں ہوتا۔ اس زبان کے جو الفاظ چاہتے ہیں کہ شاعر انھیں درخورِ اعتنا سمجھے' ہمارا شاعر ان سے منہ نہیں موڑتا۔

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا
جپوں گا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی مالا (۲۵)

....

آقا ﷺ کے پیچھے میں ہوں کھڑا سورچھل لیے
سب امتوں سے جب سرِ محشر سلام لیں (۲۶)

....

محبت کی جنم بھومی ہے طیبہ
یہی مٹی ہے شایانِ محبت (۲۷)

....

رہنمائی یوں کی ہے نورِ سرورِ دیں ﷺ نے
دور ہو گئے سارے گمراہی کے اندھیارے (۲۸)

شاعر کے پہلے مجموعہ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' کی ایک نعت میں گھنگھور۔ اور۔ بھور۔ تھور۔ گور وغیرہ قافیے ہندی کے ہیں (۲۹)۔ اسی طرح ''حرفِ نعت'' (شاعر کے تیرھویں اُردو مجموعہ نعت) کی ایک نعت میں نین اور دن رین قافیے استعمال ہوئے ہیں (۳۰)۔ ''باسی'' کے ہندی لفظ کو رشید محمود نے کثرتِ استعمال سے تر و تازہ کر دیا ہے۔

باسی نہ کیوں بہشت بریں کا اسے کہوں
طیبہ کا جو بھی فرد کوئی رہ نورد ہے

....

اپنی نظروں میں وہ سب لائقِ صد عزت ہیں
شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ہیں جتنے باسی (۳۱)

داس' سندیسا' برکھا' اوٹ' پوریں اور سپنا ہندی الفاظ ہیں لیکن انھیں شاعرِ نعت نے اُردو بنا کر برتا ہے:

اس سے زیادہ اور ہو کیا وجہ افتخار

محمود ان کے داسوں کا داس ہے (۳۲)

صباحتوں کا سندیسا بھی نام احمد ﷺ ہے
جراحتوں کا فقط اندمال ہی تو نہیں (۳۳)

اسوہ سرکار ﷺ کی جس نے نہیں کی پیروی
فضل رب کی اس پہ کیسے ہو گی برکھا عمر بھر (۳۴)

اوٹ سے حرفوں کی کر ۲ ہوں سلام
یاد کی پوروں پہ پڑھتا ہوں درود (۳۵)

ہوئی ہے واپسی طیبہ سے اپنی جس دن سے
دکھا رہا ہے نیا ایک سپنا ہر لمحہ (۳۶)

یہاں میرا موضوع شاعری کے محاسن و معائب گنوانا نہیں' اس لیے انھیں زیر بحث نہیں لایا گیا۔ یہ موضوع الگ ابواب میں "ڈسکس" ہوگا (یہ انگریزی لفظ موضوع کی مناسبت سے قلم پر آ گیا ہے)

حواشی

﴿۱﴾ آل احمد سرور۔ تنقیدی اشارے۔ کراچی۔ پہلا پاکستانی ایڈیشن۔ ص ۷۵ ، ۷۶ ﴿۲﴾ شہر کرم۔ ص ۶۸ ، 115 ﴿۳﴾ فردیات نعت۔ ص ۶۴ ، ۷۲ ﴿۴﴾ قطعات نعت۔ ص ۳۸ ، ۶۰ ﴿۵﴾ فردیات نعت۔ ص ۶۲ ﴿۶﴾ شہر کرم۔ ص ۳۲ ﴿۷﴾ اشعار نعت۔ ص ۵ ﴿۸﴾ سیرت منظوم۔ ص ۳۶ ﴿۹﴾ سلام ارادت۔ ص ۸۵ ﴿۱۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۷۷ ﴿۱۱﴾ راجا رشید محمود اپنی تقریروں اور خطابات کو "گفتگو" کہتا ہے کیونکہ اس کا تھیسس یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں کبھی تقریر نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ جوامع الکلم تھے اور آپ ﷺ کے جو خطبات مدون کرنے کی کوشش کی گئی ہے' وہ چند در چند جواہر پاروں پر مشتمل ہیں جن میں معانی کے سمندر موجود ہیں لیکن تقریر کا فلسفہ اور خطابت کے لوازم کہیں نظر نہیں آتے۔ ﴿۱۲﴾ اشعار نعت۔ ص ۸۷ ﴿۱۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳۶ ﴿۱۴﴾ اشعار نعت۔ ص ۴۲ ﴿۱۵﴾ حی علی الصلوۃ۔ ص ۳۰ ("واتیا" قافیہ ہے) ﴿۱۶﴾ مدیح سرکار ﷺ ۔ ص ۳۵ ﴿۱۷﴾ تضامین نعت۔ ص ۲۲ ﴿۱۸﴾ پہلے ۲۸۔ لیکچر قائد

اعظم لائبریری' باغ جناح لاہور میں ہوئے۔ پھر یہ سلسلہ "ایوان کارکنان تحریک پاکستان (شاہراہ قائد اعظم لاہور) میں جاری ہوا' ﴿۱۹﴾ مناقب شہیدان ناموس سرکار ﷺ " منظومات کے صفحہ ۹۱ تا ۱۰۲ پر ہیں۔ ان میں دو نظموں تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ اور شہیدان ناموس سرکار ﷺ کے علاوہ غازی علم الدین شہید' غازی مرید حسین شہید' غازی میاں محمد شہید' غازی عبدالرشید' قاضی شہید' غازی عبدالقیوم شہید' غازی محمد صدیق شہید' غازی محمد عبداللہ شہید اور سلمان رشدی کا قاتل (رحمہم اللہ) کے مناقب ہیں ﴿۲۰﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ جنوری' فروری' مارچ' اپریل' مئی ۱۹۹۱ کے پانچ شمارے (۵۱۰ صفحات) ﴿۲۱﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مارچ ۱۹۹۱۔ ص ۲ ﴿۲۲﴾ سیرت منظوم۔ ص ۸۲ ﴿۲۲۔ الف﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۵ ﴿۲۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۸۲ ﴿۲۴﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۵ ﴿۲۵﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۰ ﴿۲۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۵ ﴿۲۷﴾ شہر کرم۔ ص ۵۷ ﴿۲۸﴾ فردیات نعت۔ ص ۱۰۲ ﴿۲۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۲ ﴿۳۰﴾ حرف نعت۔ ص ۹۸ ، ۹۹ ﴿۳۱﴾ فردیات نعت۔ ص ۶۲ ، ۵۷ ﴿۳۲﴾ منظومات۔ ص ۱۱ ﴿۳۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۴۸ ﴿۳۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۵۱ ﴿۳۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۳ ﴿۳۶﴾ قطعات نعت۔ ص ۸۱

☆☆☆☆☆

نعتوں میں نئے الفاظ کی درآمد

نعتوں میں عام طور پر جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان سے ہٹ کر ایک رویّہ تو یہ ہے کہ جدید لفظیات اور دور دراز کار ترکیبوں اور تشبیہوں کے ساتھ مضامین کو گنجلک بنا دیا جائے اور جب پڑھنے والے کی سمجھ میں کچھ نہ آئے تو اسے ماننا پڑے کہ یہ اونچے درجے کی شاعری ہے۔ گنتی کے چند شاعر ایسے بھی ہیں جو نئے الفاظ کو نعت میں یوں لاتے ہیں کہ مطلب تو ''غتر بود'' نہیں ہوتا' البتہ کہیں کہیں کوئی بات حضورِ اکرم ﷺ کے مقام سے فروتر ہو جاتی ہے۔ ایسے میں' شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا موقف یہ ہے:

قلم جب بھی اٹھا مدحِ حبیبِ اکبر ﷺ میں
مرا احساس ظاہر ہو گیا جذبوں کے پیکر میں
پڑا کب استعاروں اور تشبیہوں کے چکر میں
یہ فضلِ رب پذیرا ہو گا دربارِ پیمبر ﷺ میں
مرا طرزِ بیاں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں (۱)

اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایسے الفاظ ضرور لاتا ہے جو عموماً نعتوں میں نہیں ملتے۔ لیکن موقع' مضمون اور نشست کے اعتبار سے وہ ہر طرح موزوں ہوتے ہیں۔ اس طرح مضمون خبط نہیں ہوتا اور اعمال حبط ہونے کا اندیشہ بھی نہیں رہتا۔ راقم السطور ایسی چند مثالیں پیش کرتا ہے:

ہو ہی جاؤں گا رسا اب کے بھی ان کے در پر
گرچہ حائل ہیں موانع تو بہر نوع کئی (۲)

ہم اپنے آپ کو سمجھیں گے متموّل ترین انساں
ہمیں ٹکڑا کہیں مل جائے جو اُن ﷺ کے گدا ہی سے (۳)

نگاہ ان کی ہے لیکن ہے شپرہ کی طرح
جنھیں وہ نورِ خدا کچھ نظر نہیں آتا (۴)

وہاں ہے نورِ نبوت سے شپرہ چشمی

جہاں کہیں پہ بھی ظلمت کا راج پایا ہے

الفتِ پیمبر ﷺ کی راہ پر جو جاتا ہے
جرم ہے تعلق تو مسترد کرو پہلے

طیبہ جانے کی کوئی دعوت تو دے
کیا تامّل کیا تذبذب کا سوال

شاعری کو مقصدیّت کا ملا ہے راستہ
مہملیّت کو عطا کی معنویّت نعت نے (۵)

جس کی طرف چُھوا ہے محبت کا ارتکاز
کعبہ ہوا یا شہرِ نبی ﷺ کی گلی ہوئی (۶)

مرتسم صلِّ علیٰ جن کے لبوں پر رہتا
حشر میں ہاتھ وہ لوگوں سے ملاتے پھرتے

یہ استفہام آقا ﷺ پر درودِ پاک پڑھوائے
کہیں نام اپنا ان کے چاہنے والوں میں ہو گا بھی؟

گناہوں کے توافر سے تھی بنجر سرزمیں دل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کشتِ جاں میں جل تھل ہے (۷)

نہ کیوں انوار کے سانچے میں ڈھل جاتا یہ دل میرا
تمتّع کر لیا دربار پُرانوار آقا ﷺ سے (۸)

ہے فکرِ ماسوائے نبی ﷺ وقت کا ضیاع
نعتِ حبیبِ خالقِ ہر دوسرا ہے فن (۹)

شعر و سخن کی اَبجد و ہَوّز کے ساتھ ہی

قسمت نے مجھ کو ان ﷺ کا ثنا خواں بنا دیا (۱۰)

"ضَظَغ" کی نعین تک رسا فی الفور ہو گئی
سیکھی خدا سے میں نے جو اَبْجَد درود کی (۱۱)

لب شاغل صلوات ہوں مُنہ طیبہ کی جانب
اس عمر کو جب کالئو شام دیا جائے (۱۲)

کیوں پہلو تہی مدح پیمبر ﷺ سے کروں گا
کیا موت کے پروانے پہ ہیں دستخط اپنے؟

جب لگے پیوند اس میں مدحتِ سرکار ﷺ کے
چیتھڑے میرے عمل کے خوبصورت ہو گئے (۱۳)

''طولِ کلام'' سے بچنے کے لیے اب چند مصرعے پڑھ لیجیے:

کھڑا تھا ساکت و صامت میں جب قدمینِ سرور ﷺ میں (۱۴)
نبی پاک ﷺ متصرّف ہیں مہر و ماہ و انجم پر (۱۵)
جب سرورِ عالم ﷺ ہیں جہاں پر متصرّف
دُنیا سمٹ رہی ہے تلذّذ کی گود میں
ترشّح مجھ پہ یقیناً ہوا ہے رحمت کا
خواہشوں کے حضر میں محبوس ہو جاتے ہیں وہ (۱۶)
مجتمع دُنیا ہے سرکار ﷺ کے دروازے پہ
جھکتے جذبۂ لپکتے خیال اچھے ہیں (۱۷)
رقصندہ بختوں میں مری ہو گی وابستی (۱۸)
اک ایک مصرع مفاہیم کا بنا قاموس (۱۹)
جو ہوئے بالفعل قصرِ لامکاں کے میہماں (۲۰)
خیرُ الاوراد نعتِ آقا ﷺ ہے

ہمیں ہے اس پہ تبختُر ہیں مفتخر اس پر (۲۱)
پائے گا مثبت نتائج آپ ﷺ سے
لاشوں کا مُثلہ نپٹ ممنوع تھا (۲۲)
روح کے کواڑوں پہ دستکیں عقیدت کی (۲۳)

اب راقم چند ایسے الفاظ نقل کرتا ہے جو کلام محمود میں برتے گئے ہیں:

سرنامہ (۲۴) طمطراق۔ ردیف ہے (۲۵) گُنگ (۲۶) اِنسلاک (۲۷) مِن وعَن (۲۸) فی الواقعہ (۲۹) داعیہ (۳۰) انحراف (۳۱) رقصندہ۔ تشویق۔ جوازب و اطراف (۳۲) مستعجب۔ مستجاب (۳۳) رضیق۔ جفس (۳۴)۔ منہمک۔ مُحسِن۔ تحسس۔ مُجد۔ اثاثہ۔ آمد و شد۔ عروضی۔ مختلف دُم بھیڑ۔ ریجائے۔ منافع۔ چشمک۔ چیکار (۳۵) مضافات۔ مورچھل (۳۶) بھونچال۔ ٹکسال (۳۷) منڈیر۔ استفادہ۔ شاعرِ نعت نے درست طور پر ''استفادہ کرنا'' لکھا ہے کیونکہ ''استفادہ حاصل کرنا'' غلط ہے (۳۸) ہیبت (۳۹) مہمیز (۴۰) ہچکچاہٹ (۴۱)

حواشی

﴿۱﴾ مخمسات نعت۔ ص ۱۰ ﴿۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۷ ﴿۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۴﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۲ ﴿۵﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲، ۲۷، ۳۰، ۱۰۰ ﴿۶﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۷ ﴿۷﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۱، ۱۲۹، ۱۱۳ ﴿۸﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۱ ﴿۹﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۲۳ ﴿۱۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۸ ﴿۱۱﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۴۹ ﴿۱۲﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۰ ﴿۱۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۵، ۱۲ ﴿۱۴﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۹ ﴿۱۵﴾ مخمسات نعت۔ ص ۵۹ ﴿۱۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۶۰، ۹۲، ۸۰، ۱۳۰ ﴿۱۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۶، ۸۶ ﴿۱۸﴾ نعت (محمود نعت)۔ نعت نمبر ۲۹ ﴿۱۹﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۲۰﴾ کتابِ نعت۔ ص ۴۷ ﴿۲۱﴾ نعت نمبر ۱۳، ۷ ﴿۲۲﴾ تضامین نعت۔ ص ۲۷، ۱۸ ﴿۲۳﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۵ ﴿۲۴﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۲ ﴿۲۵﴾ مخمسات نعت۔ ص ۱۳، ۱۴ ﴿۲۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۱۹ ﴿۲۷﴾ تضامین نعت۔ ص ۵۵ ﴿۲۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۳/ کتابِ نعت۔ ص ۱۰۸ ﴿۲۹﴾ نعت نمبر ۲۸/ کتابِ نعت۔ ص ۳۶ ﴿۳۰﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۹ ﴿۳۱﴾ تضامین نعت۔ ص ۲۱ ﴿۳۲﴾ نعت نمبر ۲۶، ۲۹، ۲۷، ۸ ﴿۳۳﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۱۰ ﴿۳۴﴾ منظومات۔ ص ۱۲ ﴿۳۵﴾ نعت نمبر ۲۷، ۲۸، ۲۸، ۲۱، ۲۸، ۲۲، ۲۰، ۲۷، ۴۱ ﴿۳۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۵، ۹۵ ﴿۳۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۹، ۷۴ ﴿۳۸﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۲۸، ۱۱۶ ﴿۳۹﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۲ ﴿۴۰﴾ تضامین نعت۔ ص ۵۲ ﴿۴۱﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۱

محاوروں کا استعمال

زبان کے ساتھ کسی کا جتنا گہرا تعلق ہو، اس کے محاورے اسی قدر اس کے استعمال میں ہوتے ہیں۔ راجا رشید محمود نے فاضلِ اُردو کیا تو پورے پنجاب میں تیسری پوزیشن لی۔ ایم اے اُردو کیا تو اچھی ڈویژن حاصل کی۔ عمر کا زیادہ حصہ ٹیکسٹ بک بورڈ میں ماہرِ مضمون اُردو کی حیثیت میں گزارا۔ تمام عمر اُردو میں لکھا۔ اُردو رسائل کی ادارت کی۔ اُردو میں تقریریں کیں۔ اُردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر حکومتِ پاکستان سے خصوصی ایوارڈ حاصل کیا۔ یوں اُردو اس کا اوڑھنا بچھونا رہی۔ اس لیے محاورے اس کی زبان کا جزو لاینفک بن کر رہ گئے۔ اس کی نعتیہ شاعری میں محاوروں کے بعض نمونے نذرِ قارئین کیے جاتے ہیں:

الم نشرح ہوئی اِسرا کی شب میں
خدا و مصطفیٰ ﷺ کی آشنائی (۱)

(شاعرِ نعت ہر جگہ "اِسرا" کے پہلے الف کے نیچے کسرہ (زیر) کا اہتمام کرتا ہے کہ یہی درست ہے)

جہاں پہ پیغامِ امن ان کا' نہ وجہِ آرامِ قلب و جاں ہو
وہاں جو مَن بھی برس رہا ہو تو نبض ڈوبی ہوئی ملے گی (۲)

....

دی دعائیں مرے آقا ﷺ نے' جو کھائے پتھر
پھول بخشے انھیں' جن لوگوں سے پائے پتھر

....

ہمیں اپنے تشخص کا نہیں احساس' اے آقا ﷺ
کہ ہم اغیار کے اگلے ہوئے لقمے نگلتے ہیں

....

ہم کو ملے گا چشمِ شفاعت کا نور بھی
چوکھا جو ہو گا حشر میں پاسِ ادب کا رنگ (۳)

الم نشرح ہونا' مَن برسنا' پتھر کھانا' اگلے ہوئے لقمے نگلنا اور رنگ چوکھا ہونا کا استعمال تو آپ نے دیکھا' اب ٹس سے مس نہ ہونا' قبلہ راست ہونا' روپ دھارنا' خوشی سے پھول جانا' ست راست ہونا' لتے لینا' چار چاند لگنا کی صورتیں دیکھیں:

جب تک نہ ہو گا بخشش محمود کا یقیں
ہو گا نہ روزِ حشر ذرا ٹس سے مس سلام

....

محمود قبلہ تیرا جو طیبہ کو راست ہے
اربابِ ذوق آئیں گے فن کے سلام کو (۴)

....

آقا ﷺ پہ بھیجتے رہو صلوات رات دن
بندے ہو جب تو دھار لو پھر بندگی کا روپ

....

فرد وہ فرطِ مسرت سے نہ کیوں جائے گا پھول
ہو گیا جس کا درود آقا ﷺ کی خدمت میں قبول
(اس شعر میں صنعتِ تجنیسِ لاحق بھی اپنا روپ دکھا رہی ہے)

ہوئی ہے ست مری راست شہرِ آقا ﷺ تک
بنا ہے جب سے مرا رہنما درود شریف

....

نعتیں کہیں' درود پڑھا ہم نے رات دن
لتے کچھ اس طریق سے شیطان کے لیے

....

محفل کو چار چاند لگیں گے' خدا گواہ
جس وقت ہو گا' زینتِ محفل درود خواں (۵)

کڑی سے کڑی ملنا' سینت سینت کر رکھنا' پتلیاں پھر جانا' بلیوں اُچھلنا اور چھالے پڑنا کا استعمال دیکھیے:

ہر سال میں مدینے میں' دو روز سینے سے
فضلِ خدا سے کیسی کڑی سے کڑی ملی

....

میں سینت سینت کے رکھتا ہوں احتیاط کے ساتھ
جو نامے طیبۂ اقدس سے میرے نام آئے

....

طیبہ سے پھرنے کی میں سوچوں جونہی

پتلیاں آنکھوں کی، پھر جائیں مری
اچھلتا ہے بلّیوں مرا دل خوشی سے
پہنچتا ہوں جب میں قریبِ مدینہ

ابرِ لطف سرور ﷺ کے، دیکھو وہ پڑے چھالے
دیکھو وہ ہوئے غائب گرد بادِ محرومی (۶)

منہ لگانا، مُٹھ بھیڑ ہونا، ہوا کو نہ پانا، صاد کرنا اور مُردنی چھانا کا استعمال کلامِ محمود میں یوں نظر آتا ہے:

ان پر کرم کی بارشیں دن رات ہوتی ہیں
سرکار ﷺ منہ لگاتے ہیں خدامِ نعت کو

جب ہوئی مُٹھ بھیڑ میری مشکلاتِ دہر سے
ہو گئی امداد گر عقدہ کشائی نعت کی

فردوس کی ہوا کو نہ پائے گا کم نصیب
فردِ عمل میں جس کی، کمی نعت ہی کی ہے
(دونوں مصرعے "ف رد" کے حروف سے شروع ہوتے ہیں)

سن کر وہ میری نعت، کریں گے جب اس پہ صاد
مانوں گا تب کہ واقعی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

اس کے بغیر مردنی چھائے حواس پر
فکر و نظر کی تازگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے (۷)

درج ذیل محاوروں کا حسنِ استعمال دیکھیے: سر آنکھوں پر رکھنا، جہنم رسید ہونا، ہواؤں میں رہنا، حیرت میں گم ہونا، سر کے بل چل کر آنا، اپنی اپنی پڑی ہونا۔

جن کو معلوم ہے رُکتا ہے تزلزل ان سے
کیوں نہ رکھیں گے سر آنکھوں پہ وہ بیزاروں کو

یہ کیسے ہو کہ جہنم رسید ہوں عاصی

شفیع وہ ﷺ ہیں تو کیسے یہ حال ہے ممکن

میں کن ہواؤں میں رہتا ہوں، کہ نہیں سکتا
مدینے جانے کا جب اہتمام کرتا ہوں (۸)

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پھر بار پاؤں گا
حالِ دلِ حزیں انھیں جا کر سناؤں گا
زادِ رہِ حیات وہاں سے میں لاؤں گا
جب سوچتا ہوں، شہرِ پیمبر ﷺ کو جاؤں گا
رہتا ہوں جانے کیسی ہواؤں میں رات دن (۹)
(بارگاہ میں بار پانے کی بات سے "بارگاہ" کا مفہوم زیادہ واضح ہو گیا ہے)

انبیاء سابقہؑ ہو جائیں گے حیرت میں گم
عاصیوں کے ساتھ جب ہو گا شفاعت کا سلوک

نبی ﷺ کے در پہ یہ محمود سر کے بل چل کر
بہ عاجزی و بصد التماس آئے گا

پڑی ہو گی ہر اک کو اپنی اپنی، یہ وہ دن ہو گا
قیامت میں نبی ﷺ ہوں گے شفیعِ عاصیاں واحد (۱۰)

منزلیں مارنا، تکیہ کرنا اور منقار زیرِ پر رہنا کا استعمال یوں ہوا ہے:

رہِ عرفانِ حق کی منزلیں مارے گا وہ بندہ
درود پاک کو سمجھے گا جو بھی مرشدِ کامل (۱۱)

ان کی رحمت پہ کر لیا تکیہ
نہ رہا خوف اب سزاؤں کا (۱۲)

جب تلک طیبہ نہ پہنچیں، چہچہاتے ہی نہیں
رہتے ہیں منقار زیرِ پر یہ مرغانِ شکیب (۱۳)

"حرفِ نعت" کے چار صفحات سے راقم صرف خوں رونا، جل تھل ایک ہونا اور کس بل نکلنا

کے محاورے سامنے لا رہا ہے:

زبوں حال آپ کی اُمت کا ہے ہر فرد دُنیا میں
خدارا ان کے ناصر ہوں، کچے دیتا ہوں خوں رو کر

....

ہر طرف ابرِ کرم ان ﷺ کا برس جاتا ہے
اس طرح ایک ہوئے جاتے ہیں جل تھل آخر
باتیں حق کی ہوں کہ ہو نعتِ رسولِ اکرم ﷺ
ان سے باطل کے نکل جائیں گے کس بَل آخر (۱۴)

سانس گھٹنا، رنگ اڑنا، ہوش پرّاں ہونا ایک ہی مضمون میں وارد ہوئے ہیں:

سانس گھٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں
رنگ اڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پرّاں ہیں، زبانیں گنگ ہیں
کس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ موجودات ﷺ کا (۱۵)

زک اُٹھانا، تکلف برتنا، لمبیاں لینا کے محاوروں کی "قطعاتِ نعت" میں موجودگی کا لطف اُٹھایئے:

مٹھی بھر وہ سنگ ریزے آپ ﷺ نے پھینکے نہ تھے
بدر کی جنگاہ میں پھینکے تھے جو سرکار ﷺ نے
یہ عمل میں نے کیا تھا، آپ کہتا ہے خدا
جس کے باعث زک اٹھائی لشکرِ کفار نے

(یہ صرف قرآنی تلمیح ہی نہیں، پہلے دو مصرعوں میں قرآنی اُسلوب کی بھی تقلید کی گئی ہے)

احساس یوں ہے جیسے اک بیکار چیز ہو
جذبے ہیں سرد، ذہن پہ چھایا غبار ہے
آنکھوں کا نور مجھ سے تکلف برت گیا
طیبہ پہنچنے کو جو یہ دل بے قرار ہے

....

دل مرا حسنِ تخیل کا مقلد ہے، مگر
اس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اس پہ نکس ریز

لمبیاں لیتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں
راہبر آہستہ رو ہے اور رہرو تیز تر (۱۶)

("لمبیاں لینا" ایسا محاورہ ہے کہ اس کے لیے مجھے بھی لغات دیکھنا پڑیں)

شاعرِ نعت نے قطعات کی صورت میں سیرتِ منظوم لکھتے ہوئے جہاں ہر واقعہ چار مصرعوں میں لکھا ہے، وہاں ظاہر ہے کہ ردیف قافیے یا روی کا اہتمام بھی کیا ہے۔ پھر حضور ﷺ کے لیے تو، تم، تیرا وغیرہ کا استعمال بھی اس نے اپنے لیے ممنوع کر رکھا ہے۔ ایسے میں جب اس میں محاوراتی حسن بھی موجود ہو تو اس کی "قادرالکلامی" کا لوہا ماننا پڑتا ہے:

اصحمہؓ شاہ حبش بے شک تھا عادل بادشاہ
مشرکینِ مکہ کے جھڑے میں آ سکتا نہ تھا
جعفرِ طیارؓ کی تقریرِ حق آموز نے
کافروں کی چال کو ہرگز نہ واں چلنے دیا

....

کُرز بن جابر مویشی بھی چُرا کر لے گیا
مارا ڈَڑ کو، آگ پیڑوں کو لگائی توڑ کر
پیر کا دن تھا، تعاقب اس طرح اس کا ہُوا
سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگا ڈھور ڈنگر چھوڑ کر

....

بُدر سے واپس ہوئے سرکار ﷺ تو ہفتے کے بعد
کُدر پہ جو فوج دشمن تھی، اسے بھی جا لیا

....

گو شہادت پائی حمزہؓ نے اُحد کی جنگ میں
پھر بھی بالا دست تھے ساتھی مرے سرکار ﷺ کے

....

ایسی پامردی سے، ایسی جاں سپاری سے لڑے
جس سے چھوٹے چھکے، ٹوٹے حوصلے کفار کے

(آخری مصرعے میں صنعتِ تجنیسِ لاحق کا حسن مستزاد ہے)

تھے لٹیرے سب قبائل دومۃ الجندل کے گرد

شام کی سرحد پہ خاصا دور یہ اک شہر تھا
اس طرح غائب ہوئے سب جوں گدھے کے سر سے سینگ
جب رسول پاک ﷺ نے جا کر وہاں حملہ کیا (۱۷)

لیکن میں اس طرح کہاں تک مثالیں نقل کرتا جاؤں گا۔ اگر اردو ادب و شعر میں ہمہ جہتی محاسن کا کھوج لگانے کا کوئی کام ہوا (جو زبان کے مقام کی تعیین اور ادب کے ارتقا کے لیے لابدی ہے) تو یقیناً راجا رشید محمود کا کلام نقد و انتقاد اور تحقیق و تدقیق کے محبین کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے گا۔ میں آخر میں کچھ ایسے فارسی محاوروں کی کلام محمود میں موجودگی کی نشاندہی کرتا ہوں جو اردو میں مستعمل ہیں:

درود پاک ہم ہونٹوں کی جنبش سے نہیں پڑھتے
کہ ہم اس کو ''حسابِ دوستاں در دل'' سمجھتے ہیں (۱۸)

فطرت جو سناتی ہے صدا عشق نبی ﷺ کی
عالم ہمہ تن گوش بر آواز ہوا ہے (۱۹)

ہے دعا یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسول ﷺ (۲۰)
(یہ ''الٰہی عاقبت محمود گرداں'' کا اردو رخ ہے)

ہوتے جو لرزہ بر اندام وہ ہوتے ہم تو
جشنِ صلوات قیامت میں مناتے پھرتے (۲۱)

حواشی

﴿۱﴾ تضامین نعت۔ ص ۹۰ ﴿۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۳ ﴿۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۵، ۴۲، ۷۵، ۱۱۵ ﴿۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۰، ۳۳ ﴿۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۷۸، ۸۲، ۱۱۱، ۱۳۲، ۱۳۵ ﴿۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۱۳، ۲۳، ۲۸، ۶۸، ۱۰۲ ﴿۷﴾ نعت (محمود نعت)۔ نعت نمبر ۳۲، ۳۳، ۳۵، ۲۹، ۳۳ ﴿۸﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۹، ۶۸، ۷۲ ﴿۹﴾ محسنات نعت۔ ص ۳۸ ﴿۱۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۷۶، ۹۸، ۱۰۱ ﴿۱۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۸۰ ﴿۱۲﴾ منظومات۔ ص ۱۰ ﴿۱۳﴾ شہر کرم۔ ص ۶۹ ﴿۱۴﴾ حرف نعت۔ ص ۳۲، ۳۵ ﴿۱۵﴾ قطعات نعت۔ ص ۱۳ ﴿۱۶﴾ قطعات نعت۔ ص ۲۸، ۶۳، ۶۹ ﴿۱۷﴾ سیرت منظوم۔ ص ۳۲، ۶۳، ۶۸، ۷۵، ۸۳ ﴿۱۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۸ ﴿۱۹﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۷ ﴿۲۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۱ ﴿۲۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۲

مصرعوں کا حسن

کلام محمود کے مطالعے کے نتیجے میں راقم الحروف کو بعض مصرعے بہت اچھے لگے ہیں انھیں نذر قارئین کرتا ہوں:

سرمئی بادل ہیں رحمت کے پرافشاں قلب پر
قامتِ فکر و تخیل پر لبابِ شعر ہے
چشمِ گریاں پر بھی طیبہ کا کھلے گا منظر
میں حصارِ خوابِ دل خوش کُن میں اب تک کیوں نہ ہوں
ذوقِ نطق و سماع کا حاصل (۱)
بھر لیتے ہیں دامانِ طلب مانگنے والے
یہ پیاماتِ محبتؑ یہ کرم کے سلسلے
مواجہہ ہے یہاں پہ نظر نہیں اٹھتی
کھلے احساس کے گلشن میں پھر غنچے اُمیدوں کے
رہے گا پرچمِ امن و سلامتی سر پر (۲)
گردشِ دوراں ہے ان کی جنبشِ ابرو کا نام
رحمت للعالمین ﷺ کے فیض کی کیا بات ہے
دوری کی شاخ پر بھی اُخوت کے پھول ہیں
سحر اُمید کی پھوٹی ہے ان کی رحمت سے
بس ایک شامِ تمنا نبی ﷺ کے روضے پر
دریچے ہائے نظر صحنِ دل میں کھلتے ہیں
قلعۂ تشکیک ثابت ریت کی دیوار ہو
نشانِ پا پہ خم ہفت آسماں ہیں
انسان کے عروج کا سورج ہوا طلوع
دھنک کے رنگ بخشیں گے طراوت میری آنکھوں کو (۳)
ماسوا اللہ کے معبود کوئی بھی نہیں (۴)

بصیرت بھی عطا فرمودۂ محبوبِ خالق ﷺ ہے
بس اک خریطۂ بخشش مری ضرورت ہے (۵)

مزرعِ الفت میں ہیں سرسبزیاں، شادابیاں
مدینہ دارِ ہجرت تھا، بنا دارالحکومت بھی

نقوشِ پائے سرکارِ دو عالم ﷺ رہنما کر لے
عمل احکامِ سرکارِ دو عالم ﷺ پہ ضروری ہے (۶)

جیسے خانۂ دل میں روشنی اترتی ہے
روح کے محبس میں در آئے بہشتوں کی ہوا (۷)

گہر بحرِ سخن سے نعت کے چن چن کے لاتے ہیں
احترامِ سرورِ کونین ﷺ میرا دین ہے

گنبدِ خضرا سے دوری، بخت کی لاحاصلی
عشقِ نبی ﷺ کی فصل وقارِ بہار ہے (۸)

چشمِ کرم نمائے نبی ﷺ دلدہی پہ ہے
ناکردہ کاریوں کا بھی مجھ کو خیال ہے

میرے آقا ﷺ رکھتے ہیں میری خبر ہر کام میں
ذرا ٹھہرو! مدد کو میرے پیغمبر ﷺ پہنچتے ہیں

اُنس کی فصل میں جو نخلِ یقیں بوتے ہیں
حبسِ دروں کو موجۂ بادِ صبا دیا (۹)

مجھ سے کیا پوچھتے ہو طابہ کی عالم تابی
پہنچو درِ رسولِ امیں ﷺ تک بہ انکسار

مدینہ طیبہ دارالقرارِ آدمیت ہے
آقا ﷺ نے خود فرشتوں سے میرا پتا کیا (۱۰)

جو کچھ مرے حضور ﷺ نے چاہا، وہی ہوا
جاؤں مدینے کو نہ اگر میں تو کیا کروں

معصیت کوشی، اِدھر تھی، معصیت پوشی اُدھر

روز میں درخواست کرتا ہوں کہ بلوا لیں مجھے
ساتھ عکسِ گنبدِ اخضر بھی ہو گا قبر میں

کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نفس کی آمد و شُد میں (۱۱)
دوئی کا شائبہ تک بھی نہ تھا قصرِ محبت میں

محبتِ سرورِ عالم ﷺ سے فطرت کا تقاضا ہے
نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو کی ہے حکمت سے

مدینہ ہے فقط چند التجاؤں کی مسافت پر
یہ ایماں کی علامت ہے، پیمبر ﷺ سے محبت کر

باج دیتا ہے نبی پاک ﷺ کو ہر اقتدار (۱۲)
کوئی نبی ﷺ کو مرے حال کی خبر کر دے

بہشت میں بھی محافل درود کی ہوں گی
درِ توبہ پہ دستک دیجیے صلِ علیٰ کہہ کر

ذکرِ نبی ﷺ سے بادِ بہاری ہے مشکبار
مقدرات کو صلِ علیٰ نے ٹالا ہے (۱۳)

گم ہوا حیرت میں سایہ کس کے قد کو دیکھ کر
آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر ﷺ وضو

نور جب ان کا سراپا ہے تو سایہ کیسا
سرکار ﷺ! صبحِ نو کے اُجالے کا ہے سوال

اختیاراتِ رسول اللہ ﷺ کی کیا بات ہے (۱۴)

حواشی

﴿۱﴾ منظومات۔ص ۱۸، ۱۹، ۱۹، ۱۱، ۱۹، ۱۰ ﴿۲﴾ شہرِ کرم۔ص ۱۸، ۶۳، ۶۵، ۷۱، ۱۰۳ ﴿۳﴾ حدیثِ شوق۔ص ۱۵، ۲۹، ۳۸، ۶۶، ۶۷، ۸۱، ۸۹، ۹۳، ۱۱۵، ۱۳۱ ﴿۴﴾ سیرتِ منظوم۔ص ۳۹ ﴿۵﴾ سلامِ ارادت۔ص ۱۳، ۳۳ ﴿۶﴾ کتابِ نعت۔ص ۱۹، ۲۵، ۳۱، ۷۸ ﴿۷﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔نعت نمبر ۲۶، ۳۸ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ص ۶۹، ۵۲، ۵۳، ۳۰ ﴿۹﴾ تحسسات نعت۔ص ۲۶، ۳۸، ۴۴، ۲۸، ۱۸، ۱۳ ﴿۱۰﴾ حرفِ نعت۔ص ۶۷، ۹۳، ۵۲، ۲۸ ﴿۱۱﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ص ۲۹، ۴۵، ۵۹، ۹۳، ۱۱۲، ۱۱۷ ﴿۱۲﴾ کتاب۔ص ۱۱، ۳۳، ۳۵، ۴۷، ۴۴، ۷۳ ﴿۱۳﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ص ۲۱، ۳۱، ۴۱، ۶۰، ۹۲ ﴿۱۴﴾ تقدیسات نعت۔ص ۲۷، ۴۷، ۴۲، ۶۰، ۳۰، ۵۳

مکالماتی انداز/ڈرامائی اُسلوب

مکالماتی انداز یا ڈرامائی اُسلوب کی شعر میں دراندازی اسی صورت میں ممکن ہے کہ شاعر کو زبان و بیان پر مکمل کنٹرول ہو' موضوع کے ساتھ دلی تعلق ہو اور پرواز تخیل کی معیت نصیب ہو۔ شاعر نعت راجا رشید محمود کے ہاں ان خوبیوں کا عمل دخل وافر ہے' اس لیے یہاں ایسی صورتیں جا بجا نظر آتی ہیں:

محمود کے مقام پہ آقا ﷺ ہوں اور مجھے
فرمائے کبریا کہ ''اجازت ہے نعت کی'' (۱)

آواز آئے ''کون تھا' پڑھتا تھا جو درود'
فرمائیں مجھ کو دیکھ کے آقا ﷺ ''یہی یہی'' (۲)

محبوب رب ہر دو جہاں ﷺ کو بروز حشر
محمود دیکھتے ہی پکارا ''سلام ہو''

جواب میرا ہے یہ ''اپنی بہتری کے لیے''
جو پوچھتا ہے کوئی ''کیوں سلام کہتا ہے'' (۳)

''چلو بلاتے ہیں سرکار ﷺ تم کو طیبہ میں''
پیام ہو گیا موصول پھر صبا سے مجھے

ملے گا حکم یہ پہلا ہمیں قیامت میں
''مدیح سرور عالی مقام ﷺ پیش کرو'' (۴)

آئی یہ صدا' ''صل علیٰ صل علیٰ پڑھ''
جب بھی یہ کہا میں نے ''مجھے کام دیا جائے'' (۵)

دیکھتے ہیں شگفتہ رُو مجھ کو تو پوچھتے ہیں سب

دیکھ لیا ہے تم نے کیا آپ ﷺ کا شہر ذی شرف

سچ کہا' فردوس ہے محمود انعام خدا
اس سے لیکن ماورا ہے شہر ختمی مرتبت ﷺ (۶)

طیبہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے' ہمیں بتا
آئیں یا ہم وہاں پہ نہ آئیں' ارم سے پوچھ (۷)

گدا ہیں ہم' تجھی تجھ کو سمجھتے ہیں' دعا دیں گے
درود' تاج' لے بابا سنا۔ تیرا بھلا ہو گا (۸)

منیٰ میں آقا ﷺ مل گئے؟ اللہ کی پناہ!
جس نے بھی کی ہے بات یہ' کی ہے بڑی غلط

تم نے پوچھا ہے تو سن لو یہ ہے میرا اعتقاد
سرور عالم ﷺ کا چہرہ کھیٰعص (۹)

کہیں ملک کہ ''پیش ہو' راجا رشید نعت گو''
سب میں پکارا جائے جب نام بہ نام میرا نام (۱۰)

رشید احمد! مبارک' تم کہے جاؤ
اسی انداز مستحکم میں نعتیں (۱۱)

وہ انبیاء ہیں' وہ ہیں فرشتے' یہ عام لوگ
ہر دل میں احترام بڑے مصطفیٰ ﷺ کا ہے (۱۲)

راجا رشید محمود کے یہاں کہیں کہیں ڈرامائی انداز اتنے بھرپور انداز میں وارد ہوتا ہے کہ پہلا مصرع تو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ دوسرے مصرعے کے ساتھ البتہ جان میں جان آتی ہے:

نبی ﷺ کے در پہ نہ جائیے گا' نہ اُن سے الفت نبھایئے گا
تو کوئی راحت نہ پایئے گا' دھواں دھواں زندگی ملے گی (۱۳)

مخالفت بھی پیمبر ﷺ کی عین ممکن ہے
حواسِ خمسہ کا جو اختلال ہے ممکن (۱۴)

....

وہ بے شک مت پڑھے صلوات نام مصطفیٰ ﷺ سن کر
احادیثِ نبی ﷺ پر ہی نہ جس کو اعتبار آئے (۱۵)

آخر میں شعر میں بات کرنے کا خوبصورت انداز دیکھیے:

محمود کئی بار میں حرمین گیا ہوں
کعبہ بھی ہے بے مثل ...... مگر مسکنِ سرکار ﷺ! (۱۶)

حواشی

﴿۱﴾ نعت (محمود نعت)۔ نعت نمبر ۶ ﴿۲﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۳ ﴿۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۸، ۳۳ ﴿۴﴾ حرف نعت۔ ص ۳۰، ۱۰۵ ﴿۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۹۹ ﴿۶﴾ شہر کرم۔ ص ۲۱، ۲۲ ﴿۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۶ ﴿۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۲ ﴿۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۹، ۹۷ ﴿۱۰﴾ تقاضائے نعت۔ ص ۱۱۳ ﴿۱۱﴾ نعت نمبر ۱۸ ﴿۱۲﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۲ ﴿۱۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۳ ﴿۱۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۶۷ ﴿۱۵﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۹ ﴿۱۶﴾ شہر کرم۔ ص ۳۲

☆☆☆☆☆

سنین واعداد کا استعمال

راجا رشید محمود جہاں شعر کہنے کا ملکہ رکھتا ہے' وہاں وہ نہایت اہم اور نامور محقق بھی ہے۔ اس نے "سیرتِ منظوم" کی تقدیم میں سیرت طیبہ پر اُردو میں منظوم کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قدرتی' شاہ محبوب عالم جیون' میر فیاض ولی ویلوری' نوازش علی شیدا' محمد باقر آگاہ' قاضی غلام قاسم مہری' قاضی غلام علی مہری' سید محمد عبدالرزاق کلامی رائے بریلوی' ابوالاثر حفیظ جالندھری' نواب علی قاضی' سید منیر علی جعفری' سید شمس الحق بخاری' ملک منظور حسین منظور' نفیس خلیلی' سید امیر الدین حسین اور غلام محمد حسرت نے مثنوی کی ہیئت میں' اور عنایت علی مسرور انبہونوی اور محشر رسول نگری نے مسدس کی صورت میں منظوم سیرت لکھی اور قطعات کی صورت میں سیرت پاک لکھنے کی سعادت خود راجا رشید محمود کو ملی (۱)۔

ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا کہ فارسی کے قطعات میں بڑی تعداد ایسے قطعوں کی بھی ہے جن کو واقعاتی یا تاریخی کہنا چاہیے (۲) لیکن فارسی یا اُردو میں کسی شخص نے یہ مشکل راہ اختیار نہیں کی' جسے شاعرِ نعت نے اپنے لیے چنا کہ قطعات کی صورت میں سیرت طیبہ لکھ دی۔ صرف چار مصرعے' ردیف قافیے یا روی کی مجبوری' واقعہ نگاری کے حدود' شعری محاسن کا استعمال ...... اور اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ راجا رشید محمود کی اپنی قائم کردہ یہ مجبوری کہ حضور ﷺ کے لیے 'تو' 'تم' یا اس وغیرہ کے صیغے سے دوری۔ چنانچہ اس نے "سیرتِ منظوم" میں حضور اکرم ﷺ کے لیے جو الفاظ جا بجا استعمال کیے ہیں' ان پر ایک نظر ڈالنے سے اس کی قدرتِ کلام اور احتیاط و احترام کا مزید قائل ہونا پڑتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"سرورِ کونین' محسنِ انسانیت' سرکار' سرکارِ زمن' سرکار' سرکارِ والا' مصطفیٰ' رسولِ پاک' آپ' محسنِ عالم' آقا' میرے آقا' حبیبِ کبریا' نبی' پیمبر' پیغمبر' سرکارِ دوعالم' سرورِ عالم' رسول' محبوب' محبوبِ خدا' خدائے پاک کے محبوب' خالق کے محبوب' مکرم' شفیعِ عالم' رسول اللہ' نبی پاک' سرور' سرکار' سرورِ ہردو جہاں' سیدِ والا" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

ان فنی' شعری' احترامی اور حقائق نگاری کی محدودیتوں کے ساتھ صرف چار مصرعوں میں جس طرح شاعر نے واقعہ بیان کیا ہے' اس کی تحسین اور اس پر نقد و تحقیق کی نظر شاید مستقبل میں بھی کوئی

نہ ڈالے کیونکہ یہ شخص کسی گروہ یا کسی انجمن کا رکن نہیں اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ منافقت نہیں جانتا اور سچ کہنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ میں نے اس کے ذخیرہ کتب میں ایک بہت اچھے شاعر اور بہت بڑے عالم اور ادیب کی ایک کتاب دیکھی جس نے راجا رشید محمود کے نام کے ساتھ "بے نیازِ عصر" کے الفاظ لکھے تھے۔ چنانچہ جو آدمی عصری ستائشوں یا منافقتوں کا حصہ دار بننے کے بجائے محض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے قلم اُٹھاتا ہو اس کے ساتھ کم از کم عصرِ حاضر کو تو بے نیازی ہی کا رویہ رکھنا چاہیے۔

سنین و شهور

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ مذکورہ بالا پابندیوں کے ساتھ ساتھ اس نے سنین و شہور کو بھی ٹھیک طور سے قطعاتِ سیرت میں نظم کیا ہے۔ میلادِ مبارک کا ذکر دیکھیے:

مہینا تھا ربیع الاولیں کا
دو شنبہ دوسرا تاریخ بارہ (۳)

محمود پاشا فلکی کے حوالے سے علامہ شبلی نعمانی نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۹ ربیع الاول لکھ دی' تو آج کے سیرت نگار اس راہ پر چل پڑے۔ اس پر "مدیرِ نعت" نے مجھے کام کرنے کو کہا' میں نے اپنے طویل مقالے میں ثابت کیا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ۱۲ ربیع الاول کو ہوا تھا۔ یہ مضمون ماہنامہ "نعت" کے لیے لکھا گیا تھا (۴)۔ کئی جگہوں پر نقل بھی ہوا۔ میں نے مزید اضافے کیے تو یہ کتابی صورت میں بھی شائع ہوا۔ بعد میں راجا رشید محمود کی دخترِ نیک اختر شہناز کوثر نے اپنی کتاب "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن" میں یہی دلائل دیے تو مشہور سیرت نگار شاہ مصباح الدین شکیل نے اپنی کتاب "سیرتِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلد اول کے دوسرے ایڈیشن میں ان الفاظ کے ساتھ یہ تاریخ ۹ کے بجائے ۱۲ کر دی کہ شہناز کوثر کے دلائل کی وجہ سے انھوں نے ایسا کیا ہے:

طوالت سے بچنے کے لیے میں "سیرتِ منظوم" کے قطعات میں سے ایک ایک مصرع جس میں سنین و شہور نظم کیے گئے ہیں' نقل کرتا ہوں:

پہلے اُمتی پہلے نعت گو:

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً دس صدی پہلے ہوئے (ص ۳۲)

حبشہ کو دو ہجرتیں:

پانچویں سال نبوت جانب حبشہ گئے (ص ۴۱)

عام الحزن:

تھا دہم سال نبوت' جب ابوطالب گئے (ص ۴۷)

پہلی بیعتِ عقبہ:

بارھواں سال نبوت' موسم حج' یثربی (ص ۵۱)

دوسری بیعتِ عقبہ:

موسمِ حج تیرھویں سال نبوت کا جو تھا (ص ۵۲)

غزوۂ بنو سلیم:

بدر سے واپس ہوئے سرکار علیہ السلام تو ہفتے کے بعد (ص ۶۸)

غزوۂ سویق:

دو مہینے بعد جنگِ بدر کے' اک رات کو (ص ۷۰)

غزوۂ ذی امر:

غزوۂ ذی امر کو سن تین میں آقا علیہ السلام گئے (ص ۷۱)

سریہ زید بن حارثہ:

چھٹے مہینے بعدِ جنگِ بدر' روزِ پیر کو (ص ۷۴)

غزوۂ بنو مصطلق:

پانچ ہجری' دوسری شعبان' دو شنبہ کے دن (ص ۸۵)

غزوۂ ذی قرد:

غزوۂ خیبر سے ہے یہ تین دن پہلے کی بات (ص ۹۵)

عمرۃ القضا:

سات ہجری' ماہِ ذی قعدہ کے پہلے پیر کو (ص ۹۷)

غزوۂ حنین:

واقعہ یہ اس زمانے کا ہے جب تھا آٹھ سن (ص ۱۰۱)

انتقال حضرت ابراہیمؑ:

انتقال ان کا ہُوا سن دس میں، چھوٹی عمر میں (ص۱۰۶)

مہم اسامہؓ:

چودہ دن پہلے وصالِ سرور و سرکار ﷺ سے (ص۱۰۸)

شاعرِ نعت نے اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ جس طرح ان قطعات میں اسماسموئے ہیں، وہ اس کے کمال کا اور پہلو ہے لیکن یہ ذکر اپنے مقام پر کیا گیا ہے۔

''سیرت منظوم'' کے علاوہ شاعر کی دوسری کتابوں میں بھی سنین و شہور کا ذکر ملتا ہے۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ اس حوالے سے بھی ان کا ثانی نہیں ملتا۔ ایک قطعہ دیکھیے:

تئیس سال پہلے جو اک حادثہ ہوا
اس حادثے نے مجھ کو دکھایا ہے خاص موڑ
وہ دن تھا اور آج کا دن، وقفِ نعت ہوں
غیرِ رسولِ پاک ﷺ سے ناتا لیا ہے توڑ (۵)

راجا رشید محمود نے بتایا ہے کہ اس نے یہ قطعہ ۱۹۹۸ میں کہا تھا اور ۱۹۷۵ میں اس کا ایک ایسا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کے باعث وہ سات دن بے ہوش رہا اور ساڑھے آٹھ ماہ چارپائی پر۔ یہ درست ہے کہ نوعمری کے زمانے سے وہ شعر کہہ رہا ہے اور نعت ہی کہہ رہا ہے لیکن ۱۹۵۸ سے ۱۹۷۴ تک کبھی کبھی غزل بھی کہتا رہا۔ ۱۹۷۵ کے حادثے کے بعد اس نے غزل بالکل ترک کر دی۔ اس زمانے کی غزلیں نظمیں کتابت شدہ اس کے پاس موجود ہیں لیکن وہ یہ دفتر ''غرق مے ناب'' کر چکا ہے۔ وہ اپنے آپ کو زبان کا طالب علم کہتا ہے، اس لیے ''ناتا'' کو ''ناطہ'' یا ''راجا'' کو ''راجہ'' لکھنے کی غلطی نہیں کرتا۔

۱۹۸۸ میں ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا ہوا اس کے بعد تو اس نے صرف ایک ہی گھر کی چوکھٹ تھام لی۔

اٹھاسی سن سے، فضلِ خدائے کریم سے
جو بات ہم نے کی یا سنی، نعت ہی کی ہے (۶)

۴۸ برس کی عمر تک وہ حاضریٔ طیبۂ اقدس سے محروم رہا۔ اس کا ذکر دیکھیے:

محمود جب تلک نہ مدینے پہنچ سکا
بے فائدہ گزر گئے دو کم پچاس سال

کبھی مجھ کو نہ اڑتالیس برسوں میں ہوئے حاصل
عبادت کے مزے جو پائے محرابِ تہجد میں (۷)

آقا حضور ﷺ آپ بلائیں تو جاؤں گا
دو کم پچاس سال میں ضد پہ اڑا رہا
روح و دل و نظر کو وہ مجروح کر گیا
سینے میں دوریوں کا جو خنجر گڑا رہا
پھر اس کے بعد ایسے بلایا حضور ﷺ نے
ہر سال ان کے در پہ پہنچ کر کھڑا رہا (۸)

اُنچاس سال کی عمر میں اسے پہلی مرتبہ حاضری نصیب ہوئی اور اس حاضری میں ہر قدم پر یہ محسوس ہوا کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو گئی ہے اور لفظاً بلفظاً پوری ہوئی ہے کہ:

میں جاواں گا مدینے، پر بلاون گے تے جاواں گا (۹)

(یعنی میں مدینہ طیبہ میں حاضری کی تمنا تو رکھتا ہوں مگر جاؤں گا تبھی، جب وہ خود بلائیں گے) اُنچاس سال کا ذکر بھی اس کے کلام میں پایا جاتا ہے:

اُنچاس سال دوریٔ شہرِ رسول ﷺ میں
کیا کیا دلِ رشید نہ تڑپا سلام کو (۱۰)

نومبر ۱۹۸۹ میں شاعر پہلی بار بلایا گیا تو یہ سن اس کے حافظے پر نقش ہو گیا:

سن نواسی سے پہلے فاصلوں کی دنیا تھی
اب تو طیبہ اقدس میرے دل کے اندر ہے

حاضریٔ طیبہ کی پہلی حاضری
سن نواسی، میری مادرؒ اور میں (۱۱)

نواسی سے محسوس ہوتا ہے مجھ کو
مجھے گھیرے رکھتے ہیں رحمت کے بادل (۱۲)

....

والدہؒ کے ساتھ طیبہ تک مجھے پہنچا دیا
سن نواسی میں یہ تھا مجھ سے مشیت کا سلوک (۱۳)

۱۹۸۹ سے ۲۰۰۱ تک کے تیرہ برسوں میں وہ تیرہ بار حاضری کی سعادت پا چکا۔ ۲۰۰۲ میں چودھویں بار بھی ہو آیا ہے۔ عموماً تین دن مکہ مکرمہ میں رہنے کے بعد دس گیارہ دن مدینہ طیبہ میں گزارتا (پہلے دو ہفتے کا ویزا ہوتا تھا)۔

ہر بار جو گزارے ہیں شہرِ رسول ﷺ میں
دس گیارہ دن وہی تو مری زندگی بنے

....

ہر سال گیارہ دن کے لیے بہرِ التفات
دیں گے مجھے حبیبِ خدا ﷺ اک سرور و کیف (۱۴)

شاعر چھٹی بار گیا تو ''شہرِ کرم'' ساتھ لے گیا' اس میں ایک نعت ''پانچ بار'' ردیف کی ہے۔ ایک شعر ملاحظہ ہو:

دن میں سو سو بار ان کو دیکھتا ہوں پیار سے
میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے وہ روضہ پانچ بار

پانچ مرتبہ میں جو اس نے مدینہ منورہ میں حاضری کے دن گنے تو وہ ۵۳ تھے۔ ۵۳ حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی ''احمد'' (ﷺ) کا عدد ہے۔ اس حوالے سے اس نے یوں مزا لیا:

اب تک ترپن دن رہا شہرِ رسول ﷺ میں
عرصہ یہی تو خوب مری زندگی میں ہے (۱۵)

''مدیحِ سرکار ﷺ'' شاعر کا ساتواں اردو مجموعہ نعت ہے اور یہ مجموعہ لے کر وہ ساتویں بار مدینہ پاک گیا تھا۔ اس کتاب کی ایک نعت کا مطلع ہے:

ساتویں بار آؤں گا درگاہِ حضرت ﷺ دیکھ کر

مجھ کو تسکیں مل گئی خوابِ مسرت دیکھ کر (۱۶)

''فردیاتِ نعت'' میں اس نے کہا:

میں بارہ سال میں طیبہ گیا ہوں بارہ بار
خدا کے فضل سے میرا حساب ایسا ہے (۱۷)

۱۹۹۰' اور ۱۹۹۴ میں وہ نہیں جا سکا تھا اور ۱۹۹۸' اور ۲۰۰۰ میں دو دو بار حاضر ہوا۔ بارہ بار کی حاضری میں وہ ۱۰۴ دن شہرِ محبت شہرِ کرم مدینۃ النبی (ﷺ) میں رہا تو کہا۔

میں ساڑھے تین ماہ رہا اب تلک وہاں
طیبہ سے یہ وابستگی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

ایک نعت کہتے ہوئے اس کی عمر ۶۱ برس ہو گئی تھی۔ اس عرصے میں وہ یا نعتیں سنتا رہا یا کہتا' سناتا اور شائع کرتا رہا:

میرے اکسٹھ سال گزرے ہیں اسی کے سایئے میں
یہ حقیقت ہے کہ ہوں پروردہ نعتِ رسول ﷺ (۱۸)

اپنی تیرھویں حاضری کا ذکر اس نے یوں کیا:

تیرھواں سال آ گیا خوش بختی محمود کا
ہر برس یہ فضلِ رب سے عازمِ طیبہ ہوا (۱۹)

کلامِ محمود میں جس حوالے سے یا جب سرکار ﷺ کا ذکر آیا ہے' ٹھیک ٹھیک برسوں کا حوالہ آیا ہے۔ وہ اپنی نجی گفتگو میں تو کہا کرتا ہے کہ وہ حساب میں کمزور ہے لیکن ذکرِ سیرت میں وہ کمزور نہیں لگتا۔ اس نے ''پورے چودہ سو برس'' (۲۰) ''چودہ سو اور ترپین سال'' (۲۱) ''چودہ سو سات سال'' (۲۲) ''چودہ سو دس برس'' (۲۳) ''چودہ سو سترہ برس'' (۲۴) ''چودہ سو اکیس'' (۲۵) کو شعر کا پیرہن بخشا ہے۔

نعت کی ترویج و ترقی کی ذیل میں اس کے منہ میں توقعات کی زبان ہے:

ہے بیسویں صدی کے شب و روز سے عیاں
جو آنے والی ہے' وہ صدی نعت ہی کی ہے (۲۶)

اعداد

بھاری عدد ہیں سب پہ پیمبر ﷺ کی نعت کے
فردِ عمل میں ایسی بھی ہے مد بہ فیضِ عشق (۲۷)

''ابجد'' کا لفظ تو شاعری میں کئی حضرات نے استعمال کیا لیکن ''الف ثانی'' کی طرح ''ابجد تا ضظغ'' کو کسی نے نہیں برتا۔ حروفِ تہجی کے بارے میں تو سب جانتے ہیں لیکن بہت سوں کو حروفِ ابجد کا پتا نہیں۔ حروفِ ابجد یہ ہیں:

ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ

الف کی قیمت ایک اور بالترتیب ی کی دس ہے۔ ک کی بیس اور ق کی سو۔ ر کی دو سو اور غ کی ایک ہزار۔ رشید محمود نے کہا:

شعر و سخن کی ابجد و ہوز کے ساتھ ہی
قسمت نے مجھ کو ان کا ثنا خواں بنا دیا (۲۷۔الف)

''ضظغ'' کی ''غ'' تک رسا فی الفور ہو گئی
سیکھی خدا سے میں نے جو ''ابجد'' درود کی (۲۸)

''ابجد'' کے پہلے حرف سے ''ضظغ'' کی غین تک
جتنے بھی ہیں عدد' ہیں سبھی تابع حضور ﷺ (۲۹)

دوسرے شعر کے مضمون کی مزید تصریح درج ذیل دو شعروں میں ملتی ہے۔ پھر بھی یہ تصریح سے زیادہ تلمیح ہے۔ بابا گورو نانک نے کہا:

ہر عدد کو چوگن کر لو دو کو اس میں دو بڑھائے
پورے جوڑ کو پنج گن کر لو بیس سے اس میں بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کر لو دو کو اس میں دو بڑھائے
گرو نانک یوں کہے' ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے

ترجمہ: کسی بھی عدد کو چار سے ضرب کر کے اس میں دو جوڑ دو اور پھر جو جوڑ آئے' پانچ سے ضرب دے کر حاصلِ ضرب کو بیس سے تقسیم کر لو۔ تقسیم میں جو باقی بچ جائے' اس کو نو سے ضرب دو۔ اور حاصلِ ضرب میں مزید ۲ شامل کر لو۔ گورو نانک کہتا ہے کہ ہر شے میں محمد

(ﷺ) کا جلوہ نظر آئے گا یعنی عدد ۹۲ ہی ہوگا۔ (۳۰)

اب رشید محمود کو سنیے:

جو بات ہے بہ ہو ختم محمد ﷺ کے عدد پر
پائی ہے یہی ہم نے تو اعداد کی خواہش

تقسیم و جمع جو بھی کریں' میں نے یہ سنا
حاصل ہر ایک چیز کا ہیں پورے ۹۲ (۳۱)

''سلام ارادت'' میں ۹۲ نعتیں ہیں اور یہ حوالہ بھی کئی شعروں میں ملتا ہے:

تعداد میں ہیں بانوے نعتیں سلام کی
رکھتا ہے خوب نسبتیں اشعار کا سلام

زیرِ نظر کتاب میں ہیئت غزل کی ہے
لیکن ہے اس میں بانوے اقسام کا سلام

مرے خلاف اگر فیصلہ دیا بھی گیا
بروزِ حشر بدلاؤں کا گنا کے سلام (۳۲)

آخری شعر میں بانوے کا لفظ یا عدد نہیں ہے لیکن بات واضح ہے اور مضمون شوخ۔ لیکن راجا رشید محمود جس طرح جزئیات پر نظر رکھتا ہے' اس کا ایک مظاہرہ یہ ہے کہ ''کے سلام'' والی یہ نعت کتاب کے صفحہ ۹۲ پر ہے۔

۹۲ کے ساتھ شاعرِ نعت کی محبت کا یہ حال ہے کہ ''۱۹۹۲ کے شماروں میں ۹۲ کے' حضور ﷺ کے اسمِ گرامی ''محمد'' ﷺ) کا عدد ہونے کا احساس مدیرِ نعت کو ہوا تھا۔ اس کا اظہار ستمبر ۱۹۹۲ کے اداریے میں بھی کیا گیا اور سال ۱۹۹۲ کے آخری شمارے میں ان گیارہ کتابوں کا ذکر کیا گیا جو اس حوالے سے ایڈیٹر نعت نے ۱۹۹۲ میں لکھیں'' (۳۳)۔

ستمبر ۱۹۹۲ کے اداریے میں مدیرِ نعت نے کہا۔ ''یہ حقیقت آج کل ہماری نیندیں اڑائے گئی ہے کہ موجودہ سال ۹۲ ہے۔ ۹۲ میرے سرکار ﷺ کے اسمِ گرامی ''محمد'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ سن ۹۲ گزر گیا تو ہماری زندگیوں میں دوبارہ کہاں آئے گا۔ اس لیے ہم ۹۲ کی

عظمت واہمیت کے حوالے سے اس سال کوئی ایسا کام کیوں نہ کر جائیں جو ہمیں آیندہ زندگی میں کام دے۔ سیرت ونعتِ آقا ومولا ﷺ پر تحقیق، درود وسلام کی کثرت، خلقِ خدا کی بہبود کے لیے کوئی کاوش ...... اور توفیق خداوند کریم (جل شانہ العظیم) اور کرم نبی کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) اور درود وسلام کی برکت سے "سیرت منظوم" لکھی گئی ہے۔ یہ ۹۲ کا تحفہ ہے۔ میرے لیے بھی آپ کے لیے بھی (۳۴)۔

بعد میں "اوج" کا نعت نمبر چھپا اور مدیر "اوج" ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کے بقول ۱۹۹۳ کے آخر میں طبع ہوا (۳۵)۔ تو اگرچہ ماہنامہ "نعت" اعزازی طور پر انھیں بھیجا جاتا تھا۔ "اوج" کے ایک مدیر نے اپنے اداریے میں ۹۲ کی حقیقت کو اپنے اوپر القا قرار دے لیا۔ ماہنامہ "نعت" کا اور کیا کچھ "اوج" نے کسی حوالے کے بغیر اپنا لیا تھا، اس کی تفصیل "اردو نعت کا انسائیکلو پیڈیا جلد اول" کے مقدمے میں موجود ہے۔ لیکن یہ تو آج کل ہو ہی رہا ہے۔ حتیٰ کہ ماہنامہ نعت میں شامل کئی مضامین ومقالات (جن میں میری تخلیقات/تالیفات بھی شامل ہیں) اور کئی دیگر کتابوں رسالوں سے پورے کے پورے مضمون یا ان کے بڑے حصے ڈاکٹر مظفر عالم جاوید صدیقی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں ہضم کر لیے تھے۔ میں نے ستمبر/اکتوبر ۲۰۰۰ کی اشاعتِ خصوصی میں "تحقیق/سرقہ" کے عنوان سے ۱۷۳ صفحات پر ان کا پول کھولا۔ جس کی بنا پر معلوم ہوا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انکوائری ہو رہی ہے۔

بہرحال، راجا رشید محمود نے ۹۲ کے سلسلے میں بہت کچھ کہا تو بعد میں ۵۳ (حضور ﷺ کے اسمِ گرامی "احمد" ﷺ کے عدد) کی مناسبت بھی پیشِ نظر رکھی۔ "شہرِ کرم" اور "سلامِ ارادت" میں ۹۲، ۹۲ نعتیں ہیں اور "۹۲" میں ۹۲ نعتیہ قطعات۔ حرفِ نعت، تضامینِ نعت اور نعت میں ۵۳، ۵۳، ۵۳ نعتیں ہیں۔ "مدیحِ سرکار ﷺ"۔ "حی علی الصلوٰۃ" اور پنجابی مجموعہ نعت "نعتاں وی اُتی" میں حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری کی مناسبت سے ۶۳، ۶۳، ۶۳ نعتیں ہیں۔

۹۲ اور ۵۳ دونوں کا ذکر ایک شعر میں یوں کیا گیا ہے:

احمد ﷺ کے جو عدد ہیں ۵۳ تو اے رشید
ہیں اسمِ ذاتِ پاک "محمد" ﷺ کے ۹۲ (۳۶)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے "مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" لکھ کر "لاکھوں" کے عدد کی بات چلائی تو بہت لوگوں نے ان کی تقلید میں سلام کہے۔ دو اشاعتیں تو ماہنامہ "نعت" کی اسی مضمون "لاکھوں سلام" کے عنوان سے چھپیں (۳۷)۔ ان کے علاوہ بھی اس ماہنامے کی کئی اشاعتوں میں لاکھوں سلام موجود ہیں لیکن شاعرِ نعت راجا رشید محمود کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر کسی کی مشہور زمین استعمال بھی کرتا ہے تو اس میں کوئی نیا پن پیدا کرتا ہے مثلاً "صلی اللہ علیہ وسلم" ردیف کی نعتیں راز کاشمیری نے جمع کیں (۳۸) اس کے بعد شاعرِ نعت نے "مدیرِ نعت" کی حیثیت سے دو خاص نمبر "درود وسلام" کے موضوع پر شائع کیے تو ان میں "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ علیک وسلم" ردیف کی ایک سو کے قریب وہ نعتیں مرتب کیں جو راز کاشمیری کی مرتبہ کتاب میں نہیں تھیں (۳۹)۔ راز کاشمیری کی مرتبہ مذکورہ بالا کتاب میں صرف دو شاعر ایسے ہیں، عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی اور راجا رشید محمود، جنھوں نے "احمد صلی اللہ علیہ وسلم" ردیف استعمال کی۔ بعد میں رشید محمود نے قدم مزید آگے بڑھایا اور "کے صلی اللہ علیہ وسلم" اور "میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم" ردیف کے ساتھ بھی دو نعتیں کہیں (۴۰)۔ "اُمّی یا رسول اللہ ﷺ" ماہنامہ نعت کا نومبر ۱۹۹۳ کا شمارہ اور عزیز الدین خاکی کی "حبیبی یا رسول اللہ ﷺ" چھپیں لیکن رشید محمود نے "نبیی یا رسول اللہ ﷺ" کی جو جدت پیدا کی، وہ آج تک کسی اور نے نہیں کی (۴۱)۔

بات "لاکھوں سلام" کی ہو رہی تھی۔ رشید محمود نے نعت اس ردیف میں بھی کہی، مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے سلام کے دو شعروں کی تضمین بھی کی ہے لیکن کچھ آگے بڑھ کر "کروڑوں سلام" ردیف میں بھی نعت کہی ہے (۴۲)۔ حتیٰ کہ کروڑوں اور اربوں سلام کی ردیفیں بھی استعمال کی ہیں (۴۳)۔ شعروں میں پدموں سنکھوں سلاموں کا بھی ذکر کیا ہے (۴۴)۔ سلامِ ارادت کے آغاز میں ایک صفحے پر یہ ایک شعر بھی ملتا ہے:

روز شمار تک رہیں میرے شمار میں
اربوں درود کھربوں سلام آپ پہ حضور ﷺ

گنتی جہاں ختم ہو جاتی ہے، وہاں بھی محمود کا ذوق مطمئن نہیں ہوتا، اور وہ کہتا ہے:

اے حبیبِ خدا، افضل الانبیاء آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت

ہر ثنا بعدِ رب آپ کو ہے روا، آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت (۴۵)

....

شمار جتنا ہے اعداد کا زمانے میں
مری طرف سے ہو اُس سے سوا درود و سلام (۴۶)

سیرتِ طیبہ کے ذکر میں جہاں ضروری تھا' شاعرِ نعت نے وہاں اعداد کا ذکر کیا ہے۔ اور میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اعداد کے حوالے سے بھی اس کی کارکردگی مثالی اور بے نظیر ہے۔

چھے ہوئے بچے خدیجہؓ سے مرے سرکار ﷺ کے
دو تو صاحب زادے تھے اور چار صاحبزادیاں

....

ہجرت اول میں بارہ مرد' مستورات چار
پانچویں سال نبوت جانب حبشہ گئے
تھے بیاسی اور اٹھارہ مرد و مستورات کل
دوسری ہجرت میں جب یہ لوگ حبشہ میں بسے

....

بارھواں سال نبوت' موسم حج' یثربی
فرد بارہ تھے وہ جن سے بیعت عقبہ ہوئی
پانچ وہ تھے جو مسلماں ہو چکے تھے پار سال
اوس کے دو' پانچ خزرج کے نئے تھے آدمی (۴۷)

....

انگلیاں ان کی ہوئیں شل' آئے اٹھالیس زخم
یہ احد میں طلحہؓ تھے' بیٹے عبید اللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انساں شہید
ترمذی میں ہے' کہا آقا ﷺ نے' ان کو دیکھ لے (۴۸)

....

رومی سرسٹھ اور مسلماں اک' تناسب کیا ہوا
باوجود اس کے' ڈرے موتہ میں دشمن اس قدر
پیچھے ہٹنے کو مسلمانوں کے' سمجھے ایک چال

اور تعاقب میں ہوا اندیشہ خوف و خطر (۴۹)

آخر میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ "۲۹۵ سی" کا ذکر پڑھیے:

کیا کہہ رہا ہے عشقِ نبی ﷺ دوستو' سنو!
۲۹۵ کی حفاظت ضرور ہو

حاشیے میں لکھا ہے۔ "تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ "۲۹۵ سی" کے تحت توہینِ رسالت کے مجرموں کے لیے پھانسی کی سزا متعین ہے اور آج کل اس دفعہ کو غیر موثر کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں" ۔(۵۰)

حواشی

﴿۱﴾ محمود زاہد رشید۔ سیرت منظوم۔ مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ' لاہور۔ اشاعت اول۔ ۱۹۹۳۔ ص ۵ تا ۹ ﴿۲﴾ سید عبداللہ' ڈاکٹر۔ چند نئے اور پرانے شاعر۔ لاہور ۱۹۶۵۔ ص ۱۱۷ ﴿۳﴾ سیرت منظوم۔ ص ۱۲ ﴿۴﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۸۔ ص ۲۲۹ تا ۲۲۳ ﴿۵﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۳ ﴿۶﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳۵ ﴿۷﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۶۔ ۱۰۱ ﴿۸﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۲۱ ﴿۹﴾ نعتاں دی ات (پنجابی مجموعہ نعت)۔ اختر کتاب گھر' لاہور۔ اشاعت دوم۔ ۱۹۸۷۔ ص ۹۳ ﴿۱۰﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۹ ﴿۱۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۸۔ ۱۸ ﴿۱۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۱ ﴿۱۳﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۷۶ ﴿۱۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۴۔ ۶۷ ﴿۱۵﴾ شہرِ کرم۔ ص ۷۷۔ ۸۳ ﴿۱۶﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۲۷ ﴿۱۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۳۰ ﴿۱۸﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳۲۔ نعت نمبر ۳۸ ﴿۱۹﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۵۵ ﴿۲۰﴾ سیرت منظوم۔ ص ۱۰۹ ﴿۲۱﴾ مدحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۰۳ ﴿۲۱﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۵۹ (یہاں ۵۳ کا عدد "حضور ﷺ کی مکی زندگی کو ظاہر کرتا ہے) ﴿۲۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۸۶ ﴿۲۳﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۲۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۵ (یہ نعت) ﴿۲۵﴾ تضامینِ نعت۔ ص ۵۲۔ مدینہ طیبہ کی تعریف میں شعر یوں ہے:

چودہ سو اکیس برسوں سے یہاں ہیں مصطفیٰ ﷺ
اس تخصص' ایسی عظمت کے سبب پیارا ہے تو

﴿۲۶﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳۵ ﴿۲۷﴾ صدمۂ شوق۔ ص ۷۵ ﴿۲۷۔ الف﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۸ ﴿۲۸﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۳۹ ﴿۲۹﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۶۰ ﴿۳۰﴾ نور احمد میرٹھی۔ بہر زماں بہر زباں۔ کراچی۔ ۱۹۹۶۔ ص ۵۸۹۔ سب سے پہلے یہ اشعار (بتغیرِ خفیف) شفیق بریلوی کی مرتبہ کتاب "ارمغانِ نعت" (طبع سوم۔ ص ۳۷۱) میں کبیر داس کے نام سے چھپے۔ نور احمد میرٹھی نے اسی طرح' کسی حوالے کے بغیر اپنی مرتبہ کتاب "نور

سخن" (ص ۱۷۷) میں درج کر دیے۔ راجا رشید محمود نے "غیر مسلموں کی نعت گوئی" میں یہ ساری باتیں لکھ دیں (ص ۲۲۸، ۲۲۹) تو نور احمد میرٹھی نے "بہر زماں بہر زباں" میں یہ اشعار بابا گورو نانک سے منسوب کر دیے۔ اگرچہ حوالہ یہاں بھی کوئی نہیں دیا۔ ﴿۳۱﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۲۔ ۹۱ ﴿۳۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۲۔ ۹۱۔ ۹۲ ﴿۳۳﴾ راجا رشید محمود۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ لاہور۔ ۱۹۹۳۔ ص ۹۲ ﴿۳۴﴾ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ ستمبر ۱۹۹۲۔ ص ۸ ﴿۳۵﴾ نعت رنگ (مجلہ) کراچی۔ تنقید نمبر۔ کتابی سلسلہ نمبر ۱۔ اپریل ۱۹۹۵۔ ص ۷۲ (مضمون "چند مزید نعت نمبر" از ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی) ﴿۳۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۹۱ ﴿۳۷﴾ نعت (ماہنامہ)۔ جنوری ۱۹۸۹۔ مئی ۱۹۸۹ (۲۲۴ صفحات) ﴿۳۸﴾ راز کاشمیری (مرتب)۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لاہور (۱۹۲ نعتیں) ﴿۳۹﴾ نعت (ماہنامہ)۔ اکتوبر ۱۹۸۹۔ نومبر ۱۹۸۹ ﴿۴۰﴾ منظومات۔ ص ۲۵۔ ۲۶ ﴿۴۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۸ ﴿۴۲﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۲ ﴿۴۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۷، ۹۸، ۹۹ ﴿۴۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۷ ﴿۴۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۱۰۰ ﴿۴۶﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۷ ﴿۴۷﴾ سیرت منظوم۔ ص ۲۹۔ ۴۱۔ ۵۱ ﴿۴۸﴾ قطعات نعت۔ ص ۱۰۶ ﴿۴۹﴾ سیرت منظوم۔ ص ۹۸ ﴿۵۰﴾ مخمسات نعت۔ ص ۱۰۸

☆☆☆☆☆

حسنِ مطلع

مطلع کی شناخت دونوں مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ہے۔ مطلع کے بعد آنے والے سارے اشعار میں پہلا مصرع قافیے کا پابند نہیں رہتا لیکن تمام ثانی مصرے ہم قافیہ ہوتے ہیں (۱) راقم الحروف نے زیرِ نظر باب کا عنوان "حسنِ مطلع" رکھا ہے جو اصطلاحاتِ سخن میں تو اور معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ "حسنِ مطلع غزل یا قصیدے میں مطلع کے فوراً بعد آنے والے شعر کو کہتے ہیں اسے زیبِ مطلع بھی کہا جاتا ہے" (۲)۔ البتہ میں نے اسے ان معنوں میں برتا ہے کہ شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے مطلعے عموماً حسنِ شعر و سخن کے حامل ہوتے ہیں۔ مطلعے میں دونوں مصرے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ شاعرِ نعت عام طور پر نئی نئی اور بعض صورتوں میں نہایت مشکل اور سنگلاخ ردیفیں استعمال کرتا ہے۔ ایسے میں مطلع دولخت ہو سکتا ہے اور آپس میں دونوں مصرعوں کا "ون یونٹ" ہونا مشکل ہوتا ہے، یا مضمون گنجلک ہو جاتا ہے، یا درست طور پر ابلاغ نہیں ہوتا لیکن راجا رشید محمود کے مطلعوں میں عموماً ایسی قباحتیں نہیں ملتیں اور مطلعے کا حسن دامنِ دل کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

سب سے پہلے حرفِ شرط و جزا "جو" کے ردیف میں استعمال ہونے کے حوالے سے دو مطلعے دیکھیے:

مقبول بالیقیں جو ہوا ہے سلام عجز
جذبات کا امیں جو ہوا ہے سلام عجز (۳)

....

میں ہوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس
آپ کا ہے مرے آقا ﷺ جو دیارِ اقدس (۴)

سخن شناس حضرات محسوس کر سکتے ہیں کہ طویل ردیفوں میں "جو" کو مختلف معانی میں استعمال کرنے سے مصرعوں میں ہم آہنگی، مضمون میں یگانگت، شعر میں روانی اور ابلاغ میں سہولت کی یہ شکلیں قادر الکلامی پر دال ہیں۔ ایک مخمس میں "جو" کے استعمال کی صورت ملاحظہ فرمائیے:

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو

پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو
یوں اہتمام رختِ سفر کر رہا ہے جو
اور منزلِ مدینہ کو سر کر رہا ہے جو
یہ وہ ہے خوشی میں بسر کر رہا ہے جو (۵)

جہاں کہیں "حسنِ مطلع" (جن معنوں میں راقم اس ترکیب کو استعمال کر رہا ہے) کی صورت نہ ہو وہاں مطلع دولخت ہو جاتا ہے اور مضمون ادا کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے لیکن شاعرِ نعت کے بہت سے مطلعے عام طور پر یوں ایک دوسرے سے منسلک اور مربوط ہوتے ہیں کہ روح و جاں کو احساسِ فرحت سے ہمکنار کرتے ہیں۔ بلکہ بعض مطلعے تو پہلے مصرعے کے بعد دوسرے مصرعے کے لیے قاری یا سامع کو سراپا انتظار کر دیتے ہیں۔ مثلاً

نتیجہ اس قدر ہے غور جب کرتا ہوں میں خود میں
کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نفس کی آمد و شد میں (۶)

رب اور ملائکہ سے ملا کر صدا ذرا
اپنے علو کو اپنے تصور میں لا ذرا (۷)

ہم کو بھی نعت گوئی کا کچھ حوصلہ ملا
خالق جو خود حضور ﷺ کا مدحت سرا ملا

پھر دوری مدینہ نے بے تاب کر دیا
پھر ایک مشتِ خاک کو سیماب کر دیا (۸)

شہرِ نبی ﷺ میں جس کو خدا نے گدائی دی
گویا اسے جہان کی فرماں روائی دی (۹)

درحقیقت مذنبوں عصیاں شعاروں کا سلام
ہے نبی ﷺ کو درگزر کے خواستگاروں کا سلام (۱۰)

یوں قلب پہ ہے الفتِ آقا ﷺ اثر انداز

ہو لفظ پہ جس طرح سے معنیٰ اثر انداز (۱۱)

جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے
اندراج اس کا دفترِ خوش قسمتی میں ہے (۱۲)

میں در سرکار ﷺ پہ جب جا کے جبہ سا ہوا
جو ہمالہ تھا گناہوں کا تہ و بالا ہوا (۱۳)

درود لب پہ لیے جب کوئی غلام آئے
تو اس کے واسطے اعلانِ عفوِ عام آئے

تہِ دل سے جو کوئی فردِ مشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ صَلِّ عَلٰی اَحْمَد ﷺ کی کثرت ہے

اثر درودِ نبی ﷺ کا یہ دیکھا بھالا ہے
مقدرات کو صَلِّ عَلٰی نے ٹالا ہے (۱۴)

قلم میرا ہے مدحِ پیمبر ﷺ
چلا تخیل کی انگلی پکڑ کر (۱۵)

اوپر جن نعتیہ غزلوں کے مطلعے درج کیے گئے ہیں ان میں زیادہ تر مردّف ہیں۔ آخری مطلع البتہ غیر مردف ہے۔ چند غیر مردف نعتوں کے مزید مطلعے درج کیے جاتے ہیں۔ اُمید ہے قارئین محترم سلاست و یکسانیت اور مضمون آفرینی کے ساتھ ان میں موجود دیگر محاسنِ شعر کو بھی زیرِ نگاہ رکھیں گے:

باغِ حیات گلشنِ نا آفریدہ تھا
آمد سے ان کی ہر گلِ تر مسکرا اٹھا (۱۶)

حرفِ خدا میں نعتِ پیمبر ﷺ
اِنَّـــا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ (۱۷)

حسنِ صورت میں بھی آقا ﷺ سا کوئی انساں کہاں
چھان لو چاہو تو سارا یوسفستانِ جہاں

عادت بھی ہماری ہے مگر ہے یہ حقیقت
ہم صلِ علیٰ پڑھتے ہیں از روئے عبادت (۱۸)

گرد پاتے نہ سُمِ توسنِ سرکار ﷺ سے گر
نور پھیلاتے زمانے میں کواکب کیونکر (۱۹)

لے گئے آخر بچا کر صاف وہ محبوبِ پاک ﷺ
ورنہ کر دیتی ہمیں تو معصیت کاری ہلاک (۲۰)

ہو کے جب عصیاں سے تائب
پڑھا درودؔ مصائب غائب (۲۱)

طویل ردیفوں میں کہے گئے چند مطلعے بھی حاضر ہیں۔ چند الفاظ میں قافیے کے التزام کے ساتھ مضمون کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے:

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہ کے
جتنا ادب ہو کم ہے آگے مواجہ کے (۲۲)

صباح و شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پہ
بہ قلب و لب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پہ (۲۳)

اعزاز انتہائی ہے سرکار ﷺ پہ درود
خالق کی ہمنوائی ہے سرکار ﷺ پہ درود (۲۴)

یہ امنِ عام کی ہے احترام کی چوکھٹ
نہ مجھ سے چھوٹنے گی خیر الانام کی چوکھٹ (۲۵)

رب تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کے لیے ''سراجاً منیراً'' (۲۶)

کے الفاظ استعمال فرمائے کہ آپ ﷺ ایسے چراغ ہیں جن سے مزید چراغوں کو روشنی ملتی رہتی ہے۔ شاعرِ نعت نے کہا:

روشن ہیں آپ ﷺ، آپ سے روشن ہیں سب چراغ
ارشادِ رب ہے ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چراغ (۲۷)

راجا رشید محمود کے مختلف مجموعہ ہائے نعت سے چند مطلعے قارئین کرام کی ضیافتِ روح کے لیے درج کیے جاتے ہیں:

درودِ آقا ﷺ پہ پڑھنے میں جو قائل تھا تساہل کا
نظارہ سب کریں گے حشر میں اس کے تذلل کا

آقا ﷺ نے ہم کو ربِ علا کا پتا دیا
کیا اب بھی یہ سوال ہے باقی کہ کیا دیا

دے چکا ہے ان کو ایسا ربِ اکبر اقتدار
باج دیتا ہے نبیٔ پاک ﷺ کو ہر اقتدار

سرِ عرشِ بریں جو اُدنُ مِنّی کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محب کی ابتدائیں ہیں (۲۸)

بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حالِ زبوں رو کر
کہ اعزاز ان سے پا بیٹھا نہیں کیا کیا ستوں رو کر

(''خشک چوبے در فراقِ او گریست'' سے شاعرِ نعت نے اپنے لیے کیا راستہ تلاش کیا ہے)۔

آقا ﷺ اقدم ہیں نبیٔ اور ہیں مرسل آخر
ان کا آخر جو ہے اولیٰ تو ہے اول آخر (۲۹)

تخیل کا جو ہے شہبازؔ اس کی ہار سہتا ہوں
نہ ہاتھ آئی ہے کنجشکِ سخنؔ پہ نعت کہتا ہوں (۳۰)

طیبہ کی یادؔ آنکھ نم آلودہ سلام

ورد و درود لمحۂ موجود اور سلام

حسنِ خیال و فکر ہے حسنِ نظر سلام
کہتے ہیں لب سلام تو کرتا ہے سر سلام

یاور درود ہے مرا یاور سلام بھی
کیسے نہ ہو درود بھی لب پر سلام بھی

منظوم سلام الفت یا منثور سلام الفت ہے
ہر ریب سے نامنظوری کے تو دور سلام الفت ہے (۳۱)

مقام پایا ہے عرش اعلیٰ نے میرے سرکار ﷺ کے قدم سے
وقار انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر ﷺ کے دم سے (۳۲)

میرے کریم آقا و مولا ﷺ کی بات نعت
مانند شہد و شکر و قند و نبات نعت

ہجر طیبہ میں کرم دیکھو یہ مجھ پہ نعت کا
آنسوؤں کے عکس میں گوہر ہے مضمر نعت کا (۳۳)

قصر ہائے خلد کا اپنے کو ہم خوگر کریں
خاک شہر آقا و مولا ﷺ پہ گر بستر کریں (۳۴)

ذکر اس کا ہو رہا ہے گھر گھر مودبانہ
ہو آیا جو نبی ﷺ کے در پہ مودبانہ

دل میں ہمارے کوئی بھی پایا نہیں گیا
ان ﷺ کے سوا کوئی نہیں آیا نہیں گیا (۳۵)

یہ بات مختصر ہے مگر مختصر نہیں

ذکر ان ﷺ کا کب نہیں کہ مری چشم تر نہیں (۳۶)

ورد راسخ جب درود پاک کا ہوتا گیا
دل سے ہر اندیشہ فردا ہوا ہوتا گیا (۳۷)

روشنی بخشی پیمبر ﷺ نے سحر کو آ کر
اور پہنائیاں دیں فکر و نظر کو آ کر (۳۸)

مجھے یقین ہے کہ جہاں ان مطلعوں کے مطالعے سے نعت اور منعوت (ﷺ) سے محبت رکھنے والے عوام محظوظ ہوں گے وہاں ان میں موجود خواص ارباب علم و دانش اصحاب نقد و انتقاد اور محقق حضرات کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کرا سکیں گے۔

حواشی

(۱) شمیم احمد۔ اصناف سخن اور شعری ہیئتیں۔ لاہور۔ س ن۔ ص ۶۰ (۲) ایضاً۔ ص ۱۸۹ (۳) سلام ارادت۔ ص ۷۷ (۴) شہر کرم۔ ص ۹۳ (۵) تحسینات نعت۔ ص ۳۷ (۶) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۷ (۷) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۱ (۸) حرف نعت۔ ص ۹، ۲۳ (۹) فردیات نعت۔ ص ۶۹ (۱۰) سلام ارادت۔ ص ۵۸ (۱۱) حدیث شوق۔ ص ۲۱ (۱۲) شہر کرم۔ ص ۸۳ (۱۳) کتاب نعت۔ ص ۱۱۱ (۱۴) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۶، ۳۰، ۹۲ (۱۵) فردیات نعت۔ ص ۶۱ (۱۶) حدیث شوق۔ ص ۴۷ (۱۷) اشعار نعت۔ ص ۱۱ (۱۸) فردیات نعت۔ ص ۳۱، ۳۵ (۱۹) تقاضامین نعت۔ ص ۷۰ (۲۰) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۴ (۲۱) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۵۱ (۲۲) شہر کرم۔ ص ۹۹ (۲۳) سلام ارادت۔ ص ۹۷ (۲۴) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۹ (۲۵) شہر کرم۔ ص ۱۰۲ (۲۶) الاحزاب۔ ۳۳:۵۶ (۲۷) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۴۷ (۲۸) کتاب نعت۔ ص ۷، ۵۷، ۷۳، ۱۰۹ (۲۹) حرف نعت۔ ص ۳۱، ۳۵ (۳۰) اشعار نعت۔ ص ۸۶ (۳۱) سلام ارادت۔ ص ۹، ۷، ۲۶، ۸۸ (۳۲) ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۳ (۳۳) نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۱۱۔ نعت نمبر ۹ (۳۴) کتاب نعت۔ ص ۴۱ (۳۵) مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۳، ۴۱ (۳۶) ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۹ (۳۷) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۳ (۳۸) کتاب نعت۔ ص ۹۳

حسنِ مقطع

غزل کے آخری شعر میں عموماً شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ شاعر تخلص ہی استعمال کرے۔ کبھی وہ اپنا نام بھی لے آتا ہے۔ مثلاً غالب:

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہ کن اسد
سر گشتۂ خمار رسوم و قیود تھا

....

طرز بیدل میں ریختہ کہنا
اسد اللہ خاں قیامت ہے

راجا رشید محمود بھی بے تکلفی سے کبھی تخلص کے ذریعے اور کبھی اپنے نام "رشید" کے استعمال سے آخری شعر کو مقطع بناتا ہے:

مدحتِ محمد ﷺ میں ہے رشید فرزانہ
اس کو لوگ کہتے ہیں صاحبِ جنوں لیکن (۱)

....

"احمد" کے جو عدد ہیں ترپن تو اے رشید
ہیں اسم ذاتِ پاک "محمد ﷺ" کے بانوے (۲)

کہیں وہ اپنا پورا اصل نام ہی سامنے لے آیا ہے:

محور رشد و ہدایت، مرکز علم و یقیں
کہ رشید احمد کہ ارشد ہے اجالوں کا نگر (۳)

....

رشید احمد! مبارک! تم کہے جاؤ
اسی انداز مستحکم میں نعتیں (۴)

ایک جگہ اس نے اپنے قلمی نام کے پہلے دو لفظ اس خواہش کے ساتھ برتے ہیں کہ اسے نعت گری کے حوالے سے یوں برائے حساب بلایا جائے، اس تمنا میں تخلص سرے سے غائب ہے:

کہیں ملک کہ پیش ہو راجا رشید نعت گو
سب میں پکارا جائے جب نام یہ نام میرا نام (۵)

میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ وہ شعر کہے جاتا ہے مگر اپنے آپ کو شاعر نہیں سمجھتا۔ اسی لیے اسے شعر سنانے کی "ٹھرک" نہیں اٹھتی۔ وہ یا تو اپنے والدِ محترم راجا غلام محمد کو اپنے شعر سنایا کرتا تھا، یا کبھی کبھار راقم الحروف اور شیخ سعید احمد کے ساتھ یہ رعایت برتتا ہے، ورنہ دوست اصرار بھی کرتے رہیں تو نہیں سناتا۔ عموماً محافل شعر میں شامل بھی نہیں ہوتا۔ اسے اپنے شعر یاد بھی نہیں رہتے۔ کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ اسے کسی محفل میں جانا پڑا، وہاں اسے مجبور کیا گیا، تو اس کے دوست (جو مشہور نعت خواں ہیں اور ان کا حافظہ قابلِ رشک حد تک تیز ہے) محمد ثناء اللہ بٹ اس کی کسی نعت کے شعر اُسے یاد دلاتے رہے اور وہ دہراتا رہا۔ بادی النظر میں یوں لگتا تھا کہ شعر محمد ثناء اللہ بٹ کے ہیں، سنا رشید محمود رہا ہے۔

محمود مدحِ مصطفیٰ ﷺ ہی کو حاصلِ زندگی سمجھتا ہے۔ اسے سامنے نہ آنے دینا، نعت کے اجارہ داروں کی مجبوری ہے۔ ذرائع ابلاغ کے کارپردازوں کے لیے وہ ناموزوں شخص ہے کہ اسے کام لینے کے طریقوں سے شغف نہیں...... لیکن نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والا یہ آدمی خود بھی بس اپنی عقیدتوں میں مگن ہے اور شہرت سے انحراف کی راہ پر جادہ پیما ہے:

عافیت محمود پائی ہے نبی ﷺ کے ذکر میں
نعت ہی سے زندگی میری کسی قابل ہوئی

....

محمود میرے لب پہ ثنائے رسول ﷺ ہے
عزت ملی ہے وہ کہ ہوں شہرت سے منحرف (۶)

....

بجا کہا کہ ہے محمود مدح خوانِ نبی ﷺ
کسی کی عزت و توقیر اور کیا ہو گی (۷)

وہ آقا حضور ﷺ سے اپنی نسبتِ غلامی تو کیا، ان کے غلاموں کی غلامی کے نشے میں رہتا ہے:

کیجیے ان ﷺ کے غلاموں کی غلامی اختیار
اور تو محمود کیا کرنا ہے، پر اتنا تو ہو (۸)

....

اس سے زیادہ اور ہو کیا وجہ افتخار
محمود ان کے داسوں کا داس ہے (۹)

اس نے ایک نعت کے آخری شعر میں 'محمود' کو اس کے اصل معنوں میں استعمال کیا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ اس پر تخلص کا نشان نہیں ڈالا کیونکہ یہاں یہ لفظ ناعت کے لیے نہیں منعوت کے لیے لایا گیا ہے:

مرے پیراہنِ الفاظ میں وہ آ نہیں سکتی
خدا حامد ہو جس ہستی کا' ہو محمود جو ہستی (۱۰)

شاعر نے اپنے تخلص کو 'خدایا عاقبت محمود گرداں' کی تقلید میں بھی استعمال کیا ہے:

چاہتے ہیں وہ کہ ان کی عاقبت محمود ہو
اس لیے مدحِ شہِ ارض و سما ﷺ کرتے ہیں لوگ (۱۱)

ہے دُعا یا رب! ہماری عاقبت محمود ہو
حشر تک ٹھہرے ہمارا مشغلہ مدحِ رسول ﷺ (۱۲)

حضورِ پرنور ﷺ محشر کے دن مقامِ محمود پر جلوہ گر ہوں گے' یہ حوالہ بھی کلامِ محمود میں نظر آتا ہے:

محمود کے مقام پہ آقا ﷺ کو دیکھ کر
کرنے لگا رشید وہیں برملا سلام (۱۳)

محمود کے مقام پہ آقا ﷺ ہوں اور مجھے
فرمائے کبریا کہ "اجازت ہے نعت کی" (۱۴)

راجا رشید محمود آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ سلام عرض کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا' ۹۲ سلاموں کا ایک مجموعہ بھی لے آیا ہے' مگر یہ بھی کہتا ہے:

رتبہ نبی ﷺ کا دیکھ' پھر اپنی بساط دیکھ
محمود سوچ' کیا ہے تو اور کیا ترا سلام (۱۵)

الفتِ سرکار ﷺ کا دعویٰ تو ہے محمود کو

لیکن اتنا سوچ لئے ہیں سخت آدابِ خلوص

میلادالنبی ﷺ کے موضوع پر ایک مقطع دیکھیے:

محمود وہ تھی طلعتِ خورشیدِ رسالت
جب ختم ضلالت کی سیہ رات ہوئی تھی (۱۶)

درود پاک کے حوالے سے کہے گئے چند مقطعے نقل کرتا ہوں آپ ان میں صنعتیں بھی دیکھیے اور جذبوں کی بہار بھی۔

ثباتِ صبحِ درودِ نبی ﷺ سے ہے محمود
یہی ہے ورد جو وجہِ شکستِ شام آئے

نہ ختم وہ ہے' نہ محمود ختم یہ ہو گا
عطا ہے کام نبی ﷺ کا' تو میرا کام درود

محمود آنکھیں موند' جھکا سر' درود پڑھ
پھر سوچ' رب نے اپنی تجھے ہم نوائی دی (۱۷)

یہاں درود کا محمود ورد ہوتا ہے
تو کیوں نہ آتا نظر میرا گھر فرشتوں کو (۱۸)

حضور محبوبِ خالق و مخلوق ﷺ کے در پر حاضری کی خواہش' حاضری کی وجوہ' حاضری کے آداب اور اس دوران اپنی معصیت کاری اور بے بضاعتی کا شدید احساس شاعرِ نعت کے مقطعوں کی جان ہے:

تجھ کو بلا ہی لیں گے سرکار ﷺ اپنے در پہ
محمود رکھ توکّل' محمود کر توقع (۱۹)

مجھ کو محمود بلایا ہے مرے آقا ﷺ نے
کوئی آواز خلاؤں سے سنائی دی ہے (۲۰)

ادب نے دھیان سے محمود چلنا ارضِ طیبہ پہ

یہ جا تو چشم و سر کی ہے، قدم تیرا جہاں پہ ہے (۲۱)

....

محمود مجھ کو پاس بلاتا رہے گا اب
میں نے منا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
(اس نعت کی ردیف ہے: "لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو")

درج ذیل شعر کا مضمون دیکھیں کہ اگر رب کریم مجھے ہر سال مدینہ طیبہ لے جایا کرے تو میں اس کے در پر بھی حاضری دیا کروں گا:

ہر سال اس کے در پہ دے محمود حاضری
معبود لے کے جائے اگر مصطفیٰ نگر

کعبۃ اللہ اور روضۂ حضور ﷺ کے تقابل میں کچھ نہ کہنے اور کچھ نہ کہہ سکنے کی کیفیت دیکھیے:

محمود کئی بار میں حرمین گیا ہوں
کعبہ بھی ہے بے مثل ...... مگر مسکنِ سرکار ﷺ (۲۲)

مسکنِ سرکار ﷺ کے تذکرے میں شاعرِ نعت کی زبان، ہاتھ اور آنکھ کی حالت بھی قابلِ دید ہے:

گنبد کو دیکھتے ہی تو محمود پڑھ درود
مینار دیکھ کر سرِ منظر سلام کر (۲۳)

....

طیبہ کی بات پہ تو لرزتے ہیں جسم و جاں
محمود کی نہیں ہے نری آنکھ بھیگتی

....

کیا جانیے، محمود سے باتوں کے دھنی کی
جاتی ہے کہاں جنبشِ لب شہرِ کرم میں (۲۴)

بعض اوقات محاورے کام نہیں دیتے۔ نعت راجا رشید محمود کا اوڑھنا ہے، بچھونا (نعوذ باللہ) کسی طرح نہیں۔ چونکہ ان کے شب و روز اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں، اس لیے اس کے کئی مقطعے اس سے متعلقہ مضامین کے حامل ہیں:

خدا کا شکر ہے، آقا ﷺ کی مدحت کے حوالے سے
رہا ہے عمر بھر محمود جذبوں کی حراست میں (۲۵)

....

کہتا ہوں محمود میں جب نعتِ پاک مصطفیٰ ﷺ
یوں مجھے محسوس ہوتا ہے، خدا کرتا ہے صاد (۲۶)

لحد میں، حشر میں اور جنت میں داخلے کے وقت نعت کے کام آنے کی صورتیں ملاحظہ فرمایئے:

جس نے سنائی نعت نکیرین کو رشید
اس شخص نے تو پاس کیا امتحان صاف (۲۷)

....

جوابِ پُرسشِ روزِ حساب میں بھی رشید
دیا جو میں نے نعتوں کا ہی حساب دیا

....

چند نعتیں شاعرِ سرکار ﷺ سے رضواں نے لیں
اس طرح محمود سے فردوس کا سودا ہوا (۲۸)

شاعرِ نعت کے مسدس کا ایک دعائیہ بند بھی تو ایسا ہی ہے:

میری یہ تجھ سے عرض ہے، اے رب کردگار!
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے مولا ﷺ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو، میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں (۲۹)

موضوعاتی شاعری میں سیرت منظوم، سلام، درود اور نعت کے علاوہ شاعر نے شہرِ سرکار ﷺ کے موضوع پر بھی پورا ایک مجموعہ لکھا ہے۔ عام نعتوں میں بھی اس نے یہ موضوع بہت برتا ہے۔ اس پہلو سے چند مقطعے درج کرتا ہوں:

احساس گناہوں کا لے کر، حاضر ہے درِ پیغمبر ﷺ پہ
محمود یہ تیری طبعِ رسا سبحان اللہ ماشاء اللہ

....

خدا' میزان' محشر' عدل' ڈر' محمود بے چارہ
مگر ہوں گے جو شافع رحمتِ عالم ﷺ تو کیا پروا (۳۰)

جب تک نہ ہو گا بخشش محمود کا یقیں
ہو گا نہ روز حشر ذرا ٹس سے مس سلام (۳۱)

رہائی پا گیا محمود معصیت پیشہ
یہ لطفِ شافع روز شمار ﷺ ہے کہ نہیں (۳۲)

میرے سرکار ﷺ نے محمود مری بخشش کو
اپنے دامن میں عمل نامہ چھپایا کیا (۳۳)

حشر کے دن رشید عاصی کو
کر گیا فائز المرام سلام (۳۴)

مرے کریم ﷺ کے محمود دیکھ کر تیور
معاف ہو گئی میری ہر اک خطا آخر (۳۵)

محمود بخشش و مغفرت کی تمنا صرف اپنے لیے ہی نہیں کرتا' اپنے جیسے سب کے لیے استمداد طلب نظر آتا ہے:

حضور ﷺ روز نشور ہم کو نگاہِ رحمت کریں عنایت
وگرنہ محمود مارے جائیں گے سارے عصیاں شعار ہم سے (۳۶)

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۸ ﴿۲﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۱ ﴿۳﴾ شہرِ کرم۔ ص ۳۶ ﴿۴﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۱۸ ﴿۵﴾ تمنا مینِ نعت۔ ص ۱۱۳ ﴿۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۱۰۔۱۱۲ ﴿۷﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۶ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۸ ﴿۹﴾ منظومات۔ ص ۱۱ ﴿۱۰﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۶۶ ﴿۱۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۸۶ ﴿۱۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۱ ﴿۱۳﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۳ ﴿۱۴﴾ نعت۔ نعت نمبر ۶ ﴿۱۵﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۲ ﴿۱۶﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۰۔۷۰ ﴿۱۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۷۔۳۶۔۴۲

﴿۱۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۲ ﴿۱۹﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۱ ﴿۲۰﴾ حرفِ نعت۔ ص ۲۳ ﴿۲۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۱۶ ﴿۲۲﴾ شہرِ کرم۔ ص ۲۹۔۳۹۔۳۳ ﴿۲۳﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۹۳ ﴿۲۴﴾ شہرِ کرم۔ ص ۹۳۔۱۸ ﴿۲۵﴾ کتابِ نعت۔ ص ۳۶ ﴿۲۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۸۰ ﴿۲۷﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۲۸﴾ کتابِ نعت۔ ص ۶۹۔۱۱۲ ﴿۲۹﴾ فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۸ ﴿۳۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۷۷۔۷۲ ﴿۳۱﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۳۰ ﴿۳۲﴾ حدیثِ شوق۔ ص ۹۸ ﴿۳۳﴾ حرفِ نعت۔ ص ۱۲ ﴿۳۴﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۲۷ ﴿۳۵﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص ۱۸ ﴿۳۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۳

☆☆☆☆☆

تکرارِ الفاظ

مولانا حسرت موہانی نے تکرار الفاظ (قبیح) کو معائب میں اور تکرار الفاظ (حسین) کو محاسن میں شمار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''تکرار الفاظ کے حسین یا قبیح ہونے کا کوئی قاعدہ یا ضابطہ مقرر نہیں ہے۔ اس بات کا فیصلہ کہ تکرار معیوب ہے یا مستحسن' شاعر کے مذاقِ صحیح کے سوا اور کسی سے نہیں ہو سکتا''۔ (۱)

راقم الحروف نے ''نکاتِ سخن'' میں دونوں قسموں کی مثالیں دیکھی ہیں اور اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ راجا رشید محمود کے ہاں تکرار الفاظ کی حسین و دلکش صورتیں ہیں اور بہت ہیں۔ اپنی اس رائے میں قارئین کرام کو شامل کرنے کی غرض سے مثالیں دیتا ہوں۔ ارباب ذوق میری تائید پر اپنے آپ کو راغب پائیں گے۔

جب تک نہ کی تھی میرے مقدر نے یاوری
جب تک میں شہرِ سرورِ عالم ﷺ گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا میں لذتِ سجدہ سے آشنا
میرا کسی خوشی سے کوئی واسطہ نہ تھا

....

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے
بسا ہُوا جو نگاہوں میں ہو نبی ﷺ کا جمال
جو ہو محبتِ سرکار ﷺ ضوفگن دل میں
جو ہو تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا خیال

....

ذرا جو تم کبھی یادِ حضور ﷺ میں روتے
جو تھوڑی دیر کو آنکھوں میں اشک بھر لیتے
تو ملتیں دونوں جہاں کی مسرتیں تم کو
تو لطفِ خالقِ کونین ﷺ کا اثر لیتے (۲)

....

وہ لمحۂ شیطنت جب زیرِ دام ہوتی ہے

کہ جس میں رحمتِ سرکار ﷺ عام ہوتی ہے
کہ جس میں دنیا کی چاہت حرام ہوتی ہے
کہ جس میں مدحِ رسولِ انام ﷺ ہوتی ہے
وہی تو لمحہ غنیمت دکھائی دیتا ہے

....

چاہے میں تصنیف و تالیفِ کتب میں ہوں لگا
یا ہوں مصروفِ مدیحِ پاکِ محبوبِ خدا ﷺ
سیرتِ سرکار ﷺ لکھنے میں ہوں یا کھویا ہوا
یا ہوں معمولاتِ دُنیا میں گرفتارِ بلا
میرے آقا ﷺ رکھتے ہیں میری خبر ہر کام میں (۳)

....

درودِ پاک کو جب رہبرِ کامل سمجھتے ہیں
کوئی مشکل سی مشکل ہو تو کب مشکل سمجھتے ہیں

....

دستِ دعا اٹھائے جو پڑھ کر درودِ پاک
کیسے نہ اس کا دستِ طلب ہو بھرا ہوا

....

ذرا غافل نہ تم ہونا درودِ پاکِ سرور ﷺ سے
اگر ایمان باقی ہے' اگر باقی شرافت ہے

....

جو حلقۂ اثر ہے کسی کا' وہاں کریں
برپا تمام اہلِ نظر حلقۂ درود (۴)

....

جن لوگوں نے دیکھا اسے' رب ان سے ہے راضی
کیا صورتِ حق صورتِ زیبائے نبی ﷺ ہے

....

نورِ رسول ﷺ اس کو نظر آئے کس طرح
آئینہ جس کی آنکھ پہ نورِ ازل نہیں (۵)

....

جو خوش نصیب شہرِ نبی ﷺ کے مکین ہیں
کس درجہ خوش خصال ہیں، کس درجہ خوش مقال

بھر لیتے ہیں دامانِ طلب مانگنے والے
چھوٹے نہ جو دامانِ ادب شہرِ کرم میں (۶)

کام آئے گی آقا ﷺ کی بس اک جنبشِ ابرو
جس وقت میں بے جنبشِ لب نعت کہوں گا

اس سے ہمیں امیدِ اثر حشر میں بھی ہے
پایا ہے یہ کہ دُنیا میں بھی پُر اثر ہے نعت

روشنی سود ہے جنھیں سود ہیں
کیسے ہو گا زیاں نعت کے نور سے

دُعا ہے یہ کہ ہمیں استقامت اس میں ملے
ثباتِ عشق و وفا ہے ثباتِ نعت حضور ﷺ (۷)

گوشۂ چشم پہ ہوتا ہے اثر یادوں کا
گوشۂ لب سے ابھرتی ہے صدا الفت کی (۸)

گر ہو نہ آشنائی توقیر مصطفیٰ ﷺ
خود آگہی فریبؔ خدا آگہی غلط

نور آقا ﷺ پر خدا کا نور یوں چھایا رہا
پردہ در پردہ نشیں تھا اور تھا پردہ گواہ

تخلیقِ نعتِ پاک یا تحقیقِ نعتِ پاک
میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط (۹)

سرکار ﷺ ہی پہ چھوڑا خلاقِ دو جہاں نے
اخفائے راز اپنا، افشائے راز اپنا (۱۰)

آقا ﷺ کا نہ کیوں اسمِ گرامی ہو محمد ﷺ
ممدوحِ دو عالم بھی ہیں، ممدوحِ خدا بھی

عرفانِ نبی ﷺ اصل میں عرفانِ خدا ہے
انسان کو یوں معرفتِ ذات ہوئی تھی (۱۱)

حق شناس و حق نما و حق بیاں میرا سلام
ہو قبول سیدِ ہر دو جہاں ﷺ میرا سلام (۱۲)

جب تو سلام کر کے مدینے سے آئے گا
پہنچے گا تیرا سارا محلہ سلام کو

مرا حال اچھا رہا اور رہے گا
مرے حال پر مصطفیٰ ﷺ کی نظر ہے (۱۳)

حوالے

(۱) نکاتِ سخن۔ ص ۶۹، ۱۲۱، ۱۲۲ (۲) قطعاتِ نعت۔ ص ۷۷، ۲۲، ۳۷ (۳) مخمساتِ نعت۔ ص ۸۸، ۳۳
(۴) حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۷، ۶۶، ۳۲، ۱۲۷ (۵) حرفِ نعت۔ ص ۲۵، ۸۳ (۶) شہرِ کرم۔ ص ۸۶، ۱۸ (۷)
نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۳۹، ۱۹، ۱۷، ۷ (۸) فردیاتِ نعت۔ ص ۱۹ (۹) مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص
۱۰۹، ۶۰، ۸۸ (۱۰) تضامینِ نعت۔ ص ۱۰۳ (۱۱) حدیثِ شوق۔ ص ۱۳۵، ۷۰ (۱۲) سلامِ ارادت۔ ص ۷۰
(۱۳) اشعارِ نعت۔ ص ۱۸۹

شعر میں کسی حرف کی تکرار

کسی ایک شعر میں کسی ایک حرف کا بکثرت استعمال ایک حسن رکھتا ہے۔ راجا رشید محمود کے کلام میں اس کی مثالیں عام ہیں۔ کچھ اشعار ریکارڈ کیے جاتے ہیں:

آ: مسلط تھی یہاں نا آگہی کی تیرگی پہلے
عطا فرمایا آقا ﷺ نے کمال آگہی آ کر (۱)

ا۔ اس پہ جو استوار ہوئی اُس کو ہے دوام
ہے الفتِ رسول ﷺ ہی بنیاد زندگی

....

استراحت کی نہیں طیبہ میں مجھ کو خواہش
ہے تمنا در سرکار ﷺ پہ استادہ ہوں (۲)

(پہلے شعر میں اس، اُس اور استوار کے الفاظ ہیں اور دوسرے شعر میں دو ایسے الفاظ ہیں جو "است" کے تین حروف سے شروع ہوتے ہیں)

ہاتھ کیا جھولی کیا اکرام سے آنگن بھرا
ہاتھ جب دیکھا پیمبر ﷺ نے دھرا پھیلا ہوا (۳)

....

روح الامین مقامِ نبی ﷺ سے تھا آشنا
حرفِ ثنا جو عرش پہ لکھا ہُوا ملا

....

درد و رنج و غم کا استیصال یوں ممکن ہوا
اسمِ آقا ﷺ ایک اک دُکھ کی دوا ہوتا گیا (۴)

ب۔ جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہرِ علم تک
بے بصیرت بے نشاں بے شک بصارت بے جہت

....

ہوتی ہیں قربتیں بھی بریکٹ عجب طرح
رب کے قریب ہے جو نبی ﷺ کے قریب ہے (۵)

....

نبی ﷺ کی عظمتیں اللہ جب خود بیان کرتا ہے
عبث اس باب میں احباب تحقیقات کرتے ہیں (۶)

(باب اور احباب کا حسن الگ متوجہ کرتا ہے)

کام آئے گی آقا ﷺ کی بس اک جنبش ابرو
جس وقت میں بے جنبش لب نعت کہوں گا

(جنبش ابرو اور بے جنبش لب دامن دل کھینچتے ہیں)

ت: شاعری کو مقصدیت کا ملا ہے راستہ
مہملیت کو عطا کی معنویت نعت نے (۷)

....

کائنات دانش و حکمت بڑی حیرت میں تھی
اور دُنیائے صحافت مبتلا حسرت میں تھی
پہ مشیت کی عنایت اور ہی صورت میں تھی
ماہنامہ "نعت" کی خدمت مری قسمت میں تھی
جب مرے آقا ﷺ کسی کو نامزد کرنے لگے (۸)

....

نعت ہے نکہتِ گل، نعت ہے بلبل کی نوا
محفلِ نعت مجسم ہے چمن کی صورت (۹)

د: ہم اس کے عبد ہیں، آقا ﷺ اکیلے عبدہٗ ٹھہرے
خداوند دو عالم ہے کہ جو معبود واحد ہے

....

ر: مناظر شہر سرور ﷺ کے ہیں سب چشم تصور میں
شبانہ روز ان کیفیتوں میں مجھ کو رہنے دے

....

نبی ﷺ کے شہر میں، در پہ حضور والا ﷺ کے
پہنچ تو جاتی ہیں یہ ساری زاریاں میری (۱۰)

....

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو

پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو
یوں اہتمامِ رحمتِ سفر کر رہا ہے جو
اور منزلِ مدینہ کو سر کر رہا ہے جو
یہ وہ ہے خوشی میں بسر کر رہا ہے جو (۱۱)

....

مرا جب آخری وقت آئے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو دیکھوں گا نظر بھر کر (۱۲)

س: تم دیکھنا اس سرنگوں کی سربلندیاں
ہو جس کے ساتھ منسلک چوکھٹ حضور ﷺ کی (۱۳)

ش: دیکھنا اس کا ' شفاعت کی نوید معتبر
شافعِ محشر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم (۱۴)

ف: سپاہی حشر کے فی الفور مجھ کو چھوڑ دیتے ہیں
نظر میری طرف جب فخرِ موجوداتؐ کرتے ہیں (۱۵)

ک: رسولِ پاک ﷺ کا یہ شہر دلکش
ہے کتنا دلکشا یہ شہر دلکش (۱۶)

....

کیا پوچھتے ہو مجھ سے بھکاری کی شوکتیں
مختارِ کائنات ﷺ کا دولت کدہ ملا (۱۷)

....

مجھ پہ کرم یہ خالقِ اکرم کا کم نہیں
تخییل و فکر و فن جو ہوئے ہیں نثارِ نعت (۱۸)
(یہاں کم، کرم اور اکرم کے الفاظ عجب بہار دکھا رہے ہیں)

گ: شہرِ رسول ﷺ کی لگن ہر شخص کو لگی
ہر شخص اس گلی کا پتا پوچھتا ملا (۱۹)
(لگی اور گلی کا حسن دیکھیے)

نہ بگڑا کچھ نہ بگڑا نعت گو کا

مخالف گو رہا ہے بختِ واژوں

ل: فقط گفتار لاحاصل ہے اصلا
بڑے آقا ﷺ نے کی تلقینِ عمل کی (۲۰)

م: وہی محبوبِ چشمِ خالق و مالک میں ٹھہرا ہے
رہا جو الفتِ محبوبِ رب ﷺ میں مبتلا پیہم (۲۱)

یہ محشر میں اعمال نامے میں ہو گی
جو لکھتے ہیں دنیا میں ہم نعتِ احمد ﷺ

ن: دیکھو وہ ہیں رضاؔ و حسنؔ محسنؔ و امیرؔ
روشن انھی نجوم سے ہے آسمانِ نعت (۲۲)

لفظ "نا" کا کبھی نکلا نہ نبی ﷺ کے منہ سے
ان کے ماتھے پہ کہاں آئی شکن کی صورت (۲۳)

ن+ں: دل کو خون دیتی ہیں جو رگیں ہیں نعتوں کی
جسمِ شعر میں یوں تو ان گنت وریدیں ہیں (۲۴)

....

کیوں دوستو! گزاریں خطاؤں میں رات دن
کیوں بھٹکیں دور دور خلاؤں میں رات دن
کیوں ہم گزار دیں نہ وفاؤں میں رات دن
کیوں ہوں نہ ہم بھی نعت سراؤں میں رات دن
گزریں جو اُن ﷺ کے شہر کی چھاؤں میں رات دن (۲۵)

ہ: بکا و آہ کب عرشِ الٰہی تک پہنچتی تھی
رسا طیبہ ہوا یہ طرزِ شیون وہ تو یہ کہیے (۲۶)

....

ی: خود رفتگی میں بھی کہیں رہا اپنے آپ میں
ایسی تھی میری بے خودی نعتِ نبی ﷺ ہوئی
رقصندہ کہکشوں میں مری ہو گی واپسی

شہرِ نبی ﷺ میں جب کبھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی (۲۷)

....

ے: سال میں اک بار طیبہ تک رسائی کے لیے
گزرے جاتے ہیں مہینے دیکھتے ہی دیکھتے (۲۸)

....

کوثر کے مستحق جو ہوئے ہیں تو اس لیے
پینے کو مل گئے ہمیں مے خانے نعت کے (۲۹)

....

نمِ حجازی سے جب سے پی ہے' مِنا تعلق اک ایک شے سے
حسیں ترانے دلوں میں پھوٹے' فضائے طیبہ کی نرم لے سے
پہنچ ہی جاتا ہوں شہرِ آقا ﷺ میں گرتے پڑتے میں جیسے تیسے
خدا نہ کیوں مہربان ہوتا' کرم نہ کرتے حضور ﷺ کیسے
سجا کے ٹوپی میں اپنی میں نے جو نقشِ پائے رسول ﷺ رکھا (۳۰)

حواشی

﴿۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۹۱ ﴿۲﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۶، ۲۸ ﴿۳﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۱۱ ﴿۴﴾ حرف نعت۔ ص ۱۰، ۴۹ ﴿۵﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۳، ۷۷ ﴿۶﴾ نعت (مجموعہ نعت)۔ نعت نمبر ۳۹ ﴿۷﴾ فردیات نعت۔ ص ۱۰۰ ﴿۸﴾ مخمسات نعت۔ ص ۴۴ ﴿۹﴾ حرف نعت۔ ص ۶۷ ﴿۱۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۷۷، ۵۰ ﴿۱۱﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۷ ﴿۱۲﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۲ ﴿۱۳﴾ فردیات نعت۔ ص ۴۷ ﴿۱۴﴾ شہر کرم۔ ص ۴۷ ﴿۱۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۰۸ ﴿۱۶﴾ شہر کرم۔ ص ۱۹ ﴿۱۷﴾ حرف نعت۔ ص ۹ ﴿۱۸﴾ نعت نمبر ۲۵ ﴿۱۹﴾ حرف نعت۔ ص ۹ ﴿۲۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۵، ۹۰ ﴿۲۱﴾ کتاب نعت۔ ص ۵۳ ﴿۲۲﴾ نعت نمبر ۵۔ نعت نمبر ۳۷ ﴿۲۳﴾ حرف نعت۔ ص ۶۶ ﴿۲۴﴾ فردیات نعت۔ ص ۹۶ ﴿۲۵﴾ مخمسات نعت۔ ص ۴۷ ﴿۲۶﴾ کتاب نعت۔ ص ۸۹ ﴿۲۷﴾ نعت نمبر ۲۹ ﴿۲۸﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۶ ﴿۲۹﴾ نعت نمبر ۳۳ ﴿۳۰﴾ مخمسات نعت۔ ص ۸۶

ردیفوں میں حروف کا استعمال

شاعروں کے کلام میں اس تواتر و تکثیر کے ساتھ ردیفوں میں حروف کا استعمال اور کہیں نظر آتا' جتنا رشید محمود کے کلام میں ہے۔ حروف جار' حروف تخصیص' حروف استدراک' حروف استثنیٰ' حروف تعجب' حروف انبساط' حروف عطف' حروف علت' حروف شرط و جزا' حروف تاکید' حروف تشبیہ' حروف نفی' حروف تحسین' حروف ایجاب' حروف اضافت اور علامات فاعل و مفعول کوئی پہلو بھی یہاں قدرتِ سخن کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہا۔

ان کی مشکل پسندی نے "اور' جو' لیکن اور کہ" تک کو نہیں بخشا۔ "جو" جیسے انتہائی مشکل حرف شرط و جزا کے ساتھ انھوں نے سات نعتیں کہی ہیں اور "کہ" (حرف علت) کے ساتھ "نہیں" (حرف نفی) کو ملا کر دو نعتیں کہی ہیں۔

جن ردیفوں میں ایک سے زیادہ حروف استعمال کیے گئے ہیں' ان کا ایک ایک مصرع دیکھیں:

کوئی بھی شے نہیں جو ان کی دسترس میں نہیں
محبوب ہیں خدا کے' کوئی اس میں شک نہیں
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں
میں ہوں نبی ﷺ کا شیدا' اس میں نہیں ہے شبہ
(حرف جار۔ حرف نفی)

عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے اقتدا ہی سے
برسنا سیکھا آنکھوں نے مدینے کی گھٹا ہی سے
(حرف جار۔ حرف تخصیص)

سوچو تو ہر گل پنکھڑی نعت ہی کی ہے
(حرف تخصیص۔ حرف اضافت)

حقیقتوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں
(علامت فاعل۔ حرف جار)

ہو محبت جواں نعت کے نور سے

(حرف اضافت۔حرف جار)

ممدوح انس و جاں ہیں کہاں آپ کے سوا

(حرف اضافت۔حرف استثنا)

عروج نعت کو خوف زوال ہی تو نہیں

(حرف تخصیص۔حرف نفی)

نگاہ و دل میں وہ خاک دیار ہے کہ نہیں

سرکار ﷺ کو ہر شے کی خبر ہے کہ نہیں ہے

(حرف علت۔حرف نفی)

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہ کے

(دوحروف جار)

صلوات سے اعلیٰ نہ ہوا اور نہ ہو گا

(حرف جار۔حرف نفی دوبار۔حرف عطف)

مختلف حروف جن ردیفوں میں استعمال ہوئے ان نعتوں کا ایک ایک مصرع ریکارڈ کے لیے درج کیا جاتا ہے:

حرف جار ''میں''

ایک برقی رو لپکتی ہے مرے احساس میں (۱)

رہو تم تر زباں سرکار ﷺ کی نعت مبارک میں

ہو معاون گردش شام و سحر ہر کام میں

کیوں دوستو گزاریں خطاؤں میں رات دن (۲)

جگہ عشق نبی ﷺ نے واقعی کی ہے مرے دل میں (۳)

بدل ڈالیں گے آقا ﷺ اس کی ہر زحمت کو راحت میں

جو ہے آقائے جہاں ﷺ کے تذکرے میں روشنی (۴)

کیوں نہ ہو عافیت و غم میں سلام احقر

دیکھ کر آقا ﷺ پہ وحدت کے ترانوں میں سلام

پیش ہوں تو میرے دامانِ وفا میں ہو سلام (۵)

کوئی بھی شے نہیں، جو ان ﷺ کی دسترس میں نہیں

ہو گا مقبول دو عالم میں سلامِ احقر

جو تسکین دلی ملتی ہے اس حسنِ عقیدت میں

جو نظر آتی ہے دل کے قمقمے میں روشنی (۶)

خیال طیبہ سفر میں، حضر میں رہتا ہے

نگاہ رحمت خیر البشر ﷺ میں ہوتے ہیں

مثلِ کلیم طور نظر کی تلاش میں (۷)

کہے جاتا ہوں ہر عالم میں نعتیں

ارادت کی جو انتہا نعت میں ہے

مدد فرماتے ہیں آقا ﷺ مری خود نعت کہنے میں (۸)

تعجیل سے مل جاتا ہے رب شہر کرم میں

پیار کی ہے روشنی مدینۃ الحبیب ﷺ میں

یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصار شب میں نہیں

جتنی ثنائے طیبہ مری شاعری میں ہے

عیاں کیسے نہ ہوتے جلوے محراب تہجد میں (۹)

حقیقتوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں

مل نہیں سکا ثانی ان ﷺ کا ہفت کشور میں

محبوب ہیں خدا کے، کوئی اس میں شک نہیں (۱۰)

جو شخص شہر نور کی روشن گلی میں ہے

میں ہوں نبی ﷺ کا شیدا اس میں نہیں ہے شبہ

نتیجہ اس قدر ہے غور جب کرتا ہوں میں خود میں (۱۱)

قلزم نور نظر آئے گا ہر قطرے میں (۱۲)

حرف جار "سے"

رواں ہے کاروانِ رنگ و بو سرکار ﷺ کے دم سے
وقار انسانیت بڑھایا خدا نے خیر البشر ﷺ کے دم سے
مفتخر ہوں نعت کے ارقام سے یا مصطفیٰ ﷺ (۱۳)
نہیں ہے ربط کسی اور کی ثنا سے مجھے
آتا ہے بلاوا یہ جو طیبہ کی طرف سے (۱۴)
مرا دل مطمئن ہوتا ہے بس آقا ﷺ کی مدحت سے
نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں اس میں پوری شدت سے
حقوق انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبت سے
عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے اقتدا ہی سے
دل مرا بھیگ گیا میری نظر سے پہلے (۱۵)
برسنا سیکھا آنکھوں نے مدینے کی گھٹا ہی سے
مزا آیا درود پاک کی تسبیح کرنے سے
راہِ وصلِ کبریا طیبہ کی راہوں سے ملی
کھلیں محمود لب جب بھی، کھلیں فرطِ محبت سے (۱۶)
دل میں ہوں جب حضور ﷺ تو دُنیا سے کیا غرض
جو شخص ہے نبی ﷺ کی شفاعت سے منحرف
ہر ایک غم سے، ہر اک سرخوشی سے واقف ہیں (۱۷)
ہو محبت جواں نعت کے نور سے
اکرام و لطفِ ایزدی نعتِ نبی ﷺ سے ہے (۱۸)
ہر مراد پاتا ہوں طیبۂ مقدس سے
ہم بلائے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے
بے بدقسمت، کرے حاصل وہ کیا انوار آقا ﷺ سے (۱۹)
"علم حاصل کرو چاہے تم چین سے" (۲۰)

اَسرار کبریا شہِ عالی ہمم ﷺ سے پوچھ
مضبوط جس قدر ہو سرکار ﷺ سے تعلق (۲۱)
میرا تو حسنِ ہنر نعت کے ارقام سے ہے (۲۲)

حرف جار ...... "پر"

انعام نبی ﷺ ہوتا ہے ہر خاک بسر پہ
نبی پاک ﷺ متصرف ہیں مہر و ماہ و انجم پہ (۲۳)
کرتا ہے اعتماد جو رحماں حضور ﷺ پہ (۲۴)
میں ہوں ممنون ہر دم خالقِ عالم کے احساں پہ
تفوق میرے ایقاں کا ہر اک وہم و گماں پہ ہے
ہر اک دُکھ کا جو ہے درماں درود پاک آقا ﷺ پہ (۲۵)
پسند آئی خدا کو جن کی زیبائی، سلام ان پہ
جنھوں نے بوئے خلق و اُنس پھیلائی، سلام ان پہ
ادا اک ایک جن کی رب کو بھی بھائی، سلام ان پہ
عقیدت کا مری مظہر سلام آقا و مولا ﷺ پہ
سلامِ احقر نبی برحق ﷺ پہ، حق نشاں پہ
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے کارِ رسالت پہ
کرنے چلا ہوں آپ ﷺ کے دربار پہ سلام
قسمت سے ہیں لگے ہوئے جو ہم سلام پہ
باعثِ وقرِ آدم سلام آپ پہ
خدا کا ہے جو برابر سلام حضرت ﷺ پہ
صباح و شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پہ
جانتے ہیں سبھی، بھیجتا ہے خدا، اربوں کھربوں سلام آپ پہ یا نبیؐ
اے حبیب خدا افضل الانبیاء، آپ پہ ہوں درود و سلام اَن گنت (۲۶)
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ایک ایک نسبت پہ

اربوں درود کھربوں سلام آپ پہ حضور ﷺ (۲۷)

اعزاز انتہائی ہے سرکار ﷺ پہ درود (۲۸)

چھا گیا ہے شہر آقا ﷺ میرے چشم و گوش پہ (۲۹)

قصۂ عشق و وفا لکھا ہے ایسا اس پہ (۳۰)

حرف جار / علامت مفعول ....."کو"

پیام خاص مرا اپنے روز و شب کو ہے (۳۱)

ملے ہیں گرچہ بہت بال و پر فرشتوں کو

خلاق کائنات کے محرم کو ہو سلام

روشنی بخشی پیمبر ﷺ نے سحر کو آ کر (۳۲)

رب نے حبیب ﷺ پہ جو اتارا سلام کو

موقع جو دیں حضور ﷺ ذرا سا سلام کو

دیں گے قبولیت مرے آقا ﷺ سلام کو

ایسی خدا نے دی ہے فضیلت سلام کو

شاعر کھڑا ہے شاہ زمن ﷺ کے سلام کو

آقا ﷺ کے فیض ہائے اتم کو سلام ہو

محبوب رب ہر دو جہاں ﷺ کو سلام ہو

میرے سرکار عالی ﷺ کو میرا سلام

غیر آقا ﷺ کی نفی کی بات کو میرا سلام

جیب صباح آرزو کے چاک کو سلام

دنیا کے سب سے اونچے مقامات کو سلام

کرے نہ کیسے ہر اک مدح خواں نبی ﷺ کو سلام

شہر آقا ﷺ کی فضائے پاک کو لاکھوں سلام (۳۳)

ہے منظر دنا فتدلّٰی سلام کو

مجھ کو ملی ذرا سی جو مہلت سلام کو

مینار نور طرۂ دستار کو سلام

اپنی روشن خیالی کو میرا سلام

رفعتیں بخشی ہیں ہر خاک بسر کو آ کر

سرور ہر دو جہاں ﷺ کے خانوادے کو سلام

نعت نبی ﷺ میں ڈوبے خیالات کو سلام

کیوں نہ ہوں اس گردش افلاک کو لاکھوں سلام

رب نے جو کھائی اسی قسم کو سلام ہو

مرا حبیب خدا ﷺ کو سلام پہنچانا

خبر جو تھی تو بہت مختصر فرشتوں کو (۳۴)

دیکھیں گے لوگ حشر میں انجام نعت کو (۳۵)

اس طرح جا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو (۳۶)

ذوق صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے (۳۸)

زر دستوں کو تہی کیسوں کو بے چاروں کو

میرے خدا نے آپ سراپا حضور ﷺ کو

کر اپنی روح کے تابع بدن کو (۳۹)

شہر نبی ﷺ کی مدحتوں کے انہماک کو (۴۰)

حرف جار ....."تک"

محبوب کبریا ﷺ تک میرا سلام پہنچے (۴۱)

نبی ﷺ کے زیر پا ہے لامکاں تک (۴۲)

جب تک یہ درود آپ کے لب تک نہیں آیا

حرف جار ....."آگے"

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہ کے (۴۳)

حرف جار ....."قریب"

جب ہُوا سرکار ﷺ کے روضے کا در اپنے قریب (۴۴)

حرف تخصیص ...... ''بھی''

شہرِ آقا ﷺ بھی حسیں، اس کے سبھی آثار بھی (۴۵)

یاور درود ہے مرا، یاور سلام بھی (۴۶)

پڑھو مرے حضور ﷺ پہ درود بھی، سلام بھی (۴۷)

کیا اسمِ پیمبر ﷺ ہی سے جب آغاز بھی ہم نے

کہکشاں و ماہ کی تابانیاں کچھ بھی سہی

آقا ﷺ کو میری عمرِ رواں کا سلام بھی

وہ کہہ رہا ہے ماہِ منور سلام بھی

اک بے نشاں کے نام و نشاں کا سلام بھی (۴۸)

جس کا دل عشقِ پیمبر ﷺ کا مقر بھی ہو گا

پھر کیوں نہ کرے رب مرے آقا ﷺ کی ثنا بھی (۴۹)

یہ کام کل بھی تھا، یہ کام آج بھی ہو گا (۵۰)

محبت وجہ خوشحالی بھی ہے، غم کا مداوا بھی (۵۱)

حرف تخصیص ...... ''ھی''

عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے اعتنا ہی سے (۵۲)

برسنا سیکھا آنکھوں نے مدینے کی گھٹا ہی سے (۵۳)

عروجِ نعت کو خوفِ زوال ہی تو نہیں (۵۴)

سوچو تو ہر گل پیڑی نعت ہی کی ہے (۵۵)

پار لگتے ہیں سفینے دیکھتے ہی دیکھتے (۵۶)

حرف تخصیص ...... ''یھی''

خود آگہی یہی ہے تو رب آگہی یہی (۵۷)

حرف تخصیص ...... ''بس''

جس کو نبی ﷺ نے بخشی بس ایک مسکراہٹ (۵۸)

حرف تخصیص ...... ''فقط''

اک آرزو یہی ہے، یہی التجا فقط (۵۹)

ہر گردِ غم سے پار وہ انساں ہُوا فقط (۶۰)

حرف تخصیص ...... ''تنھا''

گواہی ہے اسرا کی موجود تنہا (۶۱)

حرف استدراک / حرف استثنیٰ ...... ''لیکن''

مطمئن ہوں گو دل میں، مضطرب لگوں لیکن (۶۲)

حرف استثنا ...... ''سوا''

ممدوحِ انس و جاں ہے کہاں آپ کے سوا (۶۳)

حرف تعجب ...... ''کیا''

سوائے نعت کے، تحریر اور کیا ہو گی (۶۴)

دل میں ہوں جب حضور ﷺ تو دُنیا سے کیا غرض (۶۵)

شب معراج کا کیا پوچھتے ہو (۶۶)

حرف انبساط ...... ''واہ وا''

ذکرِ آقا ﷺ میں مری بے اختیاری واہ وا

حبذا یہ غم، یہ سیلِ اشکباری واہ وا (۶۷)

آپ پہنچے ہیں تا خلوت کبریا، مرحبا مرحبا، حبذا، واہ وا (۶۷۔الف)

حرف عطف ...... ''اور''

طیبہ کی یاد، آنکھ نم آلود اور سلام (۶۸)

حبِ آقا ﷺ، بادۂ ساغر اور میں

لب پہ الفت کی اذاں اور مدحِ سرکار ﷺ (۶۹)

آقا و بندۂ پیمبر ﷺ اور میں

زمزمے صلِ علیٰ کے، روزِ محشر، اور میں

صلوات سے اعلیٰ نہ ہوا، اور نہ ہو گا (۷۰)

حرفِ علت ...... "کہ"

نگاہ و دل میں وہ خاکِ دیار ہے کہ نہیں (۷۱)
سرکار ﷺ کو ہر شے کی خبر ہے کہ نہیں ہے (۷۲)

حرفِ شرط و جزا ...... "جو"

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو
ہمارے ہاتھ میں صلوات کا علم جو ہوا (۷۳)
مقبول بالیقیں جو ہُوا ہے سلام عجز (۷۴)
میں ہوں مسرور کہ پہنچا جو دیارِ اقدس (۷۵)
دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی گرد جو ہے (۷۶)
خوش زمانے ہوئے سرکار ﷺ جو لائے تشریف
دیکھ لے قریۂ نبی ﷺ جو شخص (۷۷)

حرفِ شرط و جزا ...... "ورنہ"

رضواں ہمیں فردوس میں کیوں پوچھتا ورنہ (۷۸)

حرفِ تاکید ...... "ہرگز"

سوا نعت کے اور نہ ہو کام ہرگز (۷۹)

حرفِ تشبیہ ...... "طرح"

یا رب! درِ نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح (۸۰)

حرفِ تشبیہ ...... "ہوبہو"

آج بھی ہے حشر جیسی ہی تباہی ہوبہو (۸۱)

حرفِ تشبیہ ...... "جیسا"

نغمۂ قلب ہے قرآں کی نواؤں جیسا (۸۲)

حرفِ نفی ...... "نہ"

حدِ نظر میں عالمِ بالا ہو یا نہ ہو (۸۳)
جو فعلِ رب نہ ہو، منشائے ذوالجلال نہ ہو

وہ شخص بخشوں سے شناسا نہ ہو سکا (۸۴)
مرسلوں میں کوئی بھی خیر البشر ﷺ ایسا نہ تھا (۸۵)
جس نے درود نام کو سن کر پڑھا نہ ہو
صلوات سے اعلیٰ نہ ہوا اور نہ ہو گا (۸۶)

حرفِ نفی ...... "نہیں"

اس شخص کے دماغ میں کیسے خلل نہیں (۸۷)
کوئی مشکل بھی تیری راہ میں حائل نہیں ہو گی (۸۸)
عروجِ نعت کو خوفِ زوال ہی تو نہیں
نگاہ و دل میں وہ خاکِ دیار ہے کہ نہیں (۸۹)
یہاں کا کوئی بھی لمحہ حصارِ شب میں نہیں (۹۰)
محبوب ہیں خدا کے کوئی اس میں شک نہیں (۹۱)
جس کے لب پہ نغمۂ صلِ علیٰ آیا نہیں (۹۲)
الفت کا گیت جس سے بھی گایا نہیں گیا
ہو فرض کیسے ادا، کچھ نظر نہیں آتا
میں ہوں نبی ﷺ کا شیدا، اس میں نہیں ہے شبہ
جو قبر میں حضور ﷺ کو پہچانتا نہیں (۹۳)
بغیر آپ ﷺ کے خالق رہی نہیں ملتی (۹۴)

حرفِ تحسین ...... "کیا کہنے"

یہ موت حبذا، یہ ارتحال کیا کہنے (۹۵)

حرفِ ایجاب ...... "کیوں نہیں"

جویائے صدق سرِ حقیقت نہ پائے کیوں (۹۶)

علامتِ فاعل ...... "نے"

کیا کشش پائی ہے، دیکھو ان کی جلوہ گاہ نے (۹۷)
آقا ﷺ کو گرچہ پیش کی دانشوروں نے نعت

نغمہ مسرتوں کا سنایا ہے نعت نے (۹۸)
بھیک انوار نبی ﷺ سے پائی مہر و ماہ نے (۹۸۔الف)
حقیقتوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں (۹۹)
ذوق صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے (۱۰۰)

حروف اضافت

”کا‘ کے‘ کی“ کا استعمال تو ظاہر ہے کہ نسبتاً زیادہ ہے (۱۰۱)

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۳ ﴿۲﴾ مخمسات نعت۔ ص ۹، ۱۰۔ ۳۳، ۳۴، ۳۷، ۳۸ ﴿۳﴾ حرف نعت۔ ص ۱۷، ۱۸ ﴿۴﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۵، ۳۶، ۱۰۱، ۱۰۲ ﴿۵﴾ سلام ارادت۔ ص ۵۰، ۸۰۔ ۸۱ ﴿۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۲۳، ۶۴، ۷۵، ۷۷ ﴿۷﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳، ۶۳، ۱۱۳ ﴿۸﴾ نعت۔ نعت نمبر ۱۸۔ نعت نمبر ۲۔ نعت نمبر ۴۱ ﴿۹﴾ شہر کرم۔ ص ۱۸، ۳۵، ۸۲، ۸۳، ۱۰۱ ﴿۱۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۸، ۳۹، ۶۳، ۷۶ ﴿۱۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۳، ۲۴، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۱۷ ﴿۱۲﴾ تضامین نعت۔ ص ۳۴، ۳۵ ﴿۱۳﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۱۷، ۸۳، ۸۴، ۹۳ ﴿۱۴﴾ حرف نعت۔ ص ۲۹، ۳۰۔ ۶۸ ﴿۱۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۴۷، ۴۸، ۸۷، ۸۸ ﴿۱۶﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۲، ۶۴، ۷۱، ۷۳ ﴿۱۷﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۱۱، ۱۱۲، ۴۷ ﴿۱۸﴾ نعت۔ نعت نمبر ۷، نعت نمبر ۳۳ ﴿۱۹﴾ شہر کرم۔ ص ۵۱، ۷۰، ۷۱ ﴿۲۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۵ ﴿۲۱﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۵، ۸۶، ۹۹، ۱۰۰ ﴿۲۲﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۱۸، ۱۱۹ ﴿۲۳﴾ مخمسات نعت۔ ص ص ۳۵، ۳۶، ۵۹، ۶۰ ﴿۲۴﴾ حرف نعت۔ ص ۸۴، ۸۵ ﴿۲۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۷۷، ۷۸ ﴿۲۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۸۳، ۹۴، ۹۷، ۹۹، ۱۰۰ ﴿۲۷﴾ اشعار نعت۔ ص ۳۰، ۳۱ ﴿۲۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۹ ﴿۲۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۹۳ ﴿۳۰﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۶، ۱۷ ﴿۳۱﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۹، ۵۰ ﴿۳۲﴾ کتاب نعت۔ ص ۶۱، ۶۲، ۸۵، ۸۶، ۹۳، ۹۴ ﴿۳۳﴾ سلام ارادت۔ ص ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۶، ۳۷، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۹۶ ﴿۳۴﴾ اشعار نعت۔ ص ۷، ۳۳، ۵۴، ۵۷، ۶۳، ۶۸، ۶۹، ۷۶، ۷۹، ۸۴ ﴿۳۵﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۳ ﴿۳۶﴾ شہر کرم۔ ص ۲۹ ﴿۳۷﴾ فردیات نعت۔ ص ۷۰ ﴿۳۸﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳، ۱۴ ﴿۳۹﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۹، ۳۰، ۱۱۷، ۱۱۸ ﴿۴۰﴾ تضامین نعت۔ ص ۵۵، ۵۶ ﴿۴۱﴾ سلام ارادت۔ ص ۹۱ ﴿۴۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۰۷، ۱۰۸ ﴿۴۲۔ الف﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳۸ ﴿۴۳﴾ شہر کرم۔ ص ۹۶ ﴿۴۴﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۱۵، ۱۱۶ ﴿۴۵﴾ کتاب نعت۔ ص ۶۳، ۶۴ ﴿۴۶﴾ سلام ارادت۔ ص ۳۸ ﴿۴۷﴾ منظومات۔ ص ۲۷ ﴿۴۸﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۵، ۱۷، ۳۳، ۳۹، ۸۵ ﴿۴۹﴾ حدیث

شوق۔ ص ۸۷، ۱۳۵ ﴿۵۰﴾ فردیات نعت۔ ص ۸۳ ﴿۵۱﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۲۸، ۱۳۰ ﴿۵۲﴾ کتاب نعت۔ ص ۳۷، ۳۸ ﴿۵۳﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۲ ﴿۵۴﴾ حدیث شوق۔ ص ۳۸ ﴿۵۵﴾ نعت۔ نعت نمبر ۳۵ ﴿۵۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۵۶ ﴿۵۷﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۳، ۲۴ ﴿۵۸﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۸ ﴿۵۹﴾ شہر کرم۔ ص ۱۱۳ ﴿۶۰﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۸۷، ۸۸ ﴿۶۱﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۸ ﴿۶۲﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۸ ﴿۶۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۶۱، ۶۲ ﴿۶۴﴾ حرف نعت۔ ص ۱۵، ۱۶ ﴿۶۵﴾ حدیث شوق۔ ص ۶۱، ۶۲ ﴿۶۶﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۵۵، ۵۶ ﴿۶۷﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ ﴿۶۷۔ الف﴾ اشعار نعت۔ ص ۲۹ ﴿۶۸﴾ سلام ارادت۔ ص ۹ ﴿۶۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۸، ۹ ﴿۷۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۶۹، ۷۰ ﴿۷۱﴾ حدیث شوق۔ ص ۶۷، ۶۸ ﴿۷۲﴾ فردیات نعت۔ ص ۲۷ ﴿۷۳﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۷، ۳۸، ۹۳، ۹۴ ﴿۷۴﴾ سلام ارادت۔ ص ۷۷ ﴿۷۵﴾ شہر کرم۔ ص ۹۳ ﴿۷۶﴾ فردیات نعت۔ ص ۳۲ ﴿۷۷﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۳۷۔ ۳۹ ﴿۷۸﴾ حرف نعت۔ ص ۹۰، ۹۱ ﴿۷۹﴾ حرف نعت۔ ص ۳۵، ۳۶ ﴿۸۰﴾ حدیث شوق۔ ص ۳۳ ﴿۸۱﴾ شاعر کے ۱۸ ویں اردو مجموعۂ نعت میں شامل نعت (زیر طبع) ﴿۸۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۳۳، ۱۳۴ ﴿۸۳﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۵، ۳۶ ﴿۸۴﴾ حرف نعت۔ ص ۲۱، ۲۲، ۷۴، ۷۵ ﴿۸۵﴾ منظومات۔ ص ۱۳ ﴿۸۶﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۶۴، ۶۵، ۶۹، ۷۰ ﴿۸۷﴾ حرف نعت۔ ص ۸۲، ۸۳ ﴿۸۸﴾ اشعار نعت۔ ص ۸۰ ﴿۸۹﴾ حدیث شوق۔ ص ۲۸، ۶۷ ﴿۹۰﴾ شہر کرم۔ ص ۸۲ ﴿۹۱﴾ فردیات نعت۔ ص ۷۶ ﴿۹۲﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۰۷، ۱۰۸ ﴿۹۳﴾ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۱، ۲۲، ۸۱، ۸۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۷ ﴿۹۴﴾ تضامین نعت۔ ص ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ ﴿۹۵﴾ شاعر کے ۱۸ ویں اردو مجموعۂ نعت میں شامل نعت (زیر طبع) ﴿۹۶﴾ مخمسات نعت۔ ص ۳۳، ۳۴ ﴿۹۷﴾ اشعار نعت۔ ص ۱۸ ﴿۹۸﴾ نعت۔ نعت نمبر ۱۳۔ نعت نمبر ۳۷ ﴿۹۸۔ الف﴾ کتاب نعت۔ ص ۷۱، ۷۲ ﴿۹۹﴾ فردیات نعت۔ ص ۸ ﴿۱۰۰﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۳، ۱۴، ۱۵۱ ﴿۱۰۱﴾ مثلاً ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۳، ۲۸، ۷۴/ مخمسات نعت۔ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۵، ۲۶، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۸۳، ۸۴، ۹۱، ۹۲/ حرف نعت۔ ص ۷، ۸، ۳۳، ۳۴، ۶۶، ۶۷، ۸۸، ۸۹/ کتاب نعت۔ ص ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۴۹، ۵۰، ۵۵، ۵۶، ۷۷/ سلام ارادت۔ ص ۳۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۸۵، ۹۲/ منظومات۔ ص ۱۰، ۲۵/ اشعار نعت۔ ص ۵، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۵۵، ۵۶، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۹، ۷۰، ۷۳، ۷۴، ۸۱/ حدیث شوق۔ ص ۱۹، ۲۲، ۳۱، ۵۸، ۷۸، ۹۸، ۱۰۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۵، ۱۳۹/ نعت۔ نعت نمبر ۱، ۲، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۴۰، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۵۰/ شہر کرم۔ ص ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۹، ۳۳، ۳۴، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۶، ۵۷، ۶۱، ۶۲، ۷۷، ۸۹، ۹۵، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۲۱/ فردیات نعت۔ ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۵۳، ۶۵، ۶۷، ۸۱، ۸۳، ۹۵/ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۵۲، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۷۱، ۷۲، ۷۸، ۷۹/ مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۲۹، ۳۰، ۶۹، ۷۰، ۷۵، ۷۶، ۹۰، ۸۸، ۸۹، ۹۴، ۹۵، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۹، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۱، ۱۲۲

نئی ردیفیں

راجا رشید محمود نے بہت کم پامال ردیفیں استعمال کی ہیں۔ ایک تو اسے نعت کے مضامین کے لیے بھی نئی ردیفیں درکار تھیں۔ دوسرے اس کا ذوق بھی اس معاملے میں متجسس واقع ہوا ہے۔ چنانچہ اس معاملے میں بھی اس کی ذہنی اپج اسے نئی نئی راہیں سجھاتی رہی۔ اس کے مختلف مجموعہ ہائے نعت میں مستعمل کئی ردیفوں کی ایک بہار دیکھیے:

شہرِ کرم (موضوع مدینہ منورہ)

ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ۔ ہے دیارِ اُنس و وفا۔ ہے وہ شہرِ لاجواب۔ میرا یہ قلبِ مضطرب۔ ہے شہرِ ختمی مرتبت ﷺ۔ رفیع المرتبت۔ یہ قریہ محبت۔ خلدِ ساعت۔ کی چوکھٹ۔ ہے آقا ﷺ کا سبز گنبد۔ ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد۔ پانچ بار۔ مسکنِ سرکار ﷺ۔ ہے اُجالوں کا نگر۔ اپنائیت کا شہر۔ مدینے کا ذکرِ خیر۔ شہرِ نبی ﷺ کی تصویر۔ اعزاز۔ جواز۔ ہے سرکار ﷺ کی دہلیز۔ جو دیارِ اقدس۔ شہرِ مقدس۔ وہ روضۂ اقدس۔ یہ شہرِ دلکش۔ پہ محیط۔ توقع۔ جنت البقیع۔ آقا ﷺ کے قدموں کی طرف۔ اک سرور و کیف۔ وہ شہرِ پاک۔ مدینے کا خیال۔ رنجشِ خیال۔ رحمت کے بادل۔ کا شہرِ پاک شہرِ محترم۔ ہے طیبہ کا حرم۔ یہ نوریں جالیاں۔ محرابِ تہجد میں۔ ہوں سرکار ﷺ کے قدموں میں۔ لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو۔ خلدِ طیبہ۔ شہرِ پاک ہے مدینۂ منورہ۔ ریاضِ جنۃ۔ درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ۔ مرکزِ نورِ نبی ﷺ۔ قیام گاہِ نبی ﷺ۔ آنکھ بھٹکتی۔ ہوں طیبۂ مقدس سے۔ کوچہ و بازارِ نبی ﷺ کے۔ جبلِ اُحد کی بات ہے۔ ادب گاہِ محبت ہے۔ حضور ﷺ کا گھر ہے۔ شہرِ حضور ﷺ ہے۔ طابۂ مقدس ہے۔ یہ شہرِ جمال ہے۔ مدینۃ الرسول ﷺ ہے۔ دکھ۔ کچھ مسجدیں۔

مدیحِ سرکار ﷺ

توحید۔ لگتا ہے۔ نہیں گیا۔ پہاڑ۔ مودبانہ۔ سرکار ﷺ جو لائے تشریف۔ بس ایک مسکراہٹ۔ رَوِش۔ جو شخص۔ اصلاح۔ کیا پوچھتے ہو۔ گواہ۔ ہو مرے پیشِ نظر۔ جتنا۔ ہے ممکن۔ تعارُف۔ تابع۔ کا سلوک۔ مفت۔ کچھ نظر نہیں آتا۔ وتاب۔ سے پوچھ۔ فقط۔ سوچ۔ ایک آدھ۔ سے تعلق۔ واحد۔ اس میں نہیں ہے شبہ۔ اکٹھ۔ غلط۔ غیر۔ چوپائے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (موضوع: درود پاک)

کردے۔ یہی۔ ہے صلوا علیہ وسلموا۔ ورفعنا لک ذکرک۔ والے ہیں۔ کا رُخ۔ ہے سرود حذا۔ نہ ہوا اور نہ ہو گا۔ کا روپ۔ کا راستہ۔ شوق۔ بے سود۔ مرے رب کی۔ مشعل۔ اکثر۔ جاتا ہے۔ درود خواں۔ پھرتے۔ سمجھتے ہیں۔ ہدیۂ درود۔ حلقۂ درود۔

مختصاتِ نعت

سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں۔ کا طُمطراق۔ سر بہ خم۔ کرنے لگے۔ کا آغاز۔ کھنچتے ہیں۔ ہمیشہ۔ سے ہوا ثابت۔ ہر کام میں۔ کر رہا ہے جو۔ کا واقعہ۔ نہ پائے کیوں۔ میں رات دن۔ تو کیا تعجب ہے۔ بروزِ محشر۔ حیات۔ اللہ اکبر۔ کے میں۔ جبریل۔ کی توہین۔ بستہ۔ گا تو بات ہے۔ ہے تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ۔

حرفِ نعت

کیسا۔ اور کیا ہو گی۔ کی ہے مرے دل میں۔ رو کر۔ مآب ہے۔ ہرگز۔ آدمیت ہے۔ سا ہو گیا ہے۔ آتا ہوں میں۔ بے سرمایہ۔ کی طرف سے۔ ہو تو بات ہے۔ ہے محبتِ رسول ﷺ کی۔ ورنہ۔ ختم۔ پابندی۔ پیش کرو۔ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ۔ قولِ نبی ﷺ۔ دلنواز۔ سے پہلے۔

حدیثِ شوق

تنہا۔ آپ کے سوا۔ تو کیا پروا۔ رہ جائے گا۔ جیسا۔ آشنا۔ لقب۔ التفات۔ بہت۔ کا باعث۔ کا علاج۔ نشاط۔ شروع۔ فارغ۔ منحرف۔ بہ فیضِ عشق۔ حق۔ کرتے ہیں لوگ۔ کا رنگ۔ بہ تفصیل۔ مطمئن۔ کے رات دن۔ ہی تو نہیں۔ کی عظمتیں۔ ہے کہ نہیں۔ کی تلاش میں۔ کا دروازہ۔ ہوئی تھی۔ کس کا نام ہے۔ کے صدقے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

سرکار ﷺ کے دم سے۔ اتنا تو ہو۔ چمکے۔ کے سبب۔ تو ہو۔ کیں یا رسول اللہ ﷺ۔ ہیں تجلیاں۔ خدا گواہ۔ مدحِ رسول ﷺ۔ ملے گی۔ ہے خیر الانام ﷺ۔ لیکن۔ کہیں جسے۔ ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ۔ محمد صلِ علیٰ۔ حضور ﷺ کی سیرت۔ کیونکر۔ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۔ احمد ﷺ۔ فخرِ موجودات۔ کی محبت خدا نصیب کرے۔

کتابِ نعت

نظر بھر کر۔ درج۔ کی بدولت۔ کر۔ رہی ہے۔ عمر بھر۔ چھم۔ یہ حوالے ہیں۔ دوستو فرشتوں کو۔ قائم ہیں۔ شفیع۔ اقتدار۔ درود پاک آقا ﷺ پر۔ کو ہو سلام۔ سے پہلے۔ آ کر۔ کو آ کر۔ وہ تو یہ کہیے۔ سمجھتا ہوں۔ میں روشنی۔ ہے بہ ایماء خدا۔ بے تکلف۔ کی آپ ﷺ کی۔

نعت (ہر شعر نعت کے بارے میں۔ ۵۳ نعتیں)

ذوق نعت مرا۔ نعت آقا ﷺ۔ ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا۔ ہے نعت پیمبر ﷺ کا۔ نعتوں کا۔ نعت کہوں گا۔ بشکل نعت۔ درود و نعت۔ نبی ﷺ کی نعت۔ نے نعت۔ نعت حضور ﷺ۔ نعت رسول ﷺ۔ نعت کا ریاض۔ میں نعتیں۔ نعت کو۔ نعت خوانی۔ نعت نبی ﷺ ہوئی۔ نعت کے۔ ہے نعت نے۔ نعت رسول دوسرا ﷺ ہے۔ نعت آقا ﷺ ہے۔ مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے۔ مرے نبی ﷺ کی نعت ہے۔ ہی کی نعت ہے۔ نعت نبی ﷺ سے ہے۔

سلامِ ارادت (ہر شعر سلام کے بارے میں (۹۲ نعتیں)

اور سلام۔ سلام ارادت۔ سلام آقا و مولا ﷺ کو۔ سلام کو۔ سلام کہتا ہے۔ سلام کہتا ہوں۔ سلام کہتی ہے۔ سلام ہو۔ کو سلام۔ میں سلام احقر۔ کا سلام۔ سلام کر۔ سلام پر۔ پہ سلام۔ سلام بھی۔ بھی سلام۔ بہر سلام۔ میرا سلام۔ کو میرا سلام۔ جو ہوا ہے سلام عجز۔ سلامِ محبت۔ سلام محبت ہوا۔ ہو سلام۔ سلام آپ پر۔ سلام ہے۔ سلامِ الفت ہے۔ دست بستہ سلام۔ تک میرا سلام پہنچے۔ کے سلام۔ سلام پیمبر ﷺ۔ سلام حضرت ﷺ پہ۔ سلام لیں۔ کو لاکھوں سلام۔ ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پہ۔ ہوں کروروں سلامِ شوق۔ اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ۔ آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت

تضامین نعت (علامہ اقبالؒ کے ۵۳۔ اشعار نعت کی تضمینیں)

اس سے۔ تیرے ہیں۔ ہوتی۔ زندگی۔ ہے تو۔ شرک۔ ہو جائیں۔ کر دے۔ اپنا۔ سے ہے۔ نہیں ملتی

منظومات

ایسا نہ تھا۔ کے صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم۔ صلوٰۃ کا فی سلام زیادہ۔

☆☆☆☆☆

طویل ردیفیں

عربی شاعری میں بڑی سہولت ہے کہ قصیدہ فائیہ ہے تو ہر شعر کے قافیے کے طور پر صرف ایک حرف "ف" مطلوب ہے۔ اسی طرح قصیدہ بائیہ ہے تو آخر میں "ب" آنا چاہیے۔ باقی سب ٹھیک ہے۔ فارسی نے اور اس کی تقلید میں اُردو نے "روی" کی گنجائش چھوڑی ہے ورنہ ٹھیک ٹھاک قافیے درکار ہوتے ہیں۔ یہ تو غیر مردّف غزل کی بات ہے۔ جہاں تک ردیفوں کا تعلق ہے' جب شاعر ان میں پھنستا ہے تو پھر پتا چلتا ہے کہ ردیف کو بھی نبھانا ہے' قافیے کی بھی پابندی ہے' وزن بھی ضروری ہے' مضمون کے ساتھ بھی انصاف کرنا ہے۔ اس طرح قدرتِ کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔ پھر جہاں طویل ردیفیں برتی جائیں' وہاں تو نفسِ مضمون کے لیے گنجائش بہت کم رہ جاتی ہے۔ اور مطلع تو مزید دشواریاں لاتا ہے۔

شاعرِ نعت راجا رشید محمود نے طویل ردیفوں میں بہت اچھے شعر اور اچھی نعتیں کہی ہیں۔ نمونے کے طور پر کچھ مطلعے ملاحظہ کیجیے:

شہرِ کرم:

آقا ﷺ کا لطف یاب ہے وہ شہر لاجواب
خود اپنا اک جواب ہے وہ شہر لاجواب

....

اس کے سوا جائے کہاں میرا یہ قلب مضطرب
پاتا ہے طیبہ میں اماں میرا یہ قلب مضطرب

....

قلب و جاں میں آ بسا ہے شہر نقشی مرتبت ﷺ
وجہ قرب کبریا ہے شہر نقشی مرتبت ﷺ

....

بے رنج و یاس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد
منزل شناس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

....

جس کی نظروں میں بسی شہر نبی ﷺ کی تصویر

اس کو ہے وجہ خوشی شہر نبی ﷺ کی تصویر

جس شخص کا مقصود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز
اس کے لیے مسعود ہے سرکار ﷺ کی دہلیز

شہر محبت و عطا آپ ﷺ کا شہر ذی شرف
میرے کریم مصطفیٰ ﷺ آپ کا شہر ذی شرف

خوش بخت ہے وہ جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
عرضِ نیاز نم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

طیبہ ہے سرور ﷺ کا شہر پاک شہر محترم
پاک پیغمبر ﷺ کا شہر پاک شہر محترم

اس طرح جا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو
دل میں بسا لیا ہے پیمبر ﷺ کے شہر کو

پیارا شہر پاک ہے مدینہ منورہ
نبی ﷺ کا شہر پاک ہے مدینہ منورہ

دیکھوں گا در دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
ہے جلوہ در دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

ہر شخص سر بہ خم ہے آگے مواجہ کے
جتنا ادب ہو کم ہے آگے مواجہ کے

رحمت نہ ہو کیوں اَلصَّمَد جبلِ اُحُد کی بات ہے
اللہ! اللہ الصمد! جبلِ اُحُد کی بات ہے

مدیح سرکار ﷺ

خوش زمانے ہوئے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

رنج سارے گئے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

اس کو ہے سب خدائی بس ایک مسکراہٹ
جس کو نبی ﷺ نے بخشی بس ایک مسکراہٹ

شب معراج کا کیا پوچھتے ہو
وہاں کیا کچھ ہوا کیا پوچھتے ہو

مصطفیٰ ﷺ کی ذی کمالی ہو مرے پیش نظر
اور ان کی بے مثالی ہو مرے پیش نظر

حق شناس و حق نشان و حق نگر طیبہ کی خاک
میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک

ہو فرض کیسے ادا کچھ نظر نہیں آتا
کہوں میں نعت میں کیا یہ نظر نہیں آتا

میں ہوں نبی ﷺ کا شیدا اس میں نہیں ہے شبہ
یہ ہے کرم خدا کا اس میں نہیں ہے شبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

کس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
حکم خدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

الفت کا ہے عنواں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ
صلوات کی زباں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

پہلے تو جانتا نہ تھا کیا ہے سرور و حظ
مجھ کو درود ہی نے دیا ہے سرور و حظ

صلوات سے اعلیٰ نہ ہوا اور نہ ہو گا

ایسا تو وظیفہ نہ ہُوا اور نہ ہو گا

ہے وِردِ درود ایک ہی عادت مِرے رب کی
کیا جانیے کیا اس میں ہے حکمت مِرے رب کی

مخمسات نعت

رہو تم تر زباں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں
قلم رکھو رواں سرکار ﷺ کی نعتِ مبارک میں

جو میں نے ماجرا دل کا کہا تو کیا تعجب ہے
مدیحِ پاک آقا ﷺ میں بڑھا تو کیا تعجب ہے

مژہ پہ اشکِ ندامت دکھائی دیتا ہے
عجب سکونِ طبیعت دکھائی دیتا ہے

ذکرِ نبی ﷺ میں چشم کو تر کر رہا ہے جو
پاکیزہ روح و قلب و نظر کر رہا ہے جو

جویائے صدق سر حقیقت نہ پائے کیوں
تقدیر سے مسرت و بہجت نہ پائے کیوں

حرف نعت

سوائے نعت کے تحریر اور کیا ہو گی
ہماری خوبیٔ تقدیر اور کیا ہو گی

جگہ عشقِ نبی ﷺ نے واقعی کی ہے مِرے دل میں
یہی بس ایک صورت بہتری کی ہے مِرے دل میں

جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے
نبی ﷺ کی نعت کا سا ہو گیا ہے

شہرِ آقا ﷺ میں بہ اذنِ لَمْ یَزَلْ آتا ہوں میں
بے نیازِ ثروتِ اہلِ دُوَل آتا ہوں میں

وردِ درودِ صبح و مسا ہو تو بات ہے
یوں احترامِ وحیِ خدا ہو تو بات ہے

ایمان بالیقیں ہے محبت رسول ﷺ کی
جب دل میں جاگزیں ہے محبت رسول ﷺ کی

دل میں ہے اپنے الفتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ
قائم کریں گے حُجّتِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ

حدیث شوق

مزاجِ زندگی مجھ پہ ہُوا برہم تو کیا پروا
حبیبِ کبریا ﷺ ہیں جب مِرے ہمدم تو کیا پروا

سب پہ نبی ﷺ کا لطف ہے بے حد بہ فیضِ عشق
بے امتیازِ ابیض و اسود بہ فیضِ عشق

کونین کی ہر شے پہ جو چھایا ہے بہ تفصیل
سرکار ﷺ کی رحمت ہی کا سایہ ہے بہ تفصیل

اک نام ہے ضرور مگر کس کا نام ہے
میرے لبوں پہ شام و سحر کس کا نام ہے

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

رواں ہے کاروانِ رنگ و بو سرکار ﷺ کے دم سے
دو عالم کی رگوں میں ہے لہو سرکار ﷺ کے دم سے

مرکزِ حسنِ یقیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

پیکرِ نور مبیں ہیں سرورِ دنیا و دیں ﷺ

تمھارے، میرے، سبھی کے حضور ﷺ کی سیرت
ہماری جان ہے پیارے حضور ﷺ کی سیرت

اللہ کے محبوب ہو یا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

کون و مکاں کا حاصل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر مدحت کے قابل احمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی بات! فخرِ موجودات ﷺ
میری اوقات؟ فخرِ موجودات ﷺ

اگر کسی کی محبت خدا نصیب کرے
مجھے نبی ﷺ کی محبت خدا نصیب کرے

اس بحر میں اتنی طویل ردیف میں کہے گئے دو شعر اور دیکھیں:

شعار جس کا ثنائے رسولِ اکرم ﷺ ہو
اُس آدمی کی محبت خدا نصیب کرے
حضور ﷺ سادہ تھے تم بھی دُعا کرو محمود
کہ سادگی کی محبت خدا نصیب کرے

کتاب نعت

ہر اک دُکھ کا جو ہے درماں درود پاک آقا ﷺ پہ
مرے ہونٹوں پہ ہے ہاں ہاں، درود پاک آقا ﷺ پہ

ہاتھ میں دامانِ رحمت ہے بہ ایماءِ خدا
اس طرح قسمت میں جنت ہے بہ ایماءِ خدا

ملا معصومیت کو رنگ روغن، وہ تو یہ کہیے
نبیِؐ پاک ﷺ کا یاد آیا بچپن، وہ تو یہ کہیے

نعت

مُبلّغِ خالق و رحمان ہے نعت پیمبر ﷺ کا
سبھی ادراک تو عنوان ہے نعت پیمبر ﷺ کا

شاعر وہی بڑا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا
دل جس کا آشنا ہے پیمبر ﷺ کی نعت کا

یوں مجھے یاد نعت آقا ﷺ ہے
مغفرت زاد نعت آقا ﷺ ہے

فن کی وقعت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے
اس کی حشمت مصطفیٰ ﷺ کی نعت ہے

ہو محبت جواں نعت کے نور سے
دور کر دوریاں نعت کے نور سے

ہونٹوں پہ جب حبیب خدا ﷺ ہی کی نعت ہے
پھر نعت مغفرت کی گواہی کی نعت ہے

پایا ہے لطف زندگی نعتِ نبی ﷺ ہوئی
محمود مجھ سے آج بھی نعتِ نبی ﷺ ہوئی

مرا فروغ آگہی مرے نبی ﷺ کی نعت ہے
چنانچہ ایک حمد سی مرے نبی ﷺ کی نعت ہے

اکرام و لطفِ ایزدی نعتِ نبی ﷺ سے ہے
میرا شعور آگہی نعتِ نبی ﷺ سے ہے

وابستۂ جاں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے
ہاں لب پہ رواں نعتِ رسولِ دوسرا ﷺ ہے

سلامِ ارادت

مقبول بالیقیں جو ہوا ہے سلامِ عجز
جذبات کا امیں جو ہوا ہے سلامِ عجز

منظوم سلامِ الفت یا منثور سلامِ الفت ہے
ہر ریب سے نامنظوری کے تو دور سلامِ الفت ہے

کروں گا میں بصد اصرار دست بستہ سلام
حضور سیّدِ ابرار ﷺ دست بستہ سلام

محبوبِ کبریا ﷺ تک میرا سلام پہنچے
رحمت کی انتہا تک میرا سلام پہنچے

خدا کا ہے جو برابر سلام حضرت ﷺ پر
وہی تو بس ہے مؤقر سلام حضرت ﷺ پر

شہرِ آقا ﷺ کی فضائے پاک کو لاکھوں سلام
ہوں دیارِ مصطفٰی ﷺ کی خاک کو لاکھوں سلام

صباح و شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر
بہ قلب و لب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

اس طرح معتبر ہوں کروروں سلامِ شوق
آقا حضور ﷺ پر ہوں کروروں سلامِ شوق

جانتے ہیں کبھی بھیجتا ہے خدا اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
میرا بھی ہے اسی وِرد پر اکتفا اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

اے حبیبِ خدا افضل الانبیا ﷺ آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت
ہر ثنا بعدِ رب آپ کو ہے روا آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت

منظومات

میرے پیمبر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
میں ہوں گداگر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم

ہمیں یہ کہتا ہے حق تعالیٰ "صلوٰۃ کافی سلام زیادہ"
ہمارا ہر وقت وِرد ہو گا "صلوٰۃ کافی سلام زیادہ"

سلامِ ارادت

اس مجموعۂ نعت میں یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے کہ سلام پر مشتمل ایک ردیف مطلعے کے دونوں مصرعوں کے شروع میں اور پھر ہر شعر کے دوسرے مصرعے کے آغاز میں بھی برتی گئی ہے اور مصرعوں کے آخر میں غزل کی طرح کوئی ردیف یا قافیہ اپنی اصل میں موجود رکھا گیا ہے۔ ان میں آغاز والی کچھ ردیفیں خاصی طویل بھی ہیں۔ مثلاً

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں نہیں جن کا کوئی ثانی
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں جو ہیں محبوبِ ربانی

سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو محبوبِ داور ہیں
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ہم سب کے یاور ہیں

سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے کارِ رسالت پر
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ختمِ نبوت پر

☆☆☆☆☆

ردیف قافیہ ایک، بحر مختلف

راجا رشید محمود نے بطور خاص یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ مختلف بحروں میں ایک ہی قافیہ کے ساتھ نعتیں کہی جائیں۔ یہ بات اس کی قدرتِ کلام پر دال ہے۔ اس کا اجمالی مطالعہ قارئین اور محققین نعت کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے گا۔

نبی ﷺ کا روضۂ اقدس ہے آستانِ شکیب
قرارِ جاں ہے یہی اور یہی ہے جانِ شکیب

حاضریِ طیبہ کی جب کرتی ہے سامانِ شکیب
سال بھر رہتا ہوں پھر میں منقبت خوانِ شکیب (شہرِ کرم۔ ۶۸، ۶۹)

خوش بخت ہے وہ جو رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
عرضِ نیاز خم کرے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف

قبلہ رُخ بھی دل رہے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف
اس کا جھکنا تب پچے آقا ﷺ کے قدموں کی طرف (شہرِ کرم۔ ۹۸، ۹۹)

ہم بلائے جاتے ہیں پھر دیارِ آقا ﷺ سے
ہم کو اُنس و الفت ہے اپنے پیارے آقا ﷺ سے

ہے بدقسمت، کرے حاصل وہ کیا انوار آقا ﷺ سے
محبت ہی نہیں جس کو در و دیوارِ آقا ﷺ سے (شہرِ کرم۔ ۷۰، ۷۱)

ہم جھکاتے ہیں نبی ﷺ کے آگے سیمائے نیاز
ہم کو کیا معلوم، کیسی ہے حقیقت، کیا مجاز

جائے تحسین کہاں تلک، ہو کس قدر دراز
مدحِ نبی ﷺ جو کرنے لگا ہے ثنا طراز (مدیحِ سرکارؐ۔ ص ۵۱تا۵۵)
درود خواں کو یہ محشر میں فائدہ ہو گا

کہ اس پہ سایہ فگن عرشِ کبریا ہو گا

درود ان پہ، زیادہ جس کسی نے بھی پڑھا ہو گا
وہی خوش بخت جنت میں قریبِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا (حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۹تا۴۲)

آقا و بندہ، پیمبر ﷺ اور میں
وہ، درودِ پاک ان پہ، اور میں

زمزمے صلِ علیٰ کے روزِ محشر اور میں
میرے حامی، میرے ناصر، میرے یاور ﷺ اور میں (حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۷تا۳۹)

خالق جو کرم بندۂ مسکین پہ کر دے
بس گنبدِ اُخضر ہی کو عنوانِ نظر دے

خدایا! مرے سر کو آقا ﷺ کا در دے
مرے گلشنِ مُدّعا کو ثمر دے کتابِ نعت۔ ص ۲۵تا۲۸

نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں یوں گزار سلام
سمجھ کہ نار سے بچنے کو ہے حصار سلام

حق کے محبوب پیمبر، مرے سرکار ﷺ سلام
ایک اک بار میں ہوں آپ کو سو بار سلام

پیش کر قلبِ بے قرار سلام
سرورِ دیں ﷺ پہ بے شمار سلام (سلام ارادت۔ ص ۶۵تا۶۷)

ایک زمین میں ایک سے زیادہ نعتیں

متقدمین دو غزلے سہ غزلے کہتے تھے۔ اب اس کا رواج نہیں ہے۔ لیکن راجا رشید محمود تو پانچ سات شعروں پر بس نہیں کرتا، پھر کہیں کہیں ایک کے بعد دوسری اور کئی بار دوسری کے بعد تیسری نعت اسی زمین میں کہہ لیتا ہے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی ردیف قافیے میں کوئی نعت کہی

ہے۔کوئی دوسرا مجموعہ کسی مختلف موضوع پر یا مختلف ہیئت میں ہے تو اس میں بھی پہلی زمین کو استعمال کرڈالا ہے۔اس صورت حال کا مطالعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔

کیسے ہماری سمت نہ ہو اقتدا کا رُخ
ہے جانبِ درود جو ما و شما کا رُخ (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۵۲،۵۳)

پھر جائے رنج و آفت و کرب و بلا کا رُخ
مڑ جائے ایک آن میں تیر قضا کا رُخ
کرنا نہ اور سمت دلِ مبتلا کا رُخ
دیکھو گے تندرستیوں کے ارتقا کا رُخ
کر لو جو شہرِ نور کے دار البقا کا رُخ
(مخمسات نعت۔ص ۱۴،۱۵)

"حی علی الصلوٰۃ" کی نعت (بہ ہیئت غزل) میں ۱۹ شعر ہیں اور "مخمسات نعت" میں مذکورہ بالا مخمس کے پانچ بند۔

لفظ جو بھی میرے ہونٹوں سے ادا ہوتا گیا
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صدا ہوتا گیا (حرف نعت۔ص ۴۹،۵۰)
ورد راسخ جب درود پاک کا ہوتا گیا
دل سے ہر اندیشۂ فردا ہوا ہوتا گیا (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۱۴۳،۱۴۴)

"حرف نعت" کی نعت چودہ اشعار پر مشتمل ہے اور "حی علی الصلوٰۃ" والی اکیس اشعار پر۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مؤخر الذکر ۲۱ شعروں میں درود پاک ہی کا ذکر ہے۔

جہاں پر جو چھائے ہیں رحمت کے بادل
پیمبر ﷺ کے دم سے ہیں رحمت کے بادل (مدیح سرکارؐ۔ص ۱۱۳،۱۱۴)
مدینے سے اٹھے ہیں رحمت کے بادل
جہاں بھر میں پھیلے ہیں رحمت کے بادل (شہر کرم۔ص ۸۱)

دونوں نعتوں میں ۱۳+۸=۲۱ شعر ہیں

رب اور ملائکہ سے ملا کر صدا ذرا
اپنے غلو کو اپنے تصور میں لا ذرا (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۱۰۱،۱۰۲)
حاصل حضور ﷺ کی ہو تجھے گر رضا ذرا
پڑھ نعتِ پاک آپ کی پھر مسکرا ذرا (حرف نعت۔ص ۵۴،۵۵)

دونوں نعتوں میں تیس (۳۰) اشعار ہیں اور اول الذکر کے پندرہ شعروں میں درود پاک کا ذکر لطیف ہے۔

درود اپنا شناسا ہو گیا ہے
ہمیں یوں حوصلہ سا ہو گیا ہے (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۱۲۵،۱۲۶)
جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے
نبی ﷺ کی نعت کا سا ہو گیا ہے (حرف نعت۔ص ۵۷،۵۸)

مؤخر الذکر نعت کے بیس اشعار عام نعتیہ مضامین پر مشتمل ہیں لیکن اول الذکر نعت کے اٹھارہ شعر درود پاک کے بارے میں ہیں (کل ۳۸۔اشعار)

محترم اپنے ٹھہرے چوپائے
طیبہ میں رہنے والے چوپائے (مدیح سرکارؐ۔ص ۱۱۱،۱۱۲)
اک محبت سے دیکھے چوپائے
جتنے طیبہ میں پائے چوپائے (شہر کرم۔ص ۱۲۴)

دونوں نعتیں ۱۹ شعروں پر مشتمل ہیں۔

شاعرِ محبت کی ایک ہی زمین میں کہی گئی کچھ نعتیں ایک ہی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔طوالت سے بچنے کے لیے ہم ایسی نعتوں کے صرف ایک مصرعے پر اکتفا کرتے ہوئے بتاتے جاتے ہیں کہ اس زمین میں کتنی نعتیں ہیں اور وہ کتنے اشعار پر مشتمل ہیں:

ذکرِ آقا ﷺ میں مری بے اختیاری واہ وا
(حدیثِ شوق۔دو نعتیں۔ص ۵۳تا۵۶۔اکیس اشعار)

اصل میں تعلیمِ پیغمبر ﷺ ہے عرفانِ نشاط

(حدیثِ شوق۔ دو نعتیں۔ ص ۳۶ تا ۳۸۔ سترہ اشعار)

حقوق انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبت سے
(کتابِ نعت۔ تین نعتیں۔ ص ۳۱ تا ۳۶۔ ۳۳ شعر)

ہمارا کچھ نہ بگڑے گا فرشتوں کی شکایت پر
(کتابِ نعت۔ دو نعتیں۔ ص ۳۷ تا ۴۰۔ ۲۲ شعر)

کہاں پہنچا ہے یہ تو دیکھ احساسِ حقیقت کر
(کتابِ نعت۔ دو نعتیں۔ ص ۴۱ تا ۴۴۔ ۲۲ شعر)

''کتابِ نعت'' کی ۵۳ نعتوں میں سے ہر ایک نعت گیارہ اشعار پر مشتمل ہے۔ ''سلامِ ارادت'' کی ۹۲ نعتیں سات سات اشعار کی ہیں۔ ''فردیاتِ نعت'' اور ''اشعارِ نعت'' کے ہر صفحے پر چھے اشعار ہیں۔ ''سیرتِ منظوم'' اور ''۹۲'' کے ہر صفحے پر ایک قطعہ ہے اور ''مخمساتِ نعت'' میں پچاس مخمسات ہیں اور ہر مخمس میں پانچ بند ہیں۔

پسند آئی خدا کو جن کی زیبائی سلام ان پر
(سلامِ ارادت۔ تین نعتیں۔ صفحہ ۱۲ تا ۱۴۔ ۲۱ شعر)

میری ارادتوں کا ہے پیغام بر سلام
(سلامِ ارادت۔ چار نعتیں۔ صفحہ ۱۶ تا ۱۹۔ ۲۸ شعر)

کتابِ عشق کا ہے اوّلیں نصاب سلام
(سلامِ ارادت۔ دو نعتیں۔ ص ۲۰، ۲۱۔ ۱۴ شعر)

پیشِ نبی ﷺ ہوا ہے قلم پر رواں سلام
(سلامِ ارادت۔ دو نعتیں۔ ص ۲۲، ۲۳۔ ۱۴ شعر)

جس نے زبانِ قلب سے جب بھی کہا سلام
(سلامِ ارادت۔ تین نعتیں۔ ص ۳۲ تا ۳۴۔ ۲۱ شعر)

موقع جو دیں حضور ﷺ ذرا سا سلام کو
(سلامِ ارادت۔ دو نعتیں۔ ص ۳۹، ۴۰۔ ۱۴ شعر)

مری حیات کو مل جائے گا بقا کا سلام
(سلامِ ارادت۔ دو نعتیں۔ ص ۵۲، ۵۳۔ ۱۴ شعر)

آقا ﷺ کی بارگاہ میں اشعار کا سلام
(سلامِ ارادت۔ تین نعتیں۔ ص ۵۴ تا ۵۶۔ ۲۱ شعر)

فخرِ کُل کو وجہِ موجودات کو میرا سلام
(سلامِ ارادت۔ دو نعتیں۔ ص ۷۲، ۷۳۔ ۱۴ شعر)

قافیہ اور ردیف...... ایک ترکیب

ایسا تو نہیں کہ یہ کوئی نیا تجربہ ہو جس کا آغاز راجا رشید محمود سے ہُوا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس پہلو سے بھی یہ شاعر دوسروں سے 'کچھ الگ' کچھ آگے دکھائی دیتا ہے۔ موضوعات کی تنوّع آمیز کثرت کے باعث اس کی صرف چند مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں:

جو لفظ بھی ہے تیرا لطافت مآب ہے
لب پر اگر درودِ رسالت مآب ﷺ ہے (حرفِ نعت۔ ص ۴۱، ۴۲)

منظر یہاں کے دیدۂ حیراں نواز ہیں
ذرے جو ہیں مدینے کے مہماں نواز ہیں (ظہورِ کرم۔ ص ۷۲)

نبی ﷺ کی ذات پر دار و مدار آدمیت ہے
ثنائے مصطفیٰ ﷺ وجہِ قرارِ آدمیت ہے (حرفِ نعت۔ ص ۵۱، ۵۲)

حبشیؓ کی طرح کر ایقانِ زبانِ محمد صلِ علیٰ
قرنیؒ کی طرح ہو قربانِ دندانِ محمد صلِ علیٰ (ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۵۸)

(یہ نعت صنعتِ ذو قافتین میں ہے لیکن اس میں اضافہ ہے کہ دونوں قافیے ہم قافیہ بھی ہیں

اوراضافت کی وجہ سے ایک ترکیب کی صورت اختیار کر گئے ہیں)

حاضری طیبہ کی ہے جو صدقۂ نعتِ رسول ﷺ
سینۂ احساس پہ ہے تحفۂ نعتِ رسول ﷺ (نعت۔نعت نمبر ۳۸)

لاریب وہ فدائی شہرِ حضور ﷺ ہے
جس جس کو آشنائی شہرِ حضور ﷺ ہے (شہر کرم۔ص ۲۳)

درود آقا ﷺ پہ جو عزّت و شان والے ہیں
انھی کے زیرِ نگیں سب جہان والے ہیں (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۴۲)

ردیف اور قافیہ......ہم قافیہ

کلامِ محمود میں کئی نعتوں میں یہ التزام بھی پایا ہے۔ چند مصرعے بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔ ردیفیں خط کشیدہ ہیں:

آقا ﷺ کا لطف یاب ہے وہ شہرِ لاجواب
وجہ سعادت شہرِ محبت
میں لے کے جاؤں دیدۂ تر مصطفیٰ ﷺ نگر
خود آگہی یہی ہے تو رب آگہی یہی
چراغ راہ ہے کردارِ احمدِ مختار ﷺ
لب پہ ہے ذکر آپ کا باچشمِ نم شاہِ امم ﷺ
نعت میرے لب پہ ہر دم آپ کی ہے یا نبی ﷺ
روشنی بخشی پیمبر ﷺ نے سحر کو آ کر
انعامِ نبی ﷺ پہ ہوتا ہے ہر خاک بسر پہ

قافیہ ایک......ردیفیں مختلف

کھُلا جو عقدہ کشا ہدیۂ درود و سلام
رہا عقیدہ رہا ہدیۂ درود و سلام

پڑھیں نہ کس لیے اہلِ وفا درود و سلام
نبی ﷺ کے پیار کا ہے اقتضا درود و سلام (حی علی الصلوٰۃ۔۱۷،۱۵)

ردیف ایک......قافیے مختلف

درود لب پہ لیے جب کوئی غلام آئے
تو اس کے واسطے اعلانِ عفوِ عام آئے

درود پاک کے صدقے میں رب کو اس پہ پیار آئے
اگر اعمالِ بد پہ کوئی بندہ شرمسار آئے (حی علی الصلوٰۃ۔ص ۳۶،۳۸)

☆☆☆☆☆

قوافی کا حسن

عظمت اللہ خاں غزل میں قافیہ پیمائی کے خلاف ہیں (۱) لیکن نظم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''قافیہ نظم میں آبشار کا کام دیتا ہے۔ خیال کا تسلسل اور الفاظ کا ترنم قافیہ کی چٹان سے ٹکرا کر ابھرتا ہے اور بلند ہوتا ہے۔ اگر قافیہ کو غزل کی طرح خیال کے بہاؤ کو روکنے والی دیوار نہ بنایا جائے تو پھر خیال قافیہ پر سے اُبل کر کھلکھلاتا اور ترنم کی دھواں دھار بوچھار کرتا ہے۔ دوسرے مصرعے میں سُریلی ہلچل ڈال دیتا ہے اور پھر اس مصرعے کے ترنم کو آگے کے مصرعے میں اس قافیہ پر سے چادر کی طرح بہتا نغمہ بلند کرتا ہے۔ پورے بند کا تسلسل اور موسیقی کے اُتار چڑھاؤ سے ایک زندہ چیز بنا دیتا ہے'' (۲)۔

ہمارے خیال میں اگر قافیہ ''خیال کے بہاؤ کو روکنے والی دیوار'' بن جائے تو اسے ڈھا دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن طبع کی موزونیت اور قدرتِ کلام کی خوبیوں کے ساتھ جب شاعر قافیے کو استعمال کرتا ہے تو بہرحال وہ شعر یا بند کو ''ایک زندہ چیز'' بنا ہی دیتا ہے۔ اس میں نظم یا غزل کی قید نہیں۔

راجا رشید محمود نے مختلف ہیئتوں میں طبع آزمائی کی ہے لیکن اُس کا زیادہ کلام غزل کی صورت میں ہے۔ اس میں اُنہوں نے نہایت مشکل قافیوں کو بعض صورتوں میں مشکل ردیفوں کے ساتھ برتا ہے اور مضمون میں عموماً اٹکاؤ یا الجھاؤ کی کیفیت پیدا نہیں ہونے دی۔ رواں ردیفوں اور سہل قافیوں کی نہیں ہم مشکل قافیوں اور سنگلاخ زمینوں کی چند مثالیں نقل کرتے ہیں۔

1۔ نعت (مجموعہ نعت)، نعت نمبر ۴۸۔ ''نعت کہنے میں'' ردیف کے ساتھ تردُّد، خُود، تشہُّد، توارُد، تواعد، تہجد، تعبد، آمد و شد اور تعدد قوافی۔ (ایک شعر)

سند تقلیدِ ربّ العالمیں کی اس سے ملتی ہے
کسی بدبخت کو ہو گا تردُّد نعت کہنے میں

2۔ نعت: نعت نمبر ۳۱۔ ''نے نعت'' ردیف کے ساتھ دانشوروں، احقروں، کرم گستروں، نکتہ دروں، منظروں، کنکروں، پتھروں، خستہ پروں، پیغمبروں، وفا پیکروں، سخن گستروں، بے زروں اور کمتروں قوافی (ایک شعر)

ترتیب دی ہے ایک تسلسل سے دوستو
دیتے ہوئے بشارتیں، پیغمبروں نے نعت

3۔ کتابِ نعت۔ ص ۸۹۔ ''وہ تو یہ کہیے'' ردیف کے ساتھ رنگ روغن، بچپن، مدفن، طرز شیون، ظلم گلشن، دامن، زنجیر آہن، نور افگن، سوزن، مسکن اور توسن قوافی (ایک شعر)

ہمیں عصیاں نے پابند سلاسل کر کے رکھا تھا
گلی اک نام سے زنجیرِ آہن، وہ تو یہ کہیے

4۔ مخمسات نعت۔ ص ۲۱۔ ''ہوتا'' ردیف کے ساتھ پیا، اقصابیہ، کیا، لیا، فراقیہ، بابیہ، قافیہ اور جیا قوافی (پہلا بند)

نہ بادہ ہم نے اگر عشق کا پیا ہوتا
روئیہ اپنا نہ گر اقصابیہ ہوتا
نہ دل سے ذکرِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوتا
نہ اپنا اشکِ ندامت فراقیہ ہوتا
تو ہم کو رنج و مصیبت سے آ لیا ہوتا

5۔ شہرِ کرم۔ ص ۵۶۔ ''ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد'' ردیف کے ساتھ۔ یاس، منزل شناس، بے ہراس، آس، پاس، باحواس، مالک شناس اور باس قوافی (ایک شعر)

اس کو کہاں شدائد و آلام کا خیال
جو بے ہراس ہے تو ہے طیبہ کا رہ نورد

6۔ شہرِ کرم۔ ص ۷۳۔ ''اشتیاق'' ردیف کے ساتھ اضافت کے ساتھ عید، گفت و شنید، مرید، لطفِ مزید، کشید، کلید، نوید، تقریب سعید اور مستفید قوافی (ایک شعر)

مجھ پہ در کھولے حضوری کے مرے فتاح نے
خواہش دید مدینہ ہے کلیدِ اشتیاق

(در، کلید اور فتّاح کی رعایت لفظی کا خیال فرمایئے)

7۔ شہرِ کرم۔ ص ۹۰۔ ''پتھر'' ردیف کے ساتھ جاگزیں، دل نشیں، امیں، نہیں، نگیں، بالیقیں، برسرِ زمیں، رہ نشیں اور جبیں قافیے (ایک شعر)

نقشِ پائے سرور ﷺ ہے ثبت جس کے سینے میں
ثانی ایسے پتھر کا ایک بھی نہیں پتھر

8- شہرِ کرم۔ ص ۱۰۸۔ ''جبلِ اُحُد کی بات ہے'' ردیف کے ساتھ لا تُعَدْ' اللہُ الصمد' مُدْ' مستند' اب و جدُ' تَدْ' کار بلدْ' مَدْ' سند اور اَحَد قوافی (ایک شعر)

اہلِ محبت کے لیئے ان کی سماعت کے لیے
جو بات ہے سو مستند جبلِ اُحُد کی بات ہے

9- حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۲۳۔ ''یہی'' ردیف کے ساتھ آ گئی' کہی' گری' پہلو تہی' جہان بہی' سہی' شاہنشہی' بہی' رہی' دلدہی اور ہی قوافی (ایک شعر)

تنہائی میں بھی روز رہا شاغلِ درود
موقع ملا تو بات بھی میں نے کہی یہی

10- حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۱۱۹۔ ''ہدیۂ درود'' ردیف کے ساتھ عمل' بدل' اہلِ دول' عمل' غزل' اَمْل' حل' عمر و دغل' سپھل' ردو بدل' محل اور کل قافیے (ایک شعر)

ہے ابتدائے علم و عمل شکرِ کبریا
اور انتہائے علم و عمل ہدیۂ درود

11- حرفِ نعت۔ ص ۳۱۔ ''رو کر'' ردیف کے ساتھ حالِ زبوں' ستوں' سرنگوں' پُر سکوں' ذوق فزوں' صاحبِ جنوں' یوں' چلوں' سوزِ اندروں' کروں' خوں اور جیوں قوافی (ایک شعر)

وہاں گریہ سے ملتی ہے سکینت اور طمانیت
ہُوا ہوں طیبۂ اقدس میں مَیں بھی پُر سکوں رو کر

12- حرفِ نعت۔ ص ۳۵۔ ''آخر'' ردیف کے ساتھ مرسل' اول' صیقل' بادل' جل تھل' افضل' کونپل' کس بل' اکمل' حل' فیصل' ازل' شل' ہلچل قافیے (ایک شعر)

جس مصیبت میں بھی ہو دوستو! طیبہ آؤ
ہر پریشانی کا ہوتا ہے کوئی حل آخر

13- تضامینِ نعت۔ ص ۱۶۔ ''اس پر'' ردیف کے ساتھ ایسا' مرے مولا' دیدۂ بینا' حاشا' آقا' گنبدِ خضرا' سایۂ بھروسا' دعویٰ اور نقشِ کفِ پا قافیے (ایک شعر)

دل سے سرکار ﷺ کی مدحت کی صدا آتی ہے
قصۂ عشق و وفا لکھا ہے ایسا اس پہ

14- حدیثِ شوق۔ ص ۲۵۔ ''دل'' ردیف کے ساتھ اضافت کے ذریعے جبین' حسین' ہم نشین' سرزمین' روح الامین' مکین' نقش و نگین' امین' قرین' دلنشین' خوشہ چین اور آستین قافیے (ایک شعر)

دل ہے امینِ رحمتِ محبوبِ کبریا ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ کا کرم ہے امینِ دل

15- ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۷۸۔ ''لیکن'' ردیف کے ساتھ لگوں' ہوں' فسوں' سوزِ اندروں' بخت واژگوں' چلوں' لوں اور صاحبِ جنوں قافیے (ایک شعر)

تیغ سے نہ پھیلایا دین کو شہِ دیں ﷺ نے
چل گیا زمانے پہ خُلق کا فسوں لیکن

حواشی

(۱) عنوان چشتی' ڈاکٹر۔ معنویت کی تلاش۔ مظفر نگر یوپی۔ ۱۹۸۳۔ ص ۱۰۴' ۱۰۵ (۲) عظمت اللہ خاں۔ سریلے بول۔ حیدر آباد (بھارت)۔ ۱۹۳۰۔ ص ۳۹

غیر مُردّف نعتیں

ہمارے شاعر نے عام طور پر نئی نئی اور مشکل ردیفوں میں بھی طبع آزمائی کی ہے اور نہایت رواں ردیفوں میں بھی۔ لیکن ان کے کلام میں غیر مردف نعتیں کم ہیں۔ البتہ پہلے مجموعۂ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' اور ساتویں مجموعے ''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں آٹھ آٹھ اور گیارھویں مجموعے ''تضامینِ نعت'' میں ۳۵ نعتیں غیر مردف ہیں۔ ان کے علاوہ ''حدیثِ شوق'' میں چھے ''شہرِ کرم'' ''حرفِ نعت'' اور ''حی علی الصلوۃ'' میں دو دو اور ''کتابِ نعت'' اور ''منظومات'' میں ایک ایک نعت غیر مردف ہے۔ چند نعتوں کے مطلعے دیکھیے:

نقشِ پائے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی جستجو
حسرتوں کا ماحصل ہے، خواہشوں کی آبرو

....

ہے لوحِ قلب پہ آقا ﷺ کی چاہ کی تصویر
مرا عقیدہ رسالت پناہ ﷺ کی توقیر (۱)

دوسرا شعر صنعت ذوالقافتین مع الحاجب میں کہی گئی نعت کا ہے۔ چاہ، رسالت پناہ ﷺ اور تصویر، توقیر قافیے ہیں اور ''کی'' حاجب۔

فردٔ وہ فرطِ مسرت سے نہ کیوں جائے گا پھول
ہو گیا جس کا درود آقا ﷺ کی خدمت میں قبول

....

پڑھتے ہوئے درودٔ نگاہیں جھکائیے
نظروں سے ہر فرازِ جہاں کو گرائیے (۲)

پہلے شعر میں محاورے کی چاشنی بھی ہے، فرد اور فرط کے الفاظ کا حسن بھی ہے اور ''نہ کیوں'' کے ساتھ شدتِ اعتماد کا اظہار بھی۔ دوسرے شعر میں ''نگاہیں جھکائیے'' کے نتیجے کے طور پر ''نظروں سے گرائیے'' اور نگاہیں جھکانے کے ساتھ فرازِ جہاں کو گرانے کی خوبی بھی قابلِ توجہ ہے۔

بے رنگ و بد نما تھی یہ دُنیائے رنگ و بو
آئے حضور ﷺ تو ہوئی ترتیب چار سُو

....

کرلی ہوں گی اپنے ہاں اس کو محافل نعت کی
میں بتائے دیتا ہوں رضواں کو اتنا پیشگی (۳)

دوسرے شعر میں جنت جانے کا حسنِ ایقان یہ رنگ دکھا رہا ہے کہ شاعر اس سلسلے میں شرط بھی عاید کر رہا ہے۔ شرط ویسے ایمان افروز ہے۔

''سلامِ ارادت'' میں تین نعتیں غیر مردف ہیں لیکن ان تینوں میں یہ نیا تجربہ سامنے آیا ہے کہ ہر شعر کے مصرعِ ثانی کا آغاز ''سلامِ ارادت'' ''سلام آقا ﷺ کی خدمت میں'' اور ''سلام آپ ﷺ پر'' سے ہوتا ہے:

سلامِ ارادت پہ محمود احقر کو رب نے ابھارا
سلامِ ارادت قبولِ نبی ﷺ ہے، یہ ہاتف پکارا

....

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، نہیں جن کا کوئی ثانی
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، جو ہیں محبوبِ ربانی

....

سلام آپ پہ یا رسولِ معظم ﷺ
سلام آپ پہ، ربِ اکرم کے محرم ﷺ (۴)

''تضامینِ نعت'' چونکہ علامہ اقبال کے ۱۵۴ اشعار پر تضمینوں کا مجموعہ ہے اور ان کے اشعار کے پہلے مصرعے عام طور پر غیر مردف ہیں، اس لیے ۳۵ نعتیں قافیے یا روی کے التزام کے ساتھ کہی گئی ہیں۔ نمونے کے طور پر تین مطلعے دیکھیے:

نورِ سرکار ﷺ کی تخلیق سے آغاز کیا
جب کیا خالق و مالک نے ظہور آپ اپنا

....

خوبیاں ساری ہیں اس میں مستتر
حُسن جو رب کا ہے منظورِ نظر

....

گرد پاتے نہ سُم توسنِ سرکار ﷺ سے گر
نُور پھیلاتے زمانے میں کواکب کیونکر (۵)

راجا رشید محمود نے ''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں ایک قافیے لیکن دو مختلف بحروں میں دو نعتیں غیر مردف کہی ہیں۔ ایک ہی قافیے کے شعر ملاحظہ کیجیے:

نعت گوئی کام میرا' گرچہ ہوں کج مج بیاں
اپنے ہونے کا یہی تو ایک رکھتا ہوں جواز

....

سرکار ﷺ کے ظہور کی دینا بشارتیں
ترسیلِ انبیاء و رسُل کا بنا جواز (۶)

رسل (علیہم السلام) کی ترسیل کا حوالہ بھی دامنِ دل کھینچتا ہے:

اگر دل میں تخمِ محبت نہ بوتے
تو کس طرح ہر سال طیبہ میں ہوتے (۷)

....

تم زیست کو اس وقت کسی کام کی سمجھو
آقا ﷺ سے عقیدت کی جو وادی میں در آؤ (۸)

رہا جو شخص دُنیا میں درودِ پاک کا عامل
نگاہِ رحمتِ خلاقِ عالم کے ہُوا قابل (۹)

مؤخر الذکر شعر میں عامل اور عالم کا حسن اپنی جگہ ہے

نکلنا یادِ طیبہ میں کچھ آنسو
سکونِ قلب کا ہے ایک پہلو (۱۰)

کلامِ محمود میں رقت کا مضمون بہت استعمال ہوا ہے۔ ''حدیثِ شوق'' کا اوپر درج کردہ شعر تو طیبہ نارسائی کے زمانے کا ہے کہ یہ مجموعہ ۱۹۸۲ میں چھپا اور شاعر کی پہلی حاضری ۱۹۸۹ میں ہوئی۔ ۲۰۰۳ تک کے چدرہ برسوں میں وہ چدرہ بار حاضریٔ حرمین سے مشرف ہوا لیکن اس رسائی اور مسلسل رسائی نے اس کی آنکھوں کو یوں گہر افشانی پر مائل کیا ہے کہ اب چند برسوں سے وہ قریباً ہر وقت باوضو رہنے لگی ہیں۔ ''شہرِ سرکار ﷺ'' سے واپسی کے حوالے سے اُس کا ایک قطعہ ہے:

پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمناؤں کی بیل
قلب کی دیوار پہ نشوونما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دیدِ مدینہ تو مری پوری ہوئی
آنکھ کی حسرت کو مُنا تھا' بڑھتی جاتی ہے کیوں (۱۱)

حواشی

﴿۱﴾ حدیثِ شوق۔ ص۱۵، ۱۶۔ ص۱۰۱، ۱۰۲ ﴿۲﴾ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ص۸۲، ۸۳۔ ص۸۴، ۸۵ ﴿۳﴾ حرفِ نعت۔ ص۷۶، ۸۷۔ ص۱۰۰، ۱۰۱ ﴿۴﴾ سلامِ ارادت۔ ص۱۰، ۱۵، ۸۲ ﴿۵﴾ تقاضائے نعت۔ ص۱۳، ۳۴، ۷۰ ﴿۶﴾ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ص۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴ ﴿۷﴾ شہرِ کرم۔ ص۸۷ ﴿۸﴾ منظومات۔ ص۱۳۰ ﴿۹﴾ کتابِ نعت۔ ص۷۹، ۸۰ ﴿۱۰﴾ حدیثِ شوق۔ ص۹۳، ۹۴ ﴿۱۱﴾ قطعاتِ نعت۔ ص۷۹

صحتِ الفاظ/صحتِ تلفظ

شاعرِ نعت راجا رشید محمود اپنے آپ کو لسانیات کا طالب علم کہتا ہے' اس لیے اس کے ہاں صحتِ الفاظ اور صحتِ تلفظ کا خاص اہتمام نظر آتا ہے۔ وہ الفاظ جنھیں بڑے بڑے جگادری غلط استعمال کرنے کے ساتھ اپنے علم پر گھمنڈ کرتے بھی دکھائی دیتے ہیں' یہاں درست اور صحیح املا اور تلفظ کے ساتھ نظر آتے ہیں اور رشید محمود پھر بھی عجز و انکسار کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے رکھتا ہے۔ اس کی تصنیفات و تالیفات میں اور ماہنامہ "نعت" کے شماروں میں اعراب کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ بعض دوست کہتے ہیں کہ وہ ان کے ذریعے بہت سے الفاظ کے صحیح تلفظ اور درست استعمال سے واقف ہوتے ہیں۔

مختلف کتابوں رسالوں میں آپ کو "حاشیہ بردار" کا لفظ وہاں دکھائی دے گا جہاں "غاشیہ بردار" ہونا چاہیے۔ رشید کو دیکھیے:

خادمانِ مصطفیٰ ﷺ کا غاشیہ بردار ہوں
دیکھ لو پہنچا بتقریبِ شناسائی کہاں (۱)

"کُنّیت" کو عموماً "کنیت" لکھا اور بولا جاتا ہے مگر .... رشید حسن خاں لکھتے ہیں کہ کُنّیت صحیح عربی تلفظ ہے۔ کنیت اُردو میں استعمال ہوتا ہے۔ "فرہنگِ آصفیہ" میں کنیت کو عربی لکھا ہے جو غلط ہے (۱۔الف)

بیٹیاں حضرت ابوسفیان بن حارثؓ کی تھیں
بُو البنات ان کی تھی کُنّیت ان سے الفت کے سبب (۲)

"زخّار" کو ذخّار لکھا جا رہا ہے لیکن

بحرِ زخّار ضلالت سے نکلتے کس طرح
دستگیری آپ ﷺ کی سیرت نہ فرماتی اگر (۳)

"مِہار" کو راجا رشید محمود نہ مُہار بولتا ہے نہ لکھتا ہے۔

دلِ مضطر کو چین آئے درود پاک پڑھنے سے
تمناؤں کے سرکش اونٹ کے منہ میں مہار آئے (۴)

سقف کسی طرح سقف نہیں ہے۔ دیکھیے:

ہم سقف ہی کو تکتے رہے ٹوپی تھام کر
حسانؓ چھو سکے ہیں فقط بام نعت کو (۵)

"جاں گُسِل" کو شاعرِ نعت نے دل مضمحل قافیوں میں استعمال کیا ہے:

ابھی تک روضۂ اقدس پہ حاضر ہو نہیں پایا
یہی احساس مجھ کو جاں گُسِل ہے یا رسول اللہ ﷺ (۶)

تعین' تخیل' تمیز اردو میں درست ہیں لیکن اصل تو تعیین' تخییل اور تمییز ہے:

تم کرنا چاہتے ہو جو تعیین حیثیت
نعت و درود پاک کے ہے درمیاں سلام (۷)

....

تمییز ہر خیر و شر میں' تفریق ہر نیک و بد میں
کون ہے حد فاصل؟ احمد صلی اللہ علیہ وسلم (۸)

....

عظمتِ کردار ختم المرسلیں ﷺ کو دیکھ کر
حسرتِ پرواز تخییل و تفکر مٹ گئی (۹)

"ناتا" کو ہر جگہ "ناطہ" لکھا جا رہا ہے لیکن رشید محمود ایسی غلطی نہیں کرتا۔

ثنا خواں ہوں غلامانِ پیمبر ﷺ کا
اسی رشتے سے واقف ہوں' یہی ناتا سمجھتا ہوں (۱۰)

....

بعدِ روزِ حشر تک بھی جو نہ ٹوٹے گا کبھی
ان ﷺ سے الفت کا رکھوں گا ایسا ناتا عمر بھر (۱۱)

....

قسیمِ رزق پیمبر ﷺ سے جوڑ کر ناتا
تم اپنے آپ کو رزاق تک رسا رکھنا (۱۲)

اسی طرح "وتیرہ" کو "وطیرہ" لکھنے کی غلطی سب کرتے رہیں' کلامِ محمود میں ایسا نہیں ہے (۱۳)۔ "اُفُق" بھی نور اللغات' فرہنگِ آصفیہ اور امیر اللغات میں "بہ ضمتین" ہے اور رشید محمود

اس لفظ پر بھی اعراب لگاتا ہے۔ اسی طرح "طُمطُراق" بے نُدامت بے چَراغ بے عفو بے مُحبت ہے۔

راجا رشید محمود کے اشعار کے حوالے سے صحیح املا یا تلفظ کو درج کر کے ضخامت بڑھانے کے بجائے میں صرف الفاظ درج کرتا ہوں:

اُسلُوب۔ اِقلیم۔ اکتفا۔ اُخُوت۔ ثُبُوت۔ اَحَد۔ اُحُد۔ جِدّ و جَہد (جِدّ و جُہد) حِلیہ۔ خُزاں۔ خُرد و کلاں۔ دُرُود۔ رُجحان۔ طمانیت۔ عیدُ الاضحیٰ۔ قراءت۔ قمیص۔ مُعَنوَن۔ عُشرِ عَشیر۔ وِجہ۔ طُلَب۔ پُروا۔ واوّوا۔ یُوسُف۔ یُونُس۔ تمھارا۔ انھیں۔ جنھیں۔ سرھانے۔ سِفارش۔

رشید محمود کے ایک مجموعے "قطعاتِ نعت" سے چند الفاظ دیکھیے:

قوسِ قُزح۔ لطافت۔ معنیٰ۔ سُخَن۔ سُخُن۔ اِملاق۔ رحمۃٌ للعالمین۔ کُتُب۔ توازُن۔ انفُس۔ شُرَف۔ مُنجَّر۔ رضا۔ لفظ۔ اَہم۔ کہ۔ محبت۔ تصدُّق۔ نفس۔ مؤدّب۔ وافر۔ کافر۔ تعلّق۔ صحابیّہ۔ کیونکر۔ ابنِ زُبیر۔ عمرو ابنِ العاص۔ چَراغ۔ تحفُّظ۔ مُحُوت۔ اِسرا۔ اَسرار۔ اَن گنت۔ مُنضبط۔ شفاعت۔ مُلتفت۔ نجات۔ قادرِ مطلق۔ توسّل۔ سہ۔ مقلّد۔ بہ طیبِ دل۔ خضرا۔ نعم۔ چھے۔ تلطُّف۔ تتبُّع۔ مُعانِد۔ واپس۔ اِفشا۔ تشہُّد۔ مختار۔ اَحکام۔ رسولُ اللہ۔ یا رسول اللہ۔ تمدُّن۔ زخّار۔ اَخلاق۔ تأمُّل۔ فضل (مذکر)۔ عُرفُجہ۔ جُندُب بن جُنادہ۔ نواس بن سمعان۔ نفس۔ عبدُاللہ ابنِ عمرو۔ فُقدان۔ اِکتناز و احتکارِ زر۔ دُکان۔ عوام کے بیٹے۔ تُثنیث۔ ثمود۔ قتادہ۔ انصار۔ تصوّر۔ انجم۔ مستقل۔ طمانیت۔ اُفُق (۱۴)

آخر میں زبان کے دو شعر سنیے:

اک بات ہے جو دل میں ہو یادِ نبی ﷺ کی بات
ہونٹوں پہ بھی انھی کی ثنا ہو تو بات ہے (۱۵)

....

خاموش رہ کے گنبدِ خضرا کو دیکھنا
اک یہ بھی نعت میں مری صورت ہے نعت کی (۱۶)

توسنِ تخیل کی پرواز دیکھیے:

کوئی ہر روز جاتا کس طرح محمود طیبہ کو

اڑا میرے تخیل کا یہ توسن وہ تو یہ کہیے (۱۷)

راجا رشید محمود بالمشافہہ، مواجہہ کو اور سنہ کو بھی درست لکھتا ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۳۶ ﴿۱۔الف﴾ رشید حسن خاں۔ زبان اور قواعد۔ ص ۱۳۹ ﴿۲﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۶ ﴿۳﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۴﴾ حی علی الصلوٰۃ۔ ص ۳۹ ﴿۵﴾ نعت (مجموعۂ نعت) نعت نمبر ۳۲ ﴿۶﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۳ ﴿۷﴾ سلامِ ارادت۔ ص ۲۳ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۵ ﴿۹﴾ قریاتِ نعت۔ ص ۷ ﴿۱۰﴾ اشعارِ نعت۔ ص ۹۲ ﴿۱۱﴾ کتابِ نعت۔ ص ۵۲ ﴿۱۲﴾ حرفِ نعت۔ ص ۹۳ ﴿۱۳﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۱۰۶ ﴿۱۴﴾ قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۴۲، ۱۳، ۴۲، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۲، ۱۵، ۵۲، ۵۷، ۵۸، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۰، ۳۰، ۳۱، ۳۱، ۳۲، ۶۰، ۶۵، ۷۱، ۸۱، ۳۲، ۵۹، ۳۲، ۳۳، ۳۳، ۴۸، ۴۷، ۴۷، ۳۳، ۳۹، ۸۹، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۱، ۸۱، ۴۴، ۴۵، ۵۰، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۵۲، ۵۵، ۵۵، ۵۳، ۶۰، ۶۳، ۶۹، ۷۰، ۷۵، ۷۷، ۷۷، ۷۳، ۷۶، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۸۴، ۸۸، ۹۱، ۹۳، ۹۳، ۹۴، ۱۰۲، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۹۵، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۷، ۵۷، ۵۹، ۶۷، ۷۶، ۷۹، ۹۰ ﴿۱۵﴾ حرفِ نعت۔ ص ۷۶ ﴿۱۶﴾ نعت (مجموعۂ نعت)۔ نعت نمبر ۶ ﴿۱۷﴾ کتابِ نعت۔ ص ۹۰

☆☆☆☆

شاعری میں نئے تجربے

راجا رشید محمود جہاں نعت میں نئے نئے موضوعات تلاش کرتا ہے اور جن گوشوں میں کسی نے تاک جھانک تک نہ کی ہو وہاں کی خبر لاتا ہے' وہاں شاعری میں بھی تجربے کرتا ہے۔ میں اس نقطۂ نظر سے صرف دو مجموعہ ہائے نعت کو لیتا ہوں جن کے تجزیے سے شاعر کے عمق فکر' پرواز تخیل اور نعت سے اس کے خلوص' عقیدت اور ریاض کا اندازہ ہو سکے گا۔

''سلامِ ارادت'' میں ایک نعت ''سلامِ ارادت'' ردیف اور فراواں' رخشاں قافیوں کے ساتھ ہے تو اس کے سامنے کے صفحے پر ابھارا' پکارا قوافی کے ساتھ اس التزام کی نعت ہے کہ ہر شعر کا دوسرا مصرع ''سلامِ ارادت'' سے شروع ہو۔ مثلاً:

سلامِ ارادت انھیں' جن سے الفت ہے بنیادِ ایماں
سلامِ ارادت انھیں جن سے بڑھ کر نہیں کوئی پیارا

ایک سلام ثانی' تابانی قوافی میں ہے لیکن ہر دوسرا مصرع ''سلام آقا ﷺ کی خدمت میں'' سے شروع ہوتا ہے:

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں' نہیں جن کا کوئی ثانی
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں' جو ہیں محبوب ربانی
پڑھے نور مہ و خور جب درود آقا و مولا ﷺ پر
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کہے انجم کی تابانی

''سلام آقا و مولا ﷺ'' پر ردیف کے ساتھ مظہر' یاور قوافی کے ساتھ ایک سلام ہے

بلند آہنگ خلوت میں' محافل میں کھلے بندوں
ادا کرتا ہوں بڑھ چڑھ کر سلام آقا و مولا ﷺ پر

اس کے سامنے کے صفحے پر جو سلام ہے' وہ ''ہیں'' ردیف اور یاور' سراسر قوافی کے ساتھ ہے لیکن ہر دوسرے مصرعے کا آغاز ''سلام آقا و مولا ﷺ پر'' سے ہوتا ہے:

زمانے میں بہت سے انبیاء و اصفیاً آئے
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ان سب سے بہتر ہیں

برائے جملہ موجودات ہر عالم باذنِ حق
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو رحمت کے پیکر ہیں

ایک جگہ ''میں سلام احقر'' ردیف کے ساتھ غم' عالم قوافی ہیں:

کیوں نہ ہو عافیت و غم میں سلام احقر
خدمتِ سرورِ عالم ﷺ میں سلام احقر

اس کے سامنے ''پر'' ردیف اور نشاں' راز داں قوافی کے ساتھ جو سلام ہے' اس کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے کا آغاز ''سلام احقر'' سے ہوتا ہے اور ہر پہلا مصرع ''کہ'' سے شروع ہوتا ہے:

کہ جو خدائے اَحد کے واحد مزاج داں ہیں
سلام احقر انھی حقیقت کے ترجماں پر
کہ جس سے دُنیا تمتع کرتی رہے گی حاصل
سلام احقر حضور ﷺ کے فیضِ جاوداں پر
کہ جس جگہ حاضری کی خواہش ہے سب کے دل میں
سلام احقر نبی اکرم ﷺ کے آستاں پر

ایک سلام کی ردیف ''پر'' ہے' قوافی رسالت' حکومت ہیں اور ہر دوسرا مصرع ''سلام اللہ کے محبوب'' سے شروع ہوتا ہے:

بہ حسنِ رحمت للعالمینی جو ہوئی قائم
سلام اللہ کے محبوب اکرم ﷺ کی حکومت پر
بوقتِ رویتِ باری نہ ان کی آنکھ تک جھپکی
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے حسنِ بصارت پر

دو آمنے سامنے سلام یوں ہیں کہ ایک کی ردیف ''پر سلام'' اور دوسرے کی ''سلام پر'' ہے:

کرنے چلا ہوں آپ ﷺ کے دربار پر سلام
اور یہ ہے میرے قلب کے اصرار پر سلام

....

قسمت سے ہیں لگے ہوئے جو ہم سلام پر

پایا ہے ہم نے ذوق منظم سلام پر

''جو ہُوا ہے سلامِ عجز'' ردیف کو نبھانا شاید راجا رشید محمود ہی کے بس کی بات نکلے۔

مقبول بالیقیں جو ہوا ہے سلامِ عجز
جذبات کا امیں جو ہوا ہے سلامِ عجز

منظور کیوں نہ ہوتا درود خطا شعار
صلوات کا معیّں جو ہوا ہے سلامِ عجز

محمود کو جواب ملا صورتِ کرم
قدمین کے قریں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

''سلامِ محبت'' اور ''سلامِ محبت ہوا'' ردیف کے دو سلاموں کے دو دو شعر دیکھیے:

مدینے میں ہر سال کہتا ہے جا کر
کوئی ہیچ کارہ سلامِ محبت

کرم ہو تو مقبول فرمائیں آقا ﷺ
ہمارا تمھارا سلامِ محبت

....

استجابِ جنابِ نبی ﷺ کا نشاں
وجہِ شانِ سلامِ محبت ہوا

لب سے محمود کے دوستو! دیکھ لو
کیا بیانِ سلامِ محبت ہوا

دو سلام ایسے ہیں کہ ''آدم'' ''کم'' ہم قوافی ہیں لیکن ایک سلام میں ''سلام آپ پر'' ردیف ہے دوسرے میں ہر پہلے مصرعے کا آغاز ''سلام آپ پر'' ہے:

باعثِ وقرِ آدم سلام آپ پر
میرے سرکار ﷺ ہر دَم سلام آپ پر

....

سلام آپ پر یا رسولِ معظم ﷺ
سلام آپ پر، ربِ اکرم کے محرم ﷺ

''کے سلام'' ردیف بھی شاید بالکل نیا تجربہ ہو:

جو پیش کرتا ہوں طیبہ میں سر جھکا کے سلام
قبول کرتے ہیں سرکار ﷺ مسکرا کے سلام

''سلامِ ارادت'' کے آخری پانچ سلاموں کی ردیفیں یہ ہیں:

کو لاکھوں سلام
ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر
ہوں کروروں سلامِ شوق
اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
آپ پر ہوں درود و سلام ان گنت (۱)

''مخمساتِ نعت'' میں پچاس خمسے ہیں۔ ۲۹ معمول کے ہیں۔ ۴ خمسوں میں ہر بند کے آخری دو مصرعے قافیے یا ردیف کے پابند ہیں۔ دو خمسوں کے پہلے دو بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔ ایک خمسے کے پہلے تین بند کا ہر مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔ ایک خمسے کے پہلے تین مصرع ایک ہی ردیف میں ہے۔ ایک مخمس کا ہر مصرع (۲۵ مصرعے) ایک ہی ردیف قافیے میں ہیں۔ ایک مخمس کے پہلے بند کے علاوہ ہر بند کا پہلا اور تیسرا، اور دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں اور ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کی ردیف میں ہے۔ چھے خمسوں کے پہلے بند میں قافیے کا التزام ہے۔ بعد کے ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کے ساتھ قافیے کے طور پر اور آپس میں ردیف کے طور پر ہم آہنگ ہے۔ ایک خمسے کے ہر بند کا چوتھا مصرع پہلے بند کا ہم قافیہ ہے جبکہ پانچواں مصرع ردیف کا بھی پابند ہے۔ ایک خمسے کے پہلے دو بند ہم قافیہ ہیں جبکہ ہر پانچویں مصرعے کو ردیف کا بھی پابند کیا گیا ہے۔ ایک مخمس یوں ہے کہ اس کا پہلا بند معمول کا ہے، ردیف کے ساتھ پانچوں مصرعے لیکن دوسرے بند کے پانچویں مصرعوں میں قافیے کا اہتمام ہے اور ہر پانچواں مصرع معمول کی ردیف میں ہے۔ تین خمسوں کے صرف پانچویں مصرع کو ردیف کا پابند رکھا گیا ہے (۲)

''سلامِ ارادت'' کے اس سلام کا ذکر پہلے آ چکا ہے جس کے اشعار کا پہلا مصرع ''کہ'' سے شروع ہوتا ہے۔ میری نظر سے ایسا کوئی کلام نہیں گزرا جس میں کسی نے یہ تجربہ کیا ہو۔ ''کہ'' کا حسن شاعرِ نعت کے ایک خمسے میں بھی دیکھیے:

وہ لمحہ شیفتگی جب زیرِ دام ہوتی ہے
کہ جس میں رحمت سرکار ﷺ عام ہوتی ہے
کہ جس میں دُنیا کی چاہت تمام ہوتی ہے
کہ جس میں مدحِ رسول انام ﷺ ہوتی ہے
وہی تو لمحہ غنیمت دکھائی دیتا ہے (۳)

''مخمساتِ نعت'' کے اس خمسے کے دو بند قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس کے ہر بند کا پہلا اور تیسرا' اور دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہیں اور ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کی ردیف میں ہے اور...... ردیف ''کے میں'' ہے:

کہنے لگے فرشتے عمل نامہ دیکھ کے
امکانِ مغفرت کہیں اس میں ذرا نہیں
ان کو پتا نہ تھا کہ شفاعت کے باب سے
یہ کارروائی دیکھتے ہیں ختمِ مرسلیں ﷺ
ایسا مگن تھا' چپ ہی رہا مسکرا کے میں
قربتِ رسولِ پاک و مکرم ﷺ کی چھوڑ کر
ماحول جس جگہ کا تقدس فروز تھا
احساس ہے مجھے کہ میں اک فردِ کم نظر
لاہور کی کثیف فضاؤں میں آ گیا
پچھتا رہا ہوں کتنا مدینے سے آ کے میں (۴)

آپ دیکھ رہے ہیں کہ ''کے میں'' ردیف کتنی مشکل ہے۔ پہلے اور تیسرے مصرعے اور دوسرے اور چوتھے مصرعے کے ہم قافیہ ہونے کی پابندی اس پر مستزاد ہے۔ نیز ''پچھتانا'' کو شاعر نے غلط طور پر ''پچتانا'' نہیں لکھا۔ درست املا کا اہتمام کیا ہے۔

حواشی

﴿۱﴾ سلام ارادت۔ ص ۱۰' ۱۱' ۱۵' ۲۶' ۳۲' ۴۷' ۵۰' ۵۱' ۶۲' ۶۳' ۶۵' ۷۷' ۷۸' ۷۹' ۸۲' ۸۳' ۹۲' ۹۶' تا ۱۰۰ ﴿۲﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۸۷ ﴿۳﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۸۰ ﴿۴﴾ مخمساتِ نعت۔ ص ۸۲

استفادے کی صورتیں

راجا رشید محمود حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ اور مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کی نعت کا بہت قائل ہے۔ اس نے ۱۲۸ صفحات کی ایک کتاب ''اقبال و احمد رضا...... مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ'' بھی لکھی۔ علامہ اقبال سے استفادے کی انتہا یہ ہے کہ اس نے ''تضامینِ نعت'' میں علامہ کے ۵۳۔ اشعارِ نعت پر تضمینیں کہی ہیں اور یہ مجموعہ بھی اس کے بہت سے دوسرے کاموں کی طرح انفرادیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے دوسرے مجموعۂ نعت ''حدیثِ شوق'' کی چند نعتیں مولانا احمد رضا بریلوی کی زمین میں ہیں:

ذکرِ آقا ﷺ میں مری بے اختیاری واہ وا
نام ہے سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ جاری واہ وا

....

حبذا یہ غم' یہ سیلِ اشک باری واہ وا
یادِ آقا ﷺ دل میں ہے جاری و ساری واہ وا (۱)

....

نازشِ بزمِ دنا صورت رسول اللہ ﷺ کی
اے تعالیٰ اللہ! یہ رفعت رسول اللہ ﷺ کی (۲)

....

نخ بستگی حضر کی ہے' حدت سفر کی ہے
پہنچوں درِ نبی ﷺ پہ کہ خواہش مقر کی ہے (۳)

شاعرِ نعت کے پہلے مجموعۂ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' کی چند نعتوں کے علاوہ' اس کے کلام میں حضور اکرم ﷺ کے لیے 'تو' 'تم' 'تیرا' 'تمھارا' کے الفاظ کا استعمال نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ ''سیرتِ منظوم بصورتِ قطعات'' اور پنجابی مجموعہ ہائے کلام میں بھی یہ احتیاط موجود ہے۔ ایسے میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مصرعے

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمھاری واہ وا

پر اس کی دو نعتوں میں بھی یہی التزام موجود ہے چنانچہ ''تمھاری واہ وا'' کے بجائے' وہ بات کو ''ہماری واہ وا'' تک پہنچا دیتا ہے:

شعر جب صبح و مسا مدحِ پیمبر ﷺ میں پڑھیں
قدسیوں تک میں نہ کیوں ہو گی ہماری واہ وا (۴)

اسی طرح ''حیراں ہوں میرے شاہ ﷺ میں کیا کیا کہوں تجھے'' پر اس نے سولہ اشعار کی جو نعت کہی ہے' اس میں ''تجھے'' ردیف میں التزام یہ ہے کہ خطاب حضور اکرم ﷺ سے نہیں ہے۔ چند اشعار دیکھیے:

کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عشق میں اپنا کہوں تجھے
اے حرفِ نعت! پیشِ نبی ﷺ سَنا سرشت
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے
اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے ملے
تیری قسم ہے' دائما ''جینا'' کہوں تجھے
تو ہے علو نصیب' مرے توسنِ خیال
مدحت گرِ دیارِ مدینہ کہوں تجھے
جب ہیں شریکِ حال پیمبر ﷺ کی شفقتیں
اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے
اس درجہ تو حسین' دلآویز اس قدر
عشقِ رسول ﷺ! حسنِ سراپا کہوں تجھے
گر تو رسا حقیقتِ سرکار ﷺ تک نہ ہو
عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے
بے شک تو گھر خدا کا تھا' حُرمت نشان تھا
لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قبلہ کہوں تجھے
آوازۂ مدیحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
محمود پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے (۵)

رشید محمود نے اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کے مشہور زمانہ سلام کے دو اشعار کی تضمین بھی کی

ہے:

جب وہ نکلا سرِ بطحا طیبہ کا چاند
سب نے پیارے سے دیکھا طیبہ کا چاند
جس حسیں وقت میں ابھرا طیبہ کا چاند
''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام''
جن کی تکریم اسرا کی شب کی گئی
جن کی توقیر و عزت مہِ نو نے کی
جن کی عظمت سے پشتِ فلک خم ہوئی
''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام'' (۶)

بہت سے شعراء کرام نے ''مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے سب اشعار یا کچھ اشعار کی تضمین کی ہے لیکن قارئین سے گزارش ہے کہ ان تضمینوں کو اس کسوٹی پہ پرکھیں کہ کیا انھوں نے احمد رضا بریلوی کے مضمون کو آگے بڑھایا ہے یا بعض جگہوں پر صرف قافیہ ردیف کا اہتمام کیا ہے۔ مندرجہ بالا پہلے شعر میں ''دل افروز ساعت'' کی اور دوسرے میں ''بھوؤں کی لطافت'' کی بات ہے۔ تضمین کے مصرعوں میں ساعتِ طلوعِ ماہِ طیبہ اور حضور ﷺ کی مبارک بھوؤں ہی کی بات ہونی چاہیے تھی اور رشید محمود کے کلام میں یہی ہے۔

''لاکھوں سلام'' ردیف سے اس نے یوں استفادہ کیا ہے کہ ردیف ''کو لاکھوں سلام'' کر دی ہے اور قافیہ بھی بدل دیا ہے:

شہرِ آقا ﷺ کی فضائے پاک کو لاکھوں سلام
ہوں دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک کو لاکھوں سلام (۷)

شاعرِ نعت نے غالب سے یوں استفادہ کیا ہے کہ ان کے مشہور شعر:

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است' می خورد
سوگند کردگار بجانِ محمد ﷺ است

کا ترجمہ کر دیا ہے:

قسم اس چیز کی کھاتے ہیں جو ہر شے سے پیاری ہو
تو پھر خالق نہ کھاتا آپ ﷺ کی جاں کی قسم کیونکر (۸)

جگر مراد آبادی کی مشہور نعت کی زمین میں رشید محمود نے جو نعت کہی اس میں قافیہ بدل دیا اور ردیف ''در دولت سلطان مدینہ ﷺ'' کر دی:

دیکھوں گا در دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ
ہے جلوہ در دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ (۹)

کرامت علی خاں شہیدی بریلوی (شہید مدینہ) کے مقبول بارگاہ شعر:

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

کا پنجابی ترجمہ رشید نے یوں کیا:

ذرا رستہ نہ بھلیں، سدھا پہنچیں اوس روضے تے
مرے کلبوت وچوں پنچھیا جس ویلے اُڈ جاویں (۱۰)

حواشی

﴿۱﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۲ تا ۵۶ ﴿۲﴾ حدیث شوق۔ ص ۸۹ ﴿۳﴾ حدیث شوق۔ ص ۱۲۵ ﴿۴﴾ حدیث شوق۔ ص ۵۲ ﴿۵﴾ حرف نعت۔ ص ۵۳، ۵۴ ﴿۶﴾ منظومات۔ ص ۳۰ ﴿۷﴾ سلام ارادت۔ ص ۶۹ ﴿۸﴾ ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۹۶ ﴿۹﴾ شہر کرم۔ ص ۳۹ ﴿۱۰﴾ نکتاں دی ڈلی (۱۹۸۸ میں صدارتی ایوارڈ پانے والا پنجابی مجموعۂ نعت)۔ ص ۱۱۶

☆☆☆☆☆

حضور ﷺ کے اسماءِ صفت

شاعر نعت نے حسن ارادت کے حوالے سے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں عاید کر رکھی ہیں۔ وہ حضور پرنور ﷺ کے لیے 'تو' 'تم' 'تیرا' 'تمھارا' اس کا وغیرہ کے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ جن اہل محبت نے یہ الفاظ روا رکھے ہیں وہ انھیں نہیں کوستا' لیکن اس کا اپنا ذوق ان ضمیروں کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ اس موضوع پر تفصیل سے اظہار خیال کر چکا ہے (ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ جولائی ۱۹۹۶۔ حضور ﷺ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال۔ ''مقدمہ از مدیر اعلیٰ)۔ پھر وہ (ایک آدھ بار کے علاوہ) حضور ﷺ کے اسم ذات 'محمد (ﷺ) اور احمد (ﷺ) کو بھی نہیں برتتا۔ چنانچہ وہ اپنے آقا حضور ﷺ کے لیے جو اسماءِ صفت اپنے اشعار میں لاتا ہے' ان کا مطالعہ بھی اہل محبت کے لیے فراوانی ذوق کا باعث بنے گا۔

نعت

آقا۔ پیغمبر۔ محبوب۔ نبی۔ حضور۔ آپ۔ سرکار۔ سرورِ ذی شان۔ حضور پاک۔ رسول مکرم۔ احمد۔ میرے آقا۔ رسول کریم۔ نبی کریم۔ ان۔ مصطفیٰ۔ سرور۔ شاہ دیں۔ رسول۔ آقا و مولا۔ حبیب ہر دو جہاں۔ حبیب کبریا۔ سرورِ دو جہاں۔ خیر البشر۔ حضور پاک۔ سرور عالم۔ محبوب کبریا۔ سرکار دو عالم۔ آقا۔ آقائے دو جہاں۔ حبیب حق۔ دیں پناہ۔ خیر الوریٰ۔ حضرت منعوت۔ سید ہر دو جہاں۔ سرور زماں۔ مرے نبی۔ رسول پاک۔ رسول حق۔ شہنشاہ عرب۔ رحمت عالم۔ آقائے کائنات۔ نبی مکرم۔ منعوت۔ حضرت۔ رسول دوسرا۔ سرکار جہاں۔ (ﷺ)

کتاب نعت

آقا۔ سرکار۔ سرور کل۔ پیمبر۔ سرور ہر دو جہاں۔ نبی۔ مرے سرکار۔ میرے آقا۔ آپ۔ آقا و مولا۔ ان۔ سرکار ہر عالم۔ محبوب خدائے ہر دو عالم۔ محسن انسانیت۔ محبوب رحماں۔ سرکار والا۔ مولائے کل۔ سرور عالم۔ محبوب خالق۔ نبی پاک۔ رسول انام۔ محبوب رب۔ سرور عالی مقام۔ حضور۔ مصطفیٰ۔ پیغمبر۔ محبوب خلاق جہاں۔ سرور۔ محبوب خدائے پاک۔ حبیب خدا۔

خاتم الانبیاء۔ رسولِ خدا۔ سرکارِ دو عالم۔ شفیع عاصیاں۔ سرورِ عالم۔ حضرت۔ رسولِ پاک۔ سرورِ کونین۔ میرے سائیں۔ آقائے نعت۔ محبوبِ خدا۔ تیرے آقا۔ حبیبِ خالقِ کل۔ محبوبِ الٰہی۔ سرورِ دیں۔ نبی پاک۔ محبوبِ رب۔ حبیبِ کبریا۔ سرورِ عالم۔ خیر البشر۔ قادرِ مطلق کے محبوب حسیں۔ قاسم۔ آقا حضور۔ رحمت للعالمین۔ طیبہ مکیں۔ صاحبِ اعزاز و فخر و احتشام و جاہ۔ نوشاہ۔ شاہ۔ رسول اللہ۔ امّی نوشاہ۔ محبوبِ خدائے پاک۔ محبوب۔ حبیبِ کبریا۔ سید البشر۔ حبیبِ خالق ہر دو جہاں۔ حبیبِ ربِ عالم۔ زینتِ دوسرا۔ حبیبِ خدا۔ شہِ عالم۔ صاحبِ عز و اقتدار۔ کائناتوں کے تاجدار۔ مدینے کے تاجدار۔ خلاقِ کائنات کے محرم۔ رسولِ پاک و معظم۔ انسانیت کے محسنِ اعظم۔ سببِ خلقتِ آدم۔ اللہ کے حبیبِ مکرم۔ رسولِ حقیقی۔ وجہِ ہستیٔ عالم۔ خیرِ بشر۔ محبوبِ خدا۔ رسولِ ہاشمی۔ میرے سرور۔ حبیبِ خدائے جہاں۔ سرکارِ ہر دو جہاں۔ آقائے دو جہاں۔ حبیبِ ہر دو جہاں۔ آقائے جہاں۔ سرکارِ جہاں۔ محبوبِ خلاقِ جہاں۔ ختم الانبیاء۔ ربِ عالم کے حبیب۔ رسولِ جہاں۔ سرورِ عالم۔ فخرِ موجودات۔ رسولِ اعظم و آخر۔ (ﷺ)

فردیاتِ نعت

حضور۔ ختم المرسلین۔ پیمبر۔ نبی۔ حضور۔ رسول۔ نبیٔ پاک۔ سیدی۔ آقا۔ حبیبِ حق۔ صاحبِ اختیار کے محبوب۔ صاحبِ کوثر۔ سرکار۔ نبیٔ پاک۔ سرورِ عالم۔ مصطفیٰ۔ محبوبِ خدا۔ آقا و مولا۔ سرور۔ شاہِ امم۔ میرے نبی۔ سرکارِ ہر دو عالم۔ حبیبِ پاک۔ ان۔ میرے آقا۔ سلطانِ دیں۔ رسولِ پاک۔ سرکارِ جہاں۔ سرورِ کونین۔ میرے پیغمبر۔ حبیبِ مکرم۔ شہِ ہر انس و جاں۔ مرے مصطفیٰ۔ شہِ دیں۔ نبیٔ پاک۔ محبوبِ کبریا۔ حبیبِ کریم۔ حضورِ والا۔ آقا حضور۔ اللہ کے محبوب رسول۔ شہرِ علم۔ حبیبِ خدا۔ محبوب۔ رسولِ دوسرا۔ میرے سرکار۔ سرورِ ہر دو جہاں آقا۔ سرکارِ دو عالم۔ محبوبِ حق۔ رسولِ پاک۔ شہِ والا۔ نبی مکرم۔ آپ۔ سرکارِ والا۔ رسولِ خدا۔ حبیبِ خدا۔ رب کے حبیبِ پاک۔ صاحبِ معراج۔ شاہِ مدینہ۔ نبیٔ برحق۔ حضورِ پاک۔ رسولِ کبریا۔ حبیبِ خالق۔ خیر الانام۔ حبیب۔ محبوبِ خلائق۔ میرے آقا۔ سرورِ کونین۔ سرکارِ جہاں۔ اصدقِ عالم۔ میرے سرکار۔ احمد۔ سرورِ جہاں۔ مرے سرور۔ حضورِ والا۔ شافعِ محشر۔ محبوبِ رب۔ رحمتِ عالم۔ (ﷺ)

تضامینِ نعت

سرکار۔ خیر البشر۔ پیمبر۔ آقا۔ سرکارِ مدینہ۔ سرورِ عالم۔ احمد۔ محمد۔ محبوبِ مکرم۔ مرے آقا۔ ربِ اکرم۔ محبوبِ خدا۔ سرکارِ والا۔ امام الانبیا۔ سرکارِ والا۔ میرے آقا۔ رسولِ آخری۔ نبی۔ میرے پیمبر۔ حبیبِ رب۔ حضور۔ حبیبِ خالق و مالک۔ مصطفیٰ۔ آپ۔ مرے سرکار۔ محبوبِ رب۔ شہِ مدینہ۔ جنابِ سرور۔ رسول۔ ان۔ میرے آقا۔ میرے سرور۔ سبھوں کے چارہ ساز۔ آقا حضور۔ سرکارِ دو جہاں۔ سید والا۔ سرورِ کونین۔ محبوبِ خدا۔ حضور۔ سرکارِ والا۔ سرورِ دیں۔ سرور۔ آقا و مولا۔ سرکارِ دو عالم۔ ہمارے سرور۔ میرے نبی۔ میرے آقا۔ حبیبِ حق۔ حبیبِ حق تعالیٰ۔ حبیبِ طبیبِ حق۔ نبیٔ پاک۔ شاہِ عالم۔ محبوبِ ربِ ہر دو جہاں۔ رسولِ حق۔ رحمتِ ہر دو جہاں۔ سید ہر دو جہاں۔ سرکارِ عالم۔ سرکارِ والا۔ سرورِ ہر دو جہاں۔ شافعِ روزِ جزا۔ محبوبِ خدائے پاک۔ رسولِ دو جہاں۔ وہ۔ مولائے کل۔ رسولِ اکرم۔ رحمتِ عالم۔ محبوبِ خلق و خالقِ ہر کائنات۔ سید عالی مقام۔ سرکارِ دو جہاں۔ رسولِ امیں۔ سرکارِ جہاں۔ حضورِ پاک۔ حبیبِ کبریا۔ شاہِ زمن۔ شہِ والا۔ سرکارِ مدینہ۔ حبیبِ خالقِ اکرم۔ شاہِ عالم۔ صاحب (ﷺ)

اشعارِ نعت

سرورِ سرکار۔ آقا۔ نبی۔ نبی کریم۔ حضور۔ مرے سرکار۔ محبوبِ خدائے ہر دو عالم۔ محبوبِ خدا۔ سرکار۔ مصطفیٰ۔ رسولِ پاک۔ خدائے پاک کے محبوب۔ آقا و مولا۔ گنبدِ خضرا مکیں۔ شہِ مرسلیں۔ سرورِ عالم۔ سرورِ کونین۔ آقا حضور۔ نبیٔ پاک۔ فخرِ موجودات۔ آقائے جہاں۔ مرے آقا۔ سرورِ ہر دو جہاں۔ دُنیا و عقبیٰ کے شاہنشاہ۔ شہِ ذی جاہ۔ صاحبِ حسن و جمالِ حق۔ حبیبِ رب۔ ان۔ آپ۔ مرے حضور۔ میرے حضور۔ مرے سرکار۔ رسولِ خدا۔ میرے نبی۔ حضرت۔ سرور۔ سرکارِ والا۔ اللہ کے محبوب۔ حضورِ والا۔ حبیبِ خدا۔ محبوبِ ربِ عالم کے۔ بادشاہِ ہر جہاں۔ ہر سلطنت کے حکمراں۔ دستِ مشیت کے شہکار۔ رسولِ کریم۔ صاحبِ کوثر۔ مرے مصطفیٰ۔ اولین و بہترین شہکار۔ غریبوں کے والی۔ حبیبِ کریم۔ حضورِ والا۔ امامِ صفِ انبیاء۔ حبیبِ خالق و مخلوق۔ میرے آقا مصطفیٰ۔ سرورِ ہر دو جہاں۔ سرکارِ ہر عالم۔ قاسم۔ حضورِ پاک۔ محبوبِ خالق۔ رسول۔ مجتبیٰ۔ شہِ ہر دو عالم۔ آقا حضور۔ محمد۔ حبیبِ ربِ ہر دو جہاں۔ حضرت۔ حبیبِ کریم۔ شاہِ امم۔ سرکارِ ہر جہاں۔ شاہِ دوسرا۔ شاہِ عالم۔ سرکارِ دو عالم۔ حضورِ پاک۔ نبیٔ

ہاشمی۔ سیدی و مرشدی۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سلام ارادت

رسول۔ نبی۔ پیمبر۔ آقا۔ مرے آقا۔ محبوبِ خالق۔ آقا و مولا۔ ان۔ حضور۔ مصطفیٰ۔ خیر البشر۔ سید ہر خشک و تر۔ شہِ ہر انس و جاں۔ آپ۔ حبیبِ خالق و مالک۔ آقا حضور۔ جنابِ سرورِ عالم۔ نبی اکرم۔ محبوبِ رب۔ شفیعِ روزِ قیامت۔ جہانوں کے تاجدار۔ شاہ۔ سرورِ عالم۔ حق کے محبوب پیمبر۔ مرے سرکار۔ مالک و مختار۔ سرورِ دیں۔ سرورِ دو عالم۔ میرے حضور۔ نبی پاک۔ حبیبِ خدا۔ دیں پناہ۔ سرورِ کونین۔ محبوبِ داور۔ حق کا پیش منظر۔ ساقی کوثر۔ رسولِ کریم۔ حضرت۔ شاہِ زمن۔ محبوبِ کبریا۔ سرکارِ ہر دو جہاں۔ حبیبِ خالق ہر دو جہاں۔ محبوبِ رب ہر دو جہاں۔ منبعِ حق و صداقت۔ فخرِ انساں۔ افتخارِ آدمیت۔ کاشفِ اسرارِ توحید و رسالت۔ مظہرِ انوارِ قدرت۔ ختمِ کارِ رسالت۔ شافعِ عصیاں شعاراں۔ حبیبِ ربِ اکبر۔ قسیمِ آبِ کوثر۔ محبوبِ کبریا۔ اللہ کے محبوب۔ شافعِ محشر۔ آقائے کائنات۔ محبوبِ پاک۔ حبیب۔ شاہِ ہر دوسرا۔ شاہِ زماں۔ سرکارِ والا۔ سید ہر دو جہاں۔ سائرِ افلاک و عرش و لامکاں۔ سرکارِ عالی۔ خیر الوریٰ۔ فخرِ کل۔ وجہِ موجودات۔ میرے آقا مصطفیٰ۔ سید و سرور۔ رسولِ محتشم۔ خواجۂ لولاک۔ آقائے دو جہاں۔ محبوبِ حق۔ سرکارِ والا۔ جنابِ نبی۔ سیدِ ہر انس و جاں۔ سرکارِ ہر عالم۔ حبیبِ کبریا۔ رسولِ معظم۔ ربِ اکرم کے محرم۔ وجہِ تخلیقِ عالم۔ باعثِ عزِ آدم۔ باعثِ فخرِ آدم۔ مالکِ ہر دو عالم۔ احمد۔ سیدِ ابرار۔ حضورِ پاک۔ حبیبِ خالق ہر کائنات۔ حضرت۔ تاجدارِ دانش و ادراک۔ افضل الانبیاء۔ مصدر و منبعِ جود و بذل و سخا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ورفعنا لک ذکرک

سرکار۔ رسولِ پاک۔ آقا۔ سرورِ کونین۔ پیمبر۔ رسول اللہ۔ شاہِ امم۔ آپ۔ پیغمبر۔ میرے آقا۔ مصطفیٰ۔ نبی۔ سرکارِ دو عالم۔ ممدوحِ خدا۔ خیر البشر۔ محبوبِ داور۔ رحمتِ عالم۔ محبوبِ رب ذوالمنن۔ آنحضرت۔ شہِ عرب۔ محمد۔ رسولِ پاک۔ سلطانِ طیبہ۔ شہنشاہِ مکان و لامکاں۔ شہِ ارض و سما۔ شاہِ مدینہ۔ حضرت۔ حضور۔ شہِ کونین۔ خیر الوریٰ۔ رسول۔ رسالت مآب۔ محبوبِ خلاق۔ میرے حضور۔ خیر البشر۔ شہِ کونین۔ ممدوحِ کبریا۔ مختارِ کل۔ شاہِ مدینہ۔ نورِ مجسم۔ ان۔ حبیبِ رب انام۔ رحمت للعالمین۔ شاہِ دیں۔ ختم المرسلین۔ محبوبِ رب العالمین۔ شہنشاہِ عرب۔

آپ۔ خیر الانام۔ احمد مختار۔ سرورِ دنیا و دیں۔ پیکرِ نورِ مبیں۔ مالکِ خلدِ بریں۔ صدرِ بزمِ کائنات۔ باعثِ تخلیقِ عالم۔ حبیبِ خالقِ ہر دوسرا۔ شفیع المذنبیں۔ مالکِ خلدِ بریں۔ رسولِ خدا۔ مرے مصطفیٰ۔ نباضِ کائنات۔ حبیبِ خالق۔ اللہ کے محبوبِ برحق۔ مرے آقا۔ اے شہِ عالم۔ تاجدارِ مدینہ۔ سرکار۔ مرے آقا۔ شاہِ کون و زمن۔ صاحبِ خلقِ عظیم۔ محبوبِ پاک۔ حبیبِ خدا۔ فخرِ انبیاء۔ شہِ کونین۔ محبوبِ خلاقِ دو عالم۔ حبیب الہ۔ رسالت پناہ۔ محبوبِ پاک خالقِ کون و مکاں۔ رحمتِ خدا۔ شہِ والا۔ ساقی کوثر۔ شاہِ زمن۔ محبوبِ رب ذوالمنن۔ شہِ دیں۔ سلطانِ کائنات۔ چارہ سازِ خلق۔ بیکس نواز۔ حبیبِ خالقِ کونین۔ سلطانِ کون و مکاں۔ سرکارِ دو جہاں۔ ہمارے آقا۔ سرکارِ ذوالکرم۔ شہِ امم۔ فخرِ موجودات۔ سرورِ عالم۔ اشجعِ عالم۔ شمعِ نورِ خدا۔ صداقت کی آبرو۔ امیں۔ سرورِ کل۔ شافعِ یوم النشور۔ محسنِ انسانیت۔ احمدِ مرسل۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حدیثِ شوق

آقا۔ طبیبِ اہلِ عالم۔ چارۂ بے چارگاں۔ امیرِ ملکِ ہستی۔ شہِ اقلیمِ جاں۔ آپ۔ میرے حضور۔ حبیب۔ نبی۔ محبوبِ خالق و مالک۔ مصطفیٰ۔ خیر البشر۔ سرورِ کون و مکاں۔ سرکار۔ ان۔ شہِ ہر دوسرا۔ محبوبِ خدا۔ شہِ کون و مکاں۔ سرورِ عالم۔ آقا۔ شاہِ امم۔ سرورِ محتشم۔ احمد۔ سید ذوالکرم۔ میرے آقا۔ ماہِ مدینہ۔ حبیبِ خالق ہر دوسرا۔ مطلعِ ازل۔ مقطعِ ابد۔ رسولِ پاک۔ محبوبِ کبریا۔ مرے حضور۔ شفیع۔ پیمبر۔ رحمۃ للعالمین۔ پیغمبر۔ رسولِ حق۔ سرکارِ والا۔ شہنشاہِ زمن۔ آنجناب۔ شافع۔ سرکارِ دو عالم۔ کونین کے مالک۔ خالق کے محبوب۔ ممدوحِ خداوند۔ محبوب۔ سرورِ کونین۔ محبوبِ کبریا۔ رسول۔ بادشاہِ دو جہاں۔ شہِ دیں۔ رسولِ خدا۔ شہِ مرسلاں۔ وجہِ بہارِ گلشنِ ہر این و آں۔ رحمتِ کناں۔ مہرِ بشر۔ مالک و مختارِ موجود و عدم۔ نوشۂ معراج۔ فاتحِ ارواح و قلوب۔ شہِ ابرار۔ ممدوحِ انس و جاں۔ سرِ کن فکاں۔ نورِ اولیں۔ کشافِ رازِ جاں۔ توقیرِ بے کساں۔ سرخیلِ مرسلاں۔ رؤف و رحیم۔ محبوبِ انس و جاں۔ دانندۂ غیاب و عیاں۔ حبیبِ خدا۔ ساقی کوثر۔ شافعِ روزِ شمار۔ سرکارِ والا۔ رحمتِ عالم۔ ختم المرسلین۔ شہِ ارض و سما۔ رسولِ امیں۔ سرکارِ جہاں۔ سردارِ دوسرا۔ شہِ انبیا۔ مرجعِ شاہ و گدا۔ متزمل۔ شاہِ دو جہاں۔ آنحضور۔ رسالت پناہ۔ حبیب الہ۔ محبوب۔ سرورِ کون و مکاں۔ قسیمِ دولت و نعمت۔ شہِ معراج۔ ماہِ طیبہ۔ رحمتِ عالمیں۔ مطلعِ خلق۔ مقطعِ انبیا۔ رسولِ دو جہاں۔ حبیبِ ہر دو جہاں۔ محبوبِ صمد۔ محبوبِ

خالق۔ مطلوب خلائق۔ ممدوح دو عالم۔ ممدوح خدا۔ راہبر راہ ہدیٰ۔ خواجہ۔ شہِ انس و جاں۔ کاشف اسرار ذات۔ بادشاہ ہر دو جہاں۔ (ﷺ)

حرف نعت

مصطفیٰ۔ پیمبر۔ سرکار والا۔ مرے آقا۔ نبی۔ سرکار دو عالم۔ حضور۔ رسول۔ مختار کائنات۔ آقا سرور دو سرکار۔ سرور۔ آپ۔ سرکار۔ خیر البشر۔ حبیب ایزدی۔ حبیب کبریا۔ حضور پاک۔ نبیٔ پاک۔ مرے سرکار۔ سرور کونین۔ حبیب خدا۔ مرے حضور۔ محبوب۔ ان۔ حضور۔ سرکار دو جہاں۔ رسول کریم۔ نبی محترم۔ آقا و مولا۔ رحمت عالم۔ سرور عالم۔ سرکار مدینہ۔ رسول حق۔ سرکار دو عالم۔ رسالت مآب۔ حبیب رب۔ پیغمبر۔ محسن انسانیت۔ سرور والا۔ سید والا۔ میرے سرور۔ نبی محتشم۔ ماہِ طیبہ۔ سرکار والا۔ رسول امیں۔ سرور دیں۔ شہنشاہ زمن۔ رحمت عالم۔ پیمبر دیں۔ محبوب خالق و مالک۔ شاہِ ہدیٰ۔ شافع جملہ مذنبیں۔ شافع محشر۔ قسیم رزق پیمبر۔ حبیب پاک۔ مبعوث حقیقی۔ خیر الانام۔ رسول آخری۔ رسول انام۔ سرور عالی مقام۔ شاہ۔ شاہ مدینہ۔ محبوب خالق۔ سیدی۔ میرے مصطفیٰ۔ (ﷺ)

مدیح سرکار ﷺ

نبی۔ حبیب خدا۔ آقا۔ حضور۔ مرے کریم۔ مرے حضور۔ سرکار۔ حبیب پاک۔ مرے سرکار۔ حبیب کبریا۔ پیمبر۔ حبیب۔ رسول پاک۔ سرور۔ مصطفیٰ۔ حبیب خدا۔ آپ۔ ان۔ محبوب پاک۔ سرور دیں۔ رسول۔ حبیب خالق۔ رسول اکرم۔ اللہ کے حبیب لبیب۔ سرور عالی مقام۔ آقا حضور۔ مطلبی ہاشمی۔ رسول پاک۔ رسول۔ سرور عالم۔ حضرت۔ سید مختار۔ محبوب خالق۔ رحمت عالم۔ سرور ہر دو سرا۔ سید ابرار۔ شاہ عرب۔ محبوب رب۔ شاہ۔ سرکار والا۔ نبی الانبیا۔ محبوب۔ شاہ دیں۔ شاہ حجاز۔ مالک و مختار۔ سرور کون و مکاں۔ شاہنشہِ حجاز۔ خیر الوریٰ۔ سرور و سردار۔ حبیب کبریا۔ حبیب پاک۔ حبیب خالق۔ رسول پاک۔ سرور دیں۔ سرکار دو عالم۔ سرکار دو جہاں۔ ممدوح کبریا۔ رسول انام۔ رسول عالم۔ حضور والا۔ حضرت رسول۔ سلطان رسالت۔ سرکار والا۔ آقائے کائنات۔ آنجناب۔ میرے مالک و مختار۔ رسول کریم۔ مرے نبی۔ مرے حضور۔ شہِ عالی ہمم۔ سرور کون و مکاں۔ شفیع امم۔ حضور پاک۔ مرے مولا۔ رسول خدا۔ رسول ہاشمی۔ محبوب پاک۔ نور خلاق دو عالم۔ سرور۔ شاہ ابرار۔ سرکار دو جہاں۔ مختار۔

حضرت۔ اللہ کے حبیب۔ سرور عالم۔ شہنشاہ مدینہ۔ سرکار رفیع المرتبت۔ (ﷺ)

مخمسات نعت

سرکار۔ نبی۔ مرسل۔ آقا۔ آپ۔ حبیب رب اکبر۔ پیمبر۔ رسول پاک۔ مصطفیٰ۔ مرے حضور۔ میرے نبی۔ سرکار عالمیں۔ رسول خدا۔ رسول۔ ان۔ سید ابرار۔ امی لقب۔ سرور کونین۔ حبیب خدا۔ سرور۔ حضور انور۔ رسول اللہ۔ مرے آقا۔ رسول دوسرا۔ محبوب صمد۔ پیغمبر۔ شافع محشر۔ شاہ رسولاں۔ میرے آقا۔ شہنشاہ نبوت۔ آقا و مولا۔ محبوب خدا۔ پیمبر دیں۔ ناصر و یاور۔ سرور دیں۔ سرکار دو جہاں۔ حبیب رب۔ حبیب داور۔ سرور ہر دو سرا۔ نبی عزیز۔ آقائی۔ شفیع المذنبیں۔ نبیٔ پاک۔ سرکار والا۔ محبوب کبریا۔ حضور والا۔ رسول مکرم۔ رسول امیں۔ سرکار دو عالم۔ حبیب پاک۔ سرور عالم۔ سرکار ہر عالم۔ خالق کے حبیب۔ حبیب کبریا۔ شہ والا گہر۔ رسول انام۔ شہ ہر دو سرا۔ ختم مرسلیں۔ رسول پاک و مکرم۔ حبیب حق۔ رسول حق۔ محبوب خلائق۔ سرور و سرکار۔ حضور پاک۔ سرور حق۔ شہ برتر۔ رسول ہر دو سرا۔ شاہ زمن۔ حضور انور۔ نبیٔ مکرم۔ سرور عالم۔ خیر البشر۔ حبیب غفور۔ رسول پاک۔ (ﷺ)

قطعات نعت

آقا۔ محبوب خدائے ذو الجلال۔ رسول اللہ۔ نبی۔ رحمت للعالمین۔ مصطفیٰ۔ محبوب خدا۔ پیمبر۔ حضور محبوب خدائے پاک۔ سرور کونین۔ حبیب لبیب خدا۔ آپ۔ سرور ہر دو جہاں۔ احمد۔ رسول اکرم۔ ان۔ محبوب مکرم۔ محبوب۔ سرکار والا۔ رسول۔ محبوب خالق۔ پیغمبر۔ سرور ذی شان۔ فخر موجودات۔ سید ابرار۔ سرکار دو عالم۔ ساقیٔ کوثر۔ میرے آقا۔ محترم محبوب۔ مرے سرکار۔ میرے آقا۔ پیغمبر۔ محبوب حق۔ حبیب پاک۔ رحمت پناہ۔ اللہ کے محبوب۔ سرور ہر دو جہاں۔ دانندۂ غیاب و حضور۔ رسول امیں۔ رسول انام۔ سرور دیں۔ سرور عالم۔ نبیٔ پاک۔ آقا و مولا۔ سرکار ہر عالم۔ محبوب خالق۔ سرکار جہاں۔ محبوب رب ذو الجلال۔ حبیب خالق و مخلوق۔ محبوب مکرم۔ شہِ لولاک۔ میرے سرور۔ شفیع المذنبیں۔ رحمت عالم۔ سرکار والا۔ رسول عالمیاں۔ آقا حضور۔ خدائے رسول۔ شہ والا۔ سرور جہاں۔ رسول کریم۔ شہ ہر خشک و تر۔ شہ کونین۔ صاحب لطف و کرم۔ صاحب جاہ صلوٰۃ۔ سرکار والا۔ پیغمبر معبود۔ اللہ کے محبوب۔ حبیب کبریا۔ (ﷺ)

سیرت منظوم

آقا۔ سرکار والا۔ سرور کونین۔ محسن انسانیت۔ مرے سرکار۔ سرکار۔ مصطفیٰ۔ رسول پاک۔ محمد۔ آپ۔ محسن عالم۔ میرے آقا۔ حبیب کبریا۔ محبوب۔ سرکار دو عالم۔ نبی۔ پیمبر۔ سرور دو عالم۔ ان۔ سرور عالم۔ پیغمبر۔ رسول۔ خالق کے محبوب مکرم۔ اشجع عالم۔ رسول اللہ۔ محبوب خدا۔ نبیٔ پاک۔ خدائے پاک کے محبوب۔ سرور سرکار۔ سرور ہر دو جہاں۔ سید والا۔ (ﷺ)

شہر کرم

نبی۔ حبیب۔ سلطان عرب۔ رسول پاک۔ حبیب کبریا۔ مصطفیٰ۔ آقا۔ آپ۔ میرے کریم۔ آقا حضور۔ ختمی مرتبت۔ مرے سرکار۔ خیر الوریٰ۔ حضور۔ سرکار۔ پیمبر۔ میرے آقا۔ سرکار دو عالم۔ رسول۔ نبیٔ پاک۔ سرور۔ پیغمبر۔ شافع محشر۔ سرکار والا۔ گدا پرور۔ صاحب کوثر۔ سید و سرور۔ مرے مالک۔ رسول امیں۔ رحمت دو عالم۔ محمد۔ احمد۔ شاہ حُسن۔ محبوب خدا۔ حبیب خدا۔ اللہ کے حبیب۔ حبیب۔ نبیٔ دوسرا۔ آقائے معظم۔ سلطان مدینہ۔ شاہ ہر دو عالم۔ شہریار مدینہ۔ میرے سرور عالم۔ سرور کونین۔ خیر البشر۔ شاہ زمن۔ جناب مصطفیٰ۔ رسول کریم۔ سرور دیں۔ سرکار جہاں۔ سید و سرور۔ سرکار والا۔ شاہ مرسلاں۔ سرگروہ انبیا۔ آقائے دو عالم۔ سرکار مدینہ۔ شہنشاہ مدینہ۔ سرور عالم۔ رسول مکرم۔ حبیب کریم۔ شہ عرب۔ رحمت عالم۔ رسول ہر دو جہاں۔ میرے سید و سردار۔ رحمت ہر دو عالم۔ شہ شاہاں۔ سرور دو عالم۔ آقائے دو جہاں۔ سرکار دو جہاں۔ محبوب خالق۔ رسول محتشم۔ مرے شفیع و محسن۔ خیر الانام۔ ماہ تمام۔ محبوب احد۔ حضور پاک۔ رسول خدا۔ عالم پناہ طیبہ۔ فرمانروائے محشر۔ شاہنشہ دو عالم۔ شہر علم۔ نور کے پیکر۔ سردار و سلطان جہاں۔ (ﷺ)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

آقا و مولا۔ شہ عرب و عجم۔ آپ۔ شاہ امم۔ سرور عالم۔ آقا۔ سرور کونین۔ حبیب خدا۔ نبی۔ حضور۔ سرور۔ مرے کریم۔ شاہ۔ شفیع روز شمار۔ رسول خدا۔ رسول پاک۔ پیمبر۔ حضرت۔ حبیب خدا۔ رسول۔ سرور عالم۔ مصطفیٰ۔ پیغمبر۔ نبی مکرم۔ شاہ مدینہ۔ حضور پاک۔ مرے سرکار۔ مرے حضور۔ خلاق ہر عالم کے مظہر۔ محبوب خدا۔ احمد۔ محمد۔ شہ والا گہر۔ شہ طیبہ۔

خیر البشر۔ نبی کریم۔ رسول کریم۔ جناب سرور کونین۔ سرور دیں۔ سرور عالم۔ شہ انبیاء۔ ان۔ سرکار۔ سیدی۔ سیدنا۔ المصطفیٰ۔ سید و سرور۔ شہر یار مدینہ۔ سرور سرکار۔ حبیب خالق اکبر۔ رحمت عالم۔ محبوب کبریا۔ نبیٔ پاک۔ حضرت شافع محشر۔ آقا حضور۔ رسول خدا۔ نبیٔ پاک۔ سرکار والا۔ شہ والا۔ شافع روز جزا۔ محبوب خدائے پاک۔ شاہ والا۔ رسول اللہ۔ بندہ نواز۔ میرے پیمبر۔ خیر بشر۔ صاحب قرآن۔ شہ ابرار۔ سرکار دو جہاں۔ حبیب کبریا۔ رسول کریم۔ (ﷺ)

منظومات

رسول اکرم۔ آئینہ پیکر۔ مرے آقا۔ مرے سرور۔ میرے حامیٔ محشر۔ نبی۔ حضور۔ پیمبر۔ مختار دو جہاں۔ آقا۔ میرے آقا۔ سرکار۔ شہ والا۔ سرور عالم۔ محبوب خلائق۔ محبوب خدا۔ مالک کونین۔ مصطفیٰ۔ شہ ارض و سما۔ ان۔ خیر البشر۔ آپ۔ پیغمبر۔ شہ ہر خشک و تر۔ آقا۔ محبوب خدا کے۔ میرے مولا۔ شفیع۔ حبیب خالق افرشتہ و انام۔ باعث تخلیق خاص و عام۔ امی لقب۔ طٰہٰ خطاب۔ افصح الکلام۔ سرور عالم۔ سرور کونین۔ حبیب خالق کونین۔ نبیٔ آخریں۔ حضرت محبوب خالق۔ رسول پاک۔ احمد۔ سرور دو کون۔ رسول اللہ۔ سرور کون و مکاں۔ شاہ عالم۔ سرور ہر دو جہاں۔ رسول پاک۔ محبوب رب العالمیں۔ سرور دنیا و دیں۔ پیغمبر داور۔ خیر الوریٰ۔ رسول خدا۔ سرور دو جہاں۔ سرکار والا۔ شارع دیں۔ جناب محمد۔ سرکار جہاں۔ ختم الرسل۔ خیر الوریٰ۔ مہمان دنا۔ رسول دو جہاں۔ شاہ دیں۔ سرور دو جہاں۔ شاہ ہر انس و جاں۔ محبوب خلاق کونین۔ مکین گنبد خضرا۔ سرکار والا۔ رسول ہاشمی۔ مولا۔ سرکار مدینہ۔ (ﷺ)

☆☆☆☆☆

مجموعہ ہائے نعت کی پیشکش

راجا رشید محمود کی تصنیفات/ تالیفات کی پیشکش بھی ایک خاص حسن کی حامل ہوتی ہے۔ حسن ترتیب و پیشکش کے بعض پہلو تو ایسے ہوتے ہیں کہ بادی النظر میں دکھائی بھی نہیں دیتے۔ مجموعہ ہائے نعت میں ایسی بعض صورتیں راقم الحروف نے خود محسوس کیں اور بعض شاعر نعت سے گفتگو میں کھلیں۔ قارئین کے ذوقِ سلیم کی تسکین کے لیے چند باتیں بیان کی جاتی ہیں:

1- ورفعنا لک ذکرک

یہ پہلا مجموعہ نعت ہے اور تمام و کمال ملک کے نامور خطاط محمد یوسف نگینہ کا لکھا ہوا ہے۔ تیسرے صفحے پر سورہ الم نشرح تحریر ہے اس خوبصورت انداز میں کہ "ورفعنا لک ذکرک" درمیان میں نہایت جلی قلم میں نستعلیق میں لکھا ہے۔ فہرست کا عنوان "چہرہ" ہے۔ حمدوں سے پہلے ایک صفحے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد "جل جلالہ" لکھا ہے۔ نیز "محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" رقم ہے جس کے عدد ۱۹۷۷ ہیں۔ پہلی حمد خطابیہ ہے اور اس کے ساتھ ایک نہایت دیدہ زیب آرائش میں "جل جلالک" تحریر ہے۔ آرائش صفحے کے درمیان میں بائیں طرف ہے اور اس کے نیچے صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔ دوسری حمد میں رب کریم کا ذکر "اس" کی ضمیر سے کیا گیا ہے۔ وہی آرائش صفحے کے دائیں جانب ہے اور اس میں "جل شانہ" تحریر ہے۔

نعتوں سے پہلے ایک صفحے پر "صلوا علیہ و آلہ" لکھا ہے۔ نیز "خاتم الانبیاء سلام علیک" رقم ہے جس کے عدد ۱۳۹۷ نکلتے ہیں۔ کتاب کا سال اشاعت ۱۹۷۷ء/ ۱۳۹۷ھ ہے۔ نعتوں کے حصے میں ہر جفت صفحے پر "ورفعنا لک ذکرک" لکھا ہے اور بائیں طرف والے ہر طاق صفحے پر "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ علیک وسلم" تحریر ہے۔ آرائش پوری کتاب میں ایک ہی ہے۔ ہر صفحے پر صفحہ نمبر آرائش سے نیچے ہے۔ آمنے سامنے کے جن دو صفحات پر خطابیہ نعت ہے وہاں "صلی اللہ علیک وسلم" اور دوسری نعتوں پر "صلی اللہ علیہ وسلم" موجود ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ کہیں ایسا نہیں کہ آمنے سامنے کے دو صفحات میں سے ایک پر خطابیہ نعت ہو اور دوسرے پر عام نعت۔

جفت صفحات والی نعتوں کے آغاز میں پھول اور بے طاق صفحات والی نعتوں پر دوسرا پھول ہر جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ صفحہ ۹۶ پر آخری نعت استمدادیہ ہے۔

حصہ مناقب سے پہلے صفحے پر "انعم اللہ علیہم" لکھا ہے۔ نیز "ریاض عقیدت" رقم ہے جس کے عدد ۱۳۹۷ ہیں۔ پہلی منقبت خلفاء راشدین کی ہے اور آرائش میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" تحریر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی منقبتوں میں دائیں صفحے (جفت) پر "ورفعنا لک ذکرک" اور بائیں (طاق) صفحے پر "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" لکھا ہے۔ آمنے سامنے کے دو صفحات پر سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی منقبتیں ہیں۔ اور دائیں صفحے والی آرائش میں "ورفعنا لک ذکرک" اور بائیں صفحے والی آرائش میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہا" تحریر ہے۔ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷ پر سیدنا امام حسینؓ اور حضرت امام اعظمؒ کے مناقب ہیں۔ یہاں ۱۰۶ والی آرائش میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور ۱۰۷ والی میں "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" لکھا ہے۔ اولیاء کرامؒ کے مناقب والے صفحات پر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" رقم ہے۔

کتاب کا آخری حصہ "شعر و شاعر" کے عنوان سے ہے۔ نیز "مدحت سرائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم" کے ذریعے ۱۹۷۷ تاریخ نکالی گئی ہے۔ اس حصے میں شاعر نعت اور اس کے فن پر اہلِ علم و دانش قلمکار کا نام ہے رائے کے آخر میں اس کے دستخط ہیں۔ نثر کے بعد منظوم خراج تحسین ہے۔ اور آخری صفحے پر "جذباتِ تشکر و امتنان" کے عنوان سے شاعر نے اپنے قلم سے شکریے ادا کیے ہیں اور آخر میں دستخط بھی کیے ہیں۔

کتاب کا سرورق گنبدِ اخضر کی تصویر کا حامل ہے اور اتنا خوبصورت ہے کہ شاعر نے بعد کے کئی مجموعے اسی سرورق کے ساتھ چھاپے۔ بیسیوں تقریبات کے دعوت ناموں پر یہی تصویر چھپی اس تصویر کے عکس چھپے اور ملک اور بیرونِ ملک تقسیم ہوئے۔

2- حدیث شوق

گردپوش پر "ورفعنا لک ذکرک" والا سرورق چھپا۔ فہرست عنوان "چہرہ" ہی ہے۔ نعتوں سے پہلے ایک صفحے پر مختلف کتابت میں "صلوا علیہ و آلہ" لکھا گیا ہے۔ ساتھ میں "مدحت سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" تحریر ہے جس سے ۱۴۰۲ عدد برآمد ہوتے ہیں۔ تمام صفحات پر "ورفعنا لک ذکرک" والی آرائش استعمال کی گئی ہے لیکن جفت اور طاق تمام صفحات پر "صلی اللہ علیہ وسلم" تحریر ہے۔ صفحہ نمبر البتہ آرائش کی سیدھ میں صفحے کے بالکل نیچے دیے گئے ہیں۔ آخر میں "شعر و شاعر" کے عنوان سے اہل علم و دانش کی آرا ہیں۔ یہاں "مدحت سرائے سید کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم" لکھا ہے جس کے عدد ۱۴۰۲ ہیں جو کتاب کا قمری سال طباعت ہے۔ آخر میں

منظومات تحسین ہیں۔ صفحہ ۱۷۶ (صفحۂ آخر) پر شاعر کے سوادِ خط میں ''جذبات تشکر و امتنان'' تحریر ہیں جو باقاعدہ دستخط شدہ ہیں۔

3- منشور نعت

یہ شاعر کا پہلا مجموعہ فردیات ہے جس میں اُردو کے علاوہ پنجابی کلام بھی ہے۔ حصہ اُردو کے آغاز میں ایک صفحے پر ''نعت محبوب خلائق ﷺ بزبان اردو'' تحریر ہے اور پنجابی حصے کے شروع میں ''ماں بولی وچ نعت اے سوہنے آقا ﷺ دی'' تحریر ہے۔ فردیات کے مجموعے کا نام ''منشور نعت'' اور انتساب ''اپنے جگر لخت لخت کے نام'' معنوی مماثلتوں سے مملو ہے۔

4- سیرت منظوم

فہرست کا عنوان ''منظر'' ہے۔ ہر صفحے پر ایک قطعہ ہے جس کے عنوان کے طور پر میلادِ مبارک سے وصالِ حق تک کے تمام اہم واقعات کے نام درج ہیں۔ تمام قطعات محمد یوسف نگینہ نے لکھے ہیں۔ ہر طاق صفحے کے بائیں طرف اور جفت صفحے کی دائیں جانب اوپر سے نیچے یہ درود پاک خطِ نستعلیق میں لکھا ہے۔ ''اللھم صل علی حبیبک محمد وبارک وسلم''۔ ہر قطعے کے اختتام پر ایک خوبصورت بیل کی شکل میں ''سیرت منظوم'' تحریر ہے اور اس کے نیچے مختلف کتب سیرت کے حوالے درج ہیں۔ اوپر قطعے میں نمبر درج ہیں' نیچے حاشیے میں صفحہ نمبر کے ساتھ کتابوں اور لکھنے والوں کے نام اور بعض صورتوں میں دیگر تعلیقات درج ہیں۔ حوالوں کا حصہ کمپوزڈ ہے۔

آخر میں صفحہ ۱۱۳ تا ۱۲۵ پر ''ماخذ و مراجع'' کا اندراج ہے۔

5- ۹۲

اندرونی سرورق پر اوپر ''محمد'' اور نیچے ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھا ہے' درمیان میں ایسے شمائل میں ''۹۲'' تحریر ہے کہ صاف پڑھا جاتا ہے۔ صفحہ کے نچلے حصے پر ''راجا رشید محمود'' کے نعتیہ قطعات' رقم ہے۔ نیچے مرتبین کے نام درج ہیں: شہناز کوثر۔ اظہر محمود۔ صفحہ ۳ سے ۱۴ تک علمی و تحقیقی مقدمہ عزیز قاضی کے حوالے سے شاعر نعت نے لکھا ہے۔ صفحہ ۱۶ پر جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم و مغفور کا بیضوی شکل میں تحریر کردہ ''الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' کا طغرا ہے۔

صفحہ ۱۷ سے ۱۰۸ تک ہر صفحے پر ایک قطعہ ہے۔ خطاطی تنویر رقم مرحوم کی ہے۔ انھی کا دائرے میں لکھا ہوا ''اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ وبارک وسلم'' کا طغرا ہر قطعے کا سرنامہ ہے۔ ہر طاق صفحے کے اوپر نہایت خوبصورت

خطاطی اور آرائش کے ساتھ دائیں طرف اور ہر جفت صفحے پر بائیں طرف ''۹۲'' درج ہے۔

اشعار میں جہاں جہاں حضورِ اکرم ﷺ کا اسمِ گرامی یا کوئی اسمِ صفت آتا ہے اس پر باریک قلم سے ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' یا ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہے۔

6- منظومات

اس مجموعے کو شاعر نعت اپنے مجموعہ ہائے نعت میں نہیں لکھتا لیکن میں نے ایسے بہت سے مجموعے دیکھے ہیں جن میں اس سے کم نعتیں اور زیادہ تر غزلیں اور دیگر منظومات ہیں لیکن یار لوگوں نے انھیں ''مجموعہ نعت'' ہی شمار کیا ہے۔ راجا رشید محمود نے البتہ اپنی کتاب ''پاکستان میں نعت'' میں اور اپنی نعتیہ تدوینی کاوش ''اُردو کے صاحب کتاب نعت گو'' میں بوضاحت لکھا ہے کہ کس کتاب میں کتنی نعتیں اور کتنی دیگر منظومات ہیں۔

شاعر نعت راجا رشید محمود کے مجموعہ کلام ''منظومات'' میں ''نعتیں'' کے عنوان سے سات ''نعتیہ نظمیں'' کے تحت چار' ''درود و سلام'' کے زیرِ عنوان آٹھ نعتیں ہیں۔ اگر ماہنامہ ''نعت'' میں کہیں اس مجموعے کا ذکر آیا ہے تو اس میں شامل ۱۹ نعتوں ہی کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ صفحہ ۱۳۸ کی نظم ''کرنے کے کام'' اور ۱۴۰ کی نظم ''حضور ﷺ سے وفا'' بھی نعتیں ہیں۔

طراز نعت ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے طغرے ہیں جو مختلف انداز میں خطاطی کے خوبصورت نمونوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نعتیہ نظموں اور ''درود و سلام'' کی ہر نعت پر عنوان درج ہے۔

نعتوں کے علاوہ اس کتاب میں مناقب صحابہ کرامؓ (۲۴) مناقب اولیاء اللہ وصلحائے اُمتؒ (۲۳) مناقب شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ (۱۰) تحسینِ قوم (۷) نظمیں (۵) اور قومی نظمیں (۳۰) ہیں۔

7- شہر کرم

شہر کرم مدینۂ منورہ کی ایک تصویر سرورق کے دونوں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ گنبدِ خضرا اور مسجدِ نبوی (ﷺ) سامنے ہے۔ یہی تصویر مسطر کے دونوں طرف چھپی ہے۔ ''شہر کرم'' تین حصوں ''مصطفیٰ ﷺ نگر'' ''مسکنِ سرکار'' اور ''قریۂ محبت'' پر مشتمل ہے۔ کتاب میں مختلف جگہوں پر شہر کرم مدینۃ النبی ﷺ کی ۱۹ چار رنگی تصویریں ہیں۔

انتساب حضورِ اکرم ﷺ کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام ہے۔ فہرست کا عنوان ''عکس'' ہے۔ فہرست کے آٹھ صفحات میں نعتوں کے مطلعے دیے گئے ہیں۔ ان آٹھ صفحات میں ہر صفحے کے اوپر درمیان میں ''شہرِ کرم'' ایسے خط میں لکھا ہے کہ اور کہیں ایسا نہیں۔ پہلے صفحے ''مصطفیٰ ﷺ نگر'' میں ۹۲ نعتیں اور ۱۳۱ فردیات ہیں۔ ہر نعت ایک صفحے پر ہے۔ طاق صفحات پر بائیں طرف اور جفت صفحات میں دائیں طرف درمیان میں ایک خوبصورت آرائش میں پھول کی طرح ''شہرِ کرم'' لکھا ہے جو محمد یوسف نگینہ کی خطاطی کا شاہکار ہے۔ ہر صفحے کے اوپر درمیان میں ''مصطفیٰ ﷺ نگر'' رقم ہے۔ ''مصطفیٰ ﷺ نگر'' کے ۹۲ صفحات (جن پر مکمل نعتیں ہیں) کے آخر میں ایک پھول لگایا گیا ہے۔ لیکن فردیات میں ایک سٹائل کے تین سٹار اشعار کو الگ الگ کرتے ہیں۔ جہاں یہ حصہ ختم ہوتا ہے وہاں آخر میں بھی ''مصطفیٰ ﷺ نگر'' لکھا ہے۔

''مسکنِ سرکار ﷺ'' کے ہر صفحے پر آرائش میں ''شہرِ کرم'' کا پھول جفت صفحات میں دائیں جانب اور طاق صفحات میں بائیں جانب اوپر ہے۔ ''مسکنِ سرکار ﷺ'' طاق صفحات کے اوپر دائیں طرف اور جفت صفحات میں اوپر بائیں جانب رقم ہے۔ اس حصے میں ''ورفعنا لک ذکرک''، ''حدیثِ شوق'' اور ''منظومات'' میں شامل ایسے اشعار دیے گئے ہیں جن میں مدینۂ طیبہ کا ذکر ہے۔ اس حصے کے شروع میں پوری نعت ہے اس کے اوپر لیکن بعد کے اشعار کے اوپر اور نیچے تین پھول لگائے ہیں۔ پورے حصے میں پھول ایک ہی طرز کے ہیں۔

''قریۂ محبت'' میں (اس وقت زیرِ ترتیب مجموعے) ''قطعاتِ نعت'' سے مدینۃ الرسول ﷺ کے بارے میں ۸۷ قطعات دیے گئے ہیں۔ اس حصے میں ''شہرِ کرم'' کا پھول اپنی آرائش کے ساتھ جفت صفحات میں دائیں طرف نیچے اور طاق صفحات میں بائیں طرف نیچے لگایا گیا ہے۔ ''قریۂ محبت'' کا عنوان جفت صفحات میں اوپر دائیں کونے میں اور طاق صفحات میں اوپر بائیں کونے میں لکھا گیا ہے۔ ہر قطعے میں جو تین سٹار لگائے گئے ہیں وہ دوسرے حصوں سے مختلف انداز کے ہیں۔

آخر میں شاعرِ نعت نے ۹ صفحات کے اختتامیے میں مختلف شعرا کے مجموعہ ہائے نعت میں شامل مدینۂ پاک کے بارے میں نعتوں کا محاکمہ و تجزیہ ہے اور دو صفحات پر ''شہرِ کرم'' کی

ردیفیں دی گئی ہیں۔

پوری کتاب میں صفحہ نمبر طاق صفحات میں اوپر بائیں کونے میں اور جفت صفحات میں اوپر دائیں کونے میں درج ہیں۔

8- مدیحِ سرکار ﷺ

''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں شاعر کا نام ''مداحِ سرکار ﷺ راجا رشید محمود'' درج ہے۔ ہر نعت پر ''مدیحِ سرکار ﷺ'' لکھا ہے۔ ترتیب یہ ہے کہ تمام طاق نعتوں پر نستعلیق رسم الخط میں اور تمام جفت صفحوں کی نعتوں پر نسخ رسم الخط میں ہے۔ آخر میں ''عجزِ مدحت'' کے عنوان سے ۹۳ اشعار دیے ہیں۔

9- قطعاتِ نعت

کتاب اور شاعر کا نام محمد یوسف نگینہ کا لکھا ہوا ہے۔ ایک صفحے پر ان ۲۷ عنوانات کی فہرست ہے جن کے تحت ۳۹۶ قطعات کہے گئے ہیں۔ متن میں یہ عنوانات غلام رسول منظر رقم کے تحریر کردہ ہیں۔ ہر جفت صفحے پر دائیں طرف اور طاق صفحے پر بائیں طرف اوپر کونے میں ''قطعاتِ نعت'' لکھا ہے۔ یہ تین مختلف طریقوں سے لکھا گیا ہے اور التزام یہ ہے کہ آمنے سامنے کے صفحات پر ایک سی تحریر ہے اور باری باری تینوں کتابتوں کو استعمال کیا گیا ہے۔

10- حی علی الصلوٰۃ

کتاب اور شاعر کا نام محمد یوسف نگینہ کا لکھا ہوا ہے۔ نعتوں پر پانچ مختلف خطوں میں لکھا ہوا ''حی علی الصلوٰۃ'' استعمال ہوا ہے۔ یہ خطاطی بھی محمد یوسف نگینہ کی ہے۔ چھ صفحات کی فہرست کا عنوان ''لوح'' ہے۔ ایک حمد اور ۹۳ نعتوں کے بعد ۹۳ فردیات بھی ہیں۔ آخر میں دو صفحات کا اختتامیہ شاعرِ نعت نے لکھا ہے۔

11- مخمساتِ نعت

کتاب کا نام نستعلیق میں اور ہر نعت پر ''مخمساتِ نعت'' کا لفظ نسخ میں محمد یوسف نگینہ کا تحریر کردہ ہے۔ تین صفحات کی فہرست کے بعد دو صفحات میں کتاب میں خمسوں میں کیے گئے ''چند تجربے'' بیان کیے گئے ہیں۔ ہر خمسہ پانچ بندوں پر مشتمل ہے اور ظاہر ہے کہ ہر بند میں پانچ بند ہیں۔ یہ شاعرِ نعت کا دسواں مجموعۂ نعت ہے اور پچاس مخمسات رکھتا ہے۔ انتساب پنجتن پاک سے ہے۔ ہر خمسے کے پہلے صفحے پر دو اور دوسرے صفحے پر تین بند ہیں۔ صفحہ نمبر انگریزی میں ہیں اور

اوپر دائیں بائیں کونوں پر ریورس میں دیے گئے ہیں۔ ساتھ میں ایک لکیر کے بعد ''مخمسات نعت'' کمپوزڈ صورت میں ہے۔ ہر مخمس کا نمبر بھی انگریزی میں درج ہے۔

12- تضامین نعت

اندرونی سرورق پر کتاب کے نام کے بعد ''شاعرِ مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں'' کے الفاظ اور نیچے بائیں طرف لکھے ہیں۔ دائیں جانب ''تضمین نگار: راجا رشید محمود'' کے الفاظ ہیں۔ فہرست کا عنوان ہے ''سیمائی فکر''۔ ہر صفحہ پر اوپر دائیں جانب اقبال لکھا ہے اور ایک لکیر کے ذریعے بائیں طرف تک لے جا کر ایک دائرے میں صفحہ نمبر انگریزی میں درج ہے۔ جہاں سے نعت شروع ہوتی ہے وہاں اقبال کی لکیر کے اوپر دو شعر یا مصرع تحریر ہے جس پر تضمین کی گئی ہے۔ جہاں نعت ختم ہوتی ہے وہاں نقطے (.....) لگے ہیں۔

حسبِ معمول حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ یا اسم صفت کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کا طغرا موجود ہے تاکہ قارئین کرام درود شریف پڑھنا بھول نہ جائیں۔

اعراب کا اہتمام بھی حسبِ روایت کیا گیا ہے۔

ہر نعت کے آخر میں جس شعر کی تضمین کی گئی ہے وہ نسبتاً جلی پوائنٹ میں کمپوز کیا گیا ہے۔ آخر میں شاعرِ نعت کے صاحبزادے اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' لاہور) نے ''احوالِ واقعی'' کے نام سے راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت کے تخصصات لکھے ہیں۔

13- فردیاتِ نعت

یہ ۵۸۰ اُردو فردیات کا مجموعہ ہے۔ چار بار ۹۲ اور چار بار ۵۳ فردیات صفحہ ۷ سے ۱۰۲ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جن صفحات پر ۹۲ فردیات ہیں۔ ان کے دائیں (جفت صفحات پر) اور بائیں (طاق صفحات پر) کونے میں ''اللھم صل وسلم و بارک علیٰ حبیبک سیدنا و مولانا محمد'' کے ساتھ دائرے میں ۹۲ بھی درج ہے اور جن صفحات پر ۵۳ فردیات ہیں ان کے کونوں پر ''اللھم صل وسلم و بارک علیٰ حبیبک سیدنا و مولانا احمد'' کے ساتھ دائرے میں ۵۳ بھی لکھا ہے۔ صفحات میں ۹۲ یا ۵۳ فردیات پورے کرنے کے لیے کسی صفحے پر پانچ اور کسی پر سات شعر بھی ہیں، مگر عام طور پر ہر صفحے پر چھے اشعار ہیں۔ ہر شعر کے بعد نقطے (.....) کے ذریعے حد بندی کر دی گئی ہے۔

آخری صفحات میں شہرِ کرم میں شامل ۱۴۳ فردیات مدیح سرکار ﷺ کے ۹۳

اور حی علی الصلوٰۃ'' کے ۹۳ فردیات کا ذکر بھی ہے اور کچھ اشعار بطور نمونہ بھی درج کیے گئے ہیں۔ تین صفحات پر ''منشورِ نعت'' کا تذکرہ ہے۔

14- کتابِ نعت

فہرست کا عنوان ''اجزائے کتاب'' ہے۔ ہر نعت پر ''کتابِ نعت کا ایک ورق'' سائل میں کمپوز ہوا ہے اور درمیان میں دائرے میں نعت نمبر درج ہے۔ ہر صفحے کے نیچے ''کتاب کا صفحہ نمبر......'' تحریر ہے۔ ۵۳ نعتوں کے اس مجموعے کا انتساب ''کتابِ محبت کے اوراقِ اخلاص کے نام'' ہے۔ کتاب کا سرورق گنبدِ خضرا اور منارِ نور کی دیدہ زیب تصویر کا حامل ہے۔ شاعرِ نعت کے بہت سے مجموعوں کے سرورق پر یہی چار رنگی تصویر چھپی ہے اور عمومی رویے کے مطابق اس کتاب کے سرورق پر بھی شاعر کا نام نہیں ہے۔ البتہ تصویر کے نیچے ''مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور'' لکھا ہے۔

15- حرفِ نعت

''حرفِ نعت'' میں بھی ۵۳ نعتیں ہیں۔ اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ ہر نعت کے عنوان کے طور پر درودِ پاک ''اللھم صل وسلم و بارک علیٰ سیدنا احمد'' دائرے کی صورت میں کمپوز کیا گیا ہے اس میں ''احمد'' (ﷺ) کا لفظ سب سے اوپر اور جلی پوائنٹ میں ہے اور درمیان میں دائرے میں ریورس ''۵۳'' ہے۔ صفحہ نمبر عام کتابوں کی طرح اوپر درمیان میں انگریزی ہندسوں میں ہیں۔ ہر نعت کے آخر میں ایک جیسے پانچ ستارے لگائے گئے ہیں۔

16- نعت

۵۳ نعتوں کے اس مجموعے کے ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے۔ فہرست کے بجائے ''ن ع ت'' لکھا ہے اور اس سے پہلے اوپر دائیں کونے میں ''حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا منعوت'' کے الفاظ اور فہرست کے آخر میں بائیں طرف ''ناعت ہیچ مداں' کج مج بیاں محمود'' کے الفاظ درج ہیں۔ ناعت کے ذکر سے پہلے فہرست ختم ہونے پر ''ن ع ت'' لکھا ہے۔ کتاب میں نعت نمبر چلتے ہیں' صفحہ نمبر درج ہی نہیں ہیں۔ نعت کا لفظ طرازِ عنوان ہے اور اس کے اوپر انگریزی ہندسوں میں نعت کا نمبر درج ہے۔ ہر نعت کے اختتام پر بھی ''ن ع ت'' میں ت بہت لمبی ہے کہ پورے صفحے پر پھیلی ہوئی ہے' نقطے درمیان میں ہیں اور بائیں طرف نعت کا نمبر درج ہے۔

17- سلامِ ارادت

غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ حسن یہ ہے کہ ہر صفحے پر "سَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ" (محمد یوسف نگینہ کی خطاطی میں) درج ہے۔ ہر سلام سات اشعار پر مشتمل ہے اور ایک ہی صفحے پر ہے۔ آمنے سامنے کے دو سلاموں کے عنوان کے طور پر جہاں "سلام علیٰ رسول اللہ" سادہ طور پر ہے اس سے اگلے دو صفحوں پر ریورس میں ہے۔

شاعر نعت کتاب کی کمپوزنگ، پیسٹنگ، پروف ریڈنگ اور بڑی حد تک چھپائی کی نگرانی خود کرتا رہا ہے اس لیے یہاں تک اہتمام کیا گیا ہے کہ جس سلام میں یہ شعر ہے:

مرے خلاف اگر فیصلہ دیا بھی گیا
بروزِ حشر بدلواؤں گا گِنا کے سلام

وہ سلام کتاب کے صفحہ نمبر ۹۲ پر ہے۔

انتساب پر خطاط نگینہ کا ایک اور خوبصورت طغرا "سلام علیٰ رسول اللہ" کا دیا گیا ہے۔ فہرست کا عنوان "تصویر" ہے اور اہتمام یہ ہے کہ سلام کا مصرع نستعلیق میں لیکن ردیف نسخ میں کمپوز کی گئی ہے۔ صفحہ ۴ پر یہ شعر ہے (جو ۹۲ سلاموں میں سے کسی کا نہیں):

روزِ شمار تک رہیں میرے شمار میں
اربوں درود کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ

آخر میں تین صفحات پر شاعر نعت کی مطبوعات کی تفصیلات اور ایک صفحے پر ماہنامہ "نعت" کے جنوری ۸۸ سے جون ۲۰۰۱ تک کے شماروں کا مختصر جائزہ دیا گیا ہے۔

18- اشعار نعت

۳۶۰۔ اشعار نعت کا یہ مجموعہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ محبت رسول ﷺ کے نام منسوب ہے۔ ہر صفحے پر چھے اشعار ہیں۔ ہر صفحے پر "اشعار نعت" لکھا ہے جس میں ت کے آخری کونے پر گنبد و مینار نور کا عکس ہے۔

شاعر نعت کے تمام مجموعہ ہائے نعت میں جہاں جہاں حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی یا کوئی اسم صفت آتا ہے وہاں متن ہی میں "صلی اللہ علیہ وسلم" یا "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا طغرا لگا ہوتا ہے۔ "اشعار نعت" میں موجود یہ درود شریف دائرے کی صورت میں ہے۔

☆☆☆☆☆

انتساب

شاعر نعت راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت ہر پہلو سے اس کے ذوقِ سلیم کے آئینہ دار ہیں۔ زیرِ نظر کتابوں کے انتسابات ملاحظہ فرمایئے اور ان کی معنویت کے ساتھ ساتھ شاعر نعت کی محبت اور علمیت کو داد دیجیے:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

حضرت علامہ بوصیری علیہ الرحمہ کے نام۔ انھوں نے قصیدہ بردہ لکھا تو حبیبِ کبریا (علیہ التحیۃ والثناء) کے کرم سے انھیں صحت عطا ہوئی...... میں نے یہ نعتیں کہیں تو شافی مطلق نے مجھے طویل علالت سے نجات بخشی

حدیثِ شوق

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ کے جذبِ محبت کے نام

منشورِ نعت

جگر لخت لخت کے نام

سیرتِ منظوم

حضور اکرم ﷺ کی مادرِ محترم سیدہ آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے نام۔ اس منت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں۔............ (اور اس بار ۱۹۹۲ میں اسے یہ سعادت حاصل ہو کے رہی)

۹۲

علم الاعداد کے نام...... جس کی وجہ سے ہم ۹۲ کی عظمت سے آگاہ ہو سکے

شہرِ کرم

حضور اکرم ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں ادب و احترام کے ساتھ۔ جو میرے سرکار ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے

۵۴ برس پہلے اس شہر کرم میں آ بسے۔ یوں کہ قبرستان میں نہیں ایسی جگہ دفن ہونا پسند فرمایا جہاں سے ان کے پیارے بیٹے' خالق کائنات کے محبوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا گھر ان کی نظروں کے سامنے رہے۔ اور ...... چودہ سو سال اسی طرح نظارہ فرماتے رہے۔ (مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے پیش نظر ۱۹۷۷ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور چھ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہاں سے جنت البقیع منتقل کر دیا گیا)

مدیح سرکار ﷺ

مستقبل قریب کے اس لمحے کے نام جب اپنی ساتویں حاضری کے دوران میں اپنا یہ ساتواں اُردو مجموعۂ نعت آقا حضور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کروں گا

قطعات نعت

حضور اکرم ﷺ کی کنیز حضرت برکہ (اُم ایمن) رضی اللہ عنہا کے نام جو سرکار ﷺ کی منہ بولی ماں تھیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

شہر کرم مدینۂ منورہ کے روحانی گورنر سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے نام ...... جو چاہیں تو مجھے سال میں ایک سے زیادہ بار حاضری کی اجازت مرحمت فرما دیا کریں ...... (اور اس سال ۱۹۹۸ میں اسے یہ اجازت ملی)

مخمسات نعت

پانچ پانچ بند پر مشتمل پچاس نعتیہ مخمسات کا یہ مجموعہ (میرا دسواں اُردو مجموعۂ نعت) پانچ پاک نفس ہستیوں کے نام معنون کرنا میرے لیے باعث اعزاز و افتخار ہے

حرف نعت

شہر محبت مدینۂ طیبہ کی نا عت فضاؤں کے نام

فردیات نعت

اپنے عجز کلام کے نام

تضامین نعت

مرید ہندیؒ کی وساطت سے پیر رومیؒ کے نام

اشعار نعت

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبۂ محبت رسول (ﷺ) کے نام

کتاب نعت

کتاب محبت کے اوراق اخلاص کے نام

سلام ارادت

حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ بیکس پناہ میں دل سے سلام کرنے والوں اور حضوری کی کیفیت میں سلام پڑھنے والوں کے نام

منظومات

اس مبارک پتھر کے نام جس کے سینے پر حضور ﷺ کے قدم مبارک کے نقوش ثبت ہیں۔ اور جو نو رنگاہ و دیدہ دوراں ہے۔

☆☆☆☆☆

دُنیا میں

نعت کے موضوع پر

سب سے زیادہ کام کرنے والے

شاعر ادیب محقق ناقد صحافی اور خطیب

راجا رشید محمود

کی مطبوعہ نعتیہ کاوشوں پر ایک نظر

بقلم: اظہر محمود

تخلیق نعت:

1- وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک

۲ حمدیں۔ ۳۷ نعتیں۔ ۱۳ مناقب (۱۳۶ صفحات) ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳

2- حدیثِ شوق

۷۸ نعتیں (۱۷۶ صفحات) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶

3- منشورِ نعت

دُنیائے نعت میں فردیاتِ نعت کا پہلا مجموعہ۔ اُردو اور پنجابی فردیات۔ ۵۰۰۔ اُردو اشعار (۱۷۶ صفحات) ۱۹۸۸

4- سیرتِ منظوم

نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (۱۲۸ صفحات) ۱۹۹۳

5- ۹۲

نعتیہ قطعات۔ مبسوط دیباچہ (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۳

6- شہرِ کرم

نعت کی دُنیا کا پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۹۲ + ۱ نعتیں۔ ۱۲۳۔ فردیات۔ ۱۷۸ متفرق اشعار + ۹۷ قطعات (۱۹۲ صفحات) ۱۹۹۶

7- مدیحِ سرکار ﷺ

۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۱۲۴ صفحات) ۱۹۹۷

8- قطعاتِ نعت

۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات (۱۱۰ صفحات) ۱۹۹۸

9- حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

دُنیائے نعت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۱۵۴ صفحات) ۱۹۹۸

10- مخمساتِ نعت

دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۹

11- تضامینِ نعت

علامہ محمد اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی "احمد" (ﷺ) کے ۵۳۔ اعداد کی نسبت سے ۵۳ تضامین۔ (۱۲۴ صفحات) ۲۰۰۰

12- فردیاتِ نعت

دُنیائے نعت میں اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۸۰ فردیات۔ (۱۰۸ صفحات) ۲۰۰۰

13- کتابِ نعت

۵۳ نعتیں (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۰

14- حرفِ نعت

۵۳ نعتیں۔ (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۰

15- نعت

اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے۔ ۵۳ نعتیں۔ (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۱

16- سلامِ ارادت

غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ اولیت کا اعزاز لیے۔ (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۱

17- اشعارِ نعت

شاعرِ نعت کا دوسرا مجموعۂ فردیات۔ ۵۴۰ ابیات (۹۲ صفحات) ۲۰۰۱

18- اوراقِ نعت

۵۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۲

19- مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم

۵۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۲

20- عرفانِ نعت

منفرد اعزاز۔ ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت کے حوالے سے۔ ۹۳ نعتیں۔ (۱۸۴ صفحات) ۲۰۰۲ (صوبائی سیرت کانفرنس ۱۴۲۴ھ میں اس کتاب کو صوبائی نعت ایوارڈ دیا گیا)

21- دیارِ نعت

پہلی بار شاعرِ نعت نے اس مجموعے کی سب نعتیں میر تقی میر کی زمینوں میں کہی ہیں۔ ۵۳ نعتیں جو دیارِ نعت (مدینہ منورہ) میں کہی گئیں۔ (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۲

22- تسبیحِ نعت ۱۰۱ نعتیں۔ (۱۵۲ صفحات) ۲۰۰۳

23- صباحِ نعت ۵۳ نعتیں (۸۰ صفحات) ۲۰۰۳

24- احرامِ نعت ۶۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۳

25- شعاعِ نعت ۹۲ نعتیں۔ (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۳

26- دیوانِ نعت ردیف وار ۹۳ نعتیں۔ (۸۰ صفحات) ۲۰۰۳

27- منتشراتِ نعت اردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ (۵۳۶ فردیات)۔ ۸۰ صفحات۔ ۲۰۰۳

28- منظومات ۱۹ نعتیں۔ ۵۲ مناقب۔ ۳۴ نظمیں۔ (۱۶۰ صفحات) 1995

29- نعتاں دی اَتّی

(پنجابی مجموعہ نعت) ۱۹۸۸ میں اس کتاب کو صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ (۱۴۴ صفحات) ۱۹۸۷

30- حق دی تائید (۸ صفحات) ۱۹۵۶

31- ساڈے آقا سائیں صلی اللہ علیہ وسلم

پنجابی ادب میں پہلا مجموعۂ فردیات۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۱

''وارداتِ نعت''، ''تجلّیاتِ نعت'' اور ''حمد میں نعت'' زیرِ تدوین ہیں۔
ان شاء اللہ عنقریب چھپیں گی۔

تحقیق نعت

1- پاکستان میں نعت

اپنے موضوع پر پہلی کتاب۔ موضوعات یہ ہیں: نعت کیا ہے؟ برصغیر میں نعت گوئی کا فروغ۔ قیامِ پاکستان کے بعد نعت۔ پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت۔ جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے۔ انتخابِ نعت۔ جرائد کے نعت نمبر۔ نعت سے متعلق جرائد۔ رسائل و جرائد کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر۔ نعت کے موضوع پر کیا گیا کام۔ نعتیہ مشاعرے۔ نعت خوانی۔ نعت ایوارڈ۔ پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب۔ نعت کے موضوعات۔ ہیئتی تنوع۔ نعت کے آداب۔ نعت پر تنقید کی ضرورت۔ علاقائی نعت۔ (۲۲۴ صفحات) ۱۹۹۳

2- خواتین کی نعت گوئی

۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ۔ تحقیق و تفحص کا شاہکار۔ اہم حوالوں سے مزین۔ شروع میں ۲۸ صفحات کا تحقیقی مقدمہ جو ۱۴۲ حواشی و تعلیقات رکھتا ہے۔ (۲۳۶ صفحات) ۱۹۹۵

3- غیر مسلموں کی نعت گوئی

۱۸۹ ہندوؤں' ۱۶ سکھوں' ۴ عیسائیوں اور ۷ میرزائیوں کی نعت گوئی کا تذکرہ اور محاکمہ و تجزیہ۔ ۱۸ صفحات کا مقدمہ جس میں غیر مسلموں کی نعت گوئی کی تاریخ' غیر مسلموں کی نعت گوئی کی وجوہ' غیر مسلموں کی نعتوں کی تدوین' نعت پر لکھی جانے والی کتابوں میں غیر مسلموں کا ذکر' منتخبات نعت میں غیر مسلموں کی نمائندگی' غیر مسلموں کی نعت گوئی پر لکھے جانے والے مضامین' مسلمانوں کو غیر مسلموں میں شامل کرنے کی کوشش اور غیر مسلموں کی نعت گوئی کی خصوصیات پر تفصیلی اظہار خیال کیا گیا ہے۔ چار الگ الگ دیباچوں میں ۲۱ صفحات پر غیر مسلموں کی الگ الگ کیٹگریوں پر تحقیقی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔ (۳۰۲ صفحات) ۱۹۹۴

4- اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول

صفحہ ۵۱ سے ۳۳۱ تک ردیف "الف" کی نعتوں کا ایک ایک مصرع' شاعر کے نام اور کتاب یا رسالے کے پورے حوالے کے ساتھ حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا گیا ہے۔ شروع کے ۴۴ صفحات پر تحقیقی مقدمہ ہے جس میں مختلف رسائل و جرائد کے نعت نمبروں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور "شام و سحر" لاہور کے چھے نعت نمبروں اور "اوج" لاہور کے دو جلدوں میں ضخیم نعت نمبر میں شامل نعتوں کا تجزیاتی محاکمہ کیا گیا ہے اور نیز بتایا گیا ہے کہ "اوج" کے کتنے اور کون کون سے مضمون/ منظومات اور کتابت کے شاہکار ماہنامہ "نعت" سے (بغیر حوالے کے) شامل کر لیے گئے ہیں۔ مختلف صفحات پر ردیف الف کی ۱۰۲ نعتیں بھی منتخب کی گئی ہیں۔

آخر میں "ردیفیں اور شاعر" کے عنوان سے تحقیق کا ایک رُخ یہ سامنے آیا ہے کہ "الف" سے کون کون سی ردیفیں استعمال کی گئیں اور کسی ایک ردیف میں کن کن شعرا نے طبع آزمائی کی۔ "ایک نعت' دو کتابیں" میں جن شعرا کی ردیف "الف" کی کوئی ایک نعت یا زیادہ نعتیں انھی کے اپنے ایک یا زیادہ نعتیہ مجموعوں میں شامل ہیں' ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "کسی کی نعت کسی کے نام" میں غلام امام شہید' ظفر علی خاں' عزیز لکھنوی' وحشت لکھنوی' اکبر وارثی میرٹھی' تابش صمدانی' راز کاشمیری اور ندیم نیازی کی ردیف "الف" کی نعتیں جہاں جہاں کسی اور نام سے چھپی ہیں' انھیں سامنے لایا گیا ہے۔ پھر ردیف "الف" کی جو نعتیں ایک سے زیادہ جگہ چھپی ہیں' ان کا ذکر مکمل حوالے کے ساتھ کیا گیا ہے .... اس طرح اس کاوش میں ہمہ جہتی تحقیق نظر آتی ہے۔ (۴۰۸ صفحات) ۱۹۹۶

5- اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم

صفحہ ۶۷ سے ۲۹۰ تک ردیف "ب" سے "ز" تک کی نعتوں کا ایک ایک مصرع' شاعر کے نام اور کتاب یا رسالے کے پورے حوالے کے ساتھ ترتیب وار مرتب کر دیا گیا ہے۔ شروع کے ۲۸ صفحات پر تحقیقی مقدمہ ہے جس میں ۱۴۳ صفحات پر "ارشید" لاہور کے دو جلدوں میں ضخیم دیدہ زیب نعت نمبر کا علمی و تحقیقی تجزیہ ہے۔ ۳۳ صفحات پر "قرآن واحادیث کے الفاظ کی غلط املا" کے عنوان سے ایسی نعتوں اور ان کے شاعروں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس حوالے سے غلطیوں کے حامل ہیں۔

آخر میں جلد اول کی طرح "ردیفیں اور شاعر" "کسی کی نعت' کسی کے نام" "ایک نعت دو کتابیں" "نعتیں جو ایک سے زیادہ جگہ چھپیں" کے عنوانات تلے ردیف "ب" تا "ز" کی نعتوں کا تجزیہ و محاکمہ کیا گیا ہے۔ اس بار دو اضافے بھی ہیں۔ "نعتیں' جو ایک ہی کتاب یا رسالے میں بار بار چھپیں" اور "چور کون"۔ لطف بریلوی کے پورے دیوانِ نعت پر جس طرح پروفیسر شاہ حسین فدا نے ہاتھ صاف کیے' اس کا ذکر ردیف "الف" کے حوالے سے جلد اول میں آ گیا تھا' جلد دوم میں ردیف "ب" سے "ز" تک کی چوری کا تذکرہ ہے۔ اس کے علاوہ "چور کون" کے عنوان سے کل رامپوری اور تسخیر بدایونی کی ایک جیسی نعتیں سامنے لائی گئی ہیں۔ (۱۹۹۴۔ ۳۰۰ صفحات)

6- نعت کیا ہے؟

نعت کے مختلف پہلوؤں پر ایک تحقیقی مقالہ۔ (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۷

7- اقبال واحمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ

(۱۱۲ صفحات) چار ایڈیشن۔ بھارت میں بھی چھپی۔

8- انتخابِ نعت

بصورت ماہنامہ "نعت" لاہور۔ دسمبر ۱۹۹۵

قیامِ پاکستان کے بعد شائع ہونے والے نعتیہ منتخبات کا سن وار ذکر (۱۹۴۷ تا ۱۹۹۴)۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ کس کتاب میں کتنی نعتیں ہیں' اس کی ضخامت کیا ہے۔ جہاں کلام غیر معیاری ہے وہاں اس کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔ اس کاوش میں جرائد کے ایسے رسول نمبر جن میں دس سے زیادہ نعتیں شامل ہیں' ان کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ آخر میں ۳۴ نعتیں بھی ہیں جو منتخبات میں سے انتخاب کی گئی ہیں (۱۱۲ صفحات)

9- مقدمہ ''نعت کائنات''

ساڑھے تین ہزار سے زاید سطور پر تحقیقی مقالہ جس میں ۹۵۸ حواشی و تعلیقات ہیں۔
مقالے کے ذیلی عنوانات یہ ہیں:

نعت کا لغوی معنی۔ احادیث میں ''نعت'' کا لفظ۔ وصف، مدح اور نعت۔ نعت کا اصطلاحی معنی۔ نظم و نثر میں مدح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم۔ شاعری۔ نعت کیا ہے؟ اولین نعت۔ یثرب کی پہچان۔ حضرت عبدالمطلب۔ اعشیٰ بن قیس۔ ورقہ بن نوفل۔ قس بن ساعدہ۔ تبع (شاہِ یمن)۔ حضرت کعب بن لوی۔ عربی نعت۔ صحابہ کرامؓ کی نعت۔ عربی نعت گوئی کا تذکرہ۔ نعت صحابہؓ کے مضامین و موضوعات۔ برصغیر کے عربی نعت گو۔ فارسی نعت۔ اردو کا اولین نعت گو۔ اردو نعت کے مختلف ادوار۔ نعت گوئی میں احتیاط۔ نعت کا انداز و اسلوب۔ نعت کی قسمیں۔ رسمی نعت۔ صرف نعت کہنے والوں کی نعت۔ دنیوی مفاد کے لیے کہی جانے والی نعت۔ محفلوں میں پڑھی جانے والی نعت۔ اردو نعت گوؤں پر ہندوستانی صنمیات کا اثر۔ نعت کے ماخذ و منابع۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں؟ نعت کے موضوعات۔ لوازمِ نعت۔ محرکاتِ نعت۔ غیر مسلموں کی نعت۔ نعت پر تنقید۔ انتخابِ نعت۔ نعت کا ہیئتی تنوع۔

نعت کے موضوع پر تحقیقی کام کی پزیرائی کے طور پر راجا رشید محمود کو ۱۹۹۷ کی قومی سیرت کانفرنس میں صدارتی ایوارڈ دیا گیا

تدوین نعت

1- مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بچوں کے لیے انتخابِ نعت۔ (۱۹۸ صفحات) دو رنگی طباعت۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور ۱۹۷۳

2- نعتِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۶۴ صفحات) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳

3- نعت کائنات

اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ۔ ۱۰۲۷ منظومات۔

چار رنگی طباعت۔ جنگ پبلشرز۔ (بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات) ۱۹۹۳

4- نعت حافظ

حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ (۲۷۶ صفحات) ۱۹۸۷

5- قلزمِ رحمت

امیر مینائی لکھنوی کی نعتوں کا انتخاب۔ تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ (۹۶ صفحات) ۱۹۸۷

6- مدیحِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

(۷۴ صفحات) ۲۰۰۰

7- سخنِ نعت

گیارہ ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ شعرائے نعت کا نیا کلام (۲۲۰ صفحات) ۲۰۰۲

8- طرحی نعتیں (حصہ اول)

دو ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ جولائی ۲۰۰۳ (۱۰۵ صفحات)

9- طرحی نعتیں (حصہ دوم)

تین ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت''۔ اکتوبر ۲۰۰۳ (۱۷۶ صفحات)

10- طرحی نعتیں (حصہ سوم)

دو ماہانہ نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت''۔ دسمبر ۲۰۰۳ (۹۸ صفحات)

11- نعت کیا ہے؟

موضوع پر مضامین و منظومات کا انتخاب۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت''۔ فروری ۱۹۸۸، اپریل ۱۹۹۵، مئی ۱۹۹۵، جون ۱۹۹۵ (۳۳۸ صفحات)

12- اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو

ہر مجموعۂ نعت کے بارے میں تفصیلات اور پانچ مطلعے بطور نمونۂ کلام۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت'' اپریل ۱۹۸۸، جون ۱۹۸۸، ستمبر ۱۹۸۹، جولائی ۱۹۹۰ (۳۳۸ صفحات)

13- نعت ہی نعت

۱۰۵۲ نعت گوؤں کی ایک ایک نعت کا انتخاب۔ مشمولہ ماہنامہ ''نعت'' اکتوبر ۱۹۹۳ء فروری ۱۹۹۴ء اکتوبر ۱۹۹۴ء مارچ ۱۹۹۵ء ستمبر ۱۹۹۵ء فروری ۱۹۹۶ء فروری ۱۹۹۷ء اپریل ۱۹۹۸ء دسمبر ۱۹۹۸ء اکتوبر ۱۹۹۹ء اگست ۲۰۰۰ء ستمبر ۲۰۰۱ء اپریل ۲۰۰۲ء اور جولائی ۲۰۰۲ء (۱۳۵۰ صفحات)

14- غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)

۶۹ غیر مسلم شعرا کی ۱۳۱ نعتیں + ۲۸ نثر نگار غیر مسلموں کے اقتباسات اور مضامین + غیر مسلموں کے ۶ مجموعہ ہائے نعت پر تفصیلی مضامین اور ۲۲ مقالات (۴۴۸ صفحات)۔ مقالات میں راجا رشید محمود کے درج ذیل مقالات ہیں۔ سرکار ﷺ کے ہندو اور سکھ مدحت نگار + اعتراف عظمت سرکار ﷺ + پنڈت فدا دہلوی کی نعت گوئی + پچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی کا تخصص + سخا کی ایمان داری

15- لاکھوں سلام (دو حصے)

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مکمل سلام کے علاوہ ۱۴ شعرا کی تضمین بر سلام رضا۔ ۶۵ شعرا کے ۹۳ ''لاکھوں سلام'' اور دو مقالے ''سلام اور سلامِ رضا'' از راجا رشید محمود اور ''اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت'' از شہباز کوثر (۲۲۴ صفحات)

16- کلامِ ضیاؔ

(دو حصے) مختلف جرائد سے علامہ یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی کی وہ نعتیں انتخاب کی گئیں جو ان کے مجموعہ ہائے نعت میں نہیں ہیں۔ ۱۹۶ نعتیں۔ ''ضیاء القادری۔ لسان الحسان'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ (۲۲۴ صفحات)

17- سلامِ ضیاؔ

(دو حصے) علامہ ضیاء القادری کے ۸۷ سلاموں کا انتخاب جو ان کے کسی مجموعۂ نعت میں نہیں ہیں۔ جرائد کے غائرانہ مطالعہ کا نتیجہ۔ (۲۲۴ صفحات)

18- آزاد بیکانیری کی نعت

(دو حصے)۔ شیخ محمد ابراہیم آزاد نقشبندی بیکانیری کی ۱۹۳ نعتوں کا انتخاب + تابش صمدانی'

(ڈاکٹر) سید محمد سلطان شاہ اور راجا رشید محمود کے مضامین (۲۲۴ صفحات)

19- حسنؔ رضا بریلوی کی نعت

''ذوقِ نعت'' میں سے پچاس نعتوں کا انتخاب + حزیں کاشمیری' نظیر لودھیانوی' ڈاکٹر سید اختر جعفری' تسنیم الدین احمد اور راجا رشید محمود کے مضامین (۱۱۲ صفحات)

20- غریبؔ سہارنپوری کی نعت

''خزینۂ نعت'' کی نعتوں میں سے ۸۰ نعتوں کا انتخاب + شہباز کوثر اور راجا رشید محمود کے مضامین (۱۱۲ صفحات)

21- علامہ اقبالؒ کی نعت

موضوع پر دس مقالات و مضامین جن میں راجا رشید محمود کے دو مضامین ''اقبال کی نعت...... مظاہرِ محبت'' اور ''پیغامِ اقبال کا محور'' شامل ہیں (۱۱۲ صفحات)

22- بہزادؔ لکھنوی کی نعت

مدحِ محبوبِ خدا ﷺ' مدینہ طیبہ کی باتیں' سرکار ﷺ کا شہرِ مقدس' آقا و مولا ﷺ' درود و سلام' صلی اللہ علیہ وسلم اور صل علی محمد کے عنوانات سے کلامِ بہزاد کا انتخاب + ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد اور محمد اسلام شاہ کے مضامین کے علاوہ راجا رشید محمود کے دو مضامین ''زائرِ مدینہ۔ بہزاد لکھنوی کا شرف اور ''درود و سلام کا مبلغ بہزاد لکھنوی'' (۱۱۲ صفحات)

23- محمد حسین فقیرؔ کی نعت

''سفینۂ عشق مدینہ یعنی دیوانِ فقیر'' مطبوعہ ۱۲۹۱ھ (۳۰۴ صفحات) میں شامل نعتوں میں سے ۱۱۷ نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کے دو مضامین ''مدینہ طیبہ کا ایک ثنا گو'' اور ''درود پاک کا ایک پرچارک'' (۱۱۲ صفحات)

24- اخترؔ الحامدی کی نعت

غیر مطبوعہ ۱۲ نعتیں۔ حوالوں کے ساتھ رسائل و جرائد سے لی گئیں آٹھ نعتیں اور مجموعۂ نعت ''نعت گل'' سے ۱۳ نعتوں کا انتخاب + ۱۴ مضامین جن میں سے ''مداحِ مدینہ'' اور کلامِ اختر

میں درود و سلام" راجا رشید محمود کے ہیں (۱۱۲ صفحات)

25- شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت

شیوا بریلوی کی دو حمدیں ۴۲ نعتیں اور جمیل نظر کی ایک حمد اور ۳۲ نعتیں + ۵ مضامین و تقاریظ (۱۱۲)

26- کافی کی نعت

کفایت علی کافی شہید کے دیوان کافی مثنوی خیابان فردوس بہار خلد (شمائل ترمذی کا منظوم ترجمہ) مثنوی "نسیم جنت" اور تذکرہ "سخن شعرا" (از عبدالغفور نساخ) میں سے حمد و مناجات حمد و نعت میلادیہ معراجیہ استغاثے ذکر مدینہ منورہ درود و سلام نعتیں فارسی نعتیں چند اشعار نعت اور آخری غزل کے عنوانات سے نعت کافی کا انتخاب + راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

27- لطف بریلوی کی نعت

"دیوان لطف" مطبوعہ ۱۳۱۲ھ میں سے نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ "دیوان لطف پر ڈاکا" جس میں بتایا گیا کہ پروفیسر (ر) سید حسین شاہ فدا نے لطف کا سارا دیوان مقطع بدل کر "ارمغان عقیدت" کے عنوان سے اپنے نام لگا لیا (۱۱۲ صفحات)

28- جوہر میرٹھی کی نعت

مفتی بدیع الدین جوہر میرٹھی کے "جواہر نعت پیغمبر ﷺ" مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں سے سات حمدوں اور ۳۷ نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کا ۱۲ صفحات کا افتتاحیہ (۱۱۲ صفحات)

29- عبدالقدیر حسرت صدیقی کی حمد و نعت

شاعر کی اردو فارسی اور ہندی حمدوں اردو اور عربی مناجاتوں اور اردو فارسی عربی اور ہندی نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کا مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

30- حقیر فاروقی کی نعت

حافظ فتح محمد حقیر فاروقی دہلوی کی "نسیم گلشن نعت: دیوان حقیر" میں سے ۴ حمدوں ایک حمد و نعت اور ۷۰ نعتوں کا انتخاب (۹۶ صفحات)

31- حمید صدیقی کی نعت

زائر حرم حمید صدیقی لکھنوی کے مجموعہ نعت "گلبانگ حرم" میں سے ۷۲ نعتوں کا انتخاب + راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ بعنوان "یاد و یاد حبیب ﷺ میں مگن شاعر" (۱۰۴ صفحات)

32- عابد بریلوی کی نعت

سید عابد علی عابد بریلوی کے مجموعہ نعت "تنویر ایمان" میں سے ۹۴ نعتوں کا انتخاب (۱۱۲ صفحات)

33- وارثیوں کی نعت

وارثیوں کی نعت گوئی پر سولہ مضامین + وارثیوں کی ایک حمد اور ۷۲ نعتیں (۱۱۲ صفحات) تین مضامین راجا رشید محمود کے ہیں۔

34- نعتیہ مسدس

۹۲ شعرا کے منتخب نعتیہ مسدس + راجا رشید محمود کا تحقیقی مضمون "اردو نعتیہ مسدس" (۱۱۲ صفحات)

35- آزاد نعتیہ نظم

چالیس شعرا کی آزاد نعتیہ نظمیں اور ایک مضمون (۱۱۲ صفحات)

36- نعتیہ رباعیات

رباعی کے فن پر چھ مضامین + ۳۳ شعرا کی نعتیہ رباعیات (۱۱۲ صفحات)

37- تضمینیں

۳۴ شعرا کی نعتوں پر ۵۸ شعرا کی تضمینیں (۷۰ تضمینیں) ایک منفرد انتخاب (۱۱۲ صفحات)

38- نور علیٰ نور

احمد رضا بریلوی کا مشہور زمانہ "قصیدۂ نور" اور اس کی تین تضمینیں + زمین رضا میں ۳۲ قصیدہ ہائے نور + مزید ۳۴ نوری نعتیں + ایک مسدس "تخلیق نور" (۱۱۲ صفحات)

39- استغاثے

۶۷ شعرا کے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں استغاثے (شہر آشوب) کاوش جستجو کا ایک قابل قدر نتیجہ (۱۱۲ صفحات)

40- موج نور

محمد دین ادیب کے مرتبہ نہایت معیاری انتخاب ''موجِ نور'' کا جائزہ + راجا رشید محمود کی ایک تحقیقی کاوش ''تقدیم'' + موجِ نور میں شامل نعتوں میں سے ۶۵ نعتوں کا انتخاب (۱۱۲ صفحات)

41- فیضانِ رضا

مولانا احمد رضا بریلوی کی ایک زمین میں ۲۸ شعرا سے کہلوائی گئی ۳۱ نعتوں کا انتخاب + ''نعتِ احمد رضا کے شعری محاسن'' از راجا رشید محمود (ایک تحقیقی مضمون) ۱۱۲ صفحات

42- رسولؐ نمبروں کا تعارف

(چار حصے) مختلف جرائد کے ۱۹۶ رسولؐ نمبروں کا تعارف جن میں بطور خاص یہ بتایا گیا ہے کہ ان میں کس کس شاعر کی کتنی نعتیں ہیں + ۱۳ مضامین + ان رسولؐ نمبروں سے منتخب شدہ ۲۶ نعتیں (۲۲۸ صفحات)

43- حضور ﷺ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال

۸۴۔ ایسی نعتیں تلاش کی گئیں یا لکھوائی گئیں جن کی ردیفوں میں حضور ﷺ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال کیا گیا ہے + راجا رشید محمود کی محاکماتی تقدیم (۱۱۲ صفحات)

44- نعتِ قدسی

مکمل نعتِ قدسی + نعتِ قدسی کی ۹۳ تضمینیں + زمینِ قدسی میں پانچ نعتیں + ''قدسی اور نعتِ قدسی'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کا تحقیقی مقدمہ (۱۱۲ صفحات)

صحافتِ نعت

ماہنامہ ''نعت'' کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۸۸ میں شائع ہوا۔ جنوری ۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۳ تک سولہ برس کی باقاعدہ اشاعت میں نعت اور سیرت کے موضوع پر ۲۲۰۰۰ (بائیس ہزار) سے زاید صفحات شائع ہو چکے ہیں۔

تدوینِ حمد

1- حمدِ باری تعالیٰ

مشمولہ ماہنامہ ''نعت'' جنوری ۱۹۸۸ (۱۱۲ صفحات)

حمد پر مضامین و مقالات کے علاوہ حمدیں ایسی جن کے کسی نہ کسی شعر میں نعت بھی ہے۔

2- حمدِ خالق

مختلف جرائد سے منتخب کی گئی ۱۵۲ حمدیں جو پہلے کسی مجموعۂ حمد میں نہیں چھپیں۔ مطبوعہ کام پر محاکے کے ساتھ ۷۰ صفحات کا مبسوط مقدمہ (۲۳۲ صفحات) جنوری ۲۰۰۳

مقالاتِ نعت

مختلف رسائل و جرائد میں نعت کے موضوع پر علمی و تحقیقی مقالات کی اشاعت

خطابتِ نعت

نعت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کے موضوع پر مختلف فورموں پر خطابات

دیگر موضوعات پر کتابیں

1- راج دُلارے

(بچوں کے لیے نظمیں) دورنگی طباعت۔ ۹۶ صفحات۔ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱

2- نزولِ وحی (تحقیق) ۱۳۲ صفحات۔ ۱۹۹۸

3- شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۲۱۶ صفحات۔ ۱۹۹۹

4- تسخیرِ عالمین اور رحمتؐ للعالمین ﷺ

(''وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین'' کی سائنسی تعبیر و تشریح اور تفسیر) ۲۵۶ صفحات۔ ۱۹۹۳

5- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ

(سننِ سرکار ﷺ کا تفصیلی بیان جس سے معاشرے کی اصلاح ممکن ہے) ۲۵۶ صفحات۔ ۱۹۹۵

6- احادیث اور معاشرہ

معاشرتی سدھار کے لیے احادیثِ حضور ﷺ کی شرح۔ ۱۹۲ صفحات۔ چار ایڈیشن۔ بھارت میں بھی چھپی۔

7- ماں باپ کے حقوق ۱۱۲ صفحات۔ دو ایڈیشن

8- میرے سرکار ﷺ (۱۴۴ صفحات) مضامینِ سیرت۔ ۱۹۸۷

9- حضور ﷺ اور بچے (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۳

10- درود و سلام (۱۲۸ صفحات) گیارہ ایڈیشن

11- قرطاسِ محبت (۱۴۴ صفحات) ۱۹۹۲

12- حمد و نعت مضامین "نظم و نثر" کا ایک انتخاب (۲۲۴ صفحات) ۱۹۸۸

13- میلاد النبی ﷺ مضامین نظم و نثر کا ایک انتخاب (۳۳۶ صفحات) ۱۹۸۸

14- مدینۃ النبی ﷺ مضامین نظم و نثر کا ایک انتخاب (۲۲۴ صفحات) ۱۹۸۸

15- سفرِ سعادت' منزلِ محبت (سفرنامہ حرمین) ۲۲۴ صفحات ۔ ۱۹۹۲

16- دیارِ نور (سفرنامہ حرمین) ۱۱۲ صفحات ۔ ۱۹۹۵

17- سرزمینِ محبت (سفرنامہ حرمین) ۱۱۲ صفحات ۔ ۱۹۹۹

18- تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰
(تحریک کا پہلا علمی و تحقیقی جائزہ) ۳۶۴ صفحات ۔ تین ایڈیشن

19- قائدِ اعظمؒ ...... افکار و کردار (۱۶۰ صفحات) ۱۹۹۵

20- اقبالؒ' قائدِ اعظمؒ اور پاکستان (۱۶۰ صفحات) دو ایڈیشن

21- میلادِ مصطفیٰ ﷺ (۴۸ صفحات) ۱۹۹۱

22- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ (۳۲ صفحات) ۱۹۹۱

23- ترجمہ خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی (دو جلدیں) ۱۹۸۲
(۵۳۵+۵۷۰=۱۱۰۵ صفحات)

24- ترجمہ فتوح الغیب از حضرت غوث اعظمؒ ۔ ۱۹۸۳ (۱۵۷ صفحات)

25- ترجمہ تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرین ۔ ۱۹۸۲ (۲۰۸ صفحات)

26- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب
(ترجمہ و تدوین) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور ۔ ۶۴ صفحات ۔ ۱۹۷۱

27- مناقبِ سید ہجویرؒ
(انتخاب و تدوین) ۵۳ مناقب ۔ ۷۲ صفحات ۲۰۰۲

28- مناقبِ داتا گنج بخشؒ
(انتخاب / تدوین و ترتیب) ۵۳ مزید مناقب ۔ مشمولہ مجلہ "معارفِ اولیا" محکمہ اوقاف پنجاب ۔ شمارہ ۲ (۷۰ صفحات) ۲۰۰۳

29- مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ
دو سو سے زائد منقبتیں (جمع و انتخاب / تدوین و ترتیب) ۔ ۲۵۶ صفحات ۔ ۲۰۰۳

تخلیقِ نعت	31 :	3688= صفحے
تحقیقِ نعت	9 :	2302= صفحے
تدوینِ نعت	44 :	9157= صفحے
تدوینِ حمد	2 :	344= صفحے
دیگر موضوعات پر کتابیں	29 :	6216= صفحے
	115	21,707= صفحات

(ماخوذ از "روائفِ نعت" ص ۱۴۳ تا ۱۵۷)

☆☆☆☆☆

فردِ نعت

راقم (محمد سلطان شاہ) اپنی بے پناہ تدریسی و تصنیفی مصروفیات کے باعث

شاعرِ نعت راجا رشید محمود

کے صرف 18,17 اُردو مجموعہ ہائے نعت پر غائرانہ نظر ڈال سکا ہے۔

اس کے باقی 10 اُردو اور 3 پنجابی مجموعہ ہائے نعت کے علاوہ

کے حوالے سے نعت پر کیے گئے کام پر

شاعرِ نعت کی صاحبِ تصنیف صاحبزادی

شہناز کوثر

(جس کی 14 مطبوعات میں سے 6 پر اسے صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے)

مصروفِ عمل ہے اور

فردِ نعت کے نام سے کتاب مرتّب کر رہی ہے۔ اس سے نعت کے موضوع پر

راجا رشید محمود کی کاوشوں کے بہت سے پہلو منضبط ہو جائیں گے۔

محترمہ شہناز کوثر اس کتاب کا نام "سراپا نعت" رکھنا چاہتی تھی

لیکن شاعرِ نعت راجا رشید محمود "فردِ نعت" سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔

The Origin of Life and its Continuity

By
Dr. Sayyed M. Sultan Shah

It is a comparative study of the established biological knowledge and the Holy Qur`an. The thesis is an original work and the author seems to be well versed in the subject. A complete harmony between modern scientific knowledge and science has been established.

The Contents of this study are as below:

The book will be available in the market very soon.

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ اور عصری سائنسی تحقیق

از ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

اس کتاب میں سیرت طیبہ اور عصری سائنسی علوم کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہادی اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ انسانیت کے لیے سرچشمۂ ہدایت' آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ منبع علم وعرفان اور آپ ﷺ کی سنت مطہرہ ثابت شدہ سائنسی حقائق سے ہم آہنگ ہے۔

ابواب کے عنوانات درج ذیل ہیں:

کل صفحات 292 اشاعت اول مئی 2000ء

ناشر: بزم رضویہ (رجسٹرڈ)۔14/37۔داتا نگر' بادامی باغ' لاہور